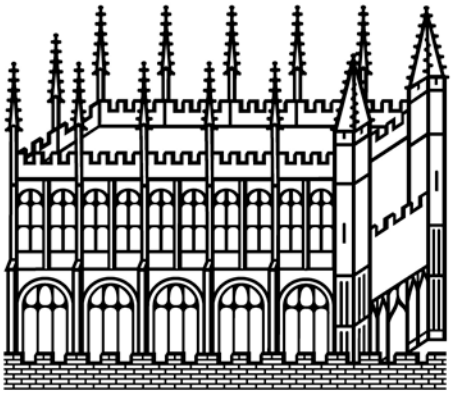

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16 E 9

INSTITUTE INDIAN

عورات کے لیے اکسیر اعظم ہی مصنف اُسکے مولوی مراد علی صاحب لکھنوی ہین۔

بعد حمد ہندی۔ یہ کتاب مختصر روزمرہ کی بول چال سابق روش کی نظم ہی اکثر اطفال خرد سال اور عورات کے درس مین رہتی ہی انسان کا مرنا اور قبر مین منکر نکیر کا سوال و جواب کرنا قیامت کا آنا بہت عمدہ طور سے نظم ہی چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیان اکثر ازبر یاد کرتی ہین جس سے مسائل مین بھی واقفیت ہوجاتی ہی اور روزہ و نماز جو کہ اصول مذہب ہی اُسمین صلاحیت کامل پیدا ہوجاتی ہی اور عقائد بھی درست ہوجاتے ہین اسی سبب سے ہر مقام پر مروج ہی اور ہر شخص اُسکو تربیت اطفال کے لیے خرید کرتا ہی۔

خلاصۃ المصائب۔ یہ کتاب مصائب اہل بیت علیہم السلام مین مشہور و معروف ہی تالیفات سے محدث مقبول ذاکر آل عبا مولوی میرزا محمد ہادی صاحب صلحا مرحوم کی ہی۔ دو مرتبہ پہلے بھی اس مطبع مین طبع ہوئی تھی اور کئی مطابع مین بھی چھپ چکی ہی اس مرتبہ نہایت احتیاط سے بکمال صحت طبع ہوئی ہی مصائب سید الشہدا امام حسین علیہ التحیۃ والثنا کو جناب مولف مرحوم نے اس عمدگی اور ربط معقول سے ترتیب دیا ہی اور ایسا ماورخلا[illegible] ہی اور ایسے ایسے مضامین بگرنہ[illegible]ب امام ہمام اور اہل بیت علیہم السلام کے لکھے ہین کہ جسکے پڑھنے سے سامعین کو غش آتا ہی ایک دریا آنسوؤن کا آنکھون سے بہ جاتا ہی الغرض یہ کتاب فیض انتساب اس مرتبہ کاغذ عمدہ پر صاف و شفاف چھاپی گئی ہی اعلےٰ درجہ کے خوشنویس سے لکھوائی گئی ہی اور قیمت بھی بغرض رفاہ عام نہایت ارزان ہی۔

مسدس اوج تالیف مرزا محمد جعفر صاحب متخلص بہ اوج خلف الصدق جناب مرزا دبیر صاحب مرحوم اس مسدس مین جناب امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام کی نہایت عمدگی سے مدح کی ہی قابل ملاحظہ مومنین ہی۔

## متفرقات دینیہ

شبیہ احمدی۔ سراپاے خاتم المرسلین کا بیان مولفہ جمال الدین حسن خان۔

مثنوی زائر۔ دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب شیر علیخان۔

دوازدہ مجلس۔ مسمی بہ ریاض الانہار فی احوال سید الابرار مولفہ مولوی وجیہ الدین محمد رضوی۔

اسرار کربلا۔ حالات معرکہ کربلاے معلی مولفہ منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی۔

مہر نبوت۔ نعت پیغمبر مین تصنیف نواب محمد مردان علی خان صاحب نظام۔

رموز القرآن۔ اوقاف قرآن کا بیان مولفہ مولوی محمد حسین علی ہاتفی شاہجہانپوری۔

آثار محشر۔ علامات قیامت کا حال

صبح کا ستارہ۔ حالات بہشت و دوزخ و قیامت مولفہ مولوی عباس علی۔

قیامت نامہ۔ بہشت نامہ۔ مولفہ مولوی فیاض الحق

آثار قیامت۔ قیامت کا بیان۔

حیات القلوب ہر سہ جلد۔ یہ ایک کتاب نادر روزگار کہ سوائے کتبخانۂ امرا اور علما کے جہکا میسر آنا دشوار تھا حالات و قصص انبیا ہین بروایات صحیحہ مذہب اثنا عشریہ تصنیف عالم ربانی ملا محمد باقر بن محمد تقی المجلسی الاصفہانی کہ جو تین جلد مین ہو منجملہ اسکے جلد اول مین احوال حضرت آدم علی نبینا علیہ السلام سے تا حضرت عیسی علیہ السلام مع قصص حضرت ذبیح اللہ و حضرت یونس و اصحاب کہف و اصحاب اخدود و حضرت جرجیس و اخبار غیر پیغمبران بنی اسرائیل و بعضے بادشاہان اہل زمین تا قصہ ہاروت و ماروت مشرح اور مفصل لکھا ہو۔

جلد ثانی۔ کہ جملہ نوادر کتب سے ہو نہایت مبسوط و طولانی مختص بر احوال سعادت اشتمال جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و ظہور ولادت و بعثت و جملہ معجزات و غزوات و سائر واقعات و عجائبات و غرائبات تا فضائل بعضے از اصحاب کرام ذوی الاحترام۔

جلد ثالث۔ بیان امامت و انتجابات امامت بہ ائمہ اثنا عشر صلوات اللہ علیہم بہ براہین و نص قرآنی و احادیث سرور دو جہانی۔

بناء الاسلام فی احکام الصیام۔ یہ کتاب نفیس انتخاب بزبان فارسی تصنیفات عالم علوم جلی و خفی حجۃ الاسلام مجتہد العصر و الزمان جناب مفتی مولوی سید محمد عباس صاحب لکھنوی سے ہو۔ اس کتاب لاجواب مین روزہ دارون کے مراتب اور ثواب اور روزے کے آداب نہایت مبسوط اور مفصل تحریر فرمائے ہین اور روزہ خورون کی شقاوت اور خباثت کو کس خوبصورتی سے بیان فرمایا ہو جسکے پڑھنے سے ماہ رمضان المبارک کی عظمت و جلالت اور روزہ دارون کی قدر و منزلت صاف صاف معلوم ہو جاتی ہو احادیث صحیحہ سے جناب مصنف نے ہر فقرہ کا ثبوت دیا ہو اور دلائل عقلی و نقلی و نصوص قرآنی سے صوم اور صائم کی عظمت ظاہر فرمائی ہو الغرض یہ کتاب سراپا فوائد بے نظیر ہو۔

عین البکا۔ معروف بہ روضۃ المجلس۔ یہ کتاب متعلق مذہب امامیہ کی در بیان حالات شہدائے کربلا و شہادت سید الشہدا جناب امام حسین علیہ السلام نہایت عمدہ اور مستند ہو مجالس مین جسوقت اس کتاب کے مضامین ذاکر پڑھتا ہو سامعین کو سینہ کوبی سے غش آتا ہو الغرض یہ کتاب نہایت عمدہ ہو

طرز المعاندین۔ تصنیف جناب مولوی سید حسین صاحب المعروف بجناب میرن صاحب مغفور۔ یہ کتاب مذہب امامیہ کی نہایت عمدہ ہو۔

حلیۃ العروس۔ یہ کتاب بزبان اردو فقہ مین اسم بامسمی ہو اسمین عورات کے مسائل فقہ جو روزمرہ کے کار آمد ہین صاف صاف اور مشرح لکھے ہین اگرچہ یہ رسالہ مختصر ہو مگر فوائد عظیم مترتب جامع عباسی تذکرۃ الصلوٰۃ وغیرہ کتابین اکثر عورات کو پڑھائی جاتی ہین لیکن بعض بعض باتین اسمین اُس سے زیادہ ہین اور عبارت عام فہم نہایت سلیس ہو اور مسائل بہت عمدہ عمدہ باسانید صحیحہ اسمین موجود ہین اسکا پڑھنا

رگ و پے مین ساری ہی لیکن جہان تک ہو سکا اس کمترین نے ان مرثیون کی صحت مین جہد بلیغ کیا۔ کیا عجب ہی کہ کوئی مصرعہ تک بیمعنی اور ناموزون نرہا ہو اور واضح ہو کہ ان مرثیون مین یہ بھی التزام رکھا گیا ہی کہ ہندسۂ جفت پر تمام ہین اور ہندسۂ طاق سے شروع ہین تاکہ ذاکر جب چاہے ہر مرثیہ کو علحدہ علحدہ کرلے اور مجلس مین تمام جلد لیجانے کی ضرورت نرہے از انجاکہ اس کلام بلاغت نظام کا ایک زمانہ مشتاق تھا دوران طبع مین صدہا درخواستین خریدارون کی آئین اور بعد طبع مثل تبرک کے ہاتھون ہاتھ ہدیہ ہوگئین اور پھر ہزارون شائقین محروم رہگئے لہذا کارپردازان مطبع موصوف نے بنظر اصرار و استبداد شائقین کے چاہا کہ یہ چارون جلدین پھر طبع ہوجائین تاکہ جو لوگ اسکے مطالعہ سے محروم رہگئے ہین وہ بھی اپنی مراد پائین پس اس مرتبہ کمترین نے ان مرثیون کی صحت مین بار اول سے بھی زیادہ اہتمام کیا اور جلد اول مطبوعۂ اولی مین جو مرثیہ سلسلۂ احوال سے بے ترتیب تھے انکو بھی درست کردیا اب اس مرتبہ کی صحت کو قند مکرر کہنا چاہیے یقین کہ شائقین بعد ملاحظہ نہایت خوش ہون اور اس عاصی کو بدعاے خیر یاد فرمائین پس الحمد للہ والمنۃ کہ یہ جلد اول بار سوم بمطبع فیض مرجع مشہور نزدیک و دور **جناب منشی نول کشور** لَازَالَ بِالْفَرَحِ وَالسُّرُوْرِ بماہ ستمبر سنہ ۸۲ع مطابق ماہ ذی القعدۃ الحرام سنہ ۹۹ ہجری شہر لکھنؤ محلۂ حضرت گنج مین مطبوع ہوکر تحفۂ مجالس ہوئی فقط

## تقریر دلپذیر از نتائج طبع روان غواص محیط علوم عقلی و نقلی ماہر دقائق خفی و جلی سید تصدق حسین صاحب رضوی لکھنوی مصحح ملازم مطبع اودھ اخبار

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْغَفَّارِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُخْتَارِ وَالتَّحِیَّاتُ عَلٰی وَصِیِّہٖ حَیْدَرِ الْکَرَّارِ وَعَلَی الْبَاقِیْ الْاَئِمَّۃِ الْاَطْہَارِ

**اما بعد** ذاکرین مصائب جناب سید الشہداء و شائقین مجالس خامس آل عبا کو واضح ہو کہ مدت دراز سے اکثر صاحبون کو اشتیاق جمع کرنے مرثیہ ہاے جناب تقدس انتساب جناب مرزا سلامت علی صاحب المتخلص بہ دبیر غفرلہ القدیر و جناب فصاحت مآب بلاغت قباب جناب میر ببر علی صاحب المتخلص بہ انیس اعلی اللہ مقامہ بجبوحۃ الفردوس کا تھا اور باوجود تردد و تلاش ہر شخص کو خصوصًا باشندگان دیار و امصار کو عمدہ مرثیون کا ملنا غیر ممکن تھا اور الحق کہ یہ دونون مرحوم و مغفور ہفت اقلیم مین علی الخصوص ہندوستان مین مثل ماہتاب و آفتاب کے تھے اور انکی ذات بابرکات سے بہت کچھ عروج عزاداری کا ہوا چنانچہ بہمین نظر کارپردازان مطبع فیض منبع اودھ اخبار نے سابق اس سے بکمال عرق ریزی مرثیہ ہاے مرزا صاحب مرحوم جمع کرا کر دو جلدون مین طبع فرمایا اور شائقین کے دامن مراد کو گلہاے تمنا سے بھرا اسکے بعد یہ خیال ہوا کہ جسطرح سے ہو مرثیہ ہاے میر صاحب مغفور بھی بہم ہو کے طبع ہون اور اس فیض سے بھی سب لوگ علی العموم محروم نہ رہین اور یہ کلام مطبوع باقیات الصالحات جناب مغفور کا تا دور قیامت رہے ہر چند کہ فراہم ہونا کلیات کا اور تصور کرنا اس محالات کا من قبیل باد بہشت گرفتن و مہتاب بگزپیمودن کے تھا اور فی الواقع کلام بلاغت نظام انکا ایک بحر زخار اور قلزم ناپیدا کنار ہے کہ شناور وہم و خیال بھی عاجز از عبور ہے فصاحت سخن وہ کہ سحبان عرب اور حسان عجم معترف بہ عجز و قصور ہے الشدری اللذ قت کہ زبان آوری کا سکہ بٹھایا ہے خدا کی پناہ شاعری کو رتبہ پیغمبری پہونچایا ہے دست مجردات ستون نرنج شود و ابہ فطرتش بزند سائبان علم بلاغت سے غرضکہ محاورہ روزمرہ اور زبان دانی مین کوئی انکا ثانی نہین تھا اس فن خاص کی آخر تک بنیاد ہے فصاحت و بلاغت مورد ثنی خانہ زاد ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاحْشُرْہُ مَعَ مَنْ تَوَلَّاہُ مِنَ الْاَئِمَّۃِ الْاَطْہَارِ وَاَعْلَی اللّٰہُ دَرَجَاتِہٖ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ۔ تاہم بہزار محنت و مشقت کارپردازان مطبع موصوف نے جناب مغفور کے مرثیون کو سندی جگہون سے عمدہ عمدہ اور صحیح جمع کیا اور بفضلہ تعالے چار جلد مین مرثیون کی معرض طبع مین آئین اور واسطے صحت کاپی و پروف اُن مرثیون کے اس ہیچمدان قلیل البضاعت ذاکر مصائب ائمہ ہدی کو بھی تعلیم التحیات واللہ پیر نبی و علی سید تصدق حسین رضوی کو مخصوص فرمایا اگرچہ اختلاف نقول سے ناچاری ہی اور سہو و خطا بشر و بقدر

۸۴

نگاہ دوڑی سما منظر سے گرد و نمود ار
مقیل کی زمین ہوگئی سب مطلع انوار
آواز دی شقوں کی ہوا آئے لگی یکبار
آیا بھتیجے پر شاہ دیں عابد بیمار

۸۵

سنکر یہ دین و دولت عابد پہ بیکسی
ہر دفن شہیدوں کو کیا یاد دل مضطر
جس وقت اٹھانے لگے شہ کاتن اطہر
اجزا امامت سے اٹھے بہر یہ بیکس

۸۸

سجاد جو گرنے لگے تربت پہ گرانی
سوغت لگی فوج ستم اسد خاک اڑانی
منھ پھیر لیا ہاتھوں سے محبوب زمانی
زینب نہ اٹھیں کیسے یہ اٹھتے تھے حیدر

ہر گام پہ گر پڑتے ہیں یہ زور گھٹا ہے
عمامہ نہیں سر پہ گریبان پھٹا ہے

عابد جو گرے پڑتے تھے افراط الم سے
شبیر گئے تا بہ لحد اپنے قدم سے

گھبرائے ہوئے گرد لحد پھرتے تھے حیدر
اٹھتے تھے کبھی اور کبھی گرتے تھے حیدر

۸۶

دیکھے جو لگا لاشے کو مرقد میں وہ دلدار
اک چادر نور اس کے کفن پر ہے نمودار
بالائے سر شہ سے کئی قبریں ہیں اجاگر
سر کھولے یہ چلائی تھی زینب سر بازار

۸۹

اب وقت خوشی ہے انیس جگر افگار
بیتاب ہیں شدت سے شہ دین کے غمخوار
مولا نے یہ کی خوف کی کیا سخت ہے دیوار
ہوں آپکی یاری سے خوشی کا طلبگار

پاس آپکے سب خاک پہ سویا کیے بابا
ہم اتنے دنوں قید میں رویا کیے بابا

بیکس کو نبی زادے کو مغموم کو لاؤ
میں صدقے ہوں لاؤ مرے مظلوم کو لاؤ

برگشتہ زمانہ ہے مدد کیجیو مولا
ناقدروں کے احسان سے بچا لیجیو مولا

۸۷

کس ظالم و بے رحم و بد افعال نے مارے
ماشہ سے صدا آئی کہ جمال نے مارے

بلوا کے مدینے سے مسافر پہ جفا کی
اچھی ہوئی دعوت پسر شیر خدا کی

۹۰

ہر وقت غم شہ ہے زمن تازہ ہے
ہر فعل میں داغوں کا چمن تازہ ہے
شیعوں کے دلوں میں یہ سخن تازہ ہے
جب تک ہے یہ ماتم کہ حسین تازہ ہے

۴۲
آواز یہ آئی تھی کہ اری جورِ بد آموز
غش سے آیا ہوا خاتونِ قیامت کو اٹھاؤ
کہتے تھے کہ مجھے لاشِ فگار اور دکھاؤ
بیٹھیں کہاں بی بی دلِ غمناک سے گھبرا کے

۴۳
گھر اور دھر و دامنِ صحرا کیے تھے چار
بس آج سے ستارۂ زہرا ہوا غروب
ناموسِ ابنِ بنتِ نبی تھے علی کے سب
پھیرو وہ اور زینبِ رنجیدہ و فگار

۴۴
ٹکڑے دلِ فرزند کے دکھلاتے تھے حیدر
فوجیں بھی ہو بھیجے تو نہ حاکم سے ڈریں گے
لاشے کو لیے گود میں چلاتے تھے حیدر
اب فاطمہ کے لال کو ہم دفن کریں گے

۴۵
یہ کہتے ہی عورات سے اک شور مچا یا
جس خاک پہ ٹکڑے تنِ سرور کے پڑے تھے
گھبرا کے کہا ہاے یہ کیا تیغ نے سر کیا
یہ لوگ وہاں ششدر و حیران کھڑے تھے
بیٹھیں وہ قیامت کا ہر اک جا پہ مچا یا
اس شمع امامت کو حسینوں نے بجھا یا

۴۶
یہ کہتے ہی عورات نے واں شور مچا یا
یہ کہتے ہی عورات نے واں شور مچا یا
جلدی سے اتارا اسے نیزے پہ سے سر کیا
اک شور سے بیبیوں کو بھی بیہوش بنا یا
اوڑھا کے ردا خاک سے بیبیوں کو اٹھا یا
اور بھینچ کے چھاتی سے بہت رو کے رلا یا

۴۷
معلوم نہیں کونسی جا گاہ شہِ دیں ہیں
مظلوم کا سر تن سے اتارا گیا ہی ہی
اس غول میں زہراؑ کے بھی رونے کی صدا تھی
لاشے سے صدا آئی وہ مظلوم ہمیں ہیں
لوگو پسرِ فاطمہؑ مارا گیا ہی ہی
گر سینہ زنی تھی کبھی فریاد و بکا تھی

۴۸
سب بیبیاں رخصت ہوئیں اور خیمے جلا ئے
فرزندِ علیؑ دشت میں بیدفن ہی کب سے
دشمن کو بھی ایسی نہ کسی وقت میں آئی
اٹھاؤ دبا ہی کوئی بیٹا نہ بھائی
کہتے تھے بھی زینبؑ کہ تڑپتی ہیں بلائیں
معلوم ہوا ڈر گئے حاکم کے غضب سے

۴۹
ہمراہ جو بیبیاں تھیں سکینہ کو لیا ساتھ
دیویں گے کفن شاہِ غریب الغربا کو
کہتی تھیں کہ اے ظالمو کیا ہم سے خطا ہوئی
منہ ہم کو بھی دکھلانا ہی محبوبِ خدا کو
اب ہم کو بھی لے چلو جہاں شاہ گئے ہیں
رہنے دو زمیں پہ نہ اٹھاؤ ابھی ہم کو

۵۰
ہمراہ جو بیبیاں تھیں سکینہ کو لیا ساتھ
مشرق میں جو ہو موت امام آ ہی وہاں دفن
کہتی تھیں کہ اے ظالمو کیا ہم سے خطا ہوئی
مغرب سے امام آ ہی وہاں دفن ہوئے ہیں
اب ہم کو بھی لے چلو جہاں شاہ گئے ہیں
ٹھہرو کہ امامِ زمن آیا کوئی دم میں

۶۴

...ہوا تھا علیل ہوئی تھی تکلیف ...
لیکن نہ تھی وہ سب کی ملاقات خصوصیت
...داروں کو لازم ہے خبر رکھیں ہر حال
...اطفال ہیں سب ساتھ اور یہ عالم غربت

...ملتی نہیں مہلت کوئی دم رنج و الم سے
ہم دور وطن سے ہیں وطن دور ہے ہم سے

۶۵

...ہیں شہ کی بہنوئی تھی ...
...ہی ہیں کل اسباب کے ...
...انیاں سب ...
...قبیلہ جو ہو اس ...

...جاگیر کی خواہش ہے نہ املاک کی خواہش
...ے آئی ہے یا ننگ ہمیں اس خاک کی خواہش

۶۶

...ہت کہ ...
...قسمیں ہیں ...
...گیا ...
...وجیں ہو ...

...ریخ ششم کو تو زمانہ ہی پھرا تھا
...وا کہ سواروں میں وہ مظلوم گھرا تھا

۶۷

...ہوا تھا ...
...ہی ...
...دیا ...
...ہوا ...

...پانے کے نہ ملنے سے جو گھبرائے تھے بچے
کوزے لیے خیمے سے نکل آئے تھے بچے

۶۸

...ہوئے تھے ...
...کو ...
...ہوئے ...
...ہوئے ...

...ستر بہ قدم خون میں تر ہوتے تھے غازی
تلواروں میں آقا کی سپر ہوتے تھے غازی

۶۹

...کہ ...
...سے ...
...ہوا ...
...ہوا ...

...کس منہ سے کہیں حال جوانانِ عرب کا
پیاسے تھے ہوا ظہر تلک خاتمہ سب کا

۷۰

...ہوا ...
...ہوا ...
...ہوا ...
...ہوا ...

...بکھرائے ہوئے بال وہ آوارہ وطن تھی
عورات نے رو کر کہا ہی وہ بہن تھی

۷۱

...ہوا ...
...ہوا ...
...ہوا ...
...ہوا ...

...ہوا ...
...ہوا ...
...ہوا ...
...ہوا ...

۷۲

...ہوا ...
...ہوا ...
...ہوا ...
...ہوا ...

...ہوا ...
...ہوا ...
...ہوا ...
...ہوا ...

۵۵

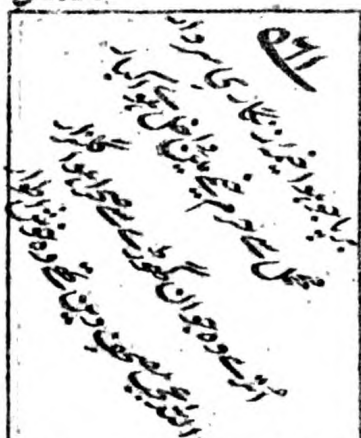

چہرے عرق آلودہ تھے گرمی جو بڑی تھی
ہنگامِ سحر اوس سی پھولوں پہ پڑی تھی

۵۶

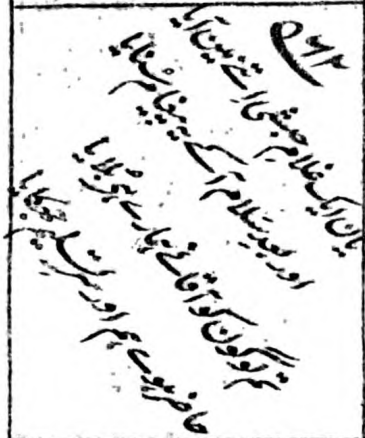

جانبازی و تسلیم و رضا ختم تھی اُن پر
آقا پہ تصدق تھے وفا ختم تھی اُن پر

۵۷

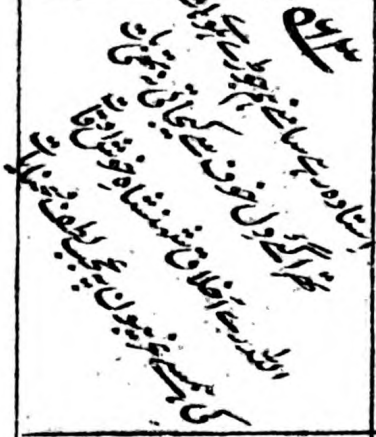

خورشید سا تھا جلوہ نما خانۂ زین پر
گھوڑا دو رکابہ تھا پہ تھے پانوں زمین پر

۵۸

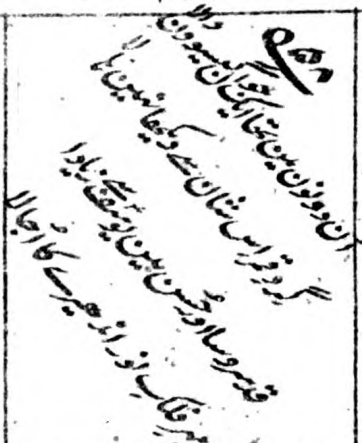

سب خلق پہ وہ حسن میں ممتاز ہوا تھا
سبزہ بھی ابھی خوب نہ آغاز ہوا تھا

۵۹

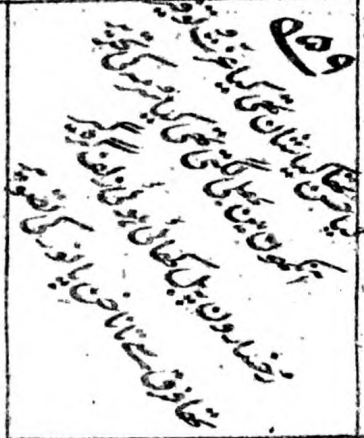

اخلاق میں شفقت میں شجاعت میں نبی تھے
سایہ جو نہ ہوتا تو رسولِ عربی تھے

۶۰

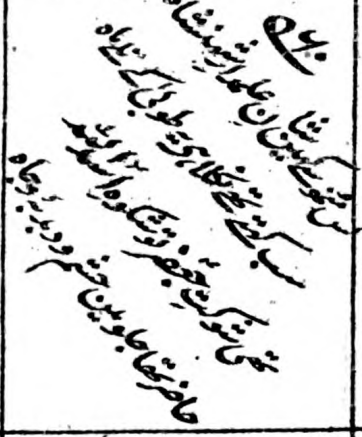

حاضر تھا جلو میں حشم و دبدبۂ جاہ
خورشید سا تھا جلوہ نما خانۂ زین پر

۶۱

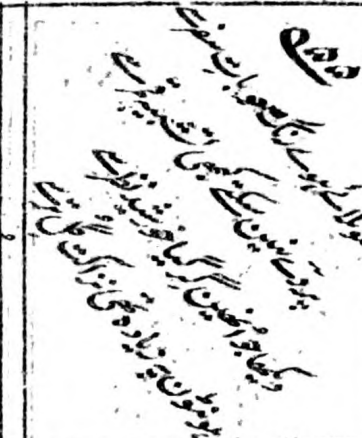

کچھ فکر نہ تھی اور فقط یادِ خدا تھی
تکبیروں کے نعرے تھے نمازوں کی صدا تھی

۶۲

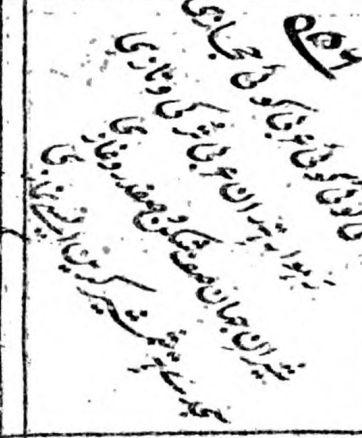

خدام پکارے کہ رہے دھیان ادب کا
دربار ہے فرزندِ شہنشاہِ عرب کا

۶۳

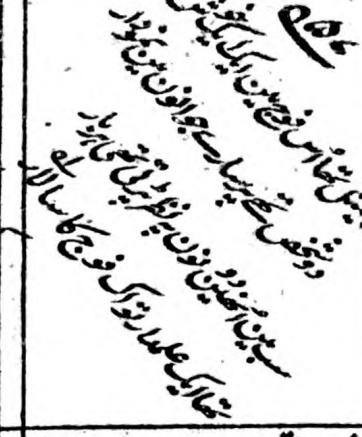

آداب سے سر قدموں پہ نہ ہو تو ادیا ہمنے
پہلو میں جگہ دی ہمیں اُس بحرِ کرم نے

۴۴۸

جاتا تھا کسی کو نہ کسی کا خیال تھا
دریا میں یہ تھا شور کہ عالم ابال تھا
اور ریت پہ یہ غل تھا کہ محشر کا سال تھا

فریاد کا غل اُٹھتا تھا ہر بار زمین سے
ریتی پہ برستا تھا لہو چرخِ برین سے

۴۴۹

بیٹھے تھے جو ساحل پہ وہ تو آگ میں جلتے
پانی میں تھے جو اُن کے بھی اعضا تھے پگھلتے
جو کھیت کہ تھے دونوں طرف آب میں پلتے
اور ریتی تھی تپتی تھی بگولے تھے نکلتے

کھائے نہ جو پکائے ہیں اُسی طرح دھرے ہیں
کون اُٹھ گیا دنیا سے کہ دل غم سے بھرے ہیں

۴۵۰

کیا کوئی ہے ایسا جسے کچھ رنج نہ پہنچا
ہر ایک پہ کچھ کچھ ستم اس روز نہ پہنچا
کیا ہے کہ جو اس وقت کسی چیز کا کھٹکا
ہلکا ہوئی جنبش کہ دنیا میں پڑا کال

کچھ جُرم کسی طرح کا ٹھہرایا ہے تم پر
کیا حاکمِ جابر کا عتاب آیا ہے تم پر

۴۵۱

دو لاکھ کے قریب سے کوئی بچا نہیں
کیا بیٹے کیا ہیں بھائی کوئی آشنا نہیں
تھی تیسری کی تاب نہ دم کی ذرا نہیں
وا رہ گئے اس دشت میں بے آب و دانہ

کھاتے تھے نہ پیتے تھے نہ سوتے تھے سحر تک
شبیر کی مظلومی پہ روتے تھے سحر تک

۴۵۲

دیکھے نہ کبھی دیکھنے والے نے وہ منظر
میدان میں تھی جلوہ گری لشکرِ کوثر
پیروں پہ لپکتا تھا عجب خشک سے گوہر
جو بوند گری تھی سو ہوئی لاکھ کی اک لاکھ

رُتبہ چمنِ خلد کا صحرا کو ملا تھا
دریا کی ترائی میں عجب باغ کھلا تھا

۴۵۳

آفاق کی جلوہ گہ میں ہے کس کو یہ یارا
پھرتے ہیں مصور بھی بنا کر کے ہمارا
تسبیح زباں پر ذکرِ خدا صبر و رضا کا
وہ چاند سے رُخ پیشِ نظر آج تلک ہیں
انداز سراپا سے عیاں تھا کہ ملک ہیں

۴۵۴

کی کاوشِ پیکاں نے عیاں جس کی رگِ جاں
گلبوسہ سے سینے پہ وہ ہر لب کہ جگر کیں
وہ چاند سے منہ اور وہ ہر لب پہ ہے گلبانگ
اور نوکِ سناں پر سرِ اعدا ہے نمایاں

عالم تھا عجب حُسن کا اُن بے وطنوں پر
بس قطع تھا زیبائی کا جامہ بدنوں پر

۳۷

خاطر جو ذبح کی ہو بیٹے کے خون کا قرار
زو یک بھی مرا سنے سنجاب ہو حرام
فرمایا کہ قبر دن میں تو گاڑ دیجو گے
کی ہے یہ فاطمہ سے کوئی تم نے تعہد

کھلوا دے مرے ہاتھ کہ صدمہ ہے جگر کو
مین دفن کروں شیرِ الٰہی کے پسر کو
آئی یہ صدا تمکو بھی اللہ کو سونپا
حیدر کی حمایت مین تنِ شاہ کو سونپا
روتے تھے ملک عرش پہ جب دفن ہوتی تھی زہرا
یان لاشِ پسر سے نہ جدا ہوتی تھی زہرا

۳۸

پہنچے جو گھر پہ بیچ کے بھائی کے خون کا
جلاد نے تن شہ کی بلا ہوں کو دیکھ کر
جب تک نہ قبر کی تمھین تکلیف اٹھائیے
بولا کہ میں غلام ہون آقا کا حکم ہے

۳۹

کہنے لگے کہ بیٹے کا ماتم ہے بیقرار
یا شق ہوئے ہیں غم سے جگر ہائے بیشمار
بے غسل بے کفن نہ گئی نعش شہ ابرار
جز بیکسی و یاس نہ دیکھا کسی نے یار

۴۰

دفنا کے لاش کو شہِ والا تبار کی
بیٹھے ہوئے تھے پاس ہی ہمشیر غمگسار
ہمراہ ہیں کنیزیں نہ خدام ہیں نہ یار
بیکس ہوئے ہیں آج حسین ابن بیکسار

۴۱

صدمے ہوئے ہیں آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے
لاشے کے پاس آ کے بہت نوحہ خواں ہوئے
ہمراہ جتنے تھے سو وے ہیں تہ زمیں کو اوا
چادر کو لی بلا کے تو زینب نے یا اخا

۴۲

ان پھولون کو مقتل سے اٹھا لینے دے مجکو
مٹی مین ستارون کو چھپا لینے دے مجکو
ماتم مین بہن کو نہ بھلا دیجیو بیٹا
ہر وقت سکینہ کی خبر لیجیو بیٹا
بھن جاتا تھا دانہ بھی جو گرتا تھا زمین پر
اُس دھوپ مین سایہ نہ تھا لاشِ شہِ دین پر

۴۳

بیٹھی ہے پیٹتی ہوئی سر کھولے خاک پر
پہنچے گا کون بیکسوں کی داد کو بجز
اٹھتے ہیں بیکسی کے یہ ارمان قبر سے
دیتی ہے پیٹ پیٹ کے یہ اپنے سینہ و لا

۴۴

مرنے پہ بھی راحت تنِ سرور کو نہ دینا
زنہار کفن سبطِ پیمبر کو نہ دینا
دن گذرینگے ایذا کے تو فرصت بھی ملیگی
تم بیٹھ کے جب آؤگے تو راحت بھی ملیگی
کوفے کی طرف لیگئے ناموس نبی کا
گاڑا ابھی نہ فرزندِ رسولِ عربی کو

۲۹

پکارا ہائے عمہ
اے بھتیجے مرے بھیا مجھے بابا سے ملا دو
خوشہ چیں مظلوم کی بچیاں کی فریاد کو
سوتے ہیں اگر آج مرا کیے جگا دو

مارا ہے عبث شمر نے مجھ خستہ جگر کو
دکھلاؤ گی یہ نیل طمانچے کا پدر کو

۳۱

بی بی کا بین اور خون سے اکبر کے نہ بہنیں آنکھیں
کھینچے کیونکر نہ فلک کی کہ برابر نہ بہنیں آنکھیں
کشتۂ تیغ ستم ظلم کی مادر نہ بہنیں آنکھیں
نظر آتا ہے کوئی بین بھی دختر نہ بہنیں آنکھیں

مٹی نہ ملی لاش کو شاہِ شہدا کی
فریاد نبی کی ہے دوہائی ہے خدا کی

۳۲

اس فاطمہ کے لال کا سر سوئے سناں ہے
پوچھے کوئی زینب سے کہ بھائی کا سماں ہے
بیٹھا ہوا غداری کی بانو سے وہ ظالم
اور فرق کی نذر اس کے دیئے تیغ کھڑا ہے

کیا قبر میں ہوگا قلق روح حسنؑ کو
رنڈسالہ میسر نہیں اک شب کی دولھن کو

۳۳

خولی سے کہو آگے بڑھے لیکے سروں کو
ہاں جلد روانہ کرو ان نوحہ گروں کو

تھا جشن کا محفل کشتیوں میں آتے تھے خلعت
خدام کھڑے شمر کو پہناتے تھے خلعت

۳۴

کس فخر سے کہتا تھا یہ قاتل کہ اکبر
اس تیر سے بیجان ہوا اک تیر نگاہ کر
کہتا تھا کوئی چھید ہے اک اور جگر میں
بانو نے کہا جاؤں شہ والا کی خبر میں

ہر زخم کا انعام جدا چاہیے مجھکو
اس تیر سہ پہلو کا صلا چاہیے مجھکو

۳۵

کہتا تھا یہ ناگاہ کسی سے کوئی سرتاج
بیٹے کے گلے پر ہے پدر کے کوئی سر آج
بیٹا ہے کسی کا تو کسی کا ہے وہ سرتاج
ہے کوئی پدر کا تو کسی کا ہے پسر آج
دشمن کے بھی ایسے نہ ہوں اللہ سے یارب
بیٹے کے گلے پر کہیں باپ کا سر آج

کیا قبر میں ہوگا قلق روح حسنؑ کو
رنڈسالہ میسر نہیں اک شب کی دولھن کو

۳۶

جب لاش پہ شاہ نے اصغر کی پھرایا
ہر سو نظر آیا کہیں پتا نہ ملا
چلوؤں کھیلے ہوئے لاشوں پہ جو بابا نے پھرایا
روتا تھا بلا لاشوں پہ فریاد و دعا یا

گنتے ہوئے سب دفن لعینوں کے طرف کے
لاشے کو نہ کاڑا پسر شاہِ نجف کے

۳۷

کہتا تھا کوئی لاش کا اس سے کہ کہاں ہے
منھ دیکھ کے یہ شکل یہ بیٹا کسی کا ہے
بانو کی یہ سنتا تھا تو ہر بار یہ کہتا
شاید ہو حسینؑ اکبر کا یہ گمان ہے

یہ خون میں تر جامۂ شاہِ شہدا ہے
پیوند ہیں جس میں یہی زینبؑ کی ردا ہے

۱۹
پہلو میں تھا اک طفل جو ننھا سے حسین کے
جھولے میں سکینہ کو جھلاتا تھا حسین کے
معلوم ہوتا تھا کہ ہے ہے یہ بھی یتیم ہوا
کچھ داغ جو دل پر تھے تو کچھ داغ جگر پر
اک ہاتھ تو تھا سینے پہ اک ہاتھ پسر پر

۲۰
تھا گرد کا دامن تنِ صد چاک کے اوپر
شہ مرگ سے ٹپکتا تھا لہو خاک کے اوپر
تھا سر کسی کا زانو پہ کسی کے تو کسی کا
تھا منہ کسی کا سینہ پہ کسی کے تو کسی کا

۲۱
اس وقت جو بیمار تھے وہ ہوش میں آئے
رخصت کا سماں دیکھ کے بے ہوش میں آئے
آپس میں بہن بھائی گلے مل کے روئے
غم دیکھے ہیں دنیا میں پہ یہ غم نہیں دیکھا
ایسا تو سلیمان کا بھی ماتم نہیں دیکھا

۲۲
اس وقت یہ ارشاد ہوا حضرتِ والا کا
گھر لٹ گیا بیمار کا آخر ہے بچا کیا
بیمار رہو تم خاک مری قبر کا نوحہ
یہ وہ ہے رسولِ عربی روتے ہیں جسکو
روتے ہیں اُسے سارے نبی روتے ہیں جسکو

۲۳
کہتے تھے یہ ہر ایک سے ہے ہے علی اکبر
آئینہ تھا جو اس ماہ کا وہ ہو گیا پتھر
بیمار نے آواز دی ہو خیر علی کی
تھرا گیا لاشہ پسرِ شیرِ خدا کا

۲۴
تلوار ہیں علم سر پہ ہیں دم لے نہیں سکتا
مجبور ہوں حضرت کو کفن دے نہیں سکتا
ہے ہے علی اکبر کا کوئی ہاتھ نہ آیا
ہاں ہاں علی اکبر کا کوئی ہاتھ نہ آیا

۲۵
بھائی کے امت نے کیا ہے جو ستم آہ
اونٹوں کی رسن باندھ میں ہاتھوں کو ہے گاہ
پہنائی ہے گردن میں بھی اک طوق غضب کا
جو قافلے سے چھوٹے اُسی کی ہے شامت

۲۶
ہاں ہاں علی اکبر کا کوئی ہاتھ نہ آیا
ہاں ہاں علی اکبر کا کوئی ہاتھ نہ آیا
ہاں ہاں علی اکبر کا کوئی ہاتھ نہ آیا
ماں بجائے کی مظلومی و تنہائی پہ رووے
اونٹوں کو بٹھا دو تو بہن بھائی پہ رووے

۱۰

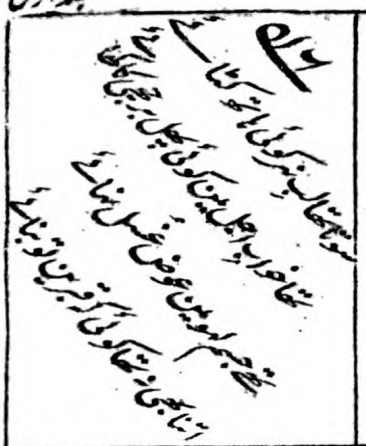

۱۱

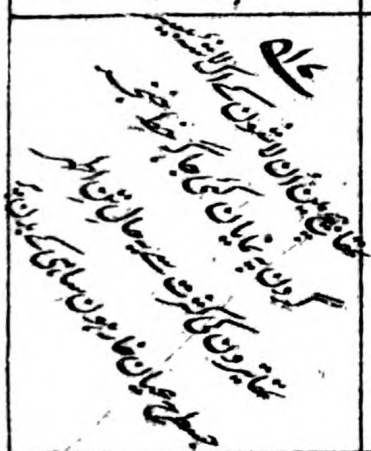

۱۲

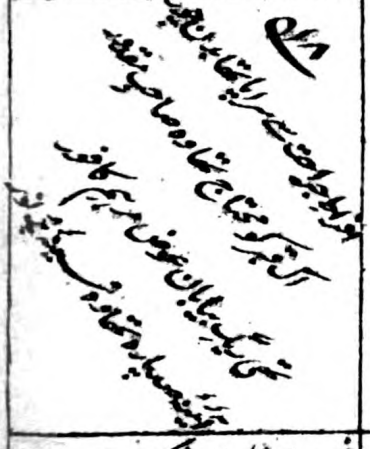

۱۳

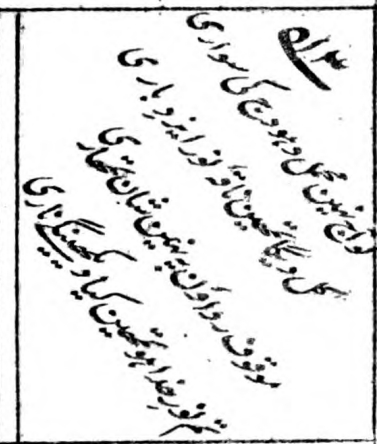

۱۴

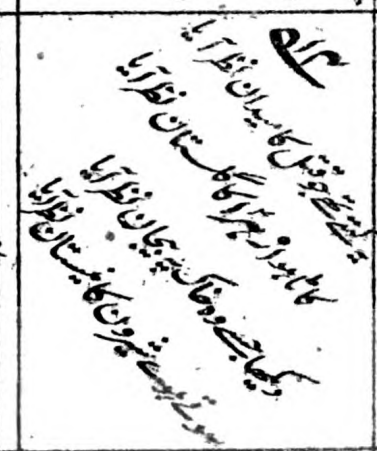

۱۵

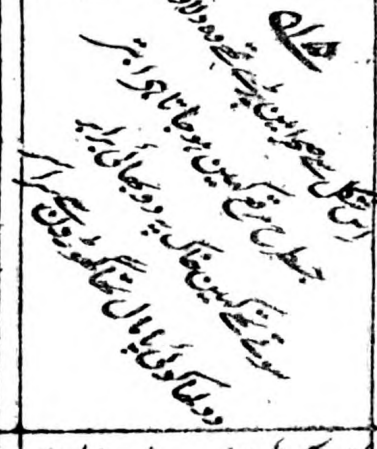

۱۶

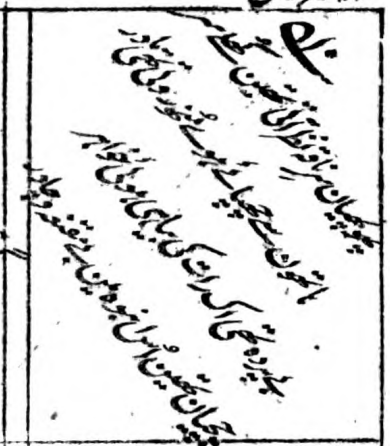

۱۷

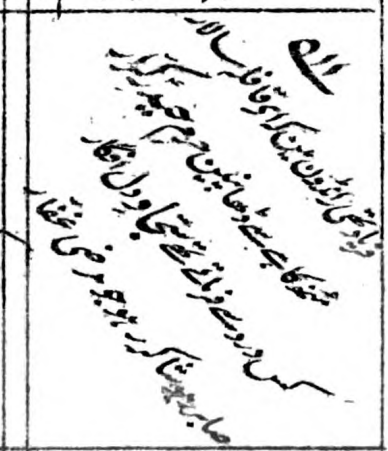

۱۸

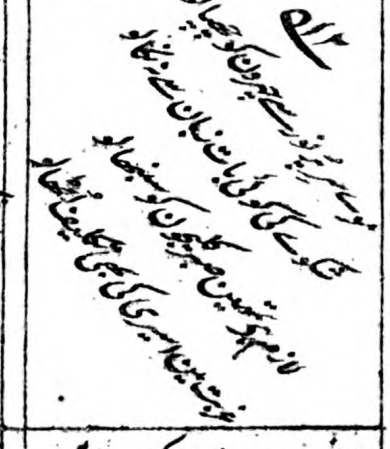

| | | |
|---|---|---|
| ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ |
| راتوں مین تو محبوسیِ سجّاد کا غل تھا<br>ہر گام پہ زنجیر کی فریاد کا غل تھا | مرقد نہ بنا باپ کا یہ فکر بڑی تھی<br>اک جانِ حزین لاکھ مصیبت مین پڑی تھی | ہوش آیا تو گھر آگ سے جلتے ہوے دیکھا<br>ماں بہنون کو بلوے مین نکلتے ہوے دیکھا |
| ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ |
| بیٹون مین بھی تھی حضرتِ مختار کی تقسیم<br>راتون مین یہی شور کہ ہے ہے ستم عظیم<br>اور شام سے تھا خیمۂ زینب کا یہ عالم<br>بیمار کو گھیرے تھے عزیزون کے جو ہر دم | تھی فکر گنہگارون کی اُس رنج و محن مین<br>بندھوا دیے امت کے لیے ہاتھ رسن مین | ہوش آیا تو گھر آگ سے جلتے ہوے دیکھا<br>ماں بہنون کو بلوے مین نکلتے ہوے دیکھا |
| ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ |
| کل اہلِ ستم لیجاتے تھے ظلم کے بانی<br>خلقت مین دل آزاردون کے وہ دلیری تھی<br>غربت مین الم دیدہ و درماندہ و حیران<br>وہ وطن کا لشکر وہ سپاہ اس کی گرانی | یہ دُکھ نہ کسی صاحبِ آزار نے دیکھے<br>ہان بعدِ پدر عابدِ بیمار نے دیکھے | زنجیر سے ہر گام پہ لغزش ہوئی پا کو<br>چھوڑا نہ مگر سلسلۂ صبر و رضا کو |

رباعی

روضے میں جو ہم گئے تو بلبل بولا
ہر اشک سے نوبہار گلشن کھلا
اب ماہ صفر بھی ہیں جلسیں آخر دو
پھر بھی نہ کبھی ہمیں کسی نے بھولا

رباعی

بیٹھے ہیں جو ہم محرم آ کر
جنت ہے جہنم کو بدلنا ہو تو آ کر
فاقوں سے بدن ہے ہڈیوں کا پنجر
اس بھیس میں گھر کا مانگنا ہو تو آ کر

رباعی

ای یار و محرم کا مہینہ آیا
کیا بیٹھے ہو سر پہ خاک ڈالو یارو
احمد کا نواسہ ہم میں مہمان آیا

رباعی

جب فاطمہ کے شاہ خوش اقبال کیا
اعدا سے مقدمہ کا بھی حال کیا
بیڑے کی طرح گلوں کو پامال کیا
بیٹے سے بھتیجوں سے بھانجوں سے تیروں

رباعی

اس بیکسی و مظلومی کا پیٹے ہے آج
چالیسویں تک گلا نہ اترے جس کا
سب کے دل میں یہ غم کھٹکتا ہے آج
بزم عزا حسین کی لگتا ہے آج

رباعی

بھولے ہیں نہ بھولیں گے کبھی راہ صراط
ہم تو ہیں غلام شاہ دیں کے بابا
پیغمبر سا ہے نہ ہوگا کوئی بابا
شبیر سے بیٹے کا ہے کیوں نہ تیرا کلمہ پڑھتا

۹۱

بیان اہل بیت میں دنیا کی بے ثباتی

ہاں اے حسینؑ بیاہ سے کالا شتر گیا
وان شہ کے گیسو سے سلطان کربلا

لٹکا کے سر حسینؑ کا اس فوج میں گیا
چوب سنان سے کھینچکے باندھا سر حسینؑ
سب کو بلند کر کے دکھایا سر حسینؑ

رباعی

چھٹنا ہے ہر مقام کہ پھر کر نہ آئیں گے
فرقت کی رات کا ہے یہ گھر تا ہوئیں

افسوس ہے یہی ہے دمِ واپسی کی بات
اوپر کے دم اسی سے طبیعت بھر تا ہوئیں

جنت سے لائی ہے تری ذات کردگار
تجھ پر کرے نثار جو کچھ ہے بشر کی

وصیت کو سنا تو بیٹا بولا
بچانے سے ہے راحت بچانا ہے ہنر کی

رباعی

جنت میں ہیں حسینؑ کے بیٹے بھی بھائی بند
ہم کو بھی ساتھ لیجیو اے جانِ من پسند

ہے ہے یہ کیا کہا کہ نہ آئیں گے پھر کبھی
ہے ہے یہ کیا کہا کہ نہ آئیں گے پھر کبھی

۹۲

بیان میں انیس بزم میں ہے ہاتھ میں قلم
پڑھتا ہے مرثیہ جو ہیں سب غور سے رقم

گویا کہ یہ خلیق کی ہے سر بسر زبان
سچ ہے کہ اس زبان کو کوئی جانتا نہیں
جو جانتا ہے اور کو وہ مانتا نہیں

رباعی

ماں باپ کی سوا ہے شفقت میں تیری
افزوں ہے سب سے خصلت میں تیری

جنت الخام کر دو خلد میں جلا
وہ رحم تیرا وہ عدالت تیری

خلق و کرم و عطا ہے عادت تیری
تجھ پر ہو جان کو کہ عصیاں ہے تیری
دنیا و دیں بگاڑ کہ رحمت ہے تیری

۸۴

لپٹوں گلے سے میں پدر نا توان کے
سینے سے تو سرک تو مرے بابا جان کے

۸۵

میں سیدہ ہوں کوکھ جلی سوگوار ہوں
اے شمر تجھ سے اذن کی امیدوار ہوں

۸۶

بنت علیؑ بڑھی تھی پہ گھبرا کے گر پڑی
دیکھا گیا نہ خاک پہ غش کھا کے گر پڑی

۸۷

وہ ہمکو اور ہم انھیں اکبار دیکھ لیں
کہدے تو آ کے آخری دیدار دیکھ لیں

۸۸

حسرت رہے دلوں میں نہ کچھ جانبین کے
خنجر گلے پہ پھیر لو تو پھر حسینؑ کے

۸۹

گو شمر نے نہ قتل میں وقفہ ذرا کیا
بندے نے تیرے وعدۂ طفلی ادا کیا

۹۰

ہائے نو کی چشم نم میں اندھیرا سا چھا گیا
چادر گری جو سر سے بدن تھر تھرا گیا

۷۶

چلائین سر کو پیٹ کے زینب کہ کوئی آئے
گھوڑے سے گر پڑا ہے امام زمن کہیں
ہوگا کہین میرے نانا کی امت کو پیاس سے
سوکھا ہے لب پہ نہر کی پیاس ہے بین کہیں

۷۷

ہنگام عرض خالق اکبر ہوا زبین
زہرا کی صف ہے جس کی وہ شوہر ہوا زبین
ابن علی جو تشنہ لب آیا ہے گود مین
تعظیم کو بساط سے بڑھ کر ہوا زبین

۷۸

شمر لعین گلے پہ جو خنجر پھرائیگا
تو نرم دل ہے تجھ سے یہ دیکھا نہ جائیگا

۷۹

جب لعین نے حلق پہ رکھی چھری
چیخ کر یہ کہا بیبیون سے مصطفیٰ
لینے آئے ہین تمہارے شہ دین کا سر
لاؤ اصغر کو میرے گود مین دیدو ذرا
یہ سنکر بولین بیبیان کہ اے ظالم
لے جا سر کو ہمارے نہ کر ذبح شاہ کا

۷۵

یہ کہکر بین اس سے سنان کاکل جو دوتا
دامن کو بھر کے زین کا بھینکا شاہ نامدار
دوڑے صدا سے گھوڑے کو دیکھا جو بیکسی
دشت نبرد کو ہوا احکام کردگار
اسوار مثل تخت سلیمان صبا پہ ہو
اے مقتل حسین معلق ہوا پہ ہو

۷۶

فوق اور اوج عرش علا سے سوا ملا
دامن مین لے تجھے یہ دُر بے بہا ملا

۷۷

آمادہ قتل شاہ پہ آکر عدو ہوے
یاد خدا مین شاہ اُمم قبلہ رو ہوے

۷۸

غل تھا فلک سے دفتر عصمت اُلٹ دیا
فضہ نے پردہ در دولت اُلٹ دیا

۷۹

آیا نہ سنگدل کو ترس اُس نحیف پر
رکھا شقی نے پانوں کلام شریف پر

۸۰

گھیرا ہے ظالمون نے مرے نور عین کو
اے ذوالفقار تجھ سے ہین لونگی حسین کو

۸۱

اے ذوالجناح تو ہی بچائے حسین کو
یاور نہین کوئی جو سنبھالے حسین کو

۸۲

اے ذوالفقار بہر خدا کام آج ہی
اے دشت نینوا مرا انجام آج ہی
اے خیر علقما مرا انجام آج ہی
اے بحر بیکساں مرا انجام آج ہی

۸۳

بالائے زین دامن زین تک ہوا بلند
اترے نہ زین پہ گھوڑے سے سلطان ارجمند
حربون سے چھوٹ کر جو گرا شاہ کا سمند
شبیر زین پہ گر کے ہوئے خاک پر نزند

۸۴

گر بان وجیبہ چاک کیے بال کھول کر
چلائین بیبیان شہ دین گھر سے نکل کر
کاندھے پہ لاش اور زمین پہ سر نکل کر
سیدانیان شہ دین گھر سے نکل کر

۸۵

اے ذوالفقار بہر خدا کام آج ہی
اے دشت نینوا مرا انجام آج ہی
اے خیر علقما مرا انجام آج ہی
اے بحر بیکساں مرا انجام آج ہی

۸۶

ہنگام ظہر جب ہوا شہ کا سر جدا
تھرا کے عرش ہل گیا لرزے زمین و جا
مسند پہ جا بجا ہوا قرآن کا ورق
مہر نبی کے ہاتھ سے گر کر ہوا دو تا
ہاتھ اٹھا کر یہ شہ نے کہا یا الٰہ
خیر النساء کا گھر ہوا برباد کردگار

۸۷

جلدی پدر کے ذبح مین اے اہل شر نہ کر
تو میرے سن کو دیکھ مجھے بے پدر نہ کر

۶۴

کہنے لگی بی بی سے بتول اے فلک جناب
کیا ہند میں کہیں کوئی مسلم نہیں رہا
کیا بادشاہ کون و مکاں مالک رقاب
درگاہ حق میں بھی کوئی حرمت نہیں رہا

کیجے دعا کہ خالق اکبر مدد کرے
اللہ یہ بلا مرے بچے کی رد کرے

۶۵

کہنے لگے حسینؑ یہ بھائی نہ جائیے
بلوا بھیجا ہے کوفہ سے جو شاہ و بیکس
ناحق سے کوئی بات کا دعویٰ نہیں رہا
امت کے کام آئیے تو حاضر ابھی ہے کس

وعدے کو ہم نہ بھولینگے گو خرد سال ہیں
جھوٹے نہیں ہیں مخبر صادق کے لال ہیں

۶۶

بی بی نے سن کے کہنے لگی شاہ دیں پناہ
بیٹا تمہارے جانے کی طاقت نہیں ذرا
جاؤ تو پھر کہے یہ بلا رب پاک ذات
لیکن نہ ہوگی ہاری امت کی پھر نجات

محبوبِ حق نثار ترے نورِ عین پر
موقوف ہے یہ امر تو قتلِ حسینؑ پر

۶۷

روتے ہیں آپ کس لیے یا سیدِ امم
راضی ہیں ہم بھی جانے میں تو نہیں ہیں ہم
امت پہ آپ سر کو تصدق کریں گے ہم

ہم راست گو ہیں بات پہ جسوقت آتے ہیں
کہتے ہیں جو زبان سے وہی کر دکھاتے ہیں

۶۸

بی بی سے سن کے کہنے لگے شاہ انبیاء
بیٹا ہے تو امیر کا پوتا ہے مرتضیٰ
بیٹوں سے بھی عزیز ہے امت کی ہے محبت
سینے میں جھیلی ہیں اسی امت کی سختیاں

تیور لئے آپ سانس جو سینے میں رہ گئی
اتنے میں اور فرق پہ تلوار پڑ گئی

۶۹

اس راہ میں سنبھال نہ دولت عزیز ہے
پیارے پسر نہیں ہیں یہ امت عزیز ہے

۷۰

تیغیں علیؑ کے لال کے شانے پہ چل گئیں
چھاتی کے پار نیزوں کی نوکیں نکل گئیں

۷۱

سنبھلے جو سانس لینے کو گھوڑے پہ جھوم کے
زہرا بلائیں لینے لگی شانے چوم کے

۷۲

سنبھلا نہ جائیگا مخالف بوتراب سے
لو وہ قدم حسینؑ کے نکلے رکاب سے

۷۳

بیٹھی ہیں بی بی جو پشتِ مبارک پہ دھوم سے
سر رکھ دیا حضور نے کاندھے پہ جھوم کے
جب اک کسا سامنے سے لگا کرنے وار پر
دوڑے ملک کی پشت پہ جھک کر سلام کر

۵۵

رو کر کہا رسول خدا نے بیکس آہ
کی عرض فاطمہ نے ذرا سنکے بیکس آہ
بچون کو دیکھ کر یہ کیا بیکس آہ
بابا کو دیکھ کر یہ کیا بیکس آہ

تلوارین کھینچ کھینچ کے ظالم جو آئینگے
حضرت نہ کیا تو اسون کو اپنے بچائینگے

۵۶

کیا شیر حق کا کرکے جگر پاش پاش شمر
اعدا نے کیا چلایا دو دست خدا کا وار
ہاتھون کو کیا نہ کھوئینگے ہمراہ اگر نگار
ہاتھ کٹ کے گر پڑینگے ہمراہ اگر نگار

ٹکڑے جگر جو ہوئیگا مجھ دل دونیم کا
پایہ نہ کیا ہلاؤنگی عرش عظیم کا

۵۷

ہمراہ اکبر و کے کہنے لگے شاہ بیکس
بیٹی بھی ساتھ ہوگی تو ہوگی نہ راہ بیکس
اسوقت قتل ہونگے یہ دونون ماہرو
دنیا مین جب نہونگے علی اور نہ بتول

لاشے پہ مجتبیٰ کے تو شبیر روئیگا
شبیر جب مریگا تو کوئی نہ روئیگا

۵۸

بچون کی پیاس دیکھ کے بیکس ہوا امام
بیٹھا کنون کے منہ سے جو بیکس ہوا امام
ہاتھ کی صف بچھا کے بیکس ہوا امام
پانی پیئے کوئی آئیگا بیکس ہوا امام

بزم عزا مین آئینگے وہ دور دور سے
تن خاک سے بنائینگے دل انکے نور سے

۵۹

بچون کی دیکھ پیاس تڑپ گئی جو ان
دریا سے اشک چشم سے جاری کیا جو ان
اعدا پہ بعد مرگ ہماری کیا جو ان
ٹھوکر سے خاک کربلا کو کیا جو ان

ہوگا کہان نبیؐ کے نواسے کا فاتحہ
شربت پہ کون دیویگا پیاسے کا فاتحہ

۶۰

بچون کی دیکھ پیاس تڑپ گئی جو ان
فرمایا کیا کرینگے تم اکبر کی زندگی
چھوڑا نہ ساتھ تم نے کیا اسی لئے جنی
بچون کی پیاس دیکھ کے بیکس ہوا امام

بزم عزا مین آئینگے وہ دور دور سے
تن خاک سے بنائینگے دل انکے نور سے

۶۱

ہوگی نہ انکی مجلس ماتم کہیں برپا
دینگے نہ رونے والے کسی کو کہیں رلا
ہنگامہ وہ نہ ہوگا کسی کربلا کے بعد
ہاتھون کو ایسے غیر نہ سینہ زنی ہوئی

سامان تعزیت کے کبھی کم نہ ہونگے
وہ حشر تک حسینؑ کے ماتم مین روئینگے

۶۲

ہوگا عیان فلک پہ جو ماہ محرم الحرام
رخصت ہوئینگے یہ مین وہ دونون ہی نونہال
کھو لینگی حوریان بھی یہان سے اپنے دونون لال
ہر گھر مین ہوگا شور کہ ہوتے ہین غائب لال

لینگے صلے مین خلد ترے نور عین سے
آنسو عزیز وہ نہ کرینگے حسینؑ سے

۶۳

پیاسا شہید ہوگا جو بیٹا ترا حسین
مومن سنا کرینگے جو یہ ماجرا حسین
ہونگی شہید دونون کی ماتا کربلا حسین
جو جو کہ آب سے تڑپ کے مرینگے ملا حسین

محبوب کبریا کے نواسے کی نذر ہے
پیاسے سنائیو کہ یہ پیاسے کی نذر ہے

۴۴۶

فرطِ غم سے کہ کسی سے نہ ہوا ضبط مگر
ہو سکتا تھا نہ ضبط شہِ مشرقین سے
روتے تھے بار بار لپٹ کر حسینؑ سے

۴۴۷

ہر لحظہ اضطراب زیادہ تھا صبر کم
فاقون مین کاٹتی ہون مصیبت جہان کی
کیون بابا جان خیر تو ہی اسکی جان کی

۴۴۸

ہر چند ضبط کرتے تھے شاہِ زمن و دیں
نیزے پہ سر چڑھیگا ترے نورِ عین کا
گھوڑون سے روندڈالینگے لاشہ حسینؑ کا

۴۴۹

روتے تھے بیکسی پہ شہِ بحر و بر کی بیٹی
کیا آگ آج موت خدا دے پدر کی بیٹی
ہے ہے حسینؑ بیچ سے کیونکر کدھر کی بیٹی

۴۵۰

بیٹھی تھی بیکسی سے جو زہرا کے گھر کی بیٹی
کس منہ سے بھائیون کے پرسے کو آئے تھے
سارے ملک حسینؑ کے پرسے کو آئے تھے

۴۵۱

ماتم کی یہ خبر ابھی جبرئیل لائے تھے
یہ کیسی آگ ہے کہ مری کوکھ جل گئی
ہے ہے چھری کلیجے پہ زہرا کے چل گئی

۴۵۲

ہمشیر کے کلام کی ملاقات نہین ہوئی
علی حسینؑ بیچ سے کیا کیا کہون سبب
کہتی تھین بین بین کر مضمون بیٹھنے کا

۴۵۳

جبرئیل کی ولی شاہِ بحر و بر پہ
کہتے تھے فاطمہ سے نہ جھکنا قدم پہ سر
بیٹی نثار ہو گئی یا سید البشر

۴۵۴

بیٹھی نہ تھی جو آپ بنی اسطرح پہ گر
جلدی بتائیے کہ مجھے تاب اب نہین
رونا خدا کے دوست کا یہ بے سبب نہین

۴۵۵

سوئے بہشت جب یہ جہان سے سدھاریگے
قدرت ہی سب طرح کی شہِ مشرقین کو
حضرت سے لونگی اپنے حسنؑ اور حسینؑ کو

۳۷

[illegible]

[illegible]

پیش بنی حسین کو گودی میں لاتی ہیں
ہنجاؤ سب کہ فاطمہؑ مسجد میں آتی ہیں

۳۸

گھر میں جو آکے بیٹھے گی محبوب و اجلال
روتا ہوا حسینؑ سے یہ کہتا تھا بال بال
بولیں یہ مجتبیٰ کہ حسینؑ آتے ہیں نہال
بیٹا ہوا حسینؑ کہ آنکھیں ہیں ڈبڈبال

آتے ہیں ہنستے روتے ہوئے گھر میں جاتے ہیں
شفقت بھی اب بھی کرتے ہیں آپھی آتے ہیں

۳۹

شفقت علیؑ نے اپنے حسینؑ کو جب لیا
بوسے دیا کہ آنکھ کا تارا کیا سبب
فرمایا مصطفےٰ نے کہ دونوں ایک ہیں ولیکن
میں بھی کھوں یہ تجھ سے کہ تجھ کو بھی ہو یقین

اُسکو جو ہو خوشی تو دل اِسکا بھی شاد ہو
چھوٹے سے چاہیے کہ محبت زیاد ہو

۴۰

اتنے میں رسے اور کہ زہرا کا ہے یہ لال
سارا وہ فاقہ سے ہے اور اشک ہیں رواں
احمدؐ نے گود میں لیا کی پیار کی زباں
بولے حسینؑ کو یہ ملک کہ ہے مدتی یہ ماں

آئین تو شاد و شاد رسولؐ زمن ہوے
گھر میں خدا کے ایک جگہ پنجتن ہوے

۴۱

ماں کی جو دیکھی ہو میں حسینؑ نے یہ بیکسی
شفقت کی بال سے ہوا ظاہر یہ ہر طرح
پوچھا کہ اے حسینؑ ہوا کیا تجھے سبب
بھر آئی آنکھ رو کے کہا ہے نانا جان اب

حیدرؑ سے پوچھیے مرے عترت کے حال کو
کس کس دکھوں سے پالا ہے اس نونہال کو

۴۲

فرمایا مصطفےٰ نے کہ بیٹا نہ رو حسینؑ
اشکوں کو اپنے روک کہ ہے ماں کا دل حزیں
آنسو تھمے حسینؑ کے اور ہو گئے یقین
پونچھے یہ کہہ کے اشک کہ بابا نہیں ہیں

روتے تھے یہ سو قدموں پہ سر دھر کے آتے ہیں
منھ کے نہ چومنے کا گلا کرنے آتے ہیں

۴۳

دیکھا کہ فاطمہؑ کو ہے صدمہ بہت بڑا
فرمایا مصطفےٰ نے کہ بیٹی ہے کیا سبب
بولیں کہ حشر میں مری امت کا ہے یہ ڈھب
ہوگا حساب سخت کہ ہوں گے بہت طلب

ماں کہتی تھی نہ رو مگر چپ نہ ہوتے تھے
آنکھیں تھیں بند ہچکیاں لے لیکے روتے تھے

۴۴

دیکھا نہ تھا یہ میں نے جو حال اسکا آج ہے
حضرت تو جانتے ہیں کہ نازک مزاج ہے
آنسو رہ رہ کے دیکھتے تھے علیؑ بتول کو
نزدیک تھا قلق سے غش آئے رسولؐ کو

۲۸

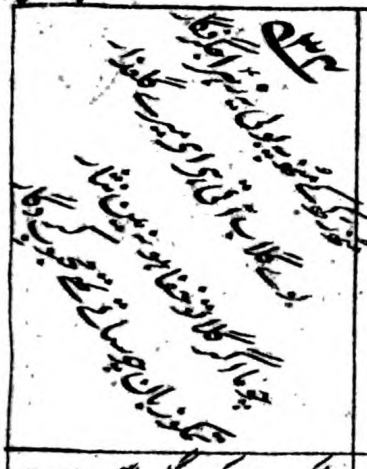

گھر مین اکیلے تیوری چڑھائے چلے گئے
دیکھا نہ پھر کے سر کو جھکائے چلے گئے

۲۹

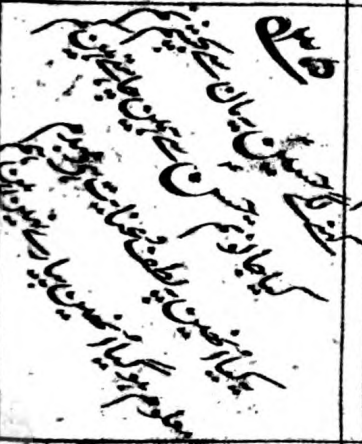

بگڑو لا کے غم مین مجھے مبتلا کیا
قربان ہو گئی تجھے کسنے خفا کیا

۳۰

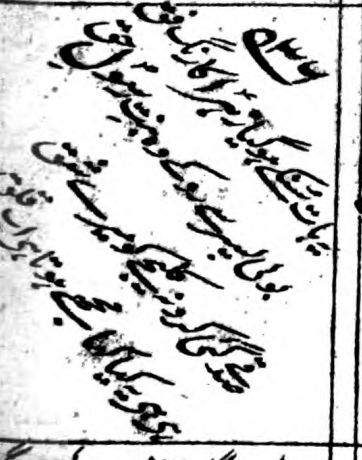

میری طرف تو دیکھو کہ بیتاب ہوتی ہون
چادر سے منھ کو ڈھانپ کے لو مین بھی آتی ہون

۳۱

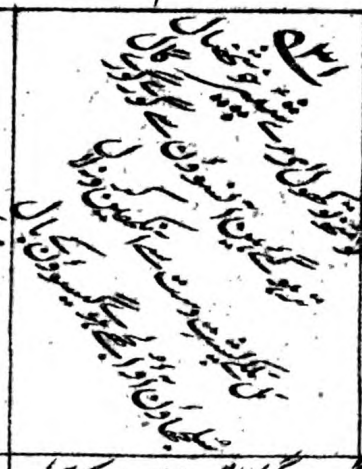

گھر سے گئے تھے ساتھ جدا ہو کے آئے ہو
سمجھی مین کچھ حسنؑ سے خفا ہو کے آئے ہو

۳۲

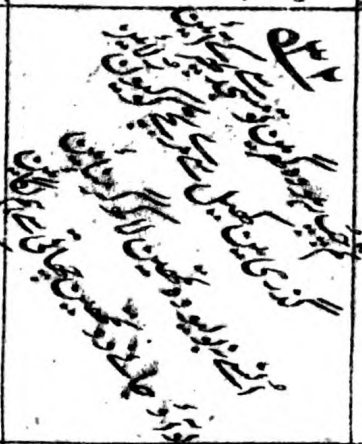

واری اگر حسنؑ نے رُلایا بُرا کیا
پوچھونگی کیا نہ مین مرے پیارے نے کیا کیا

۳۳

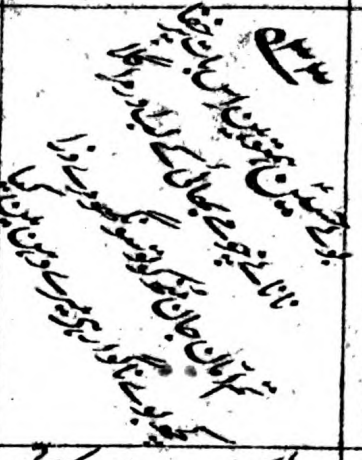

بھائی کے لب سے اپنے لبون کو ملائینگی
اب ہم نہ جائینگے نہین نانا رُلاتے ہین

۳۴



یہ مشک مین مہک نہ گل یاسمن مین ہے
خوشبو اسی دہن کی تمھارے دہن مین ہے

۳۵



رو رو کے آج جان ہم اپنی گوائینگے
پانی نہ اب پینگے نہ کھانے کو کھائینگے

۳۶



میرا لہو بہیگا جو آنسو بہاؤ گے
کاہیکو مان جیسے گی جو کھانا نہ کھاؤ گے

۱۹

مجلس میں آکے بیٹھ گئے پنجتن جہاں
خوشبو سے مہکا جاتا ہے سارا مکان تمام
تسلیم کو حسینؑ سے پہلے بڑھے حسنؑ
خوش ہو کے مسکرا کے لگے کرنے پیار دونوں

پڑھ بڑھ کے خم سلام کو چھوٹے بڑے ہوئے
بیٹھے رہے رسولؐ ملک اٹھ کھڑے ہوئے

۲۰

بھائی سے بھائی کہتا ہے یہ آؤ بیٹھ جاؤ
یوں بیٹھے ہیں حسینؑ کہ ہیں مصطفےٰ ہوا کے
نانا ہمارے کہتے تھے ہم سلطان کون و مکاں
ہوتی ہے ناگوار انھیں نوک ڈاڑھی کی بات

غصہ نہ اتنا چاہیے خوشخو کے واسطے
مچلے تھے یوں ہی بچہ آہو کے واسطے

۲۱

بولے حسینؑ کر دو ادھر بھی ذرا نگاہ
اقرار کر رہے ہیں حسینؑ فلک وقار
دیکھیں تو کون کون ہے ہم سے بڑا ہوا
سب سے سوا جو ہیں سو ہیں اُنکے پیار میں

آگے نہ بڑھیے آپ کہ نانا ہمارے ہیں

۲۲

بھائی نے سن کے بھائی حسینؑ سے یہ بات
یوں بیٹھے ہیں حسینؑ کہ ہیں مصطفےٰ ہوا کے
نانا ہمارے کہتے تھے ہم سلطان کون و مکاں
ہوتی ہے ناگوار انھیں نوک ڈاڑھی کی بات

غصہ نہ اتنا چاہیے خوشخو کے واسطے
مچلے تھے یوں ہی بچہ آہو کے واسطے

۲۳

بھائی کو دیکھ کر یہ لگے کہنے مصطفےٰ
ہنستا کہ یہ دونوں ہیں مرے نور عین کے
میں چاہتا ہوں ایک کی خاطر بتول کو
رو دینگے یہ تو گھر سے نکل آئیگی بتول

ہوئے نہ رنج میرے کسی نور عین کو
تم لو حسنؑ کو گود میں میں لوں حسینؑ کو

۲۴

بولے حسینؑ کیجئے نہ ایسا کبھی نبی
ہم تم سے نانا جان ابھی روٹھ جائینگے
بھائی حسنؑ جو آپکی گودی میں آئینگے
ہم تم سے نانا جان ابھی روٹھ جائینگے

۲۵

دونوں کو گود میں لیا شاہ زمن نے پیار
لازم نہیں کہ دعوے میں نانا کو تم بتاؤ
پھیلا کے ہاتھ بولے حسینؑ آؤ آؤ
بیٹھے ہیں ایک زانو پہ دونوں برابر

نانا کے ساتھ پیار میں دونوں کا ساتھ تھا
گردن میں ایک انکا اور ایک انکا ہاتھ تھا

۲۶

بھائی حسنؑ کو دیکھ کے مسند سے اٹھے شاہ
جھک جھک کے منہ رسولؐ زمیں چومنے لگے
بھائی حسنؑ کو دیکھ کے مسند سے اٹھے شاہ
جھک جھک کے منہ رسولؐ زمیں چومنے لگے

۲۷

بھائی کو دیکھ کر جو حسنؑ مسکراتے تھے
غیرت سے انکی آنکھوں میں آنسو بھر آتے تھے

۱۰

کس منہ سے کہئے ان کی جوانی کی داستان
بچپن کی جن کے بات ہے اعجاز سے عیان
کیا دیکھتا ہے ان کو جو دیکھے نہ ایک آن
کیا کہہ کے کوئی مدح کرے ان کی ہو بیان

۱۱

تھا جو بہشت اس کی زمین سے دو چند تھا
منبر کا پایہ فلک سے بھی پایہ بلند تھا
کرسی بھی اس کی عرش کے اوپر بلند تھا
تھا جس پہ حضرت عرش کا وہ تخت بند تھا

۱۲

ظاہر میں ایک نور کا دو جا ظہور تھا
گر غور کیجیے تو وہی ایک نور تھا
دونوں جہان میں کوئی دونوں کا نظیر
سردار دین حق ولی خلق کا امیر

۱۳

ذرے زمین پہ عکس سے سارے چمک گئے
جس وقت یہ کھلے تو ستارے چمک گئے
تاریک شب میں جیسے ہو پیدا ستارہ آہ
اک برج تیرہ میں کیا ایسا ستارہ آہ

۱۴

خادم بلال و قنبر گردون اساس تھا
نعلین اسکے پاس عصا اسکے پاس تھا
تابان تھا مثل شمع میں وہ مہ جبیں لقب
سر پر یمک عصا تھا کمر پر تھا زیب

۱۵

کہتے تھے دیکھیں کون قدم پہلے اٹھاتا ہے
نانا کے پاس پہلے بھلا کون جاتا ہے
جبریل سے یہ کہتے تھے احمد کہ ناگہاں
معروف و مخلوق ہیں یہ شہ انس و جاں

۱۶

اوڑھے سیہ عبا جو وہ عالم پناہ تھا
کعبے کا صاف حاجیوں کو اشتباہ تھا
گویا امام اتقیا علی پیمبر خدا
سر پر تھا ابر رحمت و دوش پہ مصطفیٰ

۱۷

ہیکل پہ نقش نام خدائے جلیل کے
تعویذ گردنوں میں پر جبرئیل کے
روشن تھے بام و در رخ روشن کے نور سے
آئینہ بنگئی تھی زمین تن کے نور سے

۱۸

دونوں جہان میں کوئی دونوں کا ہمسر
سردار دین حق ولی خلق کا امیر
احمد سے کہتے تھے یہ خدا جلوہ گر ہے تو
پیارے ہیں بادشاہ کے تیرا جلو ہے تو

یعنی اور بارہ ۱۲

لہ منتظر یہاں تھی مع گلہ سے شہ امم

تتمہ

**۴۱**

وہ دشت وہ فضا میں نور خدا کا ظہور ہے
ذرّون مین روشنی کی تجلیٔ طور ہے
ہر اک آفتاب برج کی ضیا اور دور ہے
[illegible] زمین عکس سے [illegible]

اللہ رے حُسن طبقۂ عنبر سرشت کا
میدانِ کربلا ہی نمونہ بہشت کا

**۴۲**

[illegible] ہوا جو [illegible] قبلۂ انام
[illegible] زمین [illegible] عرش احتشام
[illegible] بلند [illegible] تمام
[illegible] شرف وادیٔ السلام

کعبے سے اور نجف سے بھی عزت سوا ہوئی
خاک اوس زمین پاک کی خاکِ شفا ہوئی

**۴۳**

[illegible] روشن [illegible]
[illegible] مین [illegible] بین [illegible]
[illegible] نظر [illegible] تمام
[illegible] مین [illegible]

زلفون مین جلوہ گر نہین چہرہ جناب کا
ہی نصف شب مین آج ظہور آفتاب کا

**۴۴**

[illegible] زمین [illegible] آفتاب [illegible]
[illegible] وادی [illegible]
[illegible]
[illegible]

حیرت سے حاملانِ فلک انکو تکتے ہین
ذرے نہین زمین پہ ستارے چمکتے ہین

**۴۵**

[illegible] امامت [illegible]
ذرون [illegible]
[illegible]
[illegible]

پتّے تمام آئینۂ نور ہوگئے
صحرا کے نخل سب شجرِ طور ہوگئے

**۴۶**

[illegible] جان و دل
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پتلی بسان قبلہ نما بیقرار ہی
گریان ہین وہ یہ گردشِ لیل و نہار ہی

**۴۷**

[illegible] جلوہ [illegible]
[illegible] زمین [illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ آب و تاب ہی کہ گہر آب آب ہین
دریا تو آسمان ہی ستارے حباب ہین

**۴۸**

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیونکر چھپے نہ ماہِ دو ہفتہ حجاب سے
چودہ طبق مین نور ہی اس آفتاب سے

**۴۹**

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قرآن سے عیان ہی بزرگی امام کی
کھائی قسم خدا نے اسی صبح و شام کی

۴۷ [illegible]

۱۱۹

[illegible]
کہیو یہ بھوی مشک سے کہتے تھے یہ حسین
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بیٹی سے نہ بیٹے سے نہ کچھ گھر سے غرض ہے
اب کام ہے اللہ سے خنجر سے غرض ہے

۱۲۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اب ہیں وہ کہاں گود دلیوں میں جنکے پلے ہیں
کس عالم تنہائی میں دنیا سے چلے ہیں

۱۲۱

اوزار ہے جو آلِ نبی غاصبوں کے ہاتھ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ماتم میں گریبان کفن پھاڑ چکی ہیں
میں بالوں سے مقتل کی زمین جھاڑ چکی ہیں

۱۲۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چہلم تلک اس بن میں رہونگی مرے پیارے
چوکی ترے لاشے کی میں دونگی مرے پیارے

۱۲۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سینے پہ چڑھا سبطِ رسولِ عربی کے
خنجر سے کیا ذبح نواسے کو نبی کے

۱۲۴

خاموش انیس اب کہ پڑا نزع میں حر آہ
کر حق سے دعا بہر حسین ذی الاکرام

آغاز ہوا جب سے مولا کی زیارت کا ترا کام
کر دوسرے مرثیے پہ ختم اب یہ کلام

جس روز زمیں داخل ہوں روانِ شہ دیں میں
اس روز یہ سمجھوں کہ گیا خلدِ بریں میں

رباعی

ابن اسد اللہ کا دربار ہے یہ
مجلس نہیں اک خلد کا گلزار ہے یہ
پیکار و دلاسا سند کرتے ہیں ہم
پھر جا میں سو لیں سخن کی کس کا ہے یہ

۹
جس سمت بڑھی تیغ یہ کی تو نے بیاں ہو
وہ اب کہ کٹی جائے اگر کوہ گراں ہو
اک دم میں بنے خون کا دریا رواں ہو
دشمن کو پناہ اُس سے کہیں ہو نہ مفر ہو
گرداب میں ہو فتح تو قبضے میں ظفر ہو

۱۰
کیا آب سے پیاسے کی مخالف کی کھلی حال
میدان میں وہ شیر جو ہو غران و خروشاں
منھ خشک زبان سوکھ کے کانٹا ہوا دنداں
پیاس سے نہ ہو صبر تو کیونکر کرے انساں
ساید سے بھی کچھ آگے بڑھے وقت تک دو تھا
سُم بر تھے ہر نعل درخشان مہ نو تھا

۱۱
جب تیغ سے تیروں کو قلم کرتے تھے شبیر
جاتا تھا اثاثہ میں کمی کا نہ برابر
ہر گرز کے آگے تھے سپر بن گئے لشکر
آتا تھا پیادوں پہ سوا روں کی صف شیر
سیماب کی صورت نہ قرار اُسکو کہیں تھا
کرتے تھے جہاں قصد شہ دیں یہ وہیں تھا

۱۲
فرماتے تھے عباس سے اک روز شہ ابرار
کل ہوگی مری اور تمہاری صف آرا
کل آخری دن ہے تمہیں دیکھیں گے زینہار
کیا جانیے کیا ہو گا ہمارا تمہارا
مر کر بھی نہ مجکو ترے بن چین پڑیگا
فردوس میں بھی تو ہی سوار مجھی ہوگا

۱۳
کہتے تھے کہ بھائی کی وفاداری کا صدقہ
تم ہو مرے آقا تو میں ہوں بندۂ مخلص
کیا بھولوں وہ بھائی مجھے جو شاہ دیں پرور
کیا بھولوں وفادار سا بھائی مرا اصغر
پر بھول نہ جانا مجھے تم شاہ زمن میں
کہتے تھے یہ رو رو کے برادر سے حسن میں

۱۴
اک روز یہ فرمایا تھا زینب سے شہ دیں
ہمشیر مرے بعد مدینے میں نہ رہنا
بی بی یہ وصیت مری بیٹوں کی سنانا
ماں باپ کا ماتم کبھی بیٹوں کو نہ دینا
جب نعش پہ آ کر پسر شہ کی رجز پڑھ
فرمایا اگر تیغ سے ہر بند کٹیگا

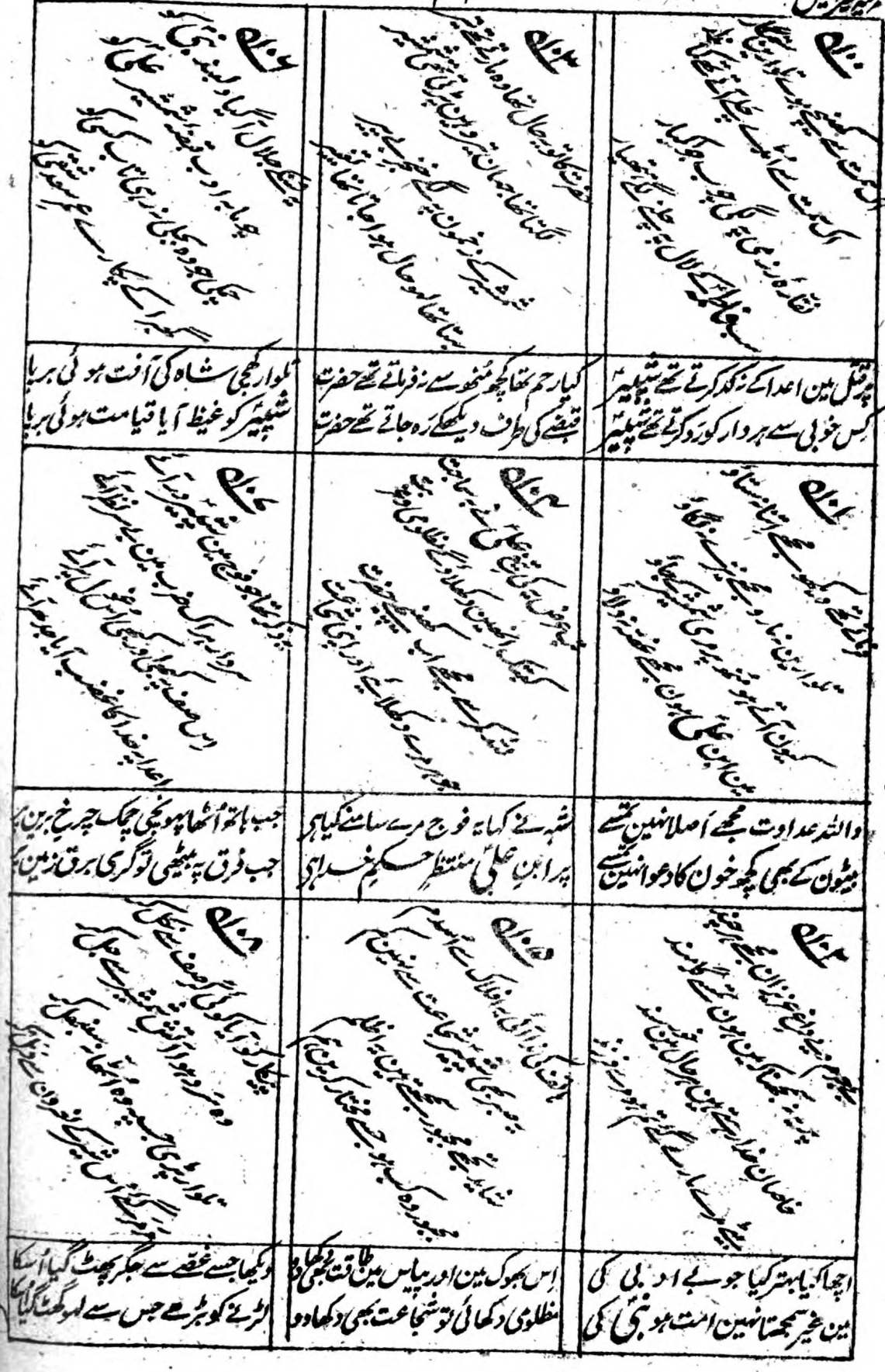

۹۱

بانو نے جو یہ سنکے کہا ہوگئے آپ
اس غم میں دو روز سے پانی نہیں پایا
چھاتی پہ جو ہے اس سے ہے ظاہر یہ ہمیں بھی
تقدیر نے اس سے بھی بڑا غم ہے لکھایا

چھاتی مری سونے کے لیے پائیگی کیونکر
زندان میں اُسے خاک پہ نیند آئیگی کیونکر

۹۲

زینب نے یہ وصیت سوئے مقتل سے بھلائی
بھائی کے عوض تم نے اسے بھائی پہ سونا
گھر جائیے گا جب تو کہیں اسکو بھی جانا
معصوم کو ظالم کے طمانچوں سے بچانا

نازک ہے وہ جان اُسکی نکلجائیگی تن سے
وہ ننھی سی گردن کوئی باندھے نہ رسن سے

۹۳

جب بی بی نے بھائی کی سفارش شہ والا
گردن کو جھکا کر کہا زینب سے کہ بہنا
اک اور وصیت ہے مگر کہہ نہیں سکتا
زینب نے کہا حکم ہو میں کیا وہ کروں گی

کچھ قید کا بھی غم نہیں دکھ درد بھروں گی
میں تابع فرمان ہوں کہو گے سو کروں گی

۹۴

گھوڑے سے جو فرزند علی گر کے تڑپکر
چھاتی پہ جو بیٹھا تو کیا خنجر سے گلا تر
اور ہاتھ میں تھا ریش مبارک کے جو پکڑا
سر کاٹنے لاشے پہ چلی آئیو زینب

اُس دم درِ خیمہ سے سرک جائیو زینب
سر ننگے نہ لاشے پہ چلی آئیو زینب

۹۵

قاتل نے جو بانو سے کہا حضرت شبر
سر ننگے اگر خیمے سے نکلو گی تو خواہر
دشمن کی یہ نیت ہے یہی خوار ہو لشکر
بھیا میں تمہیں جاکے دکھاتا ہوں یہ منظر

مصروف دعا ہونگا میں جب حلق کٹیگا
رونے کی صدا اُسکے مرا دھیان بٹیگا

۹۶

بانو نے کہا کیا ہے یہ ظالم تجھے منظور
ہے ہے تو ہوا ہوش و حواس اور حواس دور
ہے ہے تو ہوا ہوش و حواس اور حواس دور
ہے ہے تو ہوا ہوش و حواس اور حواس دور

تھی دھوپ کڑی سامنا تھا فوج ستم کا
نہ ساتھ علمدار نہ سایہ تھا علم کا

۹۷

زینب نے کہا کیوں ہو یہ رخصت شہ والا
تھامے ہوئے ہیں کس کی محبت میں یداللہ
ہے ہے تو ہوا ہوش و حواس اور حواس دور
ہے ہے تو ہوا ہوش و حواس اور حواس دور

ہو پیش نظر کیوں نہ تو صورت رخ والا
تھا فاطمہ کی گود کا پالا یہ اکبر

۹۸

بانو نے کہا کیا ہے یہ ظالم تجھے منظور
بیدست و پا ہے تن میں نہیں جان کا جھگڑا
بیجان ہے تن میں نہیں ظالم کو ہے کھٹکا
ہے ہے تو ہوا ہوش و حواس اور حواس دور

اُن سب کی طرف شاہ بحسرت نگران تھے
واں خون سے خون بہتا تھا یاں اشک رواں تھے

۹۹

فرمایا کہ اے اکبر ذی جاہ و ذی احترام
خیمے میں نہ جا تجھ سے ہے ناموس کا اقدام
ہے ہے تو ہوا ہوش و حواس اور حواس دور
ہے ہے تو ہوا ہوش و حواس اور حواس دور

مجروح ہے تن خاک میں ہے چہرہ انور
حضرت پہ کئی غم کے فلک ٹوٹ پڑے تھے

اِنسپر بخوشی بر چھیاں کھانے کو کھڑے تھے

۸۴

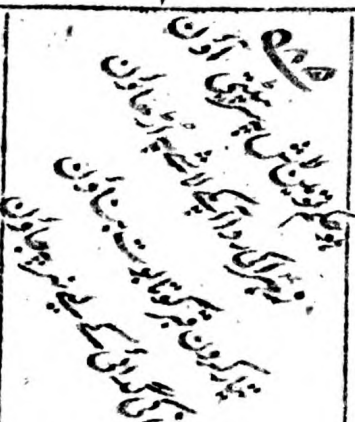

دیکھا نہین کیا صبر بتول غدرا کو
بس ہمکو بھلا دو کرواب یاد خدا کو

۸۵

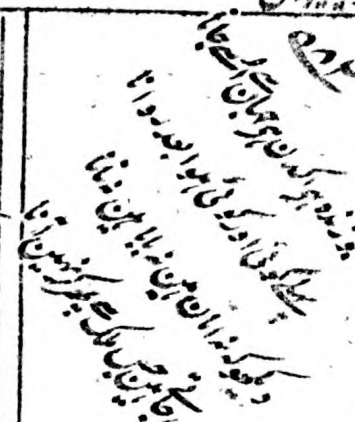

اعدا سے کہون سہہ چکے دکھ تشنہ لبی کے
اب غسل تو دینے دو تنو آسے کو نبی کے

۸۶

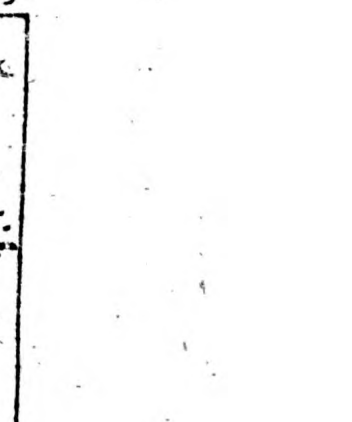

تم واقف سر رشتۂ تسلیم و رضا ہو
منھ ڈھانپیو بالون سے جو سر پر ردا ہو

۸۷

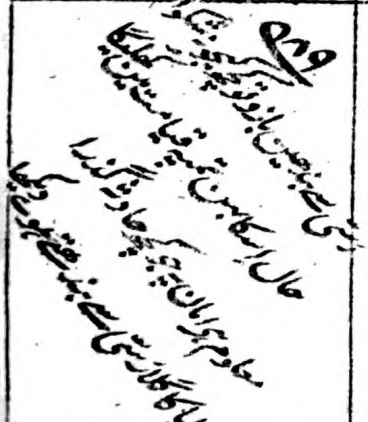

تربت پہ رہون آپ کی جاروب کشی کو
یا جاؤن وطن لیکے مین ناموس نبی کو

۸۸

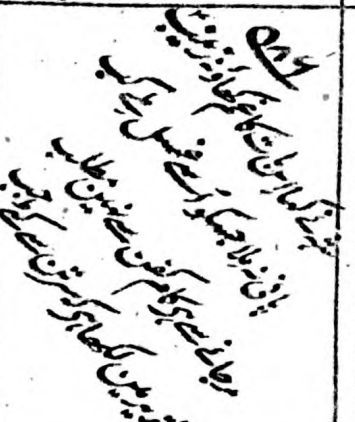

ہوئے جو ستم دوش محمد کے مکین پر
چالیسون تک لاش رہے جلتی زمین پر

۸۹

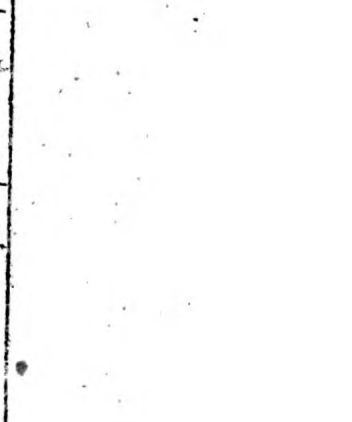

تقسیم مصیبات مین حصہ ہی تمھارا
بیٹی ہو ید اللہ کی ورثہ ہی تمھارا

۹۰

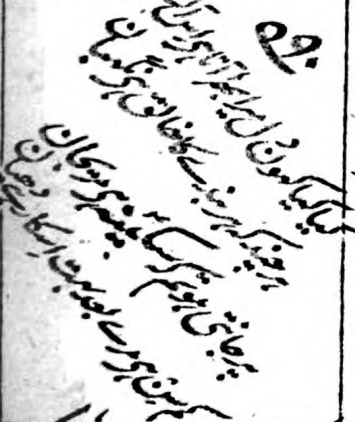

ہر کون ہو فکر کفن و گور کریگا
مظلوم ہو تربت مین تمھین کون دھریگا

۹۱

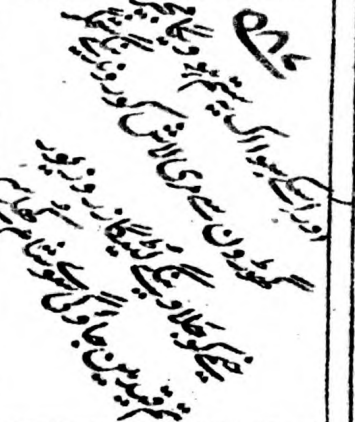

آغوش لحد مین ہمین سونا نہ ملیگا
لاشے پہ ہمارے تمھین رونا نہ ملیگا

۹۲

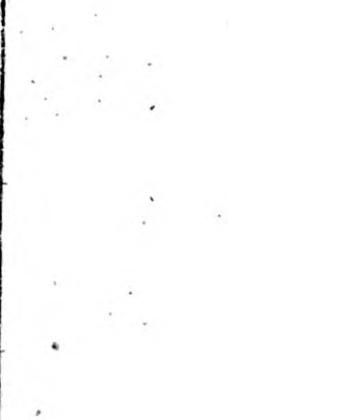

ممکن نہین پھر اب جو مجھے پائے سکینہ
مین اس سے چھٹا جیسے چھٹی ہائے سکینہ

۷۸

سرور سے بہن کی یہ رخصت کا سماں تھا
اور کہتے تھے بھائی سے کہ اب وقت فغاں تھا
بہنوئی سے بچوں کو نہ دکھلا میں ہیں ہیہا
اجزا کا بکھرنا تھا جگر پارہ کا یارا نہ تھا

اشک آنکھوں سے انکی مرے ماتم میں بہینگے
وہ حشر تلک میرے عزادار رہینگے

۷۹

بس بنت رسول دوجہاں بھی یہی کرتی
فرزند سے بچوں سے ہے ماں بھی یہی کرتی
بیکس ہے یہ کہتے ہے عمل آپ میں کرتی

کرتے ہو ارادہ جو مجھے چھوڑ کے رن کا
دنیا میں سوا آپکے ہے کون بہن کا

۸۰

سنو جو حضرت زینب نے بھائی سے کہا باتیں
آقا کا تھا دربار شرف دیتی تھیں سوغاتیں
وہ ماہ کہ جسکے لئے خورشید چھپا ہے
کانی کو تو منہ سے ہوا دنیا سے گیا ہے

تھے پیاس سے سوکھے ہوئے لب خشک گلا تھا
تھا تیسرا فاقہ جو وہ مرنے کو چلا تھا

۸۱

اس وقت بہن بھائی پہ روتے تھے بہت زار
سینہ پہ کبھی منہ کبھی آنکھوں پہ کبھی ہاتھ
جو آکے گھوڑے کی رکاب آگے وہ لاتا

تنہائی پہ بھائی کے یہ گھبرائی تھی زینب
خود تھامنے گھوڑے کی رکاب آئی تھی زینب

۸۲

بے حکم جلو میں بھی بہن جا نہیں سکتی
زندہ ہو تو کس کام کی کام آ نہیں سکتی

انسان کی بجز مرگ رہائی نہیں ہوتی
کیا بھائی سے بہنوں کی جدائی نہیں ہوتی

۸۳

بہنوں کو کیا بیاہ شرف حق نے دیا ہے مالک ہے جو دو کو فقر کا بھی اور غنا کا بھی
فرزند سے بہنوں کا بھلا کیا ہے علاقہ عاشق کو پیارا ہے نہ بیٹی نہ بہن نہ زوجہ

۶۴
اُس دم ہوا قدسیوں کو حکم خدا کا
روزہ سے تھے نو اور سا روزہ تھا فاقہ کا
سن کر یہ حور و غلماں کی فاطمہ کے گھر آئے
پہنچی ہے بیٹی حیدر کی بھوکی اور پیاسی

کی اُسنے وہ ہمت کہ ثنا کرتے ہین ہم بھی
آج اِسکا عوض دیکھو تو کیا کرتے ہین ہم بھی

۶۵
مالک دو جہاں نے کہا حاضر کو یہ اطلاع
مفرب کو روزہ دار ہو نہین دیں گے کارخانے
مرجھا گیا ہے عباس سے نخل بہار اکبر
پیاسے ہی خوشی ہو نہ شہید ہون کی ہو کشائی

حیدر تھے خوشی شاد اور دھرت بھی تھی
گویا کہ شب عید کی اُس روز خوشی تھی

۶۶
تو بسکہ ریاض نبوی کا گل تر ہی
یہ پہلے پہل روزے کے رکھنے کا ثمر ہی
ہین دافع آفات بلا اُسکے تصدق
تھوڑے سے دیا تو نے بہت اجر ہے اسکا

جس روز عیان حشر کے آثار کرینگے
بخشش کا امم کے تجھے مختار کرینگے

۶۷
اُس وقت صدا عالم بالا سے یہ آئی
سب دیکھیگا اب دیتے ہین ہم روز کشائی
وہ روز کہ ہے نام جسکا روز جزا بھی
سب دیکھیگا اب دیتے ہین ہم روز کشائی

کچھ کچھ اُسے ماں باپ سے بھائی بھی ہین دیتے
حضرت بھی ہین کچھ روزہ کشائی ہین دیتے

۶۸
حیدر نے کہا آب و نمک سب کو یہ دیگا
ہر طرفہ مزا ہی کہ اِسی کو نہ ملیگا
ہر روز ہی ہے عید ہر اک روز ہی ہے عید
دشمن ہین ترے گو کہ بہت اور ہین کم دوست
پر دوست ہین ایسے کہ جنھین کہتے ہین ہم دوست

۵۵

طاقت ہوئی کم ضعف مین قوت ہوئی پیدا
اور نرگسی آنکھون پہ نقاہت ہوئی پیدا

۵۶

ابغش اسے آجائیگا حیدر کو بلاؤ
مسجد سے کوئی جلد پیمبر کو بلاؤ

۵۷

گرمی سے کنول اسکا بجھا جاتا ہے ابتو
ڈھلتا نہین دن اور یہ ڈھلا جاتا ہے ابتو

۵۸

ماں باپ کو کاہیکو رلاتے ہو ابھی سے
کیون پیاس کی تکلیف اٹھاتے ہو ابھی سے

۵۹

طاقت ہمین دیدیگا خدا نیزہ و شمشیر
ضایع یہ ریاضت نہین کیجاتی ہے نانا

۶۰

تکلیف کا روزون کی تردد ہمین کیا ہے
ہم پیاسے ہی مرجائین اگر حکم خدا ہو

۶۱

تم کھانا نہ کھاؤ گے تو غم کھائیگی زہرا
تمکو جو غش آئیگا تو مرجائیگی زہرا

۶۲

بیتاب ہون مشکل مرے شبیر کی حل ہو
نے اسکو کچھ ایذا ہو نہ روزے مین خلل ہو

۶۳

منظور اسے مشق اسی پیاس کی سب ہے
بچپن مین ہی روزے کے رکھنے کا سبب ہے

۷۹

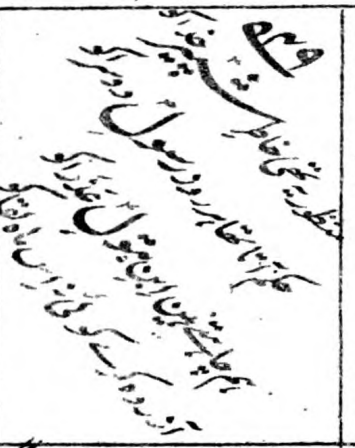

روٹھونگا میں تمسے یہ غیبت فکر ہی بیٹا
معصوم سے تقصیر کا کیا ذکر ہی بیٹا

۷۹



ہم اسپہ سدا لطف و عنایات کرینگے
دن کو جو یہ چاہیگا تو ہم رات کرینگے

۸۰



عادت کو نہ اے لال فراموش کرو تم
تیار ہی کھانا مری جان نوش کرو تم

۸۱



بولے کہ ہیں کس منھ سے صفت رب علا کی
نانا کی وہ بخشش یہ عنایت ہی خدا کی

۸۱



کل ذائقۂ تشنہ لبی چکھینگے ہم بھی
کل روزۂ ماہِ رمضان رکھینگے ہم بھی

۸۲



اب آپ بھلا کھانے کی تدبیر میں کیا ہیں
اے والدہ ہم آج تو مہمانِ خدا ہیں

۸۲



بچہ جسے ہر نی کا بلا آگے نبی کے
میدان میں چھری چلگئی بچوں پہ اسی کے

۸۳



خالق کے تو عاشق تھے وضو جلدی سے کرکے
طاعت کو کھڑے ہو گئے ہمراہ پدر کے

۸۳



لب خشک جو دیکھونگی جگر میرا کٹیگا
دن گرمی کا صدمے گئی کسطرح کٹیگا

۳۷
شبیر کے کچھ دل پہ الم ہوئے زیادہ
جلدی اسے پہونچاؤ کہ وہ رونے نہ پائے

۳۸
کس مرتبہ تم پر کرم ذاتِ خدا ہے
لو ہرنی کا بچہ یہ عنایاتِ خدا ہے

۳۹
سن پائیں تو ہا کہیں افسردہ ہوں جیسے
ڈرتا ہوں نہ ناگاہ کہیں آزردہ ہوں جیسے

۴۰
جو مانگتے ہو ہاتھ وہ آتا ہے تمھارے
اے لال خدا ناز اُٹھاتا ہے تمھارے

۴۱
کیا مصر و حلب کیا ختن و سرحدِ چین کا
احوال نہیں آپ سے پوشیدہ کہین کا

۴۲
شبیر کے کچھ دل پہ الم ہوئے زیادہ
جلدی اسے پہونچاؤ کہ وہ رونے نہ پائے

۴۳
وہ رویا تو سب جن و ملک رونے لگینگے
لرزیگی زمین ساتوں فلک رونے لگینگے

۴۴
اسطرح سے طرّاد کو ہوتے نہیں دیکھا
پرشکر کہ شبیر کو روتے نہیں دیکھا

۴۵
ہمنے دیا بچہ تمھین تم کیا ہمین دوگے
لو اب بھی لگوگے کہ نہ چھاتی سے لگوگے

۴۶
کی عرض کہ نادم ہون یہ کیون بے ادبی کی
اب بخشیے تقصیر حسینؑ ابن علیؑ کی

۲۸

بھائی کو بچہ یہ تمھیں کسنے دیا ہی
لایا ہی کوئی نذر کو یا مول لیا ہی

۲۹

آچھاتی سے لگ اے گلِ بستانِ محمدؐ
اس چاند سی صورت پہ فدا جانِ محمدؐ

۳۰

بابا نے کیا شور کہ کچھ ماں نے کہا ہی
کیوں آنکھ چھاتی سے لپٹتے نہیں کیا ہی

۳۱

دنیا میں محمدؐ سا ہی ہوا رکھتا را
جبریلؑ سا خادم ہی جلو دار تمھارا

۳۲

جو مانگو گے نانا وہ منگا دیو یگا تمکو
مین دے نہ سکونگا تو خدا دیو یگا تمکو

۳۳

بچہ دیا آہو کا جنھین پیار انھین کیجے
منھ چوم کے کاندھے پہ بھی اسوار انھین کیجے

۳۴

یہ سنکے بھی نانا کے نہ پاس آتے تھے شبیرؑ
بڑھتے تھے نبیؐ پیچھے ہٹے جاتے تھے شبیرؑ

۳۵

یہ روئیگا مطلوب جو اسکا نہ ملیگا
ہلتا ہی ابھی دل مرا پھر عرش ہلیگا

۳۶

دو خوش خبری شیرِ الٰہی کے پسر کو
بچہ لیے ہرنی چلی آتی ہی ادھر کو

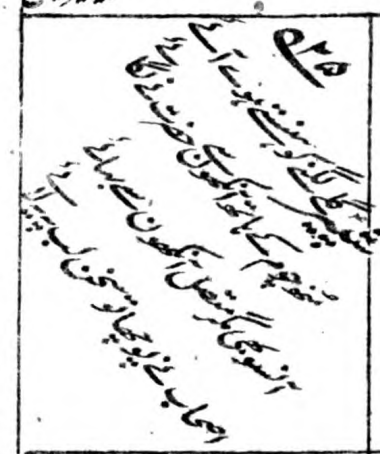

ہر غنچے کا منھ زرد تھا اور خشک زبان تھی
ایام بہاری مین نہالون پہ خزان تھی

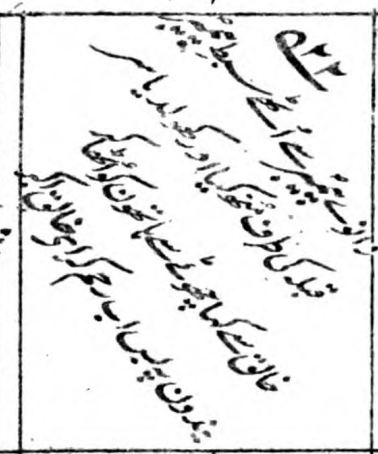

راحت کی گرانی ہوئی ارزانی ہی غم کی
مشتاق ہی خلقت ترے بارانِ کرم کی

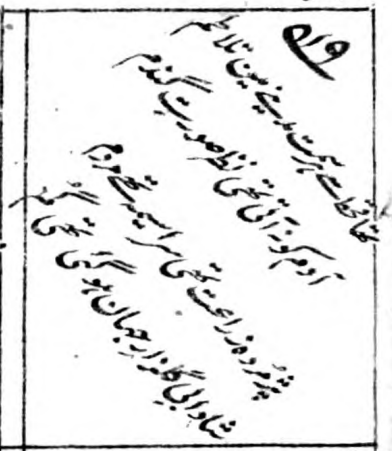

بخشا ہی خدا نے یہ اثر اسکی زبان مین
اک روز یہی پانی کو ترسیگا جہان مین

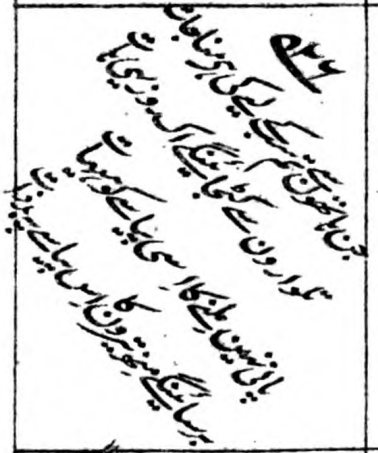

آپ آیۂ رحمت ہین عطا کیجیے مولا
منھ بر سے خدا اسے یہ دعا کیجیے مولا

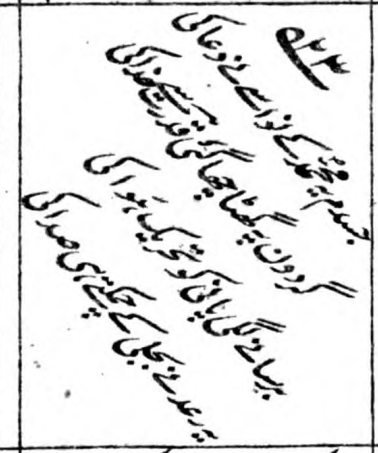

عالم کی طرف رحمتِ حق کی جو نظر ہی
فرزندِ محمدؐ کی دعا کا یہ اثر ہی

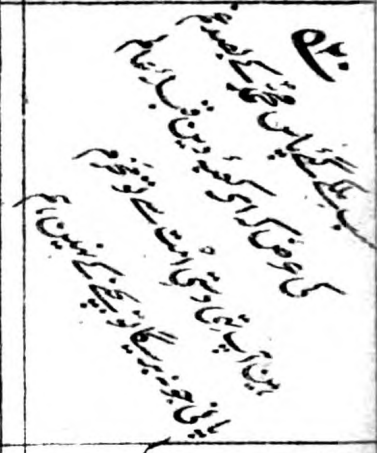

بجلی سی ہر اک تیغ ستم آئیگی اِنپر
میدان مین گھٹا شام کی چھا جائیگی اِنپر

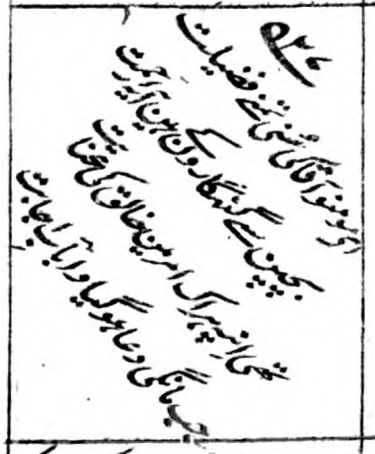

حق سے طلبِ بارشِ باران کرو پیارے
مشکل مری امت پہ ہی آسان کرو پیارے

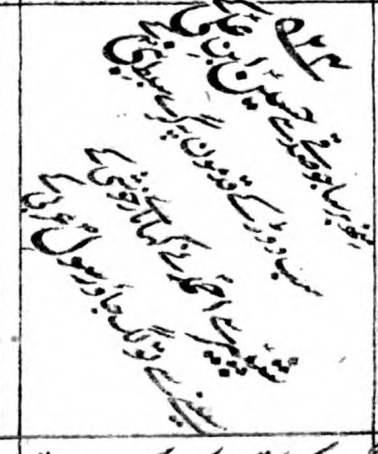

گردن کو سکو قبلہ جھکانے کے مین صدقے
ان چھوٹے سے ہاتھون کے اٹھانے کے مین صدقے

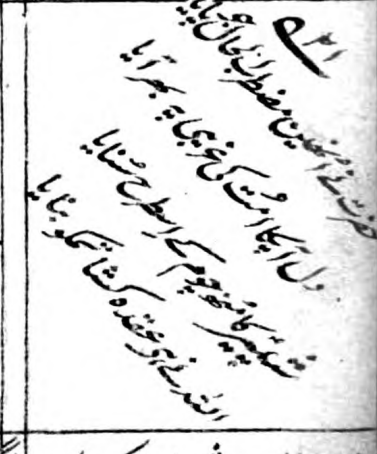

یہ عزت و توقیر ہی اُس عقدہ کشا کی
خالق نے اُسے عید کی پوشاک عطا کی

۱۰

دنیا میں کسے ثبات ہے جو ہو اجل کو بھی کچھ اعتبار یاں
گھر کیسے کوئی بنائے جہاں سیل فنا کرے ہے بار بار یاں
ہے کارگاہ ایسی کہ ٹھہرا نہ جس میں کوئی دم کو نقش و نگار یاں
ہے عبرت آشیانہ جسے دیکھیے سو یاں ہے عبرت آشیانہ جسے دیکھیے سو یاں

کل اوج پہ جو لوگ تھے وہ زیر زمین ہیں
ہے خاک کا ڈھیر اب نہ مکاں ہیں نہ مکین ہیں

۱۱

ہے کس کی آنکھ میں کہ نہ اشک رواں ہے آج
کس کا ان میں شیشہ کہ جو چور چور نہ ہوا ہے آج
بھلا ہی ہار کس کا گلے میں نہ ہوا ہے آج
کس کا تصدق سر پہ سے ہو کر نہ وار کے ہے آج

اس باغ میں جس سرو کو دیکھا وہ رواں ہے
جس گل پہ بہار آج ہے کل اس پہ خزاں ہے

۱۲

دنیا ہے مسافر کی سرائے کی طرح بس
یاں کوئی مقیم آج ہے کوئی کل اور کوئی پرسوں
جانے نہیں پچھلے کو کوئی اور نہ اگلے کو
رہنے کا نہیں ہے کوئی سیتا ہو کہ رگھوں

ہر راہ گزر ہے زاد سفر یاس نہیں ہے
منزل پہ پہونچنے کی ہمیں آس نہیں ہے

۱۳

ہاں ایک اس امید پہ دل اپنا قوی ہے
رہبر جو ہمارا ہے حسینؑ ابن علیؑ ہے

۱۴

کیا غیر خدا کی ہے مدد آس کسی کو
کیا فاطمہؑ کا لال ہے ناچار کسی کو
کیا فاطمہؑ کا لال ہے ناچار کسی کو
ہے فاطمہؑ کا لال ہے ناچار کسی کو

جبریل سوا کیا کوئی اس راز کو جانے
جس شے پہ ہے ہاتھ اس کے وہی بھیجی ہے خدا نے

۱۵

ہے کارگاہ ایسی ہی جس میں کہ ہر گھڑی
اک شے بنی ہے اور بگڑتی ہے اک شے
ہے کارگاہ ایسی ہی جس میں کہ ہر گھڑی
اک شے بنی ہے اور بگڑتی ہے اک شے

جب کوئی کسی کو بگڑتے ہوئے دیکھے
بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے کہ بنائے

۱۶

ہے کارگاہ ایسی ہی جس میں کہ ہر گھڑی
اک شے بنی ہے اور بگڑتی ہے اک شے
ہے کارگاہ ایسی ہی جس میں کہ ہر گھڑی
اک شے بنی ہے اور بگڑتی ہے اک شے

جب کوئی کسی کو بگڑتے ہوئے دیکھے
بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے کہ بنائے

۱۷

ہے کارگاہ ایسی ہی جس میں کہ ہر گھڑی
اک شے بنی ہے اور بگڑتی ہے اک شے
ہے کارگاہ ایسی ہی جس میں کہ ہر گھڑی
اک شے بنی ہے اور بگڑتی ہے اک شے

جب کوئی کسی کو بگڑتے ہوئے دیکھے
بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے کہ بنائے

۱۸

ہے کارگاہ ایسی ہی جس میں کہ ہر گھڑی
اک شے بنی ہے اور بگڑتی ہے اک شے
ہے کارگاہ ایسی ہی جس میں کہ ہر گھڑی
اک شے بنی ہے اور بگڑتی ہے اک شے

جب کوئی کسی کو بگڑتے ہوئے دیکھے
بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے کہ بنائے

۱۹

ہے کارگاہ ایسی ہی جس میں کہ ہر گھڑی
اک شے بنی ہے اور بگڑتی ہے اک شے
ہے کارگاہ ایسی ہی جس میں کہ ہر گھڑی
اک شے بنی ہے اور بگڑتی ہے اک شے

جب کوئی کسی کو بگڑتے ہوئے دیکھے
بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے کہ بنائے

۲۰

ہے کارگاہ ایسی ہی جس میں کہ ہر گھڑی
اک شے بنی ہے اور بگڑتی ہے اک شے
ہے کارگاہ ایسی ہی جس میں کہ ہر گھڑی
اک شے بنی ہے اور بگڑتی ہے اک شے

جب کوئی کسی کو بگڑتے ہوئے دیکھے
بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے کہ بنائے

| | | |
|---|---|---|
| ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ |
| غافل نہو بلجائے ہجو و قہقہہ کوئی دم کا<br>نزدیک ہی دنیا سے سفر ملکِ عدم کا | اپنی نہ کوئی ہلاکتِ املاک سمجھنا<br>ہونا ہی تمھیں خاک یہ سب خاک سمجھنا | درویش و غنی اسکے ہمیشہ رہے شاکی<br>تبلاؤ کہ دنیا نے کسی سے بھی وفا کی |
| ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ |
| چلتے ہوئے ہرگز کوئی کام آ نہ سکیگا<br>ہمراہ کچھ اسبابِ جہان جا نہ سکیگا | خالی رہینگے بعدِ فنا ہاتھ تمھارے<br>کچھ جمع ہوا ایسی کہ چلے ساتھ تمھارے | سب کے لیے اک روز یہ تکلیف دہی ہے<br>اس پر بھی یہ غفلت ہی عجب بیخبری ہے |
| ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ |
| سینے میں یہ دم مثلِ چراغِ سحری ہے<br>کر لو عمل خیر یہی نامور ی ہے | پیری کی بھی منزل ہی جوانی کی بھی حد ہے<br>آرام گہ شاہ و گدا گنجِ لحد ہے | کچھ ساتھ بجز نیکیِ دیانت نہ گیا<br>رہجائینگے سب دور کوئی یار نہ ہوگا |

رباعی

لاؤ دل بے تاب کو اس نیم خراں پر
ذکر بھی ہیں ہر وقت ہمارا ان پر
ہر گھر میں ہے آج بزم ماتم برپا
روتے کوئی ہیں حسین و شبیر و حسن

رباعی

بانو کی بھی گود سے اکبر نہ چھٹے
غم کیا کیا ہمشکل پیمبر نہ سہے
ہو کر چھ مہینے کے گئے دنیا سے
کس سال جو بھائی کا مقدر نہ سہے

رباعی

اب بخشش امت کا کرانی ہوا
جب فخر حسین ذوالعلا ثانی ہوا
ماتم کا علم سر پہ لیں کم سن بچے
ہاتھ کا حرم سر پہ لیں کم سن بچے

رباعی

اٹھا دو یہ تیغ فریاد و بکا کرتے ہیں
اس بیٹے کو امت پہ فدا کرتے ہیں
کیا صبر امام دوسرا کرتے ہیں
روتے ہیں بیبیوں پہ لاش پہ جاتے ہیں

رباعی

کیا بیٹے کو سوتے سے جگاتے ہوں گے
کس منہ سے یہ ماں باپ کو جاتے ہوں گے
دن ان پہ وہ ہیں کہ لوگ گھبراتے ہوں گے
تھامے ہوئے ہاتھوں سے گراتے ہوں گے

رباعی

مفقود یہ مضمون ہے مرزا کی بیاض
رو رو کے لب وقت اجل کھولے قاضی
اب کس کو کسی کی انتظار کی ہے
فاطمہ کی بیٹی ہیں حسین کی بیٹی

۷۴

ہر اک حشر مزار علی اصغر سے بپا تھا
کہتے تھے کہ سکینہ سے عجب ماجرا ہوا

۷۵

بلوائی ہر اصغر سے جدا ہو کے پھرے تھے
غربت میں ادھر ہائے ادھر ہائے کرے تھے
ڈر ہاں گئی غنچے سے صبا ہاتھوں کو اٹھائے
بھاگی کہ یہاں خاک سے کیا تو نے بھلا ہے

۷۶

تھا بین نے تو سبط شہ لولاک کو سونپا
شبیر نے یاں لا کے تمھیں خاک کو سونپا

۷۷

جلاد کا وہ دیکھنا تلوار کا لگانا
تڑپے ہی سب لوٹ پڑا اک شور کا اٹھنا
سینے پہ گلے پر کبھی دونوں پہ وہ آنا
ہر زخم کا وہ تیر کا ہونا وہ نشانا

۷۸

گرتے ہوا ہر عضو بدن تیغوں سے کٹ کر
غش ہو گئے رہوار کی گردن سے لپٹ کر

۷۹

بھائی کی مدد کرنے کو آتا نہیں کوئی
ہے ہے مرے سید کو بچاتا نہیں کوئی

۸۰

بلوائی ہر اک سمت سے تھے تیر چلاتے
ہر تیر پہ تھے نعرۂ تکبیر لگاتے
اب کیا کروں ہائے مری آنکھوں کی بینائی
ہر سمت سے آتے تھے نظر تیر برابر

۸۱

خلقت جو ہر اک سمت سے تھی ٹوٹ پڑی تھی
ہر خاک پہ تھی لاش ہر اک لاش پہ برچھی
دو تین کا تھا وار ہر اک تن پہ ہر اک سر
ہر ایک کے تھا ہاتھ میں اک تیغ دو پیکر

۸۲

پہلو میں سر فاطمہؑ عریاں نظر آیا
جلاد کے پنجے میں گریباں نظر آیا

۸۳

خاموش انیسؔ اب کہ ہوا ختم یہ ماتم
اس نظم کا بخشے گا صلہ ایزد باری

۸۴

محشر میں علیؑ ساقیٔ کوثر تجھے دیں گے
گر خلد میں رہنے کو پیمبرؐ تجھے دیں گے

۸۵

ربانی
خلقت کدۂ ہند میں کیا پاتا ہے
دوست کوئی نہ آشنا پاتا ہے
صحرا سے جنھیں کوچ کیے دیکھ لیا ہے
وہ پھر کسی طرف نظر نہ خدا پاتا ہے

۶۴
بجلی سی ہر اک صف میں چمکتی ہوئی آئی
شعلے کی طرح کاوہ لپکتی ہوئی آئی
آئی جو دھمک فوج میں تلتی ہوئی آئی
دل تھام کے بولے کہ یہ بجلی ہوئی آئی

۶۵
فریاد کی اک گرد اٹھی ابر سی بن کر
کوسے کی صدا آئی کہ ہے ہے کوئی مر کر
ارباب کمر دم میں بندھی ہاتھ کی لٹکر
تلوار جو چمکی تو شرارے گئے برسی

۶۶
بجلی کی طرح لشکر سفاک پہ چمکی
یہ آن ہوا جس کے سر ناپاک پہ چمکی
جب ہاتھ اٹھا ظالم بیباک پہ چمکی
بجلی کبھی گردون پہ کبھی خاک پہ چمکی

۶۷
ساتوں طبق ارض دہل جاتے تھے اس سے
سکان سماوات بھی تھراتے تھے اس سے

۶۸
تلوار کسی کی کبھی خالی نہ گئی تھی
بجلی تو پھری بھی پہ گئی دشمن کے جگہ پر
گر برق جہاں گرتی ہے پھرتے نہیں دیکھا
بس خط پہ جما جاتا تھا اس تیغ کا جوہر

۶۹
تلواروں کے ہر وار پہ تھا نعرۂ حیدر
تھرا گئے تھے ضرب سے ہر ضرب کے لشکر
تیروں کے تلے تھے سپر و خود کے برابر
ثابت نہ رہا کوئی زرہ پوش نہ مغفر

۷۰
کھینچا اسے دو کر کے جو شمشیر دو پیکر
گھوڑے کے ادھر نصف گرا نصف ادھر کو
کچھ سوچ کے اس وقت اسے چھوڑ دیا تھا
اس نے تو کلیجے کو مرے توڑ دیا تھا

۷۱
یہ برق غضب کم نہیں کچھ قہر خدا سے
چنگاریاں آتش کی نکلتی ہیں ہوا سے
ضرب اسکی کسی سے نہ رکی فوج کے دل میں
اتری جو زرہ کٹکے پھنسے دام اجل میں

۷۲
بجلی کا طرح لشکر سفاک پہ چمکی
یہ آن ہوا جس کے سر ناپاک پہ چمکی
جب ہاتھ اٹھا ظالم بیباک پہ چمکی
بجلی کبھی گردون پہ کبھی خاک پہ چمکی

۷۳
حضرت کو تو یاں قاتل اصغر کی طلب ہے
واں بیبیاں خیمے سے نکل آئیں غضب ہے

۵۵

مشتاق تھے سب جنگ شہ دیں ادا کے
کھولا تھا فرشتوں نے دریچے ارم کے

تلوار مین لکھین فضل شہادت کے جو پہلو
مرنے پہ وہ مرتے ہین جو مشتاق اجل ہو

اس گھات سے روکین فرس تیز قدم کو
سایہ بھی تو اسکا نظر آتا نہین ہم کو

۵۶

تا گاہ اودھر جو بگل بجنے لگا
اور پٹخنے لگے تیر اور علم دوش ہوا

فرمایا کہ ہان پہلے کہ ہر کہیت پڑیگا
لڑنے کو سب آتے ہو کہ ایکہ ایک لڑیگا

سب ہلکے لڑنے سے رضا مند ہوئے تھے
اور قوم اسی شیر کی فرزند ہوئے تھے

ناپون سے تھلکتی تھی زمین حشر بپا تھا
اس صف مین جو بجلی تھا تو اس صف مین ہوا تھا

۵۷

دیکھا کہ یہ کیون آپ سے ہو کر ہوا باہر
فرمایا کہ معلوم ہوا انگلی سے خنجر

کچھ خنجر نہین تم ایک شہادت کی طلب ہو
سیماب کے ٹکڑے ہو جگر تابہ جگر ہو

لڑنا نہ کبھی تمکو اگر نیک سمجھتا
مین لاکھ کو اور ایک کو ہون ایک سمجھتا

۵۸

فرمایا کہ بیٹا ابھی تم خیمہ مین جاؤ
کھانا بھی پھر اسکے بعد کہین جا کے تو کھاؤ

تلوار کو ہاتھون مین ذرا تول کے دیکھو
ہان شوق شہادت ہے تو بسم اللہ کہو

پیوستہ جو تھے تیر وہ باہر نکل آئے
معلوم ہوا پہلوؤن سے پر نکل آئے

۵۹

ہر دم یہ دعا تھی لب گوہر فشان پر
ہان اے رہ حق کے شہدا ساتھ ہو ان پر

تنہا کہ تھا اس شیر کا فرزند ہوئے تھے
اور قوم اسی شیر کی فرزند ہوئے تھے

رہوار نے واں خون کا چھڑکاؤ کیا تھا
تلوار نے سب فوج کا مستاصل کیا تھا

۶۰

فرمایا کہ بیٹا ابھی تم خیمہ مین جاؤ
کھانا بھی پھر اسکے بعد کہین جا کے تو کھاؤ

تلوار کو ہاتھون مین ذرا تول کے دیکھو
ہان شوق شہادت ہے تو بسم اللہ کہو

پیوستہ جو تھے تیر وہ باہر نکل آئے
معلوم ہوا پہلوؤن سے پر نکل آئے

۶۱

اس گھات سے روکین فرس تیز قدم کو
سایہ بھی تو اسکا نظر آتا نہین ہم کو

۶۲

ناگاہ اودھر جو بگل بجنے لگا
اور پٹخنے لگے تیر اور علم دوش ہوا

فرمایا کہ ہان پہلے کہ ہر کہیت پڑیگا
لڑنے کو سب آتے ہو کہ ایکہ ایک لڑیگا

ناپون سے تھلکتی تھی زمین حشر بپا تھا
اس صف مین جو بجلی تھا تو اس صف مین ہوا تھا

۶۳

دیکھا کہ یہ کیون آپ سے ہو کر ہوا باہر
فرمایا کہ معلوم ہوا انگلی سے خنجر

کچھ خنجر نہین تم ایک شہادت کی طلب ہو
سیماب کے ٹکڑے ہو جگر تابہ جگر ہو

لڑنا نہ کبھی تمکو اگر نیک سمجھتا
مین لاکھ کو اور ایک کو ہون ایک سمجھتا

| | | |
|---|---|---|
| ۴۴۸ | ۴۴۹ | ۴۵۰ |
| دندان مبارک کو نہ کیجے کہ گہر ہین<br>ہیرے کے نگینے ہین تو یاقوت کے گھر ہین | بتلا گئے وہ راہِ رضا سب کو جہان مین<br>پیرو ہین جو اُنکے وہی پہونچینگے جنان مین | ہر ایک تو صدمہ تہمین تشنہ ذہنی کا<br>اس زخم پہ پھر قصد ہے شمشیر زنی کا |
| ۴۵۱ | ۴۵۲ | ۴۵۳ |
| تکبیر کی رگ رگ سے صدا آتی تھی رن مین<br>سر کھولے ہوے فاطمہ چلاتی تھی رن مین | روتے تھے ملک گریہ محبوبِ خدا سے<br>ہاتی تھی زمین ہاے حسینا کی صدا سے | |
| ۴۵۴ | ۴۵۵ | ۴۵۶ |
| اک ظالم بیرحم نے یہ ظلم کیا تھا<br>انگلی کو انگوٹھی کے لیے قطع کیا تھا | سر کاٹ لین تھے وہ اس سوار اس تک وہ<br>یان گھوڑے پہ تھے آپ شہادت تھی جلو مین | امت کے لیے برچھیان کھانے کو چلے ہو<br>دوزخ سے محبون کے بچانے کو چلے ہو |

۳۳۶
شبیر کا سر دیکھ کے ہاتھوں پہ اٹھایا
اکبر نے خدا خلق سے اصغر بھی سوا ہے
صدقے گئے کرتے ہیں نہ کیوں صبر کا پیمبر
یہ ہے پسر صاحب معراج کا ہدیہ
مقبول ہو اس بندۂ محتاج کا ہدیہ

۳۳۷
یہ گوہر نایاب ہے پاکیزہ صدف کا
سونپا ہے تجھے میں نے نگین درِ نجف کا
اس بندہ بیکس کی بضاعت ہے تو زہرا
کہتے تھے ملک دین کے سرتاج کو دیکھو
شانِ پسر صاحب معراج کو دیکھو

۳۳۸
اس وقت جو ہمراہ تھے شبیر کے بیمار
کیا جانے کہ کیا ان پہ گزری شہ خوش اطوار
اک مرثیہ خواں تھا سو وہ بیمار تھا اس کا
سجدے کی جگہ پر جو ستارا سا عیاں تھا
وہ احمد مختار کے بوسے کا نشاں تھا

۳۳۹
باقی فقط اک مرحلۂ خنجر کین ہے
اب وصل کا معشوق کے ہنگام قرین ہے
تھا خیمہ سے اصغر کے بھی اک راہ کا رستہ
تب خاک میں وہ چاند سی صورت تھی نہاں کی
تھی قبر یہ مشہور کہ گہوارہ یہاں کی

۳۴۰
چلائے کہ ڈر ڈر کے غرض نا علی اصغر
ہم آتے ہیں آرام سے سونا علی اصغر
گر تا تنِ اطہر میں رسولِ عربی کا
ابرو سا جہان میں نہ کسی قوس کو دیکھا
دیکھا جو اسے نرگسِ فردوس کو دیکھا

۳۴۱
شرخ آنکھیں تھیں اور ہاتھ کو قبضے پہ دھرے تھے
کپڑے تنِ پرنور کے سب خون سے بھرے تھے
ہر قطرہ جبیں پر تھا ستارے کی چمک میں
وہ احمد مختار کے بوسے کا نشاں تھا

۳۴۲
اور دونوں طرف آلِ نبی فوج مخالف
تھا خیمہ سے اصغر کے بھی اک راہ کا رستہ
یاد شوق ہمارا تجھے ہم بھی ہیں تیرے مشتاق
تب خاک میں وہ چاند سی صورت تھی نہاں کی
تھی قبر یہ مشہور کہ گہوارہ یہاں کی

۳۴۳
باقی فقط اک مرحلۂ خنجر کین ہے
اب وصل کا معشوق کے ہنگام قرین ہے
شرخ آنکھیں تھیں اور ہاتھ کو قبضے پہ دھرے تھے
کپڑے تنِ پرنور کے سب خون سے بھرے تھے
ہر قطرہ جبیں پر تھا ستارے کی چمک میں
وہ احمد مختار کے بوسے کا نشاں تھا

۳۴۴
اور دونوں طرف آلِ نبی فوج مخالف
یاد شوق ہمارا تجھے ہم بھی ہیں تیرے مشتاق
ہر قطرہ جبیں پر تھا ستارے کی چمک میں
وہ احمد مختار کے بوسے کا نشاں تھا

۲۸

اپنے لیے سائل کبھی پانی کا نہ مانگا
بچہ مرا بچ جائے میں پیاسا ہی رہونگا

۲۹

دو بیع شرافت کا قسم کھا کے تو یہ افضر
وہ بیچ گئے بھائی کو بھائی کے لہو پر

اسکو جو کلیجہ تو مرا دل اسے سمجھو
قرآن اسے سمجھو تو حامل اسے سمجھو

۳۰

حاصل ہوئی اکبر سے پیمبر کی زیارت
باقی ہے اگر حید رصفدر کی زیارت

۳۱

شبیر چھپاتے رہے نازوں کے پلے کو
بازو پہ لگا توڑ کے منھ سے گلے کو

گلرنگ ہوا طوق گلوخون میں بھر کر
ریتی پہ کڑے گر پڑے ہاتھوں سے اتر کر

۳۲

دل صبر کیا چھوٹ گئے ہاتھ سے جس دم
لو تھام لیا منھ پہ طمانچے کے عوض غم

قرماتے تھے راضی ہو نہیں جو مجھ پہ غضب ہو
نازل مگر امت پہ نہ خالق کا غضب ہو

۳۳

قرار دیتا تھا حق سے کہ لو گا
سب بتوں میں ہے اس کا خاص نقشا

گری جاتی تھی ہچکی تو لپٹتا تھا بدن سے

۳۴

اُس خون کو ملک لے گئے افلاک کی اوپر
لکھا ہے کہ قطرہ نہ گرا خاک کے اوپر

۳۵

ہوجاں نثار کرنا بلا امت عناد
الحق سے صبر پر ہے یہ نازل لوا ک

۳۶

غل تھا کہ اب امت کا نگہبان علی ہے
فریاد کو ہر طرف سے دوڑا چلی آ

۱۹

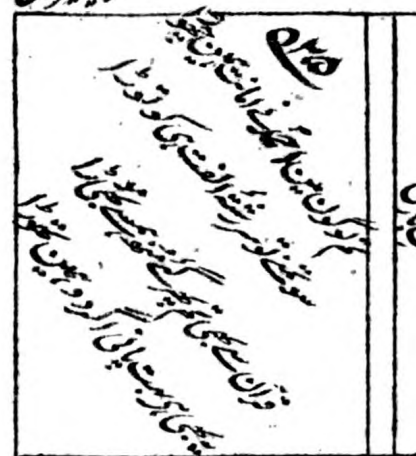

سب خلق پہ احسان حسینؑ ابنِ علی ہے
تم لوگ مسلمان ہو تو ہم آلِ نبیؐ ہیں

۲۰

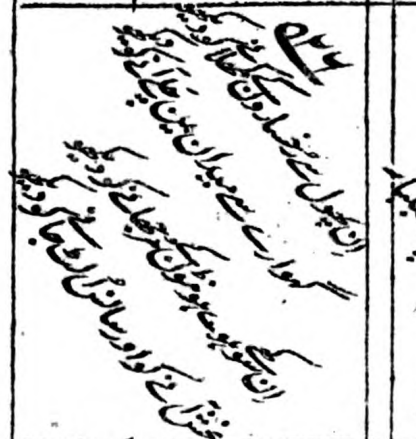

دن آج تمھارا ہے تو کل ہوگا ہمارا
فردوس کی نہروں پہ عمل ہوگا ہمارا

۲۱

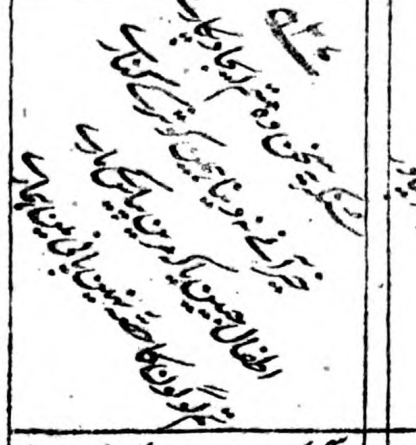

مسلم ہو طریقِ اسد اللہ پہ آؤ
بھکے ہوئے پھرتے ہو کدھر راہ پہ آؤ

۲۲

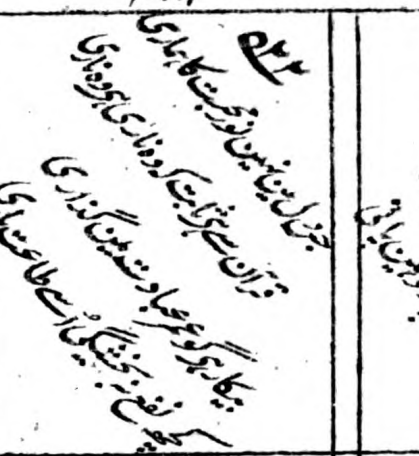

عشقِ اسد اللہ کا داغ اس میں نہیں ہے
بے نور ہے وہ گھر کہ چراغ اس میں نہیں ہے

۲۳

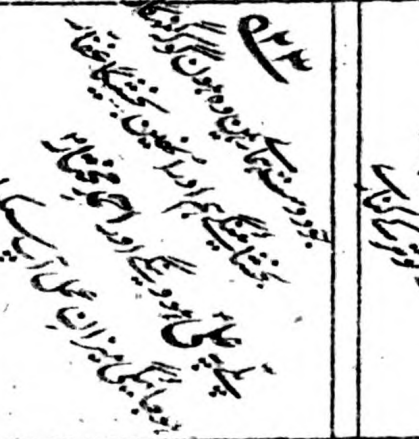

ہے دوستی آل اُنھیں روزِ ازل سے
پیارا ہے یہی ایک عمل لاکھ عمل سے

۲۴

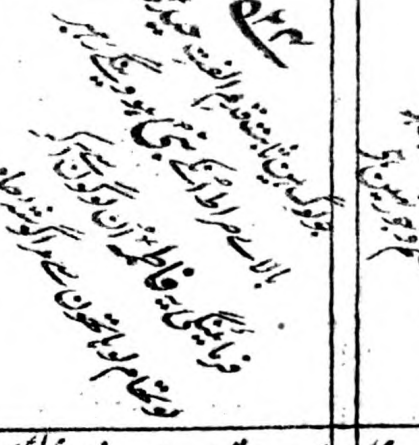

دم بھرتے رہے ہو سحر و شام علیؑ کا
جب پاؤں کو لغزش ہو تو لو نام علیؑ کا

۲۵

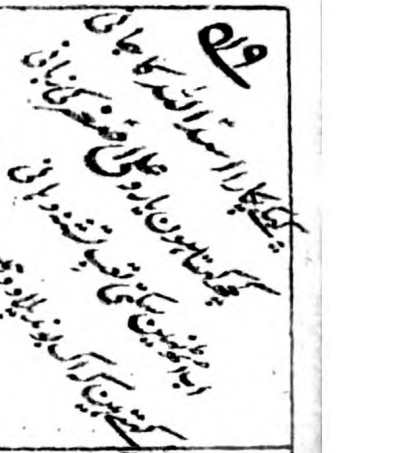

اولادِ نبیؐ قابلِ بیداد نہیں ہے
کیا آیۂ لا اسئلکم یاد نہیں ہے

۲۶

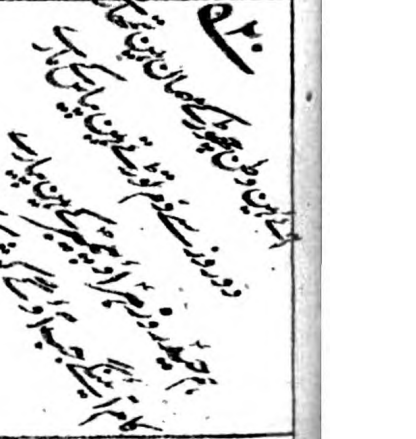

ناحق ہے عداوت تمھیں نازوں کے پلے سے
پھر دو گے تو پانی بھی نہ اُتریگا گلے سے

۲۷

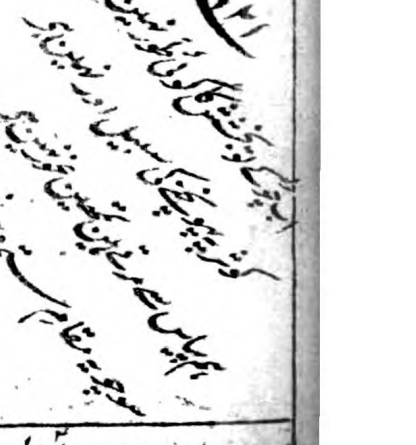

ہم سمجھے کہ حیلے سے طلب کرتے ہو پانی
بچے کے وسیلے سے طلب کرتے ہو پانی

| | | |
|---|---|---|
| ۱۱۱ | ۱۱۲ | ۱۱۳ |
| وہ تشنہ لب سے گرمیٔ صحرا سے تلملا کر<br>جھکنے لگے بہ سوئے فرات اور رکے بہ کر<br>خوش ہو گئے یہ دیکھ کے سب اہل کینہ ور<br>سینہ نہیں یہ اک در بیجاپ کا ہے گھر | فرمانے لگے دیکھ کے یہ حال ابن سعد<br>بتلاؤ تجھ کو کیا ہے کہ ہے کیوں تجھ کو اضطراب<br>کہتا ہے کیا یہ اس سے کہ ہے تشنہ لب حسین<br>پانی پیو کہ ہو گئے بے آب تم حسین | ہے پانی کا جو لوگوں میں جس شے کا ہو فراوان<br>قدرت سے جو پیدا ہو وہ ہوتا ہے بہ آسان<br>پیدا ابھی اس خاک سے ہو جائے جو فوارہ |
| اب خون میں وہ ڈوب کے یاقوت بنیگا<br>جس جھولے میں پلتے ہیں وہ تابوت بنیگا | بے پانی کے مانگے عرقِ شرم میں تر ہوں<br>مختار جو کوثر کا ہے میں اُسکا پسر ہوں | یہ سب مجھے قدرت ہے پہ راضی بہ رضا ہوں<br>مظلوم ہوں پیاسا ہوں غریب الغربا ہوں |
| ۱۱۴ | ۱۱۵ | ۱۱۶ |
| اعدا کو وہ کہتے تھے یہ ہو کر خفا و تند<br>میدان میں ہر اک سے لڑا ہے وہ دلاور<br>عباسِ نامور ہیں وہ شبیر کے برادر<br>کھولے ہیں وہ بھی دشمنِ دیں صف پہ صف ستمگر | عباس سے متعلق اگر دی ذرا خبر<br>منہ کھول دی ہوں یہ جگر ہو گئے ٹکڑے<br>ہیں سر تو کسی سے نہیں کچھ پیش مظفر | ہوں ظاہر کہ ہے کوثر کا یہ عباس علمدار<br>ہوں خاک ہو جاتی ہے جہاں جل کے جگر خار<br>پرچم ہے گلوں کا ہو جو ہاتھ میں علمدار |
| پیاسا ہے پسرِ شکوہ سے منہ دھوتے ہیں شبیر<br>بچے کی طرف تکتے ہیں اور روتے ہیں شبیر | ادنیٰ سے سخی مانگے یہ دستور نہیں ہے<br>اب صبر کرو نہرِ لبِ دور نہیں ہے | بابا بھی رہِ حق میں فدا تم بھی فدا ہو<br>ہم مرتے ہیں اس پر کہ رضامند خدا ہو |
| ۱۱۷ | ۱۱۸ | ۱۱۹ |
| پوچھا حسین نے کہ ہے کیا تجھ کو بھی آگاہ<br>ہیں راہ الٰہی میں سکینہ کے بھی ہمراہ<br>اکبر نے کہا تم پہ ہے ہر وقت نہ کیوں غش<br>اس سن میں ہیں جب تم سے ہزاروں کے تلف ہوش | ہے نہر پہ کیا فوج ہر اک سمت سے آئی<br>ہر نیزہ پہ ہے ایک سرِ نیزہ نمائی<br>شاہوں کے لیے فخر ہے اس میں کی لڑائی<br>جنگاہ عروسِ علم کی دیتے ہیں دکھائی | لیکن تری مادر ہے تری پاس سے ہر وقت<br>دروازے پہ کھڑی ہے لیے اک طشت و لب سوکھ<br>ہیں بے بھی کیا ہاتھ طلب واسطے اس کے |
| میدان میں مرنے کے لیے آئے ہیں گھر سے<br>پہلے یہی فرد و سامنے ہونگے پدر کے | قرآن سے ظاہر ہیں شرف آلِ نبی کے<br>احسان ہیں ملائک پہ حسین ابنِ علی کے | پردہ نہیں دینے کے مرے دل کو یقین آ<br>اس نہر کا پانی تری قسمت میں نہیں آ |

۱۷

غل پڑ گیا دیکھو شہِ والا کے پسر کو
خورشید نے ہاتھوں پہ اٹھایا ہی قمر کو

۱۸

ہی خواب بھی اس چشمِ گہربار کو بھاری
جسطرح سے شب ہوتی ہی بیمار کو بھاری

۱۹

ان ہاتھوں پہ جو بجتی ہین وہ خدا ہین
گو مٹھیان باندھے ہین مگر عقدہ کشا ہین

۲۰

کیا صاحبِ اعجاز امامِ دوجہان ہی
نورِ ید بیضا یہ سرِ دست عیان ہی

۲۱

شہ روکتے ہین دھوپ کو دامانِ عبا سے
ٹھنڈا ہوا جاتا ہی بدن گرم ہوا سے

۲۲

ہر عمر تو چھوٹی پہ بڑا کام کیا ہی
بے جنگ کیے خلق مین کیا نام کیا ہی

۲۳

بالون کے تلے لوحِ جبین نور فشان ہی
ہر لف قمر ابر مین اور نصف عیان ہی

۲۴

اب دودھ بھی اور طوق بھی منت کا بڑھیگا
فریاد ہی نیزے پہ یہ سر کٹکے چڑھیگا

۲۵

بچے کو امان ظلم کے بانی نہین دیتے
منھ کھولے ہی معصوم وہ پانی نہین دیتے

**بند ۱**

یا رب حسینؑ اپنا کہاں لیکے جائیں گے
فریاد ہے شبیہ یتیم بیکس ہائے ہائے
واحسرتا وحسینا علی اکبر بیکس
ہر دم ہر اک زبان پہ ہے ہائے ہائے بیکس

مظلومیت پہ تشنہ دہانی پہ روئینگے
جبتک جیئنگے اسکی جوانی پہ روئینگے

**بند ۲**

آقا انیس ہند میں کہتے ہیں سب تباہ
گھٹتی ہے روز بروز ہماری سپاہ
ضعف اس برس ہے بہت ہے اجل آج کل گاہ
بیٹا ہے یہ غلام کہ ہے ابن بادشاہ

قربت مزار شاہ دو عالم نصیب ہو
بس کربلا میں آپکا محرم نصیب ہو

**سلام**

**بند ۱**

ہے ہے حسینؑ تشنہ و ناتواں شہید ہوا
ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا

**بند ۲**

ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا
ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا

**بند ۳**

ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا
ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا

**بند ۴**

ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا
ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا

**بند ۵**

ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا
ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا

**بند ۶**

ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا
ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا

**بند ۷**

ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا
ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا

**بند ۸**

ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا
ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا

**بند ۹**

ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا
ہے ہے حسینؑ بیکس و بے آسماں شہید ہوا

۱۶۲
فرمایا شہ نے ای علی اکبر جری نہیں
پانی نہیں ہے کیا کروں
گھبرا کے بولے نہر پہ لشکر نہیں ہے کیا کروں
کہتے ہیں نہیں مدام لب پر نہیں ہے کیا کروں

۱۶۳
چلائی تشنہ ای اسد اللہ کے شیر نر
ای آسمان دوش پہ جانِ پیمبر کے سر
ای ارض کربلا و محمد کے یادگار
ای ارض کربلا و محمد کے یادگار

۱۶۴
ہی ہی سنان سے جان گئی میہمان کی
میت کدھر کو ہے مرے کڑیل جوان کی

۱۶۵
اعدا نہ دینگے بوند اگر لاکھ کد کریں
بیٹا تمہاری ساقیٔ کوثر مدد کریں

۱۶۶
حضرت یہ سنکے بولے کہ خیر اخلق سدھیر
ای نازِ بانوان حرم ای غدا نظر ای پیر
بچی جو آئی تھام لیا ہاتھ سے قلم
گھبرا کے اس نے کہدیا ہے ہے قلم قلم

۱۶۷
آباد گھر لٹا شہ والا کے سامنے
بیٹے کا دم نکل گیا بابا کے سامنے

۱۶۸
ای نور عین کسکی نظر کھا گئی تجھے
اٹھا روان برس تھا کہ موت آگئی تجھے

۱۶۹
سمجھو شریک بزم شہ مشرقین کو
دے لو جوان بیٹے کا پرسا حسین کو

۱۷۰
بان اے خدا کے دوست کے پیارے بچا کرو
بان شاہ دین کے قوت دل و جگر
بان اے خدا کے دوست کے پیارے بچا کرو
ہاتھ میں ہاتھ دیئے ساتھ سے آگے نہ پاؤں دھرو
اکبر جری جوان سے آگے نہ پاؤں دھرو

۱۷۱
ہاں اے خدا کے دوست کے پیارے بچا کرو
بان شاہ دین کے قوت دل و جگر
بان اے خدا کے دوست کے پیارے بچا کرو
ہاتھ میں ہاتھ دیئے ساتھ سے آگے نہ پاؤں دھرو
اکبر جری جوان سے آگے نہ پاؤں دھرو

۱۷۲
تھی اسطرح سے رخ پہ ضیا اس جناب کے
حلقہ ہو جیسے نور کا گرد آفتاب کے

۱۷۳
آغاز تھے حسین ابھی ایسے سن نہ تھے
بچے مرے ابھی ترے مرنے کے دن نہ تھے

۱۷۴
خوشرو تھے خوش مزاج تھے شیریں بیان تھے
پیتو جوانو اکبر مہ رو جوان تھے

۱۷۵
کہتے ہیں ایک روز یہ بیٹے حسین کے
بیٹھے ادھر سے ایک زن فاطمہ جمال
لے کر جناب سیدہ کونین گود میں
بھولے جناب سیدہ کونین گود میں

۱۷۶
ای ارض کربلا و محمد کے یادگار
ای آسمان دوش پہ جانِ پیمبر کے سر
ای ارض کربلا و محمد کے یادگار
ای ارض کربلا و محمد کے یادگار

۱۷۷
ہی ہی سنان سے جان گئی میہمان کی
میت کدھر کو ہے مرے کڑیل جوان کی

۱۷۸
دیکھا لہو رواں جو تن پاش پاش سے
سب بیبیاں لپٹ گئیں اکبر کی لاش سے

۱۵۴

لاش پہ اکبر کی جو ڈھونڈھتے تھے شہ کو ہر طرف
سمت پہ جنگل کی جا کر جب ہوئے شہ کے روبرو
کہنا تھا شہ سے ڈھونڈھ لیے ہم نے سب کے سب
لاش کو جو حضور ڈھونڈھتے تھے ادھر ادھر

۱۵۵

گھوڑے کو اپنے شہ نے جو دیکھا سوار سے
جانا تھا آگے آگے وہ تازی نہ تھا دوچار سے
گھوڑے کے پیچھے پیچھے تھے سلطان نامدار
پیدل کہ لاش آگے ہے دنبالہ پر سوار

۱۵۶

دشمن کو بھی نہ بیٹے کا لاشہ خدا دکھائے
حضرت نے یہ کہا کہ پکار سے کہا ہے
زندہ ہے یہ پسر جو ان یوں جہاں سے جائے
اے لال تجھ پہ وار دوں فاقے میں زخم کھائے

خود ڈھونڈھ لیجیے جسد پاش پاش کو
بتلائینگے نہ ہم علی اکبرؑ کی لاش کو

جنگل میں لاشہ پسر نوجوان ملا
دو ہفتہ لقا ملا تو مگر بے نشان ملا

شاید جگر کے زخم سے تم بیقرار ہو
زخمی تمھاری چھاتی پہ بابا نثار ہو

۱۵۷

بیٹے کو ڈھونڈھتے ہوئے جب شہ کا گزر ہوا
دیکھی جو لاش اکبرؑ گلگوں قبا پڑی
پیکان سینہ پر تھے تو ابرو پہ تیغ تھی
تن پر جراحت دیکھ کے بے اختیار رو
گرون تھی کٹ چکی تھی جبیں خاک پر دھری
دیکھا یہ حال شاہ نے اور بے قرار ہو

۱۵۸

ٹاپوں سے مرکبوں کے جراحت پڑے ہوئے
چہرہ سفید خاک میں گیسو اٹے ہوئے
بہنیں کھڑی ہیں در پہ بڑے اشتیاق میں
اکبرؑ تمھاری ماں نہ جیے گی فراق میں

۱۵۹

بیٹے کے سر کو زانو پہ رکھ کر یہ شاہ نے
کیوں نور عین لوٹ کے آئے نہ خیمہ میں
کیوں ہاتھ منھ پہ خون ہے کیوں خاک میں ہو سر
کیوں تم نے کھولدی مرے دل کی سپر پسر
بیٹا تمھاری ماں کو تمھارا ہے انتظار

۱۶۰

حضرت نے جس گھڑی سے یہ دیکھا کہ لاش پر
کس یاس کی نگاہ سے دیکھا سوئے خیام
سوکھی زبان دیکھ کے بولا وہ تشنہ کام
فرقت میں تیری پیاس کی ہے کس کو یہ مجال

۱۶۱

اب اور کوئی دم کا پسر میہمان ہے
امداد یا حسینؑ کہ پانی میں جان ہے

۱۴۵

کہو صاحب بتاؤ کیا مری بستی اُجڑ گئی
ہاں بولو تمہاری خیر تو اے علی اکبر کہاں ہے لال

۱۴۶

داغِ جگر ملا ہمیں گودی میں پال کے
اُسکو دکھاؤں اپنا کلیجہ نکال کے

۱۴۷

چھوٹے نہ اُسکا ساتھ جو پیری کی آس ہو
لاشہ بھی لاشۂ علی اکبرؑ کے پاس ہو

۱۴۸

پردہ نہ مجھسے کیجیے سب جانتی ہو نہیں
آواز یہ اُسی کی ہے پہچانتی ہو نہیں

۱۴۹

گرتے ہیں ہم تو اب کا ہاتھوں سے کام لو
بیٹا ضعیف باپ کے بازو کو تھام لو

۱۵۰

ٹپکا ہوا زمین پہ جگر کا لہو ملا
لیکن کہیں نہ وہ پسرِ ماہرو ملا

۱۵۱

چلاتے تھے شبیہ ہم تو اب ہم آتے ہیں
کھبرائیو نہ اے علی اکبر ہم آتے ہیں

۱۵۲

پایا تھا مدتوں میں جسے خاکِ عصیاں کے
وہ لال ہمنے کھو دیا جنگل میں آہ کے

۱۵۳

بتلاؤ جان ہے کہ نہیں جسمِ زار میں
کچھ بھی بڑا ہے شیر مرا کس کچھار میں

۱۳۶

جب اس نے کی سنان کی رخشِ کمیت پر جولان
ہر صف سے کر کے حملہ اٹھانے لگا وہ طوفان
چلایا ابن سعد کہ ہے ہے یہ قہرِ یزدان
غل تھا کرو نہ رحم تن پاش پاش پر
دوڑا دو گھوڑے اکبرِ مہ رو کی لاش پر

۱۳۷

جس سمت کی سنان کی رخشِ کمیت پر جولان
ہر صف سے کر کے حملہ اٹھانے لگا وہ طوفان
چلایا ابن سعد کہ ہے ہے یہ قہرِ یزدان
غل تھا کرو نہ رحم تن پاش پاش پر
دوڑا دو گھوڑے اکبرِ مہ رو کی لاش پر

۱۳۸

جس سمت کی سنان کی رخشِ کمیت پر جولان
ہر صف سے کر کے حملہ اٹھانے لگا وہ طوفان
چلایا ابن سعد کہ ہے ہے یہ قہرِ یزدان
غل تھا کرو نہ رحم تن پاش پاش پر
دوڑا دو گھوڑے اکبرِ مہ رو کی لاش پر

۱۳۹

جس سمت کی سنان کی رخشِ کمیت پر جولان
ہر صف سے کر کے حملہ اٹھانے لگا وہ طوفان
چلایا ابن سعد کہ ہے ہے یہ قہرِ یزدان
غل تھا کرو نہ رحم تن پاش پاش پر
دوڑا دو گھوڑے اکبرِ مہ رو کی لاش پر

۱۴۰

جس سمت کی سنان کی رخشِ کمیت پر جولان
ہر صف سے کر کے حملہ اٹھانے لگا وہ طوفان
چلایا ابن سعد کہ ہے ہے یہ قہرِ یزدان
غل تھا کرو نہ رحم تن پاش پاش پر
دوڑا دو گھوڑے اکبرِ مہ رو کی لاش پر

۱۴۱

جس سمت کی سنان کی رخشِ کمیت پر جولان
ہر صف سے کر کے حملہ اٹھانے لگا وہ طوفان
چلایا ابن سعد کہ ہے ہے یہ قہرِ یزدان
غل تھا کرو نہ رحم تن پاش پاش پر
دوڑا دو گھوڑے اکبرِ مہ رو کی لاش پر

۱۴۲

جس سمت کی سنان کی رخشِ کمیت پر جولان
ہر صف سے کر کے حملہ اٹھانے لگا وہ طوفان
چلایا ابن سعد کہ ہے ہے یہ قہرِ یزدان
غل تھا کرو نہ رحم تن پاش پاش پر
دوڑا دو گھوڑے اکبرِ مہ رو کی لاش پر

۱۴۳

جس سمت کی سنان کی رخشِ کمیت پر جولان
ہر صف سے کر کے حملہ اٹھانے لگا وہ طوفان
چلایا ابن سعد کہ ہے ہے یہ قہرِ یزدان
غل تھا کرو نہ رحم تن پاش پاش پر
دوڑا دو گھوڑے اکبرِ مہ رو کی لاش پر

۱۴۴

جس سمت کی سنان کی رخشِ کمیت پر جولان
ہر صف سے کر کے حملہ اٹھانے لگا وہ طوفان
چلایا ابن سعد کہ ہے ہے یہ قہرِ یزدان
غل تھا کرو نہ رحم تن پاش پاش پر
دوڑا دو گھوڑے اکبرِ مہ رو کی لاش پر

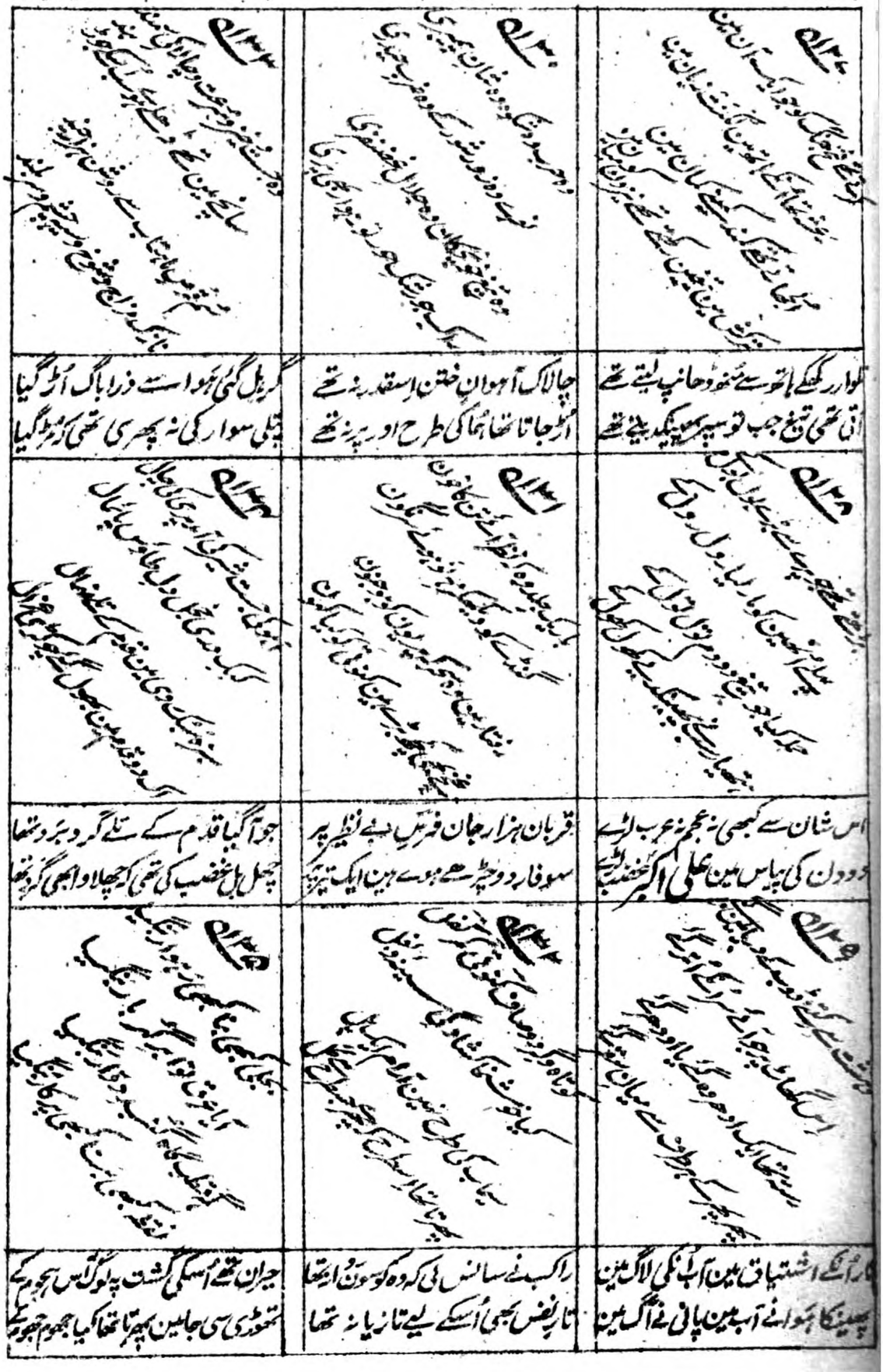

۱۱۸

یکبارگی جو تیغ دو دم کا چمک گئی
خالی کسی کا قلب کسی کا جگر گیا
کاٹے کسی کے قد کسی کے بازو قلم کئے
جس سر پہ تیغ اٹھ گئی وہ خاک پر گیا

۱۱۹

کوسوں زمین تک کہیں پتا نہ گھاس کا
ہاتھوں سے تیغ زن کے کہیں سر نہ پاؤں کا
ٹھوکر کسی کی سب پہ پڑی تن سے جو گرا
ہاتھوں سے جو اوٹھا کہیں سر نہ پاؤں کا

۱۲۰

تھا قتل عام پر علی اکبر تلے ہوئے
رستے تھے بند زخموں کے کوچے کھلے ہوئے

۱۲۱

اک شور تھا یہ کیا ہے جو قہر صمد نہیں
ایسا تو روز نیل میں بھی جزر و مد نہیں

۱۲۲

چار آئینہ کا کاٹ اُسی پر حوالہ تھا
ذکر اُسکا کیا ہے خود تو مُنہ کا نوالہ تھا

۱۲۳

خود وہ دبے جو لڑتے تھے گھوڑوں کو دابکے
بیڑی قدم میں بنگئے حلقے رکاب کے

۱۲۴

سختی کو جوڑ بند کے کب مانتی تھی وہ
ہر استخوان کو مغز قلم جانتی تھی وہ

۱۲۵

تھی تیغ کی کاٹ دور و دم کاٹ
تھا قتل سے بھاگنے کو تنگ ظرف قتل گئے
کانپے یہ یزدہ باز کہ سب بند کھل گئے

۱۲۶

ترکش بھی اہل ظلم کے آفت رسیدہ تھے
چلّے بھی کش مکش میں کمان سے کشیدہ تھے

۱۰۹

جرار کی زرہ پہ گلا جب کٹی خفگ
صفدر کے ہاتھ سے گئی فاقے میں شوخ رنگ
چمکا کیا اُمید کہ ہوں گے فتوح و فتح
شکلِ ملک تھی تیغ نہ تھی جب کہ رنگ رنگ

تھی کسکو تاب صاعقۂ شعلہ بار کی
یاد آگئی ہر اک کو چمک ذوالفقار کی

۱۱۰

تھا کس کے بوتے کا یہ صف اعدا پہ وار وہ
جاتا ہوا دلاوروں کے دل کا غبار وہ
غازی جو بھوکے پیاسے تھے دو دن سے اس گھڑی
کرتے تھے شوق سے شہِ دیں کی نثار وہ

اک سیل زور شور سے آئی گذر گئی
ثابت نہ یہ ہوا صفِ اول کدھر گئی

۱۱۱

جب پڑ گئے امیر اجل کے شکنجہ میں
باقی تھا جو حسابِ دو فردِ کرم کے بیچ
لشکر میں فوج فوج کا چہرہ اتر گیا
سب رفتہ سیاہ کار و فروتر نظر گیا

سر داخلِ خزانۂ سرکار ہو گئے
پہلا ہی جائزہ تھا کہ بیکار ہو گئے

۱۱۲

بے حس ہوا نہ ایک کسی بے حواس سے
چھوٹے نہ ہاتھ تیغ سے اور نہ اساس سے
سر پر تھے سب کے تیغ بلا لا الٰہ کی
سوکھے جبیں پہ خوف نہ تھا یاس سے

مخل تھا کہ تیغ تیز نہیں موت آتی ہے
کیونکر قدم تہمن کے زمین سر کی جاتی ہے

۱۱۳

بے حس ہوا نہ ایک کسی بے حواس سے
چھوٹے نہ ہاتھ تیغ سے اور نہ اساس سے
سر پر تھے سب کے تیغ بلا لا الٰہ کی
سوکھے جبیں پہ خوف نہ تھا یاس سے

کونین میں حواس بجا تھے نہ ایک کے
گاؤ زمیں سمیٹتی تھی گھٹنوں کو ٹیک کے

۱۱۴

بے حس ہوا نہ ایک کسی بے حواس سے
چھوٹے نہ ہاتھ تیغ سے اور نہ اساس سے
سر پر تھے سب کے تیغ بلا لا الٰہ کی
سوکھے جبیں پہ خوف نہ تھا یاس سے

گرتے تھے جن زمین پہ منھ ڈھانپ ڈھانپ کے
ہٹتے تھے جبرئیلِ امیں کانپ کانپ کے

۱۱۵

بے حس ہوا نہ ایک کسی بے حواس سے
چھوٹے نہ ہاتھ تیغ سے اور نہ اساس سے
سر پر تھے سب کے تیغ بلا لا الٰہ کی
سوکھے جبیں پہ خوف نہ تھا یاس سے

اک اک سیاہ رو کا جگر داغ داغ تھا
جنگل تمام ڈھالوں کے پھولوں سے باغ تھا

۱۰۰

تقریر مصطفےٰ کی رضا بیکفا ہے آج جو
کہتا ہو نہیں کہ صاحب جاگیر ہو گیا
ہے یہ کہ بیر ایک کہتا ہے گر تو ہو
اب مصلحت یہی ہے کہ ملک ارشاد ہو

ہو اس سے کیا مراد حسین ہے کہ نیک ہے
دو لاکھ کو اسطرف ہیں دلاور وہ ایک ہے

۱۰۱

نیزہ جما کے دین کا گر ہو تو ہو نصیر
حملے کرو اسی کے یہ دشمن کا ہے یہ تیر
تم آپ ہو ہو لیکن یہ فقرہ اسی کے ہے
قطع نظر نہ دین سے ہو جائیو کبھی

غیر از یزید اور کوئی حکمران نہو
اولاد مرتضیٰ میں کسی کا نشان نہو

۱۰۲

جوشن یہی ہے بازوے برنا و پیر کا
بعد اسکے خاتمہ ہے صغیر و کبیر کا

دہشت سے فوج شام کی بدلی سمٹ گئی
قدرت خدا کی دن جو چڑھا رات گھٹ گئی

۱۰۳

یہ کہکے صف کمین ہوئی آماد ہ نبرد
غل مچ گیا حسین کا بیٹا ہے فرد فرد
کانپے جو یہ نون بھبکے کہ ایک ایک کو نگل گئے
دریا دل حسین کا بیٹا ہے واہ واہ

ماں گر پڑی زمین پہ پھوپھی بلبلا گئی
بدلی ستم کی دان علی اکبر پہ چھا گئی

۱۰۴

ہاں غازیو یزید کی جو ان پہ کام کرو
نیزے جما کے ہاتھوں میں تولو سلام کرو
برچھی کا منہ ہو سینہ پہ ڈھالوں کو تھام کرو
خنجر کو بھی نہ ہاتھ سے اپنے حرام کرو

بیٹا نہ جب رہا تو کدھر جائینگے حسین
گھوڑے سے یہ گرینگا تو مر جائینگے حسین

۱۰۵

یہ کہکے فوج کین ہوئی آمادہ نبرد
گھوڑے اٹھائے شیر پہ حملے کئے فرد فرد
گھوڑے گرے کہ ابر سے برسے ہیں برگ و برد
تھرا گیا تمام جنود و مسخر و برد

عبرت سیاہ شام پہ وہ دن چڑھ گئی
باجوں کی فوج کین کے صدا بند ہو گئی

۱۰۶

فوج کین کی سیاہ میں طبل و نفیر ہے
بانٹھے ہیں سر پہ سہرے کمر پر حمائل شمشیر ہے
پیدل چلیں نہ گھوڑے پہ جب تک امیر ہے
للکارتے ہیں اہل بیت کر دی ہے کیا بی

حضرت پکارے لال یہ اعدا کے ریلے ہیں
راٹھو دعا کرو علی اکبر اکیلے ہیں

۹۱

جو زندہ دل تھے مثلِ گل تازہ کر دیا
مُردوں کو آفتاب نے زندہ کر دیا
گردوں کو اس زمین نے پامال کر دیا

۹۲

تھی جاں بلب جو نخلِ گلستاں کی شان سے
جاں بخش دی غضب پہ غضب کے بیان سے
جز وہ کا لعب تھے علی مصطفیٰ کی شان

۹۳

پاکیزگی نسب میں بزرگی صفات میں
شیرینیِ کلام حسنؑ بات بات میں

۹۴

وہ کل سا جسم اور وہ چہرہ کہ جس کی آب
اپنی جگہ ہر ایک خیال میں انتخاب
دستِ علی کا نور تھی سیدہ کی آب و تاب

۹۵

نازک لب اس صفت کے دہن اس طرح کا تنگ
خاتم پہ جڑ دیا ہو نگینہ عقیق کا

۹۶

حسن اس بہار باغِ جوانی کو دیکھنا
کھلتے ہیں گل کہ غنچہ دہانی کو دیکھنا
یہ سب تو ہو پہ غنچہ دہانی کو دیکھنا

۹۷

دل کانپتا ہے جس کی نظر کی تجلی سے
طینت میں آب خلد تھا اور کب کی بلا کی تھا
خوفِ خدا سے جب کہ حسن کی جو دن کی بھی کانپتا تھا

۹۸

نام اسکا لوح پر جو قلم نے رقم کیا
سو بار پڑھ کے سورۂ نور اس پہ دم کیا
پانی تھا خوفِ جان سے جگر ہر دلیر کا

۹۹

لو ٹو جناب فاطمہ زہراؑ کے باغ کو
ٹھنڈا کر حسینؑ کے گھر کے چراغ کو
آنکھوں کے سامنے جو یہ قامت نہ ہوگی

۹۸

بیٹا وہ جس کا باپ سے بڑھ کر جہان میں
ہیبت سے جس کی لرزہ تھا شیرِ ژیان میں
ہیبت سے جس کی لرزہ تھا شیرِ ژیان میں

۹۹

ناگاہ فوج کین سے عورت کی یہ کلام
بے وقت کارزار ہے ہے اس کا انتظام
بس بڑھ گیا یہ شیر تو ہم جائینگے تمام

۸۴

جلال کفر سے صاحب یقیں شجاعت زار
انھٹے تھے اور زمین پر گرے تھے بار بار
بہنیں بھائی بیٹی تھیں حسین کی اطراف میں بیکس و بیمار

اک حشر تھا جدا علی اکبر ہوتے تھے
جھولے میں چھوٹے چھوٹے کے اصغر بھی روتے تھے

۸۵

گویا بچھڑ کے بھائی کو محبوب کردگار
تھا ثانی اثنین براق فلک سیر اور سوار
عمر و رسا تھا نور کی تن میں تھی جلی ستر ہزار

یوں سامنے سے وہ دم جولاں نکل گیا
گویا ہوا پہ تختِ سلیمان نکل گیا

۸۶

روشن کیا ہزار دے سے نور نے سماں کو
نیچا نہ بین ہوتے نکالا اٹھا کو
حیران ہو عقل دیکھ کے اس نور و ضیا کو
آغوش میں لیے ہوئے شب قدر شاہ کو

چہرے کے نور سے شبِ مہتاب ماند ہے
خالق گواہ ہے کہ اندھیرے کا چاند ہے

۸۷

ہاتھ آتا تھا حسین کے تازہ جوان کا
آہوں کی صف میں شور تھا نالوں کی تھی بڑی
کوسوں کی اس جگہ تھی زمین خاک اڑ رہی
ہر سمت کائنات تھی ماتم میں غرق سی

تازہ جوان کا
جاتا ہے گھر سے جیسے جنازہ جوان کا

۸۸

حضرت تو ان میں بیٹھے تھے گویا کہ گھر میں تھے
جا سو گئے تھے شیر حسین غیرت قمر تھے
آتا ہے کہ جوان حسین نور خدا کی جلوہ گر تھے
پھیلا تھا نور چہرے سے خورشید کے ضیا گر

شان و شکوہ سب اسدِ کبریا کی ہے
کہتے ہیں سب بشر نہیں قدرت خدا کی ہے

۸۹

گویا رسول پاک کا کاشن میں جلوہ گر ہوا
چلائے اہل شام کہ طالع قمر ہوا
ہنگامِ نظم حضرت شبیر کا ہوا
جلوہ دکھایا برقِ تجلی ظہور نے
خورشید کو چھپا دیا چہرے کے نور نے

۹۰

خلاصہ ہم سے جو وہ نورِ حق کا نور
حضرت کی اس صدا پہ برابر ہوا حضور
دست ادب کو جوڑ کے بولا وہ نور کا تنور
رخصت ہوں اب جو حکم شہِ نامدار ہو
رو کر کہا حسین نے اچھا سوار ہو

۸۸

جلال کفر سے صاحب یقیں شجاعت زار
انھٹے تھے اور زمین پر گرے تھے بار بار
بہنیں بھائی بیٹی تھیں حسین کی اطراف میں بیکس و بیمار

اک حشر تھا جدا علی اکبر ہوتے تھے
جھولے میں چھوٹے چھوٹے کے اصغر بھی روتے تھے

۸۵

گویا بچھڑ کے بھائی کو محبوب کردگار
تھا ثانی اثنین براق فلک سیر اور سوار
عمر و رسا تھا نور کی تن میں تھی جلی ستر ہزار

یوں سامنے سے وہ دم جولاں نکل گیا
گویا ہوا پہ تختِ سلیمان نکل گیا

۸۶

روشن کیا ہزار دے سے نور نے سماں کو
نیچا نہ بین ہوتے نکالا اٹھا کو
حیران ہو عقل دیکھ کے اس نور و ضیا کو
آغوش میں لیے ہوئے شب قدر شاہ کو

چہرے کے نور سے شبِ مہتاب ماند ہے
خالق گواہ ہے کہ اندھیرے کا چاند ہے

۸۷

ہاتھ آتا تھا حسین کے تازہ جوان کا
آہوں کی صف میں شور تھا نالوں کی تھی بڑی
کوسوں کی اس جگہ تھی زمین خاک اڑ رہی
ہر سمت کائنات تھی ماتم میں غرق سی

تازہ جوان کا
جاتا ہے گھر سے جیسے جنازہ جوان کا

۸۸

حضرت تو ان میں بیٹھے تھے گویا کہ گھر میں تھے
جا سو گئے تھے شیر حسین غیرت قمر تھے
آتا ہے کہ جوان حسین نور خدا کی جلوہ گر تھے
پھیلا تھا نور چہرے سے خورشید کے ضیا گر

شان و شکوہ سب اسدِ کبریا کی ہے
کہتے ہیں سب بشر نہیں قدرت خدا کی ہے

۸۹

گویا رسول پاک کا کاشن میں جلوہ گر ہوا
چلائے اہل شام کہ طالع قمر ہوا
ہنگامِ نظم حضرت شبیر کا ہوا
جلوہ دکھایا برقِ تجلی ظہور نے
خورشید کو چھپا دیا چہرے کے نور نے

۹۰

خلاصہ ہم سے جو وہ نورِ حق کا نور
حضرت کی اس صدا پہ برابر ہوا حضور
دست ادب کو جوڑ کے بولا وہ نور کا تنور
رخصت ہوں اب جو حکم شہِ نامدار ہو
رو کر کہا حسین نے اچھا سوار ہو

۸۸

جلال کفر سے صاحب یقیں شجاعت زار
انھٹے تھے اور زمین پر گرے تھے بار بار
بہنیں بھائی بیٹی تھیں حسین کی اطراف میں بیکس و بیمار

اک حشر تھا جدا علی اکبر ہوتے تھے
جھولے میں چھوٹے چھوٹے کے اصغر بھی روتے تھے

۸۵

گویا بچھڑ کے بھائی کو محبوب کردگار
تھا ثانی اثنین براق فلک سیر اور سوار
عمر و رسا تھا نور کی تن میں تھی جلی ستر ہزار

یوں سامنے سے وہ دم جولاں نکل گیا
گویا ہوا پہ تختِ سلیمان نکل گیا

۸۶

روشن کیا ہزار دے سے نور نے سماں کو
نیچا نہ بین ہوتے نکالا اٹھا کو
حیران ہو عقل دیکھ کے اس نور و ضیا کو
آغوش میں لیے ہوئے شب قدر شاہ کو

چہرے کے نور سے شبِ مہتاب ماند ہے
خالق گواہ ہے کہ اندھیرے کا چاند ہے

۸۷

ہاتھ آتا تھا حسین کے تازہ جوان کا
آہوں کی صف میں شور تھا نالوں کی تھی بڑی
کوسوں کی اس جگہ تھی زمین خاک اڑ رہی
ہر سمت کائنات تھی ماتم میں غرق سی

تازہ جوان کا
جاتا ہے گھر سے جیسے جنازہ جوان کا

۸۸

حضرت تو ان میں بیٹھے تھے گویا کہ گھر میں تھے
جا سو گئے تھے شیر حسین غیرت قمر تھے
آتا ہے کہ جوان حسین نور خدا کی جلوہ گر تھے
پھیلا تھا نور چہرے سے خورشید کے ضیا گر

شان و شکوہ سب اسدِ کبریا کی ہے
کہتے ہیں سب بشر نہیں قدرت خدا کی ہے

۸۹

گویا رسول پاک کا کاشن میں جلوہ گر ہوا
چلائے اہل شام کہ طالع قمر ہوا
ہنگامِ نظم حضرت شبیر کا ہوا
جلوہ دکھایا برقِ تجلی ظہور نے
خورشید کو چھپا دیا چہرے کے نور نے

۹۰

خلاصہ ہم سے جو وہ نورِ حق کا نور
حضرت کی اس صدا پہ برابر ہوا حضور
دست ادب کو جوڑ کے بولا وہ نور کا تنور
رخصت ہوں اب جو حکم شہِ نامدار ہو
رو کر کہا حسین نے اچھا سوار ہو

۷۶

جسم کمسن پہ دو بہت کاری زخم کھا کر گرا جو شیر نر
ماں کی تربت پہ آکے غش کھایا ہائے زینب وہ بیکسی کا وقت

کاش ہوتا نہ ہاتھ بھائی سے اے خدا ہر امام کا ہو یہ حال
بین ہوں کہ نہ پیٹتی تھی اور یہ بیکس غلام

۷۷

ظلم ہے جو کسی کا اس گھر میں آج ہو
شکر ہے کہ کوئی حرف کبھی لائق لالی ہو
کس کی کاکل کو کریدتی ہو سلطان کربلا
روئیے کس کو ہوں آپکی علی اکبر کی ہو

۷۸

رخصت نہ دیگی تو اگر اس نور عین کو
کون اب بچائیگا مرے بیکس حسین کو

۷۹

آئی صدا کہ فاطمہ جنت سے آگئی
اے شہ یہ محبت نہ تھی ہم سے اور یہ بیکسی
تنہا ستم کہ نہ فتح میں آئی ہو اگلے دن

۷۶

کسکی مجال ہی جو کہیگا یہ کیا کیا
بی بی نے دی غلام کو رخصت بجا کیا

۷۷

صدقہ یہ آپکا ہی جو شہ کو عزیز ہوں
بھاوج بچانیے مجھے ادنی کنیز ہوں

۷۸

رخصت نہ دیگی تو اگر اس نور عین کو
کون اب بچائیگا مرے بیکس حسین کو

۷۹

آئی صدا کہ فاطمہ جنت سے آگئی
اے شہ یہ محبت نہ تھی ہم سے اور یہ بیکسی
تنہا ستم کہ نہ فتح میں آئی ہو اگلے دن

۷۶

کچھ جائے گفتگو ہی نہ ماں کو نہ باپ کو
ہی دخل اذن دینے نہ دینے کا آپ کو

۷۷

آپ اسکو چاہتی ہیں یہ صدقے ہی آپ پر
پر کیا کرے کہ آج مصیبت ہی باپ پر

۷۸

یاں والدہ بہشت سے تشریف لائی ہیں
بنت نبی تمہاری سفارش کو آئی ہیں

۷۹

۸۰

۸۱

۸۰

۸۱

۸۰

۸۱

۶۴

لیکر بلا مین یاور لشکر کو واری خفا نہو
ہمشیر ہی کے لعل پہ صدقے ہو جان ہماری خفا نہو
ماتین تمین تو بیاہ کی ساری خفا نہو
روتے ہو کیون منتظار سواری خفا نہو

آئے بلا حسین پہ جو اسکو رد کرو
اچھا سدھارو دکھ مین پدر کی مدد کرو

۶۵

بیٹھے ہوش مین نہ تھے جو یہ قدم رکاب مین
بیٹے کی لاش دیکھ کے غش آگیا جناب مین
اکبر کے منہ پہ ماتھ رکھا یہ اضطراب مین
کیا کہا مرے ولی نے کیا کہا

اصلا خبر نہین مرے ولی نے کیا کہا
مین نے جواب کیا دیا اکبر نے کیا کہا

۶۶

اے وائے بیکسی کہ یہ ہنگام رزم ہے
اے ماں تجھے خبر نہین تو کیا بے خبر ہے
ایسا ہی کوئی بیٹا تو دنیا مین کیا کرے
گر سن لیا ہوا نہ ہو زینب علی کو مرا لکھ

اصغر کے نام سے مرا دل بیٹھا جاتا ہے
بچھی تھین کیا جو وہ بھی سے رخصت جدا ہوئی

۶۷

الفت کے جوش مین تو یہ کہتے تھے بار بار
اٹھا یہ دل مین درد کہ بیٹھے بیٹھے دل ہوا فگار
کیا ماجرا ہوا ہے مجھے مطلق نہین خبر
کیا کہہ گیا ہے اکبر نا کام کیا کیا

زینب نے ہائے قدر نہ کی میرے لال کی
کیا کیا کہا کیا کیا نہ کہا کچھ خبر نہیں

۶۸

کیا کہہ رہا تھا مرنے کو جاتے ہوئے پسر
راضی ہون اب تو مجھ سے میری ماں اور پدر
بیٹے کی ہون نہ ہون مجھے کچھ زبان سے خبر
کیا کہہ گیا ہے اکبر نا کام کیا کیا

اتنی خبر نہین علی اکبر کے پیار مین
قابو مین ہی نہ دل نہ زبان اختیار مین

۶۹

کیا جانے کیا ہوا تھا کہ اکبر کے دل پہ غم
ہر دم ہر ایک سانس مین سو سو اٹھے الم
بیٹے کی لاش دیکھ کے بھی ہو گئے نہ کم
کیا کہہ گیا ہے اکبر نا کام کیا کیا

مرتی ہون اشتیاق مین سہرا تو دیکھ لون
سہرے کے نیچے چاند سا چہرا تو دیکھ لون

۷۰

کیا جانے کیا ہوا تھا کہ اکبر کے دل پہ غم
اے ماں کی جان جاتی ہے آ جا بچا کے دم
اکبر کی لاش دیکھ کے بھی ہو گئے نہ کم
کیا کہہ گیا ہے اکبر نا کام کیا کیا

دین ماں کا ساتھ نام خدا اب جوان مین
میرا ہی جب یہ حال پھر اسکی تو جان مین

۵۵
چھوٹا وہ ضد بھی کرنا تھا راتوں کو بیقرار
پاؤں کی کیا مجال تھی نکلے جو اک قدم
دن رات تھی وہ اونٹنی اور بیکجاوہ اسپ تھا
سینے پہ جب یہ موسے تو آسن ہی کیا رہا

آقا کے نور عین ہین عالی مقام ہین
آسان یہ شاہزادے ہین اور ہم غلام ہین

۵۶
بھاگیں ہین شاہزادے ہین ہمراہ ہے سپاہ
اب کیا خوف گر گئی وہ فصل و بہار
ہاں کیا ہین خود خداوند ذوالفقار
مالک ہین خود خدا اور اب کیا ہے اختیار

ثابت ہوا اودھر سے اودھر نہ جائینگے
ہین مر بھی جاؤنگی تو وہ یان تک نہ آئینگے

۵۷
ہے ہے یہ کیا ہوا کہ ہوئی ہم سے بیوفا
بیٹھا ہوا تو ناقہ کی جب تھی مجھے بلی
کرتی تھی ناقہ شکوہ راحت مجھے بلی
بولے تھے کوچ کوچ کی جب تھی مجھے بلی
رکھا تھا ہر قدم پہ جو عزت مجھے بلی

صدقہ ہی اس قدم کا جو سر تا فلک گیا
کی مہر آفتاب نے ذرہ چمک گیا

۵۸
الفت مین اونکی جان کا کھونا بھی ننگ ہے
قرآن پڑھ رہے تھے کہ آواز تیر کی
صورت یہ بھی انکی نظر سے گذر گئی
غافل نہ انکے پیار سے مین ایک آن تھی
قرآن تو رحل پر تھا حمائل مین جان تھی

۵۹
ہاں اسد کہا یہ ابھی ہاں مان کے کلام
بھاگے بھی سنکے یہ تو وہ لاوہ لاد نام
سینے پہ ہاتھ رکھکے یہ بولا وہ لاد نام
آنکھین تو اب کھولیے حاضر ہے یہ غلام

خادم جدا نہ تھا شہ گردون سریر سے
کس جرم پر حضور خفا ہین حقیر سے

۶۰
ہاں قصور جسپہ ہوئی ہے عتاب
کرتا ہون اب کہ صبر کی بھی ہے حد مین ہیچ
روتا ہون اب کہ صبر کا بھی ہے نہ تاب
شکوہ ہے یہ کہ کیون نہ ہوئی مین نثار

روتی ہین آپ کس لیے اچھا نہ جائینگے
پر یاد کیجیے منھ نہ کسی کو دکھائینگے

۶۱
ہے ہے یہ کیا ہوا کہ ہوئی ہم سے بیوفا
بیٹھا ہوا تو ناقہ کی جب تھی مجھے بلی
کرتی تھی ناقہ شکوہ راحت مجھے بلی
بولے تھے کوچ کوچ کی جب تھی مجھے بلی
رکھا تھا ہر قدم پہ جو عزت مجھے بلی

صدقہ ہی اس قدم کا جو سر تا فلک گیا
کی مہر آفتاب نے ذرہ چمک گیا

۶۲
مرنے کو تو نہ کہیے جو ہے ننگ ہے
بندے ہین ہر اطاعت مالک کے واسطے
نکلا نہ منھ سے حرف کبھی اختیار کا
مرنا تو ایک ہے ہمین جینا ہے ننگ نام

مرنے کو تو نہ کہیے جو ہے ننگ ہے
بندے ہین ہر اطاعت مالک کے واسطے
نکلا نہ منھ سے حرف کبھی اختیار کا
مرنا تو ایک ہے ہمین جینا ہے ننگ نام

۶۳
کیا خوب جیتے جی مرے جائینگے کرنے کو
تلوار باندھی ہے ہمین ذبح کرنے کو
ہر دکھ ہین ہنسکے سہنا ہمین مدد گار آپ ہین
پیارا ہے محبوب مالک و مختار آپ ہین

آنڈا یہ دل کہ تیغ کے ساغر چھلک پڑے
دیکھا جو آفتاب کو آنسو ٹپک پڑے

۴۶

دیکھی کسی نے شان سے دنیا میں بیٹیاں
وارث کی بیکسی پہ یہ اکلوتا کا سہارا
ہاتھوں سے دل کو روتے تھے بابا کے لاڈ میں
دولت پہ فاطمہ کے تصدق تھے تمام ہم

پہلے نہ کچھ کہا تھا نہ اب روکتی ہو نہیں
روتے ہو کس لیے تمھیں کب روکتی ہو نہیں

۴۷

کہتے تھے یوں ہیں جاؤ جو بابا سے کچھ کہو
لیکن وہ ڈر تھا شوخی سے ہم کو کہ کیا کہو
دن کو تو ہم نہ جاتے تھے پر رات کو کبھی
بھیجے نہ کچھ نہ سید عالی سے پوچھیے

مجھ سے نہ کچھ نہ سید عالی سے پوچھیے
گر پوچھیے تو پالنے والی سے پوچھیے

۴۸

یہ بیٹیاں سے چھین نہ جائے کوئی دم
کیا خوف اب ہے اور ہو گئے کوئی ہوس نہ ہم
ہالک اب اور ہو گئے کوئی ہوس نہ ہم
کیا خوف اب ہے اور ہو گئے کوئی ہوس نہ ہم

جاگی ہو نہیں جو چونک کے راتوں کو رو گئیں
پوچھو تو کس کی چھاتی پہ بچپن میں سوئیں

۴۹

ہر ہر کے لال ہے ہر ہر سے مادر نثار
عابد نثار احنف و دانش نثار
جانیں ہزار ہوں تو فدا الاکرم نثار
قربان گھر کے گھر تصدق پسر نثار

گھبرائی کو کہ ہوں پہ ہو میں علیؑ کی ہوں
مانگو گے جو وہ دونگی کہ لونڈی سخی کی ہوں

۵۰

دیکھا کہ ہوش گم ہے علی کو بھی کیا ہے
دو تین ہچکیوں میں تو بابا کا دم گیا
زانو پہ سر رکھے ہوئے کچھ سوچتے تھے اس
اس حال میں بھی لب پہ یہی ہیں علی علی

اب تاب و طاقت جسد و روح و دل گئی
کیوں صاحبِ رضا علی اکبر کو مل گئی

۵۱

بابا کے منھ سے سن کے یہ اصغر کی داستاں
بے اختیار رونے لگیں بیبیاں تمام
بچپن میں کس کی گود میں ہوتے تھے شاد و خنداں
بابا کے منھ سے سن کے یہ اصغر کی داستاں

میرے سوا کسی کو کبھی جانتے نہ تھے
جو تھی سو میں تھی ماں کو تو پہچانتے نہ تھے

۵۲

بیمار و ناتواں تھے مگر غم سے تھے نہاں
رخصت کا وقت آیا تو بھائی سے کی زباں
مدت سے آپ کی ہے یہ اصغر کی آرزو
رخصت کا وقت آیا تو بھائی سے کی زباں

ہم سب کنیز ہیں بنتِ امیرِ عرب کی ہیں
اصغر ہو یا کہ تم وہی مختار سب کی ہیں

۵۳

اکبر نے جب کہ دیکھا کہ ہیں غم سے بیقرار
اٹھا نہیں خیال کہ کس کا گوں ہوا ہے یار
اس کی نہ ماں نہ باپ سے میری ہے یہ نہ بھائی
نام خدا جوان ہے کیا ہے کیا ہے کام اس

ہیں محو ان کے شوق میں رخصت کے دھیان میں
پھر ہے کسی کا گوں ہوا ہے جہان میں

۵۴

بابا نے دونوں بچوں کو دیکھا جو بیقرار
بھر آئے آنسوؤں سے وہ دونوں کے رخ کے گرد
بچپن کی جب کہ بیٹھتے تھے گود میں کبھی
راتوں کو جب کہ روتے تھے دونوں علی علی

وہ دونوں مرنے والے تو پہلو میں ہو گئے
پھیلا کے پاؤں سو رہے چھاتی پہ سو گئے

۳۴۰

کہا یہ دل کر بیٹھ گئے خاک پر امام
روتا ہوا جو ڈیوڑھی سے آباد نکلا
دوڑی یہ سن کے دیکھنے بانو نہ لاش کا

۳۴۱

صدمہ اگر اوروں سے ہو اس جگر پر
جلدی کہو کچھ اس کے بچنے کی نہیں خبر
مرنے کی اس کے آپ نہیں میر الشکر کا

۳۴۲

عباس جب گرے گرے روتے ہیں زار زار
چلاتے ہیں یہ کان کی طرف بار بار
قربان ہوں کہ سطح ہے یہ فاطمہ کی

۳۴۳

کیونکر لڑینگے وہ کہ سراپا ضعیف ہیں
پیری ہے دل ضعیف ہے اعضا ضعیف ہیں

۳۴۴

سب دوڑتے ہیں رن کی طرف جائیں کس طرح
ماں کو پھوپھی کو بہنوں کو سمجھائیں کس طرح

۳۴۵

چلنے لگیں نہ تیر شہ مشرقین پر
نرغہ ہے ظالموں کا تمہارے حسین پر

۲۸

اٹھا نہ آپ سے بیٹا سر زیر جوب
بیٹا وہ گھر میں بیٹھے ادب بار پا گیا
آج دو کل کہ بیٹنگے سب
ہر گز نہ سر اٹھا سکا جو سر جھکا گیا

سر کو کٹا کے باپ جہاں سے گذر گیا
بیٹا جوان باپ کے آگے نہ مر گیا

۲۹

کیسی ہوا چلی چمن روزگار میں
سیدکا باغ لٹتا ہے فصل بہار میں

سینے میں دل ہلیگا بدن تھرتھرائیگا
رخصت کا نام سنتے ہی غش اُسکو آئیگا

۳۰

دل ان پریشیوں کی دعا دے رہا ہے دن
اکبر تری جوانی پہ روئینگے ان دنوں
کیونکر قرار آئیگا ماں کو خدا ہے دن

بار رسول زرد کی رضا دیجیے مجھے
صدقہ علی کا لاڈلا دیجیے مجھے
مرتا ہوں یا امام جلا دیجیے مجھے
یا دل میں داغ عشق حسین ابن علی دیجیے مجھے

کھولیں کمر حضور تو دل کو قرار ہو
کہدیجیے کہ جا علی اکبر نثار ہو

۳۱

دنیا اگر حسین کو ملتی فدا نہ ہو
ہوتی یہ کس قدر جسے جینے کا چاؤ نہ ہو
رخصت کا لفظ کہتے ہی آنسو بھر آئے
تب جانے کیا کرے جسے اکبر سا پوت ہو

کیا جانے وہ مزا جسے اسکا ملا نہیں
اچھا سدھارو تمسے ہمیں کچھ گلا نہیں

۳۲

سب جانتے ہیں جگ میں ہے بیٹا عزیز ماں
معلوم ہو گیا جو ہمارا ہے کیا خیال
ماں گھر میں ڈر گئی کہ نہ ہو بیٹا کو ملال
تم ہو نہ کہ کے آئی کہ بیٹا ہوا نہال

یہ مرحلہ بھی کم نہیں زنجیر و طوق سے
دونوں رضا جو دیں تو چلے جاؤ شوق سے

۳۳

ہے ہے وہ کیا تھے ماں کے دل زار میں خلل
پیارے کا منھ کھلا کہ ضعیفی جوان لیبر
ہر باپ کا تھا کہ ہو ایسا ہی نامور
جب تم نہ ہو گے پاس تو دنیا رہیگی پھر

ایسے ہنسے نہ تھے کہ ہمیں تم رلاتے ہو
شادی کے دن جو آئے تو بنے کو جاتے ہو

۳۴

ہے ہے وہ کیا تھے ماں کے دل زار میں خلل
پیارے کا منھ کھلا کہ ضعیفی جوان لیبر
ہر باپ کا تھا کہ ہو ایسا ہی نامور
جب تم نہ ہو گے پاس تو دنیا رہیگی پھر

تقریر میں پدر کو نہ اب بند کیجیے
خیمے میں جاکے ماں کو رضامند کیجیے

۳۵

ہے ہے وہ کیا تھے ماں کے دل زار میں خلل
پیارے کا منھ کھلا کہ ضعیفی جوان لیبر
ہر باپ کا تھا کہ ہو ایسا ہی نامور
جب تم نہ ہو گے پاس تو دنیا رہیگی پھر

ہر دم یہی ہو ذکر جو فضل آلہ ہو
انیسوین برس علی اکبر کا بیاہ ہو

۱۹

دیکھو تو دل کی کیا بہت ہوگئے ہین شیر
ان نیلگون علمون کے سایہ مین آ کے سب
معلوم ہو گیا لاشون کے بھی جان ہین ابھی
دیکھین تو کون کون اب آتا ہی زد پہ تیر

جمع جو ہو ادھر ہین تنہا سمجھتے ہین
اچھا یونہی سہی ہم انھین کیا سمجھتے ہین

۲۰

جو ہو کھا کے ہوش بھی ہو بیمار جو ہین بے خبر
سب جا ہین ایک ایک نکل آئے گر ہر طرف
کیا لطف ہو جو ایک پہ ہو ایک گر پڑے
چاہین جو ہم تو ہو نہ کوئی ان مین کھڑا ہوا

دبتے ہین سرکشون سے کوئی جو دلیر ہین
فاقہ ہو یا کہ پیاس ہو پھر شیر شیر ہین

۲۱

دیکھو تو ہین کمان مین کتنے تیر نہین
کوفہ مین لشکر اب کوئی ایسا دلیر نہین
ہونٹون پہ جان ہے سبھی کے اور ہاتھ مین سپر
کاہین تہ ہو سکے ہے جو تن مین جگر نہین

ہنس ہنس کے جسم پر تبر و تیر کھائینگے
تیغ زبان کے زخم اٹھائے نہ جائینگے

۲۲

پہنچے نہ رہ مین گر ہو سکینہ کو اضطرار
رو کر کہا یہ بہن سے حسین ابن بوتراب نے
وہ وقت مرگ ہو گی نہ کوئی ہین اور جز خدا
بابا ہو تو بیٹی کے لیے کیا کیا نہ کر گیا

آمادۂ فنا ہین خوشی دل سے فوت ہی
پھر خضر کی حیات بلی گر تو موت ہی

۲۳

دیکھو کہ چھوٹے بھائی کے ماتم مین روتے ہین
بالا تھا جنکو ہمنے وہ دریا پہ سوتے ہین

۲۴

سب جل کے خاک ہون جو ابھی بد دعا کرون
پر امت نبی ہی بجز صبر کیا کرون

آگے مرے جو ہو گی شہادت امام کی
دنیا مین آبرو نہ رہیگی غلام کی

۲۵

دیکھو کہ کس طرح سے گلا کاٹتے ہین ہم
کس تشنگی سے شہ پہ ہوا ہے ستم کہان
آگے جو کچھ رضا ہے خدا و نبی کی ہو
چھوٹے ہین میرا مشغلہ رکھتے ہین نوجوان

۲۶

دیکھو تو کس طرح سے گلا کاٹتے ہین ہم
کس تشنگی سے شہ پہ ہوا ہے ستم کہان
آگے جو کچھ رضا ہے خدا و نبی کی ہو
چھوٹے ہین میرا مشغلہ رکھتے ہین نوجوان

۱۰
بچپن کی بین تھی وہ جوانی میں یہ ہوا
نیزے پہ چڑھ کے شہ کا سر اک شاہ نے لیا
غلطیدن سروں کو وہ بیٹی سے دیکھنا
تھا فاطمہ کا جایا علی میں تھا لاڈلا

۱۱
غل تھا کہ لبِ حسینؑ ہیں تشنہ دہن بھائی کو
کوئی جوان ہو اور تو بھیجو لڑائی کو
ہلتا ہے کب جہان میں بھلا جو گذر گیا
اب فکر اپنی کیجیے وہ شیر مر گیا

۱۲
فریاد ہے کہ مر گیا سقائے اہلِ بیت
ہر اک گلے گلے گذر گیا سقائے اہلِ بیت
دیکھا کسی کو تھا کہ گیا سقائے اہلِ بیت
فریاد ہے کہ مر گیا سقائے اہلِ بیت

۱۳
ہاں تیغ کی کمان سے اے بہشتی کو لائینگے
سوکھی زبان اب کسے بچے دکھائینگے
خون تن میں جوش کھاتا ہے ہنگام جنگ ہے
مولا بس اب تو حوصلہ صبر تنگ ہے

۱۴
آمادہ ہمتو دیر سے ہر ستیز ہیں
تیغیں بھی ہیں اوپلی ہوئی خنجر بھی تیز ہیں
آخر ہے کون ظلم کی ان پر نظر نہیں
مولا بس اب تو حوصلہ صبر تنگ ہے

۱۵
ہاں تشنہ لب جو بازوے دل تھا قلم ہوا
ہاں ہاں جو آبدار وہ شمشیر خم ہوا
ہاں ہاں جو ذبح آبدار وہ شمشیر خم ہوا
ہاں ہاں جو ذبح آبدار وہ شمشیر خم ہوا

۱۶
ہاں ہاں جو ذبح آبدار وہ شمشیر خم ہوا
ہاں ہاں جو ذبح آبدار وہ شمشیر خم ہوا
ہاں ہاں جو ذبح آبدار وہ شمشیر خم ہوا
ہاں ہاں جو ذبح آبدار وہ شمشیر خم ہوا

۱۷
ہاں ہاں جو ذبح آبدار وہ شمشیر خم ہوا
ہاں ہاں جو ذبح آبدار وہ شمشیر خم ہوا
ہاں ہاں جو ذبح آبدار وہ شمشیر خم ہوا
ہاں ہاں جو ذبح آبدار وہ شمشیر خم ہوا

۱۸
ہاں ہاں جو ذبح آبدار وہ شمشیر خم ہوا
ہاں ہاں جو ذبح آبدار وہ شمشیر خم ہوا
ہاں ہاں جو ذبح آبدار وہ شمشیر خم ہوا
ہاں ہاں جو ذبح آبدار وہ شمشیر خم ہوا

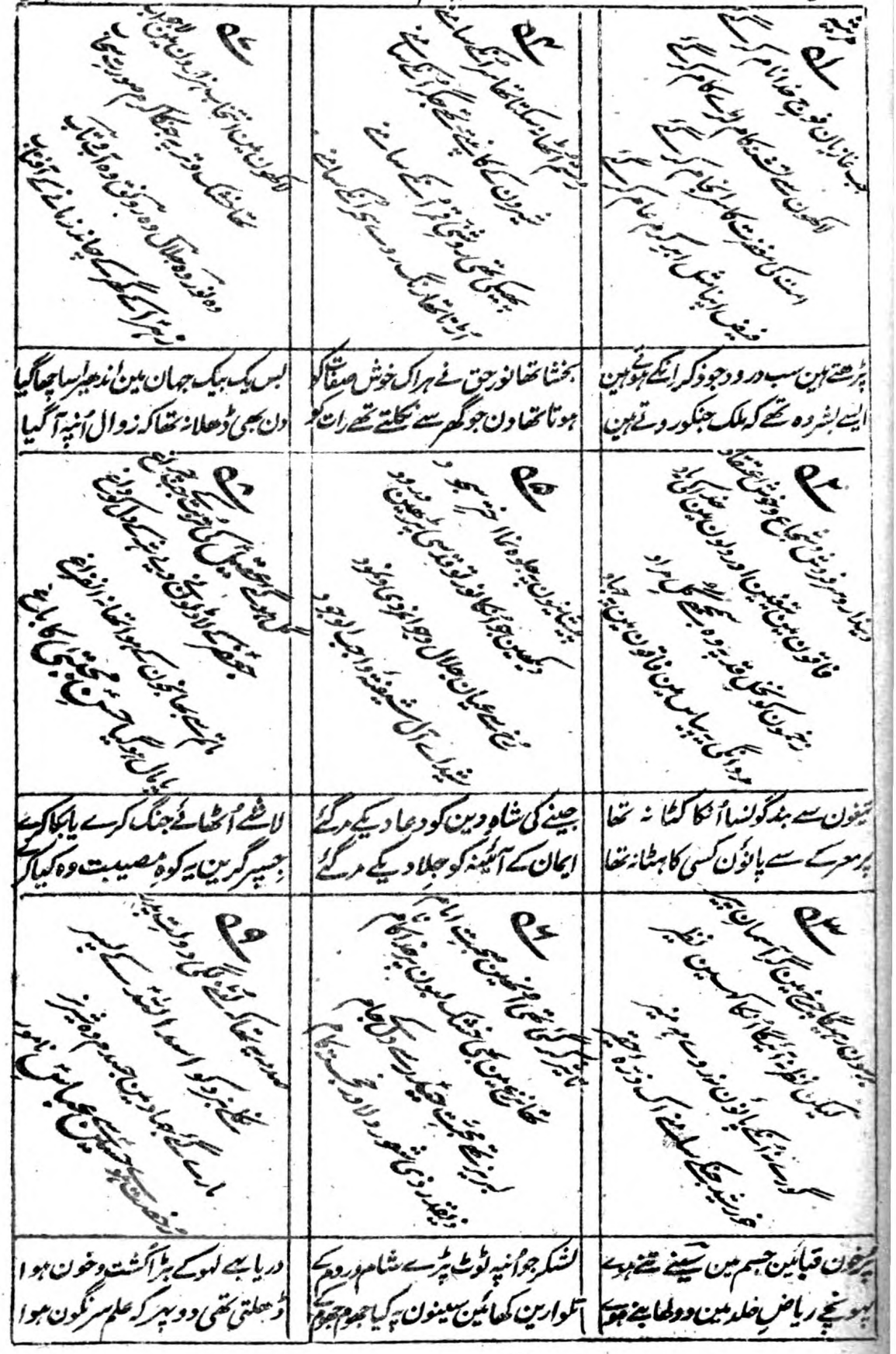

جب خانماں خراب فوج خدا نام کر گئے
لاکھوں سے مختصر کام لڑ کے تمام کر گئے
فیض ابتدا ہمیشہ امیر کرام کر گئے

پڑھتے ہیں سب درود جو ذکر انکے ہوتے ہیں
ایسے بشر وہ تھے کہ ملک جنکو روتے ہیں

دیکھا ہر اک نے شکل کو اصغر کی بعد میں
فاقوں میں تین تین کے اور دن تھے عید میں
دشمن کو بخش دی تھی وہ خوش اعتقاد نے
وہ بانکی پیاس میں وہ تڑپنا جہاد میں

تینوں سے بند گو نسا اُنکا کٹا نہ تھا
پر معرکے سے پاؤں کسی کا ہٹا نہ تھا

بچوں نے جھولے چھوڑ کے اصغر کی سمت دیکھا
لیکن نظر نہ آئے پانوں نہ دودھ منہ پہ تھا
گہوارہ تھا کہاں کہ جو ننھا سا ایک تھا
خورشید جھک کے دیکھ رہا تھا کہ کیا تھا

پر خون قبائیں جسم میں سینے تنے ہوئے
پہونچے ریاض خلد میں دولھا بنے ہوئے

بخشا تھا نور حق نے ہر اک خوش صفا کو
ہوتا تھا دن جو گھر سے نکلتے تھے رات کو
بھیلی تھی روشنی تو ہر اک کے ساتھ ساتھ
اڑتا تھا ساتھ ساتھ یہ دستہ ملک ملک

نیزوں کی نوک پر تھا جو سر انکے سامنے
پھرتی تھی فتح ہاتھ میں لشکر کے سامنے

بس یک بیک جہان میں اندھیر سا چھا گیا
دن بھی ڈھلا نہ تھا کہ زوال آنپہ آ گیا

لاکھوں میں انتخاب تھا ہر ایک جوان میں
تھا خنجر دو دھار کا ہر ایک تن توان میں
وہ فوج وہ جلال وہ دبدبہ وہ آن بان میں
زہرہ کا آب ہو گیا گھوڑے کی جان میں

لاشے اُٹھانے جنگ کرے یا بکا کرے
جسپر گریں یہ کوہ مصیبت وہ کیا کرے

بند ۹
نثار بر کلاہ سبز و قبا کی دو بیتیاں
کفن میں سر کو خاک شفا نہ میں رکھنے

بند ۱۰
آنکھیں لہو رلاتی ہیں دل کا یہ حال ہے
دو بیتیاں سوا ل کہ گردن میں جا نہ میں رکھنے

بند ۱۱
فقیر دوست ہو جو بھکاری سوال کرے
کچھ اور فرش بجز بوریا نہ میں رکھنے

بند ۱۲ مطلع
بجز حسین کسی نے دل کو نہ کیا روشن
جز اشک قبر اجی سے کسی نے چراغ
سخن سے کان کو جز آشنا نہ میں رکھنے

بند ۱۳
جز ایک نام خدا اور کچھ ہوا نہ میں رکھنے

بند ۱۴
فلک پہ شور تھا کس کا حلق پہ کس کا چھری چلی
حسین تشنہ کے نیچے گلا نہ میں رکھنے

بند ۱۵ مطلع
دہن میں جو بجز امید شفا نہ میں رکھنے
سکینہ کہتی تھی کیا دیدہ و دل فرش راہ
دہان ہاتھ میں بہتر ہے جو عصا نہ میں رکھنے

بند ۱۶
خدا سے ڈر کے یہ ظلم صغیر جنگ جو بھیجا تھا
دم بریدہ و دامن سے کہتی تھی فضہ
نہ لوٹ آل کو اصغر سے بھی حیا نہ میں رکھنے

بند ۱۷
نبی کی لاش سے بھی آج احتیاط نہ میں رکھنے

بند ۱۸
سکینہ کہتی تھی کیا دیدہ و دل فرش راہ
دہان ہاتھ میں بہتر ہے جو عصا نہ میں رکھنے

بند ۱۹ مطلع
دہن میں جو بجز امید شفا نہ میں رکھنے
لبوں پہ نام خدا اور کچھ زبان پہ نہ لائے
وہ درد ہیں جو دوا نہ میں رکھنے

بند ۲۰
فلک پہ شور تھا کس کا حلق پہ کس کا چھری چلی
حسین تشنہ کے نیچے گلا نہ میں رکھنے

بند ۲۱
جہاں آل نبی کی کیا بیچے بتا ہی سے
تلاطم ابلا ہی اور نا خدا نہ میں رکھنے

بند ۲۲
حسین بیچے جہاں کے فقیر پیشہ نہ میں رکھنے

بند ۲۳
بڑھا کے ہاتھ کے بیچے فقیر پیشہ نہ میں رکھنے

بند ۲۴
کلاہ اصغر معصوم و تیر و ادیلا
فقیر دوست ہو جو بھکاری سوال کرے
کتاب منبر رسول خدا نہ میں رکھنے

بند ۲۵
فقیر دوست ہو جو بھکاری سوال کرے
حسین پیچے فقیر دوست ہو جو بھکاری سوال کرے
کسی کی لاش کو سر سے جدا نہ میں رکھنے

بند ۲۶
انیس پیچے جان اپنی ہمیشہ سے بھکاری
جو دوشنبہ سفر کربلا نہ میں رکھنے

۴۴۵

سنگاڈھلا ہی ہونٹون پہ سوکھی زبان ہی
ای جانِ فاطمہؑ مرے بچے مین جان ہی

۴۴۶

چھوٹی بہن جو لاشے سے آکر لپٹ گئی
اک حشر ہو گیا صفِ ماتم اُلٹ گئی

۴۴۷

شب کہتے تھے یہ کام ہی مجھ خستہ جان کا
تجھسے بہن نہ اُٹھیگا لاشہ جوان کا

۴۴۸

تو ذاکرِ حسینؑ علیہ السّلام ہی
تیری اُنھین کو فکر ہی جنکا غلام ہی

۴۴۹

پہلے گمان تھا غش مین دغا کرکے آئے ہین
آخر یقین سب کو ہوا مر کے آئے ہین

۴۵۰

سنکا ڈھلا ہی ہونٹون پہ سوکھی زبان ہی
ای جانِ فاطمہؑ مرے بچے مین جان ہی

۴۵۱

چھوٹی بہن جو لاشے سے آکر لپٹ گئی
اک حشر ہو گیا صفِ ماتم اُلٹ گئی

۴۵۲

شب کہتے تھے یہ کام ہی مجھ خستہ جان کا
تجھسے بہن نہ اُٹھیگا لاشہ جوان کا

۴۵۳

تو ذاکرِ حسینؑ علیہ السّلام ہی
تیری اُنھین کو فکر ہی جنکا غلام ہی

۴۵۴

پہلے گمان تھا غش مین دغا کرکے آئے ہین
آخر یقین سب کو ہوا مر کے آئے ہین

۱۳۶

دیکھا کہ وہ سعادت کونین کا ہے گھر
آنسو بھرے ہوئے ہیں ادب سے جھکی ہے سر
چلائے ہائے ہائے مرے شاہ بحر و بر
دل سے گلے لپٹنے کی حسرت نکال دو
ابھی اُٹھا کے باپ کی گردن میں ڈال دو

۱۳۷

دولت ملی ہے کون سی اس سے بڑی ہے کم
اب کیجیے بسر کہ رہا ہے ایک قدم
خیبر شکن فرماں یہ تھے کہتے تھے یہ بہم
ساتھ آئے تھے جو جانے والے وہ دو تین
روتا ہوں اس لیے کہ اکیلے حضور ہیں

۱۳۸

بابا کے کوئی بات تو اے جان کار دو
غفلت کا وقت ہے نہ یہیں کر گزار دو
آنکھیں کھلی ہیں گر زباں اور آنکھ بند ہے کو دو بلا کو
حضرت یہ بے رخی ہے مخاطب ہو یار کو

۱۳۹

ہنگام ظہر تھا کہ لٹا گھر حسینؑ کا
دنیا سے انتقال ہوا نور عین کا
دربار لٹ گیا شہ دیں کے حسین کا
دادی کے پاس چشمۂ کوثر پہ جاتے ہو
عورت سے باتیں ہوتی ہیں جو مسکراتے ہو

۱۴۰

دنیا کی آمد و رفت پہ اب دم نہ غیر ہے
ہونا جو تھا وہ ہو چکا اب کیا بچا ہے
دنیا سے کیا ہے ہاتھ جو دنیا پہ جی رہے
اکبر ترے الم سے جگر چاک چاک ہے
جب تو نہ ہو تو باپ کے جینے پہ خاک ہے

۱۴۱

بیٹا ہے کس امیر کا یہ کس کی ہے بہو
دنیا میں جس کا ثانی نہ ہو ان سا ہے نہ ہو
افسوس شہ قتل ہو اور تم جوان ہو
دو باپ کے سوا ہے کسی کا جہان میں
پہلے نہ ہم گذر گئے شرمندگی ہے یہ

۱۴۲

بیبیاں خیام سے باہر نکل پڑیں
دنیا سے بے نیاز ہوئے شاہ بحر و بر
لاکھوں میں ایک تھا مرا بھائی حسین ہے
ہم دونوں تیرے ساتھ مریں زندگی ہے یہ

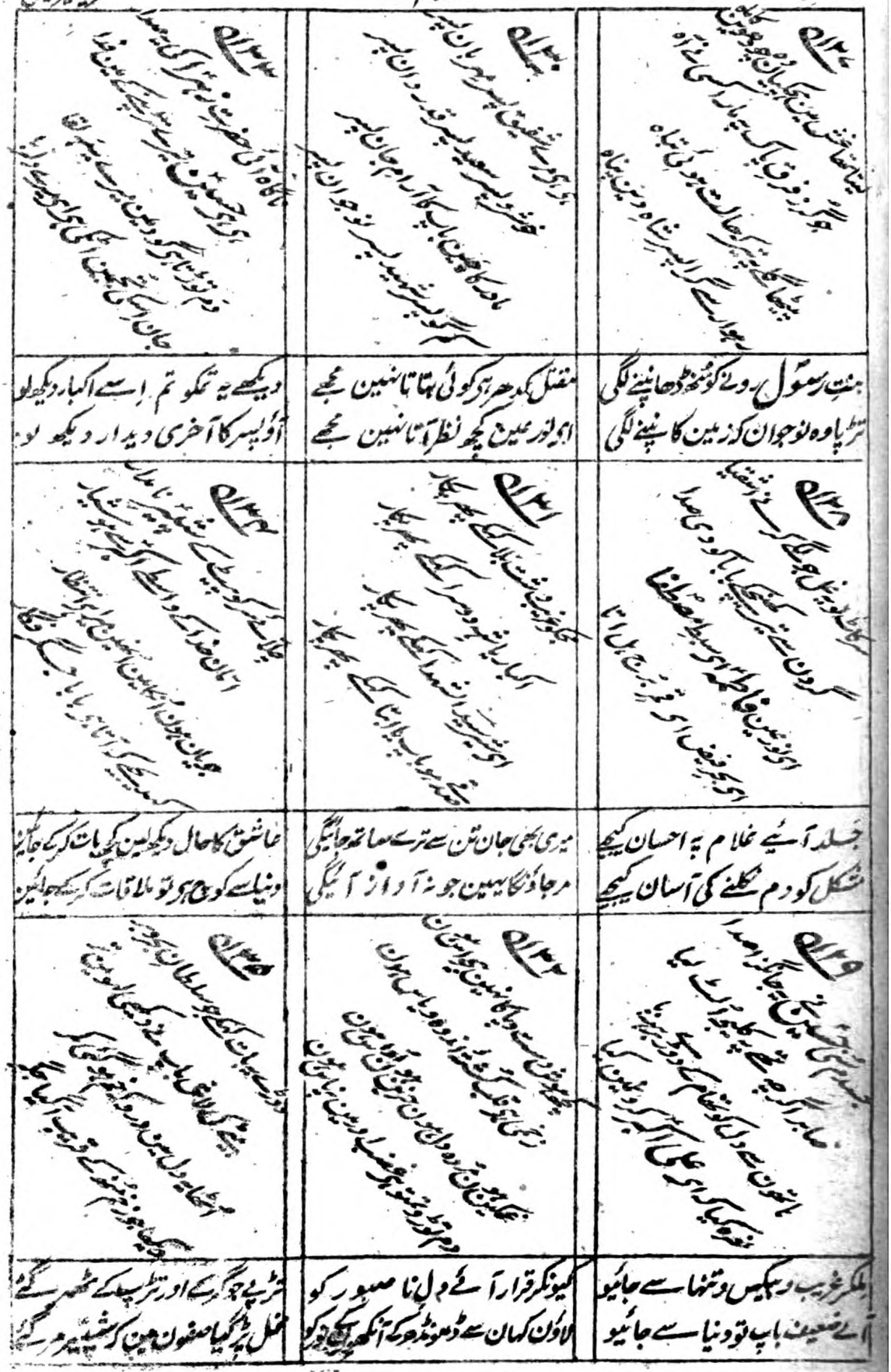

۱۲۶
بیٹا خفا نہ ہو مجھ سے یہ کہتے تھے شاہ دیں
جاگو ذرا تو آنکھ کہ بیکس ہے بیکسی
بیٹھا ہوا ہے سر پہ تمہارے کسی کا راہ
دیکھو ہوا سے گرد ہے لشکر شاہ دیں پناہ

۱۲۷
ہر دم تھا غش میں بیٹے کی لاشہ پہ تھی نگاہ
ہاتھوں سے دل کو تھامے ہوئے تھی یہ اہ اہ
ہے ہے علی اکبر علی اکبر کرو حسین
ظالم نے کیا کیا علی اکبر کر دیا حسین

۱۲۸
ہر گام پر تھا غش یہ بیان پسر کا ہے
ہر دم زبان پر ذکر علی اصغر کا ہے
خشکی لب سکینہ و بانو کا ڈر کا ہے
ماں کا تو غم ہے باپ کا آرام جان ہے
سر کو ہے پیٹتا کبھی سینہ کبھی جگر
ہے ہے علی اصغر شیر خوار ہے ہے علی اصغر

۱۲۹
ہر دم یہ کہتے تھے کہ کہاں ہے علی اصغر
ہر سو نظر اٹھا کے یہ کرتے تھے گفتگو
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خو
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار

۱۳۰
ہر دم یہ کہتے تھے کہ کہاں ہے علی اصغر
ہر سو نظر اٹھا کے یہ کرتے تھے گفتگو
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خو
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار

۱۳۱
ہر دم یہ کہتے تھے کہ کہاں ہے علی اصغر
ہر سو نظر اٹھا کے یہ کرتے تھے گفتگو
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خو
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار

۱۳۲
ہر دم یہ کہتے تھے کہ کہاں ہے علی اصغر
ہر سو نظر اٹھا کے یہ کرتے تھے گفتگو
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خو
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار

۱۳۳
ہر دم یہ کہتے تھے کہ کہاں ہے علی اصغر
ہر سو نظر اٹھا کے یہ کرتے تھے گفتگو
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خو
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار

۱۳۴
ہر دم یہ کہتے تھے کہ کہاں ہے علی اصغر
ہر سو نظر اٹھا کے یہ کرتے تھے گفتگو
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خو
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار

۱۳۵
ہر دم یہ کہتے تھے کہ کہاں ہے علی اصغر
ہر سو نظر اٹھا کے یہ کرتے تھے گفتگو
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خو
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار
ہے ہے کہاں ہے میرا علی اصغر شیر خوار

۱۱۸
زندہ تھی نہ مری تھی نہ زخمون سے چور تھی
منھ پھیر کر کیا طاق جو نیزہ سے دور تھی
ظالم نے کار نیزہ کیا بیکسان خوب
کافر وہ تھا تو ہاتھ بھی مارا نہیں بجا

نکلی بغل سے تیغ عجب کر و فر کے ساتھ
اک ہاتھ تن کے ساتھ گرا ایک سر کے ساتھ

۱۱۹
دیکھا جو باپ نے کہ پسر خوں مین ہے نہا
بس بھینچ کے گلے سے لگایا بہ صد بکا
بیکس سے سر اٹھا کے یہ بولا بہ صد نیاز
یارب لڑا تو نصر سے فائق سے یہ کیا

قابو مین دل نہین ہے بہت بیقرار ہون
ہان تیرے رحم و لطف کا امیدوار ہون

۱۲۰
بیکس ہون اور اس سے یہ بیکس کی التجا
بابا ہون تو یتیم ہے جو لیتا ہے انتہا
گر دعا ہو بار لیست کی آیا زبان پر
سب کو تو دم مین دیتے ہین کیا کچھ نہین دیا

آنکھین تو سرخ غیظ سے تیوری چڑھی ہوئی
طاقت گھٹی ہوئی تھی پہ ہمت بڑھی ہوئی

۱۲۱
مقبول جب ہوئی دعا بہر ذبح خلیل
اسمٰعیل سرفراز ہوا بہ سپیدۂ ذلیل
دنیا مین اب ہے جشن کا اے جبرئیل
مین اور اسکا ماتم بھی نہین ای خالق جلیل

اس نوجوان کے ہجر مین آخر نکل پڑی
لو گھر سے بنت فاطمہ زہرا نکل پڑی

۱۲۲
اک سمت سے اک جفاکار کینہ خو
نکلا یہ دیکھ کر طرف بارگاہ شاہ
چلایا دیکھ کر طرف بارگاہ شاہ
آفت ہے بابا جان کی محبت بھی آہ آہ

جز بیکسی نہ تھا کوئی اس ماہ کے ساتھ
ٹکڑے کبد کے زخم سے نکلے لہو کے ساتھ

۱۲۳
یہ دیکھ کر اڑے ہوش وہ قہر آزمودہ رزم
فاقون کا ضعف بھی نہ کیا ان پہ کچھ رقم
ہاتھون کا زور کر گیا ہو اجتماع دم
یہ کیفیت مین دیکھ کے بولے شقی کہ قوم

بر چھی کسی کے سینۂ انور پہ چل گئی
دل اور جگر کو توڑ کے باہر نکل گئی

۱۲۴
ٹھوکر سے پہلے گرنے لگا تھا جو شہسوار
فرمایا آہ کھینچ کے وہ دست بیکسی
سر ہو گئے وہ دست بیکسی نہ تھی
سر ہو گئے وہ دست بیکسی نہ تھی

جز بیکسی نہ تھا کوئی اس ماہ کے ساتھ
ٹکڑے کبد کے زخم سے نکلے لہو کے ساتھ

۱۰۹

زخمی کبھی گلا تھا کبھی ہاتھ کٹ گیا
ہر وار کرکے صید کو چیتا جھپٹ گیا
غرقہ سے کارِ تیغ لیا دام سب نے سر

سر پر بھلا ہوے ہین سخی سے دنی کہین
بوڑی کہین تھی ڈانڈ کہین تھی انی کہین

۱۱۰

آنکھین بچھی تھین راہ مین دل تھا نثار کا
چلتا ہے کوئی آنکھ سے آگے سوار کا
ہر ضرب مین تھا ہاتھ ہوا خود وہ وار کا

گھوڑے پر ان کا اٹھنا بڑھنا وہ پھیرنا

تھا اگلا ہاتھ فضل خدا سے علیؑ کا ہاتھ
بے زخم کھائے ہو گیا جھوٹا شقی کا ہاتھ

۱۱۱

آیا مثال شیر جو وہ شیر زیر ران
چھوٹا شقی سے تیز سبک رو کا اک نشان
خالی سر سپہ تیغ دو دل سے شہزادہ جہان

ظالم نے گھر رکھا تھا جو تلوار قبضہ مین

تھی یا کہ قہرِ خدائے قدیر تھا
گوشہ نشانہ کمان تھی نہ چلہ نہ تیر تھا

۱۱۲

تیغین پکڑ کے جنگ و جدل پر تلے نہین
ہمپر تو کچھ ابھی ترے جوہر کھلے نہین
میدان صاف جا بھی تو اب آسرا نہین

اس نے بھی کھینچ لی تھی جو تلوار قبضہ پر

رخ زرد تھا ہراس سے اس ہرزہ گرد کا
یا ن ٹھاٹھ تھا علیؑ ولی کی نبرد کا

۱۱۳

تیغ و سپر مین شیر الٰہی کی یال و دھال
دھوکا ہے آنکھ سے کہ یہ ہے شیر یا غزال
تیور وہی حواس وہی آن اور وہی جلال

نقشہ دکھا دیا شہ ذوالجلال سوار کا

جب حرب کی تو نام لیا کردگار کا

۱۱۴

دانتون کو پیس پیس کے کرتا تھا وار وہ
بھرتا تھا ہاتھ ہاتھ پہ جس بار بار وہ
دھاون کی طرح دم مین تھا آتا غبار وہ

بڑھ بڑھ کے بول وہ ہوتا تھا پس پا دلیر سے

جسطرح زخمی صید دبکتا ہی شیر سے

۱۱۵

لایا کلام منھ پہ جو لب بستہ مین زبان
بس آگیا جلال مین شہزادہ جہان
دست اجل بڑھا تھا کہ تیغ علیؑ نشان
گھبرا کے خود اجل کے شکنجے مین آگیا

عقاب شاہ باز کے پنجے مین آگیا

۱۱۵ صفور شاہ باز کے پنجے مین آگیا

۱۰۰

باہر لگا ہ جس کی خاموش تھا وہ در
ٹھی ہوئی سیاہی پہ سعد کی سحر
خنجر پہ تھا لہو کے چھڑکنے کی زور و بیں
پانی پہ تھا کہ شمر کی تلوار تھی سپر

ظاہر گمان سے سرکشیِ بد نہاد تھی
قبضے میں تیغ بدعتِ ابنِ زیاد تھی

۱۰۱

ناری کو نور کرکے یہ غازی نے دی صدا
اے جن گر فرشتے ہو تو ہو جاؤ آشنا
انسان کو اپنی آپ سے ہستی نہیں جدا
قائل ہیں جبکہ سب وہ وہاں کا رہا تو کیا

تو لقمہ ہیں سعید ہیں عالی جناب ہیں
ذرّے بھی جانتے ہیں کہ ہم آفتاب ہیں

۱۰۲

شاگرد بڑھا در پہ جو لاشہ کے ساتھ کے
مضطر ہوئے دیکھ کے یہ حال سب کے
میرے کی فرس کو بھی کیا آنکھ پھیر کے
سیماب ہو جو گرم تو پھر کیا قرار ہے
نزدیک تھا شقی کو فرس سے اتار لے

۱۰۳

میدان میں اور بڑھا جو حر جرأت سے شد قدم
ٹھہرے اے قلب تجھ کو دکھاتا ہوں میں ارم
گر مارا تو خدا نے تو بخشی کرو و بانی حسد
بانو نے پڑھا سعد دل شیر جم جم

پڑھتے دعا ملک عقب باد پا چلے
مرحب کے قتل کرنے کو شیرِ خدا چلے

۱۰۴

کب بندہ سے کیا ہے کبھی ایسا یہ کمال
پیدا ہے آفتاب سے کیا اس کا اعتدال
کی کشتی اور کر اور مر آگیا زوال
شیطان کو وصل نار کا آدم کو نور کا
یہ عجز کا ثمر ہے وہ پھل ہے غرور کا

۱۰۵

دونوں طرف سے نعرۂ حیدر کا شور تھا
کہتے تھے ہاتھ جوڑ کے جو نوکر کا فر نمک حرام
انگڑائی بھائی حسین کا فرزند نامدار
کھراتے تھے ہوا سے پھریرے کھلے ہوئے
دو اژدہے تھے جنگ کے اوپر تلے ہوئے

۱۰۶

ظالم کسی کے فکر کو ہم مانتے ہیں کب
روشن ہے آفتاب سے اپنا حسب نسب
کہتا ہے رجز شافع یوم الحسب یہ رب
کیا کھا کے ہو شقی کو کوئی نفس میں غرور اب
ہے سید بزرگ کو کوئی نفس میں غرور اب

۱۰۷

انیس سے اڑ رہے تھے غضب کی تھی اوج کی
ہر ضرب تھی غضب کی تو اوج کی کی مار تھی
طاقت کا جا نشہ تھا شجاعت کا امتحان
کاذب تھا وہ شقی یہ صداقت نشان تھے
وہ جسم کفر کا تھا یہ ایمان کی جان تھے

۱۰۸

شاگرد بڑھا در پہ جو لاشہ کے ساتھ کے
مضطر ہوئے دیکھ کے یہ حال سب کے
میرے کی فرس کو بھی کیا آنکھ پھیر کے
سیماب ہو جو گرم تو پھر کیا قرار ہے
نزدیک تھا شقی کو فرس سے اتار لے

۱۰۹

میدان میں اور بڑھا جو حر جرأت سے شد قدم
ٹھہرے اے قلب تجھ کو دکھاتا ہوں میں ارم
گر مارا تو خدا نے تو بخشی کرو و بانی حسد
بانو نے پڑھا سعد دل شیر جم جم

پڑھتے دعا ملک عقب باد پا چلے
مرحب کے قتل کرنے کو شیرِ خدا چلے

۱۱۰

کب بندہ سے کیا ہے کبھی ایسا یہ کمال
پیدا ہے آفتاب سے کیا اس کا اعتدال
کی کشتی اور کر اور مر آگیا زوال
شیطان کو وصل نار کا آدم کو نور کا
یہ عجز کا ثمر ہے وہ پھل ہے غرور کا

۱۱۱

دونوں طرف سے نعرۂ حیدر کا شور تھا
کہتے تھے ہاتھ جوڑ کے جو نوکر کا فر نمک حرام
انگڑائی بھائی حسین کا فرزند نامدار
کھراتے تھے ہوا سے پھریرے کھلے ہوئے
دو اژدہے تھے جنگ کے اوپر تلے ہوئے

۱۱۲

ظالم کسی کے فکر کو ہم مانتے ہیں کب
روشن ہے آفتاب سے اپنا حسب نسب
کہتا ہے رجز شافع یوم الحسب یہ رب
کیا کھا کے ہو شقی کو کوئی نفس میں غرور اب
ہے سید بزرگ کو کوئی نفس میں غرور اب

۱۱۳

انیس سے اڑ رہے تھے غضب کی تھی اوج کی
ہر ضرب تھی غضب کی تو اوج کی کی مار تھی
طاقت کا جا نشہ تھا شجاعت کا امتحان
کاذب تھا وہ شقی یہ صداقت نشان تھے
وہ جسم کفر کا تھا یہ ایمان کی جان تھے

۹۱
بڑھا جو ظلم پہ تیغ فنا ہوئی بے کار
ہوئی جو تیر سے جراحت تو ہو گیا بیمار
گرون سے تاکی تو خشت بنا ہوئی لاچار
گرون سے تاکی تو کوئی لا ہوئی کر بیکار

۹۲
نہ کی سپر جو کسی نے تو ہو گئی بے کار
نہ کی سپر جو کسی نے تو ہو گئی بے کار
کٹے تھے بار ہا پر بھی تھا ثمر حاصل
بڑھی جو پھل پہ کمان سے شاخ نخل بار ہوئی

۹۳
وہ حسن تن پہ سپاہ کا جو تھا بن براق کا
دلدل کے ہاتھ پاؤن تو چہرہ براق کا
ضربت تھی نعل کی کہ سر وہی کا وار تھا

۹۴
اڑدن ہزار لب پہ تھے فریاد و آہ کی
دیکھیں تو لب پہ بالیں حسین ابن شاہ کی
پیران خرم از پئے تسکین شاہ کی
تھے بین بین بجھتی نہ تھی آگ چاہ کی

۹۵
تاکی نہ فرق و فرق پہ ان از ہم و تیز دو
اسکا نہ ایک قدم بھی رکا تھا ستیز دو
دو دو برس سے کاہ بنی تھی جو کاہ دو

۹۶
ہر ضرب تند و تیز سے تھا برق کو حذر
چالاکی و فکر سے تھے ذہین رسا سپر
جلدی میں ایک ہاتھ پہ ہر ضرب تھی سپر

۹۷
تھا ایک ہاتھ میں سر اسوار زین پر
رہوار کی کٹی ہوئی گردن زمین پر
گھوڑے کا تن بھی تاپ سے اسکی نگار تھا

۹۸
گرتے تھے بار بار بھی تھا ثمر حاصل
بڑھی جو پھل پہ کمان سے شاخ نخل بار ہوئی
زہرا کا باغ اجاڑ کے راحت سے سوئے تھے
آخر اگے نہ سب وہی کانٹے جو بوئے تھے

۹۹
رفتار میں ہوا تھا اشارے میں برق تھا
سرعت میں کچھ کمی تھی نہ چھل بل میں فرق تھا
غرا تھا اپنے زور پہ خانہ خراب کو
رستم کو مانتا تھا نہ افراسیاب کو

۱۰۰
نعل اسکے ماہ نو میں تھے گرد شب کے داغ
پیشی میں سیل ہو تو ہو بلندی میں بیٹھ کے
سرعت میں برق تھا کہ مرد ان میں تھا جواب
اڑنے میں اس فرس کو پرندوں پہ اوج ہے
اک شور تھا قدم نہیں دریا کی موج ہے
شورش مزاج میں تو ستم آب و گل میں تھا

۱۰۱
جب خوب اڑ چکا شہ دیں کا سوار جان
نکلا وہ میدان سے بدل آئین و میزبان
بجکر وہ بیچ جنگ جو ہوئے شہ شہود و شہیدان
اڑدن ہزار لب پہ تھے فریاد و آہ کی
دیکھیں تو لب پہ بالیں حسین ابن شاہ کی
پیران خرم از پئے تسکین شاہ کی
تھے بین بین بجھتی نہ تھی آگ چاہ کی

۱۰۲
تو بیاہ تھا سعید تھا فیروز بخت تھا
رہوار کیا ہوا پہ سلیمان کا تخت تھا
نہ آنکھ میں حیا تھی نہ رحم اسکے دل میں تھا

۸۴

یارا عقاب تیر کو پرواز کا نہ تھا
زن مین کہین نشان قدر انداز کا نہ تھا

۸۵

خاطر نشان نہ تھی کسی آفت نشان کی
انبار تھین کٹی ہوئین شاخین کمان کی

۸۶

جسدم وہ حرب و ضرب اسے یاد آتی ہی
یہ زلزلہ نہین ہی زمین کانپ جاتی ہی

۸۲

قبضہ ہر ایک تیغ سے ہاتھ سے جدا ہوا
بدلی سے جیسے پھول گرے یہ فنا ہوا
ٹھہرا لون سے کچھ نہ ان کو مدا ہوا
اپنا خراج تیغ نے ان سب سے لیا ہوا

۸۳

گرد و غبار معرکہ جب دفعتہً اٹھا
ہر اک کو اپنے سامنے دشمن کھڑا ہوا
کوئی ہوا سے پیٹھ کسی کا ہوا ہوا
طاقت نہ تھی کہ کوئی کسی سے لڑا ہوا

۸۴

اس جنگ مین دہن کو نہ سوفار کھولے تھے
طائر پڑے ہوے تھے کہ منقار کھولے تھے

۸۵

گرتے تھے جو جبین و لب و چشم مین سنان
پہلو سے پار ہوتے تھے دشمن مین بہادران
پامال تھے سموں سے ادھر سے ادھر سے ادھر
کچلے ہوے تھے فیل سے پیدل کے ہر طرف

۸۶

ٹوٹے ہوے تھے جسم مین ہر سو سنان کے
ٹکڑے تھے عضو قطع تھا جامہ حیات کا
عالم مرکبات مین تھا مفردات کا

۸۷

بہر حصول جزیہ جو وہ تیغ تل گئی
اک اک گرہ بندھی ہوئی تیرے کی کھل گئی

۸۸

کچھ وان فقط نہ فوج ہی آفت رسیدہ تھی
خون مین زمین بھی صورت سنبل طپیدہ تھی

۸۹

تنہا نہ ریت پر کسی ناکس کی لاش تھی
اک اک شقی کی لاش پہ دس دس کی لاش تھی

۹۰

اس جنگ مین دہن کو نہ سوفار کھولے تھے
طائر پڑے ہوے تھے کہ منقار کھولے تھے

۷۴
[illegible] نگاہ بے وسیلہ وہ فتنہ گر
بھلے نشان تیز و رسا سلوک سر بسر
ہوتا نہ تھا مگس کا تن پاک تیغ پر
سایہ بھی جسم کا پڑتا تھا خاک پر

۷۵
ہوتا تھا دھوپ مین جو گذر اُس جناب کا
رہتا تھا فرقِ پاک پہ سایہ سحاب کا

۷۶
گر یون کرو گے رحم ہر اک نورعین پر
کیونکر چھری پھراؤ گے حلقِ حسین پر

۷۷
بجلی خدا کے قہر کی تھی یا حسام تھی
پہلے ہی وار مین صفِ اول تمام تھی

۷۸
جس آہ سے گذرتے تھے غیرت مین سیمبر
چھولون کی تین روز تلک راہ مین تھی تر
جب کربلا مین آلِ محمد پہ آئی زد
اکبر کے بعد حسین کا فرزند تھا جوان

۷۹
محبوبِ کبریا نہین کوئی ملک نہین
بعد از رسولِ ہر کچھ اسمین شک نہین

۸۰
آنکے قدم پہ جن و بشر جان دیتے ہین
نام حسین صلِ علیٰ کہکے لیتے ہین

۸۱
چھایا تھا ابرِ غم سپہ بد صفات پر
غل تھا کہ اولے پڑتے ہین کشتِ حیات پر

۸۲
[illegible] کبریا کی ہین [illegible]
فرمان جو امیر کا حاکم کی جو رضا
اک شہر سے تو شہر سے گو ہر زبان مصطفیٰ
پھرتے تھے قوم قوم مین یکتا و بے ہمتا

۸۳
پڑتے ہے جناب رسالت پناہ کے
مارین مارین فرق پہ شیر آہ کے

۸۴
بجلی عیان ہوئی غضبِ کردگار کی
یاد آگئی ہر اک کو چمک ذوالفقار کی

۸۵
بیتون مین ذوالفقار کی سب آب و تاب ہے
بین السطور تیغِ حسینی کی ناب ہے

۶۴

دولت جو نوح کی ہی سفینے مین اِنکے ہی
جو طور پہ ضیا تھی وہ سینے مین اِنکے ہی

۶۵

صدمہ مفارقت کا امامِ زمان پہ ہو
دیکھین حسینؑ اور سرِ اکبرؑ سنان پہ ہو

۶۶

بیشک کرم کیا ہی رسالت پناہ نے
مجکو تو کور کر دیا ہی حُبِّ جاہ نے

۶۷

سینہ خزینہ کرم و عدل و داد کا
ہان لا کلام مصحفِ رخ سب عباد کا
جو طور پہ بیاں تھا سو ہی وہ خوش اعتقاد کا
ایمان جانتا ہی جو خوش اعتقاد کا

۶۸

اس شان سے کھلے ہوئے ہین فتح کے نشان
اور اسطرف کھڑے ہوئے ہین فوج کے جوان
کہتا ہی اپنے اپنے کو جلدی بچا دو جان
شش پہلو کج ادا نے کیا ہی یہ کیا غضب

۶۹

ایمان کا جس مین نہ ہو خوف اور رجا
یون ایسے امرؤ شت کا ہو مسلک بشر
آنکھون سے دیکھتے ہین کہ ہین سب برابر
اُترے ہی آسمان سے ملائک وہ نہین بشر

۷۰

دنیا مین دوسرا کوئی تجسا شقی نہین
بتلا یہ کون ہی جو ہمارا نبی نہین

۷۱

بالا رہا ہی سب سے جہان مین علیؑ کا ہاتھ
پہونچے یہ وان جہان نہین ہو نچا کسی کا ہاتھ

۷۲

سب روشنی جمال رسولؐ زمن کی ہی
جنگل بسا ہوا ہی یہ بو کس بدن کی ہی

۷۳

دیندار آنکھین ملتے ہین دستِ فقیہ پر
کیا ہاتھ تھے اُٹھے جو نبیؐ کی شبیہ پر

۷۴

دنیا مین ہی علیؑ کی ولایت کا آسرا
کعبہ مین ہی علیؑ کی ولادت کا آسرا
ہی آسرا علیؑ کا تو قسمت کا آسرا
ایسا نہ ہو تو ہم سے گنہگارون کا کیا ہو

۷۵

ظاہر ہین اِنکے ہاتھ کی زور آزمائیان
مشکل علی کی ریگ کے صفدر کی صفائیان
سر کی ہین دم مین بدر و احد کی لڑائیان
نور خدا کی بھی ہین کلائیان

۷۶

وہ عید جسکا مصحفِ اکبر ہی نام پر
نیزے کھڑے ہین اسپہ لعین سب غلاف پر
بیداد گر ہین اسپہ ہوئے ہین کمر بستہ
سو رہے ہین ہو بدن کی تنا صورت یہ

۷۷

وہ سر جو تھا رسولؐ کے زانو پہ بارہا
وہ سر جو تھا بتول کے پہلو پہ بارہا
وہ سر جو تھا حسینؑ کے بازو پہ بارہا
ہی ہی ستم کہ آج وہ نیزے پہ ہی بلند

۷۸

جسطرح کوئی وصف ہو اکسیر کا مقام
جلوہ خدا کے نور کا ہو جسطرح قیام
نظر و گمان کی جسطرح وصف سے ہو ماورا
صورت ضعیف مہ جسطرح سلیمان ذی حشم

۷۹

اس شان سے کھلے ہوئے ہین فتح کے نشان
اور اسطرف کھڑے ہوئے ہین فوج کے جوان
کہتا ہی اپنے اپنے کو جلدی بچا دو جان
شش پہلو کج ادا نے کیا ہی یہ کیا غضب

۸۰

عالم کے گر فتح سب کا خدا ہے ولی کا ہے
جسکا ہے گر فتح سب کا خدا ہے ولی کا ہے
ہی ہی ستم کہ آج وہ نیزے پہ ہی بلند
ارکے قدم پہ آج گرین سب جہان کے

۵۵

فرزند سے جو ذبح محمد کی دادی نے
بس خوش ہوئے حسین کہا بیٹے کے واسطے
مشکیزہ کیا لیے ہو بھلا اس سے کیا کرو
اچھا سمجھ گیا میں دھرا ہے بہشت میں

۵۶

اس کمان کے نشانوں کا ہے یہ نظیر
ارجن بھی جس کے سامنے بھرتا تھا دم نہیں
سر نیزہ پر چڑھا کے محمد کو فخر سے
ہیں اس کمان کے تیر قرآن کے تیر

۵۷

ہے کس کے ہاتھ میں یہ کمان آفتاب کی
کس کی ہے چشم خور کو نثار اس شباب کی
گیسو ہیں یا ہیں ماہ پہ بدلی شباب کی
رخسار ہیں یہ پھول کہ کھلے ہیں گلاب کے

پھر اس طرف کی راہ اودھر جا کے لیجیو
رجا ہیں ہم تو جلد خبر آ کے لیجیو

دونوں سے نور ہیں مہ و خورشید ماند ہیں
زلفیں گواہ ہیں کہ اندھیرے کے چاند ہیں

۵۸

گھوڑا بھی جا بجا ہوا اچھلا ہوا میں دور
گویا ہوا پہ بھی ہے براق کا ظہور
چلا کے ہر طرف کہ ہٹا دو سکا ہوا دور
ہے ہے علم کہ تا نہ طمانچا لگا دوں منہ پر

۵۹

دیکھا جو حسن نے کہ ہے ہر سو کمان میں
کہنے لگے کہ تیر ہیں یا آسمان میں
ہے ہے ہزار حیف ہے ان بے زبان میں
یہ بے گناہ مارے گئے کس گمان میں

۶۰

ہے ہے ہزار حیف ہے ان بے زبان پر
چلہ چڑھا ہوا ہے کیانی کمان پر

بلبل بھی مدح خوان چمن مرتضیٰ کی ہے
شجرے سے پھول جھڑتے ہیں قدرت خدا کی ہے

۶۱

آہو خجل تھے کبک دری کو حجاب تھا
دریا پہ موج تھا تو ہوا پر عقاب تھا

۶۲

ہر عین راستی پہ کجی و نشان ہے
آنکھوں پہ کیوں جگہ نہ ملے سرفراز ہیں

۶۳

تصویر سر سے تا بہ قدم مصطفیٰ کی ہے
اس حسن کے بشر بھی ہیں قدرت خدا کی ہے

۶۴

مردم میں روشنی ہے اسی نور عین سے
دیکھے کوئی ان آنکھوں کو چشم حسین سے

۶۵

دولت ملی ہے اکبر شیریں مقال کو
ان موتیوں سے عشق ہے زہرا کے لال کو

۴۴۹

ذوالجناح پر سے کرتا ہے اجناس صدا یہ
پونچھا کرو نہ تم مرے زخموں کو بند یہ
زینب یہ سنکے بھائی سے کہتی ہے روکے ہائے
شانہ ہلا کے گھوڑے کو بیٹھے سوار ہو یہ

۴۵۰

مرجان ہے یہ بیبیوں کی بیٹیوں کا
ہر گیسو مشک بو ہے بیبیوں کا
ہے بیبیاں ہی بیبیاں ہر سو حزیں
ہے بیبیاں ہی بیبیاں ہر سو حزیں

۴۵۱

بھائی کے غم میں چاک گریبان ہر نساء کا
مر کر کفن ملے یہی جوڑا ہو بیاہ کا

۴۵۲

اللہ کتنا شوق شہادت ہے آپ کو
دو چار گام ساتھ تو چلنے دو باپ کو

۴۴۹

اے آدم مصطفےٰ کی قبا انکے واسطے
خلعت رکھا تھا ہمنے اسی دن کے واسطے

۴۵۰

آنسو بہا کے بانو سے ماں یہ کہا
رو رو کے آج چھوڑتا ہے صاحب سریر لقا
اے دل ہمارے شب کو ہوا ہے یہ ماجرا
ارمان تھا یہ بیبیوں کی اکبر کے بیاہ کا

۴۵۱

فریاد شاہ دیں کی صدا تا فلک گئی
عمو کا حال سنکے سکینہ بلک گئی

۴۵۲

جاتے ہیں برچھیوں میں انھیں دیکھ بھال لو
دولھا بنا کے بیاہ کی حسرت نکال لو

۴۴۹

ہیں سوگوار ہاتھ میں رومال دیجیے
اگر دن میں لاکے شمال غزا ڈال دیجیے

۴۵۰

پردا اٹھا جو خیمۂ گردوں پناہ کا
اک برج سے طلوع ہوا مہر و ماہ کا

۴۵۱

گھر تھامے کون تم تو کمر توڑے جاتے ہو
ہمکو سنبھالنے کو کسے چھوڑے جاتے ہو

۳۷

بانو نے جو سنا یہ کہا زینب سے کہ بہن
صدقے گئی اک بات مری مانیو دلہن
اس وقت فاطمہ ہیں آپ ہیں فضہ کا ہے چلن
میں نے بھی وہی کی جو آپ نے بیٹے کو دی ہے فضا

صدقے ہے یہ بھی صورتِ پروانہ آپ پر
پر کیا کرے کہ آج مصیبت ہے باپ پر

۳۸

ماں نے کہا کہ آپ کی فرقت سے اے پسر
ہے ہے ہمیں بھی موت ہے اب زیست کا ہے ڈر
بولے کہ ہے ہے آپ کے بالوں پہ خاک سر
ماں بھی رو دی خاک پہ بیٹا بھی رو دیا

ماں نے جو سنا یہ کہا زینب سے کہ بہن
صدقے گئی اک بات مری مانیو دلہن

۳۹

ماں نے کہا کہ آپ کی فرقت سے اے پسر
ہے ہے ہمیں بھی موت ہے اب زیست کا ہے ڈر
بولے کہ ہے ہے آپ کے بالوں پہ خاک سر
ماں بھی رو دی خاک پہ بیٹا بھی رو دیا

ماں نے کہا کہ آپ کی فرقت سے اے پسر
ہے ہے ہمیں بھی موت ہے اب زیست کا ہے ڈر

۴۰

بانو نے جو سنا یہ کہا زینب سے کہ بہن
صدقے گئی اک بات مری مانیو دلہن
اس وقت فاطمہ ہیں آپ ہیں فضہ کا ہے چلن
میں نے بھی وہی کی جو آپ نے بیٹے کو دی ہے فضا

صدقے ہے یہ بھی صورتِ پروانہ آپ پر
پر کیا کرے کہ آج مصیبت ہے باپ پر

۴۱

ماں نے کہا کہ آپ کی فرقت سے اے پسر
ہے ہے ہمیں بھی موت ہے اب زیست کا ہے ڈر
بولے کہ ہے ہے آپ کے بالوں پہ خاک سر
ماں بھی رو دی خاک پہ بیٹا بھی رو دیا

ماں نے کہا کہ آپ کی فرقت سے اے پسر
ہے ہے ہمیں بھی موت ہے اب زیست کا ہے ڈر

۴۲

بانو نے جو سنا یہ کہا زینب سے کہ بہن
صدقے گئی اک بات مری مانیو دلہن
اس وقت فاطمہ ہیں آپ ہیں فضہ کا ہے چلن
میں نے بھی وہی کی جو آپ نے بیٹے کو دی ہے فضا

صدقے ہے یہ بھی صورتِ پروانہ آپ پر
پر کیا کرے کہ آج مصیبت ہے باپ پر

۴۳

ماں نے کہا کہ آپ کی فرقت سے اے پسر
ہے ہے ہمیں بھی موت ہے اب زیست کا ہے ڈر
بولے کہ ہے ہے آپ کے بالوں پہ خاک سر
ماں بھی رو دی خاک پہ بیٹا بھی رو دیا

ماں نے کہا کہ آپ کی فرقت سے اے پسر
ہے ہے ہمیں بھی موت ہے اب زیست کا ہے ڈر

۴۴

بانو نے جو سنا یہ کہا زینب سے کہ بہن
صدقے گئی اک بات مری مانیو دلہن
اس وقت فاطمہ ہیں آپ ہیں فضہ کا ہے چلن
میں نے بھی وہی کی جو آپ نے بیٹے کو دی ہے فضا

صدقے ہے یہ بھی صورتِ پروانہ آپ پر
پر کیا کرے کہ آج مصیبت ہے باپ پر

۴۵

ماں نے کہا کہ آپ کی فرقت سے اے پسر
ہے ہے ہمیں بھی موت ہے اب زیست کا ہے ڈر
بولے کہ ہے ہے آپ کے بالوں پہ خاک سر
ماں بھی رو دی خاک پہ بیٹا بھی رو دیا

ماں نے کہا کہ آپ کی فرقت سے اے پسر
ہے ہے ہمیں بھی موت ہے اب زیست کا ہے ڈر

۲۸

اکبر تو ہی اگر مرے پیارے نہیں نہیں
روشن ہی گھر میں چاند ستارے نہیں نہیں

۲۹

میں بے وفا نہیں ہوں یہ روشن ہی آفتاب
نرغہ ہی فوج کا مرے مظلوم باپ پر

۳۰

اٹھ غم ہو یا کہ تم ہو مجھے سب سے یاس ہی
خصمت گلا کٹانے کی لو مان تو پاس ہی

۳۱

سر کی نہ کچھ خبر ہی نہ چادر کا ہوش ہی
واری یہ پانے کی محبت کا جوش ہی

۳۲

بندے پہ کی ہی ماں نے یہ شفقت نہ باپ نے
پالا تو ان کو جاگ کر مجھے پالا ہی آپ نے

۳۳

لیکن جہان سے آج گذرنا ہی خوب ہی
عزت پہ بات آئے تو مرنا ہی خوب ہی

۳۴

سچ ہی جہان میں تمسا کوئی باوفا نہیں
واری تمہارے سر کی قسم میں خفا نہیں

۳۵

یوں تو تمام گھر کو محبت ہی آپ سے
کچھ مان کا حق بھی کم نہیں ہوتا ہی باپ سے

۳۶

جب تم کراہتے تھے یہ غش کھا کے گرتی تھی
جھولے کے گرد صورت پروانہ پھرتی تھی

۱۹

جلدی سے ہو کر بابا سے رخصت میں قبر کی
غربت سے کیا علاقہ وطن سے سوا ہوں میں
نیزہ سے کیا علاقہ جو سینہ سے دور ہو
بھائی نہ بھائی بھائی نہ بیٹا ہوں میں

جنگل کی راہ لینگے گریبان کو پھاڑ کے
کافی ہیں منھ چھپانے کو دامن پہاڑ کے

۲۰

پوچھیں جو دوستان بنی فاطمہ کی خیر
کہدیجیو کہ آپ سے رخصت ہوا حسین
صدمے اٹھائے جو کسی غمخوار سے نہ ہو
کچھ ایسے رنج دیکھے جو کسی کی نہ دیکھی ہو

بستی بسا کے ران میں شہ کربلا رہے
کنبے سے منھ چھپا کے وہ جنگل میں جا رہے

۲۱

بنت علی کی آنکھوں میں دنیا ہوئی سیاہ
جاتے ہی منھ پہ پانی کے ماری طمانچہ آہ
گردون بلا کے مان سے بھی کی نہ التجا
بھائی کے منھ پہ بھائی نے برچھی کی تھی رہا

بانو نے سر پہ پانوں پہ غش کھا کے گر پڑی
بہنِ علی تو خاک پہ تھرا کے گر پڑی

۲۲

بولی کہ ہو کر آپ سے رخصت میں جاؤں گا
جیتے ہیں گر تو حسرتِ دل یوں نکالینگے
اب ہم تمھاری طرح سے اپنے کو پالینگے

۲۳

اچھا رضا حسین سے لیاو تو جائیو
کاندھا ہمارے جنازے کو دے لو تو جائیو

۲۴

یوں بانو نے کہا کہ نہ ہو تا ہیں نہ شاد
اللہ رے بیکسی کہ نہ بھائی نہ باپ یاد
قدرت خدا کی اب نہیں کوئی جہاں میں
جن پایا ہے تم کو ابھی تو ہوا کو دیر گلزار

۲۵

اچھا رضا حسین سے لیاو تو جائیو
کاندھا ہمارے جنازے کو دے لو تو جائیو

غازی ہو صف شکن ہو سعادت نشان ہو
کیا کام ہے سے نام خدا اب جوان ہو

۲۶

واروں کام تم پہ حسین و حسن فدا
قابل ہو تم جو گھر کے سواری کے بار اٹھاؤ
حیدر کی دامنوں کا بھی کیا کیجیو خیال

۲۷

کس سے ہو پھر امید اگر تم سے یاس ہو
ابتو تمھیں ہمارے بڑھاپے کی آس ہو

۲۸

دنیا میں کون شخص کہ ناکام مر گیا
ہوتی ہے ہر امید کر آتا ہے کبھی
بالفرض ہو جہان میں نہ پھر کوئی بار کا

۲۹

کچھ تو ملے ہیں بھی ثمر اس نہال کا
صدقے گئی ریاض ہرا اٹھارہ سال کا

۱۰

سب باغبان یہ کہتے تھے بیٹھا جو خاک پر
بیجان حسن کا لال ہوا ہین نے کیا کہا
بھائی کا انتقال ہوا ہین نے کیا کہا
بیٹا یتیم حال ہوا ہین نے کیا کہا

آنکھون کا نور جائے کہ گھر بیچراغ ہو
حاضر دل و جگر ہی تمھارا ابھی داغ ہو

۱۱

بیٹے ہین آگے روتے ہوئے اکبر حزین
چھاتی پہ لگا بانو نے لی غش مین آہ شاہ نے
اک آہ سرد کھینچ کے بولا وہ مہ جبین
لیٹے ہین خاک پر ترے صدقے حسین

رووتے ہین خیر سید والا کے حال پر
آمان مقام رحم ہی بابا کے حال پر

۱۲

ہمراہ کاروان اسیران کربلا
بانو نے سر جھکا کے کہا شاہ دین سے
اب ہین ہون اور کوفہ کی راہین ہین اور ہم
اس بیکسی پہ رحم کیجیو رب العلمین

وہ بیکسی سے ضعف و اضطراب کی باتین
ہمراہ کاروان اسیران کربلا

۱۳

فرمان کی امام نے وہ ہمرہم آلام
بیٹا جوان ہمسایہ پیوند خاک ہو
بیٹی یہان ہون اور جو کوئی نہین آشنا ہمارے سلام
فریاد ہی کرو کہ نہین آشنا ہمارے سلام

مظلوم باپ آنکھون کے آگے ہلاک ہو
بیٹا جوان ہمسایہ پیوند خاک ہو

۱۴

فرمایا شاہ نے کہ ہمارے شہادت سے بعد وا
اچھا ہمارے بعد جو زینب ہو آسمان جناب
ہم بھی نہین اگر نہین فرزند بو تراب
وہ کہکشان خوب ہو اجڑا آفتاب

دنیا کا نور تیرہ اعظم کے ساتھ ہی
اپنی تو زندگی شہ عالم کے ساتھ ہی

۱۵

جب کربلا مین ہو گئے غازی یہ جان سے
صاحب بجز حسین کے کوئی نہ ہم کہان
زینب جو یہ سنے تو کہا دل کو تھام کے
گھر لٹ گیا حسین تو گھر ہی نہ ہم کہان

ہم ہون جہان مین و لبر ختم رسل نہو
بلبل کی زندگی کا مزا کیا جو گل نہو

۱۶

دنیا سے جو جلد اٹھا لے جبار رب
آغوش قبر مین ہو اجالی مین یہ شب
صدقے ہون غیر سبط نبی کے قدم پہ سب
بیٹا مدد کر اپنے بابا کی ہاے غضب

مائل ہین آپ اور پھوپھی ستر راہ ہین
میرا قصور کچھ نہین زہرا گواہ ہین

۱۷

دیکھو تو ذرا نزدیک ہی کرکے فدا کرون
راہ خدا مین فوج سے تنہا جدا کرون
مرنے سے اگر مفر ہو تو ہم بھی دعا کرون
ہاں کس طرح سے تجھ کو علیحدہ کیا کرون

وان اقتلوا الحسینؑ کا اعدا مین شور ہی
پر کچھ ہمارا پالنے والون سے زور ہی

۱۸

اولاد کو یہ دیکھ کے بولی وہ خستہ حال
کہتے ہین آج روز سے بیکس بہت فزون
لکھیو لکھا ہے شہید نبو فاطمہ کا لال
آنکھون سے خون روئیو ہمارے حسین پر

للہ ذرا تھا تھا لیجے اب نور عین سے
آمان ہمین عزیز نہ کیجے حسینؑ سے

۴۱

جب باد بان کشتی شاہ انام گرا
لیٹے زمین پہ فوج ہدیٰ کا علم گرا
گھوڑے سے ہوا ان کے دلاور کے جو گرا
ایمان فاطمہ کے دلال کا بھرم گرا

۴۲

دنیا سے کیوں کہ جائے گا عباس نامدار
اب بیڑا اٹھائے گا یہ حسین کا کارگار
حضرت کا شکر صبر کا بیٹا علم کا چار
مشکل میں کام آئے گا بھائی ہی بھائی کا

۴۳

عباس کی جو لاش پہ آئے شہ زمن
فرمایا کیا ہوا ترا او میرے بانکپن
کی عرض اٹھ گئے مرے دونوں جہاں کے دھن
لٹتا ہے آج گھر مرا اے میرے پادشاہ

۴۴

صدمہ ہوا یہ دل پہ امام انام کے
خم ہو گئے کلیجے کو ہاتھوں سے تھام کے
آہیں نہ بھر پیٹ کے سر کو نہ رو پیٹ کے
جب جانیں ہم کہ کھو کے پسر کو نہ رویئے

۴۵

عباسؑ کے فراق نے مارا غلام کو
بس اب نہیں ہے صبر کا یارا غلام کو
تھا ان کا داغ غم اور ہے داغ پسر کا اور
جاں کاہ درد اور ہے درد جگر کا اور
بازو کا درد اور ہے درد نظر کا اور
قوت بدن کی اور ہے قوت کمر کا اور
سینے کا زخم اور ہے زخم جگر کا اور

۴۶

پاس ادب سے شاہ کے کچھ کہہ نہ سکتے تھے
گر صبر ہے تو گود کے پالے کو بھیجیے
چہرہ تھا سرخ آنکھوں سے آنسو ٹپکتے تھے
نیزوں میں اپنے گیسوؤں والے کو بھیجیے

۴۷

عباسؑ کے جو لاش پہ آئے شہ زمن
بھائی ہے کوئی اور کہ لب ہیں کسی کے بند
بولے کہ اے جواں پسر فاطمہ کے لال
اٹھ کر کسی کو بھیجئے اب ہم کو دیجئے رن

۴۸

اصغر سے کچھ غرض ہے نہ اکبر سے کام ہے
ہمکو تو آپکے سر انور سے کام ہے
مانگ کون باپ کون عطا کبریا کی ہے
اولاد ہے تو کیا ہے عنایت خدا کی ہے

| | | |
|---|---|---|
| بند ۱ | بند ۱ | بند ۱ |
| لو پھر وہ صبح غم کی دکھانے لگا سماں<br>ماتم کدے میں بجنے لگے نوحہ کے نشاں<br>ہر سو بکا کی دھوم ہوئی رونے لگا جہاں<br>ہر آنکھ سے لہو کا بہا اشک بیکراں<br>ہر دل ہوا کباب ہر اک جی ہوا فگار | اک روز شاہ دیں کی یہ بیمار نے سنی<br>ہمشیر اپنی بی بی زینب کو پاس بلا<br>بہنوں میں اس کے سوا نہ تھی اور کوئی بہن<br>بھائی پہ جان دیتی تھی وہ بی بی نیک ظن<br>بیٹی تھی وہ علی کی شہ والا کی تھی بہن | سب کچھ تجھے آقا کے تصدق سے ملا ہے<br>اس نظم کی تعریف سخن فہم صلا ہے |
| بند ۲ | بند ۲ | |
| فریاد و آہ و نالہ و افغاں کا دن آیا<br>رونے کا دن آیا غم و حرماں کا دن آیا<br>ماتم کا دن آیا شب ہجراں کا دن آیا<br>ہر دل پہ رنج و درد کا طوفاں کا دن آیا<br>ہر آنکھ اشکبار ہر اک دل فگار تھا | اے بہن میرے بعد مصیبت اٹھائیو<br>ہمشیر کا جنازہ ذرا تم اٹھائیو<br>بی بی نے سن کے بھائی کی یہ بات الاماں<br>بولی کہ کیا کہا شہ والا نے الاماں<br>کیا ہو گیا حسین کو کیا ہو گیا ہے آج | سب کچھ تجھے آقا کے تصدق سے ملا ہے<br>اس نظم کی تعریف سخن فہم صلا ہے |
| بند ۳ | بند ۳ | |
| اک شور تھا بپا در و دیوار و بام پر<br>کہرام تھا مکان میں کہرام گام گام<br>صدمہ تھا ہر قدم پہ تو ماتم تھا ہر مقام<br>ہر سو بکا کی دھوم تھی رونے کا تھا کلام<br>ہر آنکھ اشکبار ہر اک دل فگار تھا | فرمایا اس نے بھائی کو کیا ہو گیا ہے آج<br>کیوں اس طرح کی ہو گئی ہے آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال | |
| بند ۴ | بند ۴ | |
| اک شور تھا بپا در و دیوار و بام پر<br>کہرام تھا مکان میں کہرام گام گام<br>صدمہ تھا ہر قدم پہ تو ماتم تھا ہر مقام<br>ہر سو بکا کی دھوم تھی رونے کا تھا کلام<br>ہر آنکھ اشکبار ہر اک دل فگار تھا | فرمایا اس نے بھائی کو کیا ہو گیا ہے آج<br>کیوں اس طرح کی ہو گئی ہے آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال | |
| بند ۵ | بند ۵ | |
| اک شور تھا بپا در و دیوار و بام پر<br>کہرام تھا مکان میں کہرام گام گام<br>صدمہ تھا ہر قدم پہ تو ماتم تھا ہر مقام<br>ہر سو بکا کی دھوم تھی رونے کا تھا کلام<br>ہر آنکھ اشکبار ہر اک دل فگار تھا | فرمایا اس نے بھائی کو کیا ہو گیا ہے آج<br>کیوں اس طرح کی ہو گئی ہے آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال | |
| بند ۶ | بند ۶ | |
| اک شور تھا بپا در و دیوار و بام پر<br>کہرام تھا مکان میں کہرام گام گام<br>صدمہ تھا ہر قدم پہ تو ماتم تھا ہر مقام<br>ہر سو بکا کی دھوم تھی رونے کا تھا کلام<br>ہر آنکھ اشکبار ہر اک دل فگار تھا | فرمایا اس نے بھائی کو کیا ہو گیا ہے آج<br>کیوں اس طرح کی ہو گئی ہے آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال | |
| بند ۷ | بند ۷ | |
| اک شور تھا بپا در و دیوار و بام پر<br>کہرام تھا مکان میں کہرام گام گام<br>صدمہ تھا ہر قدم پہ تو ماتم تھا ہر مقام<br>ہر سو بکا کی دھوم تھی رونے کا تھا کلام<br>ہر آنکھ اشکبار ہر اک دل فگار تھا | فرمایا اس نے بھائی کو کیا ہو گیا ہے آج<br>کیوں اس طرح کی ہو گئی ہے آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال | |
| بند ۸ | بند ۸ | |
| اک شور تھا بپا در و دیوار و بام پر<br>کہرام تھا مکان میں کہرام گام گام<br>صدمہ تھا ہر قدم پہ تو ماتم تھا ہر مقام<br>ہر سو بکا کی دھوم تھی رونے کا تھا کلام<br>ہر آنکھ اشکبار ہر اک دل فگار تھا | فرمایا اس نے بھائی کو کیا ہو گیا ہے آج<br>کیوں اس طرح کی ہو گئی ہے آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال | |
| بند ۹ | بند ۹ | |
| اک شور تھا بپا در و دیوار و بام پر<br>کہرام تھا مکان میں کہرام گام گام<br>صدمہ تھا ہر قدم پہ تو ماتم تھا ہر مقام<br>ہر سو بکا کی دھوم تھی رونے کا تھا کلام<br>ہر آنکھ اشکبار ہر اک دل فگار تھا | فرمایا اس نے بھائی کو کیا ہو گیا ہے آج<br>کیوں اس طرح کی ہو گئی ہے آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال | |
| بند ۱۰ | بند ۱۰ | |
| اک شور تھا بپا در و دیوار و بام پر<br>کہرام تھا مکان میں کہرام گام گام<br>صدمہ تھا ہر قدم پہ تو ماتم تھا ہر مقام<br>ہر سو بکا کی دھوم تھی رونے کا تھا کلام<br>ہر آنکھ اشکبار ہر اک دل فگار تھا | فرمایا اس نے بھائی کو کیا ہو گیا ہے آج<br>کیوں اس طرح کی ہو گئی ہے آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال | |
| بند ۱۱ | بند ۱۱ | |
| اک شور تھا بپا در و دیوار و بام پر<br>کہرام تھا مکان میں کہرام گام گام<br>صدمہ تھا ہر قدم پہ تو ماتم تھا ہر مقام<br>ہر سو بکا کی دھوم تھی رونے کا تھا کلام<br>ہر آنکھ اشکبار ہر اک دل فگار تھا | فرمایا اس نے بھائی کو کیا ہو گیا ہے آج<br>کیوں اس طرح کی ہو گئی ہے آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال | |
| بند ۱۲ | بند ۱۲ | |
| اک شور تھا بپا در و دیوار و بام پر<br>کہرام تھا مکان میں کہرام گام گام<br>صدمہ تھا ہر قدم پہ تو ماتم تھا ہر مقام<br>ہر سو بکا کی دھوم تھی رونے کا تھا کلام<br>ہر آنکھ اشکبار ہر اک دل فگار تھا | فرمایا اس نے بھائی کو کیا ہو گیا ہے آج<br>کیوں اس طرح کی ہو گئی ہے آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال<br>کیوں آپ کی یہ حال ہے کیوں آپ کی یہ حال | |

۹۱

حضرت کو بہت جب تنِ نازک پہ ستایا
بیحال سے نالے کو دھجوں سے دبایا
جب اسپ پہ چڑھا حیدرِ کرار کا جایا
اک ابر سا تھا خیمہ پہ چھایا نظر آیا

فرمایا کہ اللہ بڑی جنگ ہے رن میں
تیروں میں یہ اکبر ہے کہ خورشید کرن میں

۹۲

ہمشکل نظر کوئی نہ اکبر کے پڑا تھا
ہمشکل سے بیحال نہ یہ غش سے ہوا تھا
ہمشکل کے بیکس پہ غش اس نے کیا تھا
بسمل بھی نہ اسطرح کبھی خاک پہ تڑپے
جسطرح حسینؑ ابنِ علیؑ خاک پہ تڑپے

۹۳

ہمشکل کی لاش کی جو نظر پر پڑی غش آیا
ہمشکل سے بیحال نہ یہ غش سے ہوا تھا
ہمشکل کے بیکس پہ غش اس نے کیا تھا
سیدانیوں میں ہوتا تھا جب شور بکا کا
ہلتا تھا کلس خیمۂ شاہِ شہدا کا

۹۴

بیچین سے نظر اکبرِ رعنا کو پکارا
بیچین سے اکبر کو پکارا یہ بصد زور
بابا تری جرأت پہ فدا اے مرے سرور
شاباش مرے شیر مرے قوت بازو

گھبراؤ نہ گو فوجِ ستم چھا گئی بیٹا
حیدر کی لڑائی ہمیں یاد آ گئی بیٹا

۹۵

زینب نے جو دیکھی کہ برادر ہے سر زمیں
چلائی یہ بابا تو علی اکبر سے ہیں سر زمیں
حضرت نے کہا جان کو صدقہ ہے تو جا سر زمیں
افسوس کہ بیکس پہ ستم ہو گئے کتنے

آواز سنا کر ابھی گھوڑے سے گرے ہیں
پھل برچھی کا کھا کر ابھی گھوڑے سے گرے ہیں

۹۶

خاتونِ قیامت کی صدا رات میں آئی
اک آن میں بیٹے نے فنا ہونا سنا ہے
اس لاش پہ زہرا نے بہت خلق کو روتے
اب لاش پہ زہرا کی بہت خلق ہے روتی

پھل تیغوں کے بجلی کی طرح کوند رہے ہیں
رہواروں سے لاشے کو صدر و زدند رہے ہیں

۹۷

ہمشکل کا پیارا جو برابر سے ہوا تھا
اکبر کی جدائی کا بڑا رنج ہے ہم کو
فریاد و فغاں کی صدا آتی تھی ہر دم
جنبان تھی زمین کانپتا تھا عرش معلیٰ

دیکھا نہ گیا اشک ہمارے نکل آئے
گردوں پہ چھپا مہر ستارے نکل آئے

۹۸

دیکھا کہ چلا نیزہ بدل خونخوار
چلائے شہ دیں کہ ہوئی لاش کی سنسان یار
یاں سینہ اکبر سے ہوئی برچھی کی کرار
تھرا گئے کلیجے کو کیا پار کرار نے

پھل برچھی کا چھاتی سے نکلتے ہوئے دیکھا
خون سینۂ انور سے ابلتے ہوئے دیکھا

۹۹

اک روز یہ اکبر سے کہا شاہِ زمن نے
اک روز یہ اکبر سے کہا شاہِ زمن نے
گر تجھ کو کبھی اور کہیں جانا تھا سفر میں
منزل کا پتا مجکو نہ دیتے گئے واری

اس پالنے والی کو نہ لیتے گئے واری

۸۴

گھوڑوں کی باگیں چھوڑ دیں میدان میں اتر پڑے
میدان سے اکبر نے پکارا کہ پھر آ
چلائی بی بی آپ کو اکبر نہ پھریں گے
بابا یہ حضرت نے کہا کوشش سے پھریں گے

اکثر اٹھ کے کبھی دیکھتے تھے فوج ستم کو
کہتے تھے کہ لو کچھ نظر آتا نہیں ہمکو

۸۵

اب بھی پھرا و علی اکبر علی اکبر
دیدار دکھاؤ علی اکبر علی اکبر
دیر اب نہ لگاؤ علی اکبر علی اکبر
بس آ بھی چکے آؤ علی اکبر علی اکبر

اگر اب نہیں آنے کے تو کب آؤ گے بیٹا
ماں گھر سے نکل آئیگی تب آؤ گے بیٹا

۸۶

میدان میں تنہا ہے تلواروں میں گھرا ہے
اور چھوٹی سی عمر ہے یہ جگر ہے کہ جگر ہے
بابا یہ کہا ہے کہ ہمارا پسر ہے
ہاں ہاں یہ پسر نہیں ہے اکبر کا پدر ہے

مڑ کر ہمیں صورت بھی دکھاتے نہیں اکبر
ہم دیر سے چلاتے ہیں آتے نہیں اکبر

۸۷

ہر سو نظر آتے تھے کماں دار سپاہی
چلاتے تھے ہاتھوں سے کمانوں کو برابر
آواز تو دے اے لال ہمارا کوئی ہے اور
آگے ترے اکبر کے لال ہیں ہزاروں

تو باپ کو دنیا سے گذرتے ہوئے دیکھے
بابا تجھے مقتل میں نہ مرتے ہوئے دیکھے

۸۸

صدقے علی اکبر ترے صدقے علی اکبر
بابا ترے صدقے علی اکبر ترے صدقے علی اکبر
یا ہو علی اکبر ترے صدقے علی اکبر
جلدی سے خبر لو کہ ہوا صبح علی اکبر

دیری میں نہ بابا کو دغا دے ترے صدقے
چھاتی مری چھاتی سے لگا دے ترے صدقے

۸۹

بابا تو نے کہا میں بھی کھلاؤں گا لڑائی
بیتاب ہوں دیکھوں تو کہاں تھی تری چترائی
گھوڑے پہ چڑھا کس نے تجھے کس نے سکھائی
کہتی تھی اسے اصغر کہ ذرا علی اکبر بھی آؤں

صدقے گئی قربان پسر ہونے دو مجھکو
تلواروں میں اکبر کی سپر ہونے دو مجھکو

۹۰

اے شاہ ذرا سر کی قسم دیکھنے بلا لو
صاحب علی اصغر کی قسم دیکھنے بلا لو
اے شیر ذرا اور کی قسم دیکھنے بلا لو
اکبر کو بھی بیٹے کی قسم دیکھنے بلا لو

تیروں کی تو بوچھار ہے اور تیغ زنی ہے
میدان میں کیسی مرے بچے پہ بنی ہے

۷۴
کس منہ سے کہوں معرکۂ اور کی صفائی
آئینہ ہو جس سے وہ صباحت نہیں پائی
کیونکر کہ کرے صیقل زنگار سے خوبی
خالی ہو اگر منہ پہ بھی اس کی چھالی نہ لگائی

۷۵
فوجوں سے بہادر کے ابلنے لگی ناری
اس شعلۂ جوالہ سے جلنے لگی ناری
سرپنجے کے لڑنے کو نکلنے لگی ناری
ٹھہرے جو قدم ان کے تو پھلنے لگی ناری

۷۶
سورخ جگر دیکھ کے ہمشکل نبی کا
میدان میں تو اس برقِ مجسم نے جلایا
کیا حال ہوا ہوگا حسینؑ ابن علیؑ کا
تن سرد ہوا جب تو جہنم نے جلایا

۷۷
جنگِ اسد اللہ کے سٹ پھنگ دکھائے
تیغِ علی اکبرؑ نے عجب رنگ دکھائے

۷۸
پھر کے سوئے جنگ جو بندھی ہاتھ پہ آ کر
اور زیب بدن ہو گئی پیراہنِ کافور
جس جا پہ رکھے پاؤں شہِ بحر و بر اس لاک
سب محل بصر اہلِ بصیرت ہے وہی خاک

۷۹
تنہا تھے مگر فوجِ ستمگار کو روکا
دو چار کو کھا کر کیا دو چار کو روکا
غازی نے نہیں پیر کسی وار کو روکا
روکا بھی تو تلوار پہ تلوار کو روکا

۸۰
جوشن کی حقیقت تھی کہ کرتہ تھی بڑی
دو ٹکڑے کیا خود کو گردن پہ جو ٹھہری
گردن سے بڑھی جانبِ تن جانبِ کمر آئی
کمبخت کی حیثیت تھی کیا کمر پہ بڑھی

۸۱
ہاتھ آیا ہی غازی کو چلن شیرِ خدا کا
ثابت قدمی نام ہے نقشِ کفِ پا کا
اسواروں کو جنبش نہ ہوئی خانۂ زین پر
اللہ ری صفائی کہ یہ ٹھہری تو زمین پر

۸۲
آگ برق جہاں سوز چمکتی نظر آئی
جس صف پہ گری آگ بھڑکتی نظر آئی
کیونکر نہ عدو بھاگتے اس صف شکنی سے
حربوں کے بھی سر اڑ گئے تھے تیغ زنی سے

۸۳
ایک ایک مرنے پہ تھی اک معرکہ آرائی
چار آئینہ داروں کو بھی حیرت کا محل تھا
عازی سے تھے صفین و صفِ جنگ جدل تھا
تیروں میں نہ پیکان نہ تلوار میں پھل تھا

۸۴
سوکھے ہوئے لب چاٹ کے دم لیتے تھے اکبرؑ
دو چار صفیں کاٹ کے دم لیتے تھے اکبرؑ

۶۴
کھیا میں علمدار کے قاتل کو بلاؤ
رستے پہ سوار وں کے پرے جلد جماؤ
کہدو کہ چھپے تیر تو صف باندھ کے آؤ
لاؤ سر اکبر تو صلہ جنگ کا پاؤ

۶۵
خیمہ میں کسی نے نہ سنا قدم آگے بڑھا کر
خود آئے ہر اک سمت سے یلغار کے لشکر
کچھ بانو کے گھیرے میں کچھ زینب کے برابر
کچھ سر کے تھے گرد اور کچھ تھے کف پا پر

۶۶
وہ دیدہ بینا جو تھا مطلع انوار
وہ نور کی مشکوٰۃ وہ خورشید کا آئینہ
وہ ماہ کا ہالہ وہ ضیا بخش وہ انور
وہ نور خدا جلوہ گر وہ حسن پیمبر

۶۷
طاقت نہیں رہنے کی تن شاہ امم میں
روتے ہیں کی ہے جاوداں تو بہ سامان وغا تھا
مرجائینگے شبیر جوان بیٹے کے غم میں
یاں اکبر مظلوم تھے یاں سر پہ خدا تھا

۶۸
لب پر ہیں مسین حسن شباب انسے عیاں ہے
لو آتش و یاقوت کا دیکھو یہ دھواں ہے

۶۹
خیمہ میں کسی کے نہ رہا ہوش بجا کا
دل ہل گئے رونے سے ہوا غل بکا کا
ہر سمت سے تھا شور یہ ہائے میرے بچا کا
ہر لب پہ تھا نعرہ یہ مدد اے شہ دیں کا

۷۰
ناگاہ زمین ارض کی ہوئی ادی ارمین
جھرنے سے بلا دور تلک ہو گیا روشن
نور سے کہ شبستان میں اک نور کا عالم
رشک سحر و نیلگی نقش ہے گلشن

۷۱
دیکھا نہیں ایسا کبھی ہنگام تباہی
آتی ہے نظر صاف دو رویہ سے مصیبت
دیکھا نہیں ایسا کبھی ہنگام تباہی
ہے ابتدا بیتابی زینب انتہا

۷۲
خون کا بھی نہ بیٹے کے عوض لینگے شبیر
خود آکے گلا تیغ پہ دھر دینگے شبیر
تو دل نے نگاہوں سے ستاروں کو گرایا
گھوڑے نے الف ہو کے سواروں کو گرایا
کرتا ہوں جو وصف لب اعجاز بیاں کو
ہونٹوں کو زبان چاٹتی ہے ہونٹ زباں کو

۷۳
شور اہل حرب گذرتا تھا فلک سے
حیرہ تھی نظر برچھیوں کے پھل کی چمک سے
وہ نور کی مصباح ہے یہ صاحب ضو ہیں
کس اوج پہ اک بدر ہے اور دو مہ نو ہیں
پیاسا ہے یہ کم سمجھو نہ اس ماہ کی طاقت
ہے ساعد و بازو میں ید اللہ کی طاقت

۵۵
بیٹی کا بیاہ ہوتا ہے بالیں پہ ماں کے آج
میدان میں بیاہ کے گئے بھائی کو بھیج دیے
ماں کی دعا ہے بلائیں شب کی قضا کرے
بھائی کی بھائی بھائی کی صدقے میں جائے

۵۶
اماں بھی خفا ہیں مجھے قدموں پہ گرا دو
پالا ہے تمھیں نے تمھیں مرنے کی رضا دو

۵۷
وہ وقت مصیبت کا وہ تیور کڑے احسان
حضرت سے کہا آپ نے مضمون کے میں قربان
ماں سے لگا کے گلا کوئی دم کا ہے مہمان
بھائی سے لگا کے گلا کوئی دم کا ہے مہمان

۵۸
آزردہ نہ ہونا کہ نہایت مجھے غم ہے
اماں تمھیں میری ہی جوانی کی قسم ہے

۵۹
ہر چند سمجھتا نہیں دل اے علی اکبرؑ
چھاتی پہ رکھی صبر کی سل اے علی اکبرؑ

۶۰
بابا کی طرف بیٹے نے دیکھا بہ تبسم
بابا کی ضعیفی پہ کیا خوب ترحم
چلائے شہ دیں کر دو مرا کام تمام
بابا کی ضعیفی پہ کیا خوب ترحم

۶۱
ہم کہتے تھے دو دن کے نہ پیاسے کو ستاؤ
تم اور محمدؐ کے نواسے کو ستاؤ

۶۲
یہ آج وہ مسلم ہیں جنھیں کہتے تھے زہرا
روشن ہے حسینؑ و حسنؑ مجتبیٰ کا چہرا
افطار ہو دم بھر کو یہاں مدِ نظر کیا ہے
یہ آج وہ مسلم ہیں جنھیں کہتے تھے زہرا

۶۳
مالک انھیں خالق نے کیا حشر کے دن کا
یہ آیۂ رحمت ہیں ادب چاہیے انکا

۶۴
بولا کہ پسر سعد سے اے اکبرؑ ذی جاہ
دنیا میں وہی ایک ہے اس عہد کا آگاہ
اب فائدہ جنگ کا نہیں صلح ہے اولیٰ
ہاں فوج ہو تیار حسینؑ نیزہ و خنجر

۶۵
یہ خوش ہیں اگر تم سے تو خورسند ہوں میں بھی
مرضی ہے یہ انکی تو رضامند ہوں میں بھی

۶۶
اس غم میں نہیں صبر کا یارا علی اکبرؑ
فریاد ہے تم نے ہمیں مارا علی اکبرؑ

۶۷
بڑھ بڑھ کے جو لڑتے تھے وہ جانباز کہاں ہیں
صف باندھ کے روکیں قدر انداز کہاں ہیں

۴۴۶

آنسو تھمے تو دم سا ہوا منہ وہ کیسوؤں کا لال
پوچھو نہ کچھ بتا نہ مجھے کہتے ہیں بس ملال
آغاز میں بھی ہونٹوں پہ تھی جو ہنسی بجا
الحمد کہہ کے رہ گئے اس پر بھی لب ہلا

۴۴۷

مادر سے رضا جنگ کی لینے کو نہ آئے
بیٹوں کا بھی پرسا ہمیں دینے کو نہ آئے

۴۴۸

اکبر کا بھلا جی جو بھلایا تو بھلایا
بانو کی محبت کا بھی کچھ دھیان نہ لایا
جس ان نے تمنا سے یہ اکبر کو جنا تھا
فرطِ رقت کو بھی تسکین نہ دینے پائی

۴۴۹

کہنا تھا کچھ اور بھائی سے کہتے تھے کچھ اور
دیکھو تو ذرا کتنے میں کیا اکبر دلگیر

۴۵۰

بانو نے اشارہ کیا بیکس پسر کی طرف
آنسو رواں تھے منہ پہ تھا رومال دھرا ہوا
فرطِ رقت سے نہ بولی جاتی تھی زبان
قدموں پہ گرا روتا ہوا اکبر دلگیر

۴۵۱

بولے علی اکبر نہ خفا ہوں مری جاں
قدموں پہ گرا سر کو دیا بھائی نے پہلو
لیٹا تھا گلے سے وہ پکارے کہ مری جان
فرطِ غمِ غربت سے ہوا غش میں وہ نوجوان

۴۵۲

وہ کشتی تھی میں گون ہوں کیا مجھ سے کہینگے
جو دل میں ہی انکے وہ بھلا مجھ سے کہینگے

۴۵۳

تلوار لیے ہاتھ میں اس سمت سے دلدار
جا جا کے پھرے معرکہ میں بار ہا ناچار
واری گئی مجھے دکھلا نہ گیا آخری دیدار
اکبر نے کہا مرنے میں تھے تین ہی بیمار

۴۵۴

تلوار لیے ہاتھ میں اس سمت سے دلدار
جا جا کے پھرے معرکہ میں بار ہا ناچار
واری گئی مجھے دکھلا نہ گیا آخری دیدار
اکبر نے کہا مرنے میں تھے تین ہی بیمار

۴۵۵

اکبر کا بھلا جی جو بھلایا تو بھلایا
بانو کی محبت کا بھی کچھ دھیان نہ لایا
جس ان نے تمنا سے یہ اکبر کو جنا تھا
فرطِ رقت کو بھی تسکین نہ دینے پائی

۴۵۶

اسکو بھی بھلایا مرے پیارے علی اکبر
نہ مان کے ہوئے تم نہ ہمارے علی اکبر

۴۵۷

کہنا تھا کچھ اور بھائی سے کہتے تھے کچھ اور
دیکھو تو ذرا کتنے میں کیا اکبر دلگیر

۴۵۸

جو مرضی ہوا نکی وہی اب کیجیو بیٹا
مر جانے کی رخصت نہ طلب کیجیو بیٹا

۴۵۹

وہ کشتی تھی میں گون ہوں کیا مجھ سے کہینگے
جو دل میں ہی انکے وہ بھلا مجھ سے کہینگے

۴۶۰

تلوار لیے ہاتھ میں اس سمت سے دلدار
جا جا کے پھرے معرکہ میں بار ہا ناچار
واری گئی مجھے دکھلا نہ گیا آخری دیدار
اکبر نے کہا مرنے میں تھے تین ہی بیمار

۴۶۱

اسکو ابھی تھا شوق شہِ بحر و بر کے ساتھ
اور باپ کے پیچھے علی اکبر نظر کے ساتھ
چلائی اسکی بیبی نہ جا اے پسر کے ساتھ
ہونٹوں پہ اسکے سرخی تھی اور اشک تھے جگر کے ساتھ

۴۶۲

اسکو بھی بھلایا مرے پیارے علی اکبر
نہ مان کے ہوئے تم نہ ہمارے علی اکبر

۴۶۳

رخصت پسرِ نائبِ حیدر سے نہ بولی
لیکن شہ کی بلا میں علی اکبر سے نہ بولی

۴۶۴

زندہ نہ محمد ہی نہ اب عون ہے بیٹا
تم بھکو نہ پوچھو تو مرا کون ہی بیٹا

۴۶۵

سب کہتے کہ بابا سے نہ الفت ہی کریگا
چھوڑ آیا ستمگاروں میں مظلوم پدر کو

۴۶۶

جب تک تھے یہ زندہ ہی اور سر پہ تھے مادر
بیٹے تھے پسر دودھ بخشتے تھے برادر
بیٹا تھا پسر باپ کا بھائی کا برادر
یوں پیار کریں کیوں کوئی جیسا کہ ہے مادر

۴۶۷

کہتیں نہ مرے سامنے آؤ علی اکبر
کہدو مجھے صورت نہ دکھاؤ علی اکبر

۳۴

جو بھیجنے سے نہ خود کو روکا بڑی لگی تھا
غضب سے کوئی بھی بھائی بھائی کا ہاتھوں سے گنوا تا
ادب سے صابر کا جا بیٹھا آ کے
عباس بھائی کا کاندھا دباتا

شبیر کسی رنج میں مجبور نہیں ہے
پر داغ پسر سہنے کا مقدور نہیں ہے

۳۵

اکبر سنی کی ہوش کی باتیں ابھی نہ تھیں
بابا سے کم نہ تھیں مگر خلقی میں کچھ کمی نہ تھی
فرمایا کہ بیٹھ کے ہو بیٹا خفا نہ ہو
فرزند کی اگر دل پر رکھا خفا نہ ہو

زندہ پسر اُنکا تو ملا اُنکے گلے سے
تم پھر کے نہیں آؤ گے تیغوں کے تلے سے

۳۶

بیٹا یہ کہا ہے کہ ہے کیا بات نظر کی
وہ بولی کہ آفت میں تجھے اپنی خبر ہے
ہر موئے بدن بھی ہے ترا دیدۂ تر سا
بابا نے کہا شاہ کو کیا بات نظر کی

صابر ہیں پہ مضطر اُنھیں ہوتے نہیں دیکھا
میں نے کبھی اس درد سے روتے نہیں دیکھا

۳۷

بابا نے کہا ہے کہ ہے کیا بات نظر کی
وہ بولی کہ آفت میں تجھے اپنی خبر ہے
ہر موئے بدن بھی ہے ترا دیدۂ تر سا
بابا نے کہا شاہ کو کیا بات نظر کی

صابر ہیں پہ مضطر اُنھیں ہوتے نہیں دیکھا
میں نے کبھی اس درد سے روتے نہیں دیکھا

۳۸

بابا نے کہا ہے کہ ہے کیا بات نظر کی
وہ بولی کہ آفت میں تجھے اپنی خبر ہے
ہر موئے بدن بھی ہے ترا دیدۂ تر سا
بابا نے کہا شاہ کو کیا بات نظر کی

صابر ہیں پہ مضطر اُنھیں ہوتے نہیں دیکھا
میں نے کبھی اس درد سے روتے نہیں دیکھا

۳۹

دو جان کا اکبر سے ہے صدقہ میں نثار کی
بابا نے کہا تو ہے مرا لختِ جگر کی
مارا ہے یہ کیا تجھ کو ستم گار نے ظالم
فرزند یہ کیا تجھ کو ہوا ہے کہ زباں ہے

ماں کو قسم رونے کی دے لوگے تو جانا
زینب سے رضا مرنے کی لے لوگے تو جانا

۴۰

بابا نے کہا ہے کہ ہے کیا بات نظر کی
وہ بولی کہ آفت میں تجھے اپنی خبر ہے
ہر موئے بدن بھی ہے ترا دیدۂ تر سا
بابا نے کہا شاہ کو کیا بات نظر کی

صابر ہیں پہ مضطر اُنھیں ہوتے نہیں دیکھا
میں نے کبھی اس درد سے روتے نہیں دیکھا

۴۱

بابا نے کہا ہے کہ ہے کیا بات نظر کی
وہ بولی کہ آفت میں تجھے اپنی خبر ہے
ہر موئے بدن بھی ہے ترا دیدۂ تر سا
بابا نے کہا شاہ کو کیا بات نظر کی

صابر ہیں پہ مضطر اُنھیں ہوتے نہیں دیکھا
میں نے کبھی اس درد سے روتے نہیں دیکھا

۴۲

بابا نے کہا ہے کہ ہے کیا بات نظر کی
وہ بولی کہ آفت میں تجھے اپنی خبر ہے
ہر موئے بدن بھی ہے ترا دیدۂ تر سا
بابا نے کہا شاہ کو کیا بات نظر کی

صابر ہیں پہ مضطر اُنھیں ہوتے نہیں دیکھا
میں نے کبھی اس درد سے روتے نہیں دیکھا

۴۳

بابا نے کہا ہے کہ ہے کیا بات نظر کی
وہ بولی کہ آفت میں تجھے اپنی خبر ہے
ہر موئے بدن بھی ہے ترا دیدۂ تر سا
بابا نے کہا شاہ کو کیا بات نظر کی

صابر ہیں پہ مضطر اُنھیں ہوتے نہیں دیکھا
میں نے کبھی اس درد سے روتے نہیں دیکھا

۴۴

بابا نے کہا ہے کہ ہے کیا بات نظر کی
وہ بولی کہ آفت میں تجھے اپنی خبر ہے
ہر موئے بدن بھی ہے ترا دیدۂ تر سا
بابا نے کہا شاہ کو کیا بات نظر کی

صابر ہیں پہ مضطر اُنھیں ہوتے نہیں دیکھا
میں نے کبھی اس درد سے روتے نہیں دیکھا

۴۵

بابا نے کہا ہے کہ ہے کیا بات نظر کی
وہ بولی کہ آفت میں تجھے اپنی خبر ہے
ہر موئے بدن بھی ہے ترا دیدۂ تر سا
بابا نے کہا شاہ کو کیا بات نظر کی

صابر ہیں پہ مضطر اُنھیں ہوتے نہیں دیکھا
میں نے کبھی اس درد سے روتے نہیں دیکھا

۳۰

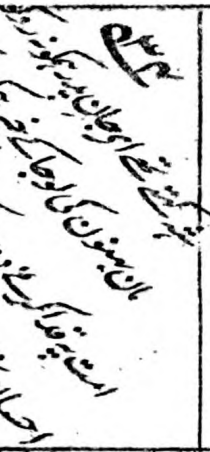

وہ پیاس سے مرتے تھے جو نازوں کے پلے تھے
تلوار میں تھیں اور آلِ محمدؐ کے گلے تھے

۳۱

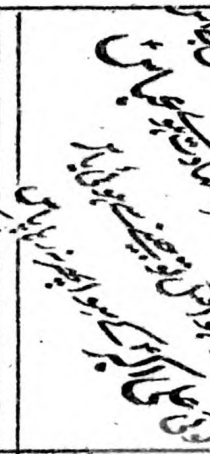

بیتاب تھے تھامے ہوئے ہاتھوں سے گلو کو
تکتا تھا پسر باپ کو اور باپ پسر کو

۳۲

ہمنے وہ سہے رنج کہ کچھ کہہ نہیں سکتے
اللہ تم اک داغ پدر سہہ نہیں سکتے

۲۹

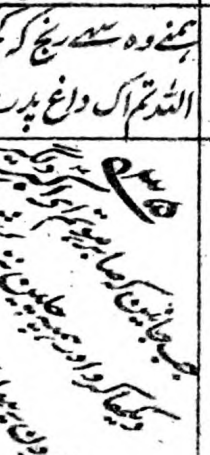

جو شخص کہ زندہ تھا وہ مرنے پہ تُلا تھا
حوریں نظر آتی تھیں درِ خلد کھلا تھا

۳۰

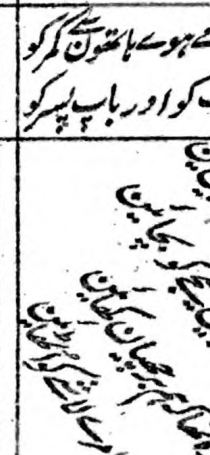

جب شاہ نظر کرتے تھے شمشیر دودم پر
ہمشکلِ نبیؐ دوڑ کے گرتے تھے قدم پر

۳۱

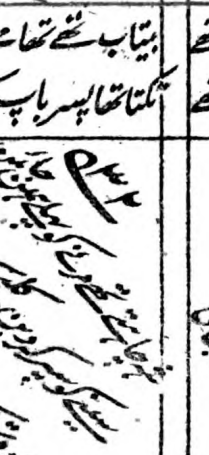

زینب پہ ہمارے تنِ صد پاش کو دیکھو
ٹکڑے ستم اسپان سے مری لاش کو دیکھو

۲۸

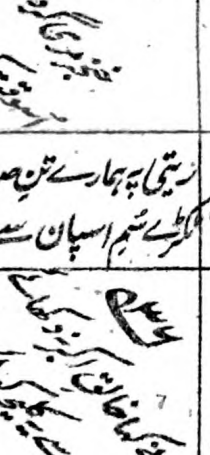

کہتے تھے کہ خادم ہیں ولی ابنِ ولی کے
سوسر ہوں تو قربان حسینؑ ابنِ علیؑ کے

۲۹

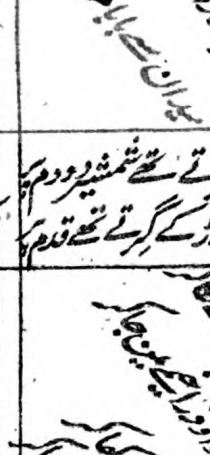

منھ موڑ کہ جنگ سے مڑا نہیں جاتا
اسوقت میں حضرت کو تو چھوڑا نہیں جاتا

۳۰

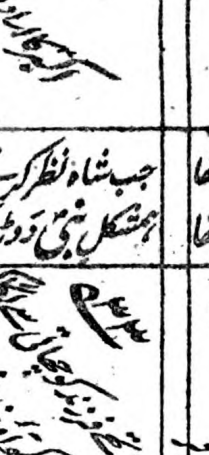

جو کہتے ہو بابا سے بجا کہتے ہو بیٹا
انصاف بھی لازم ہے یہ کیا کہتے ہو بیٹا

۱۹

ہو ساتھ سواری کے ہجوم اہلِ وطن کا
آگے مین ہون اور پیچھے محافہ ہو دلہن کا

۲۰

مضمون یہ تھا جو بانوئے افغان کی تحریر
روضے کا سبب پوچھا جو آئے شہِ شبیر
فرمانے لگے جو چاہے کرے مالکِ تقدیر

۲۱

بہتر ہی جو اللہ کو منظور نظر ہی
غم ہو گا کہ شادی کسے قسمت کی خبر ہی

۲۲

قائم رہے یہ گیسوؤن والا مرے گھر مین
ہی نورِ محمدؐ سے اُجالا مرے گھر مین

۲۳

ماں فاطمہؑ تم اور ہو بیٹی کی وہ مادر
پیچھا نہ کرین عاشق بیمار کہین اگر
پہنچے کہون بیمار نہین اگر کے برابر

۲۴

بیٹا مرا ہمشکلِ رسولؐ دوسرا ہی
تم ہو تو کفِ خاک ہو یہ نورِ خدا ہی

۲۵

کعبے مین چڑھے دوش شہنشاہ امم پر
پر فخر سے آنکھون کو بھی ملتے تھے قدم پر

۲۶

دنیا مین سلامت جو یہ گلفام رہیگا
ہمشکلِ پیمبرؐ سے مرا نام رہیگا

۲۷

بیٹون کو تو بھائی کی غلامی مین دیا تھا
فرزندی مین ہمشکلِ پیمبرؐ کو لیا تھا

۲۸

خادم کی طرح انکی غلامی مین رہو تم
بھائی یہ کہین گر تو خداوند کہو تم

۲۹

زینبؑ کو یقین تھا یہ مجھے دفن کرینگے
اسکی نہ خبر تھی کہ یہی پہلے مریںگے

۱۰

اکبر بھی کبھی آنکھ جو کھولیں تو یہ کہتے
اس چہرے کے اس لعل گرہ گیر کے صدقے

۱۱

اکبر بھی جو کہتا تھا دکھاؤ مجھے صورت
فرزند پیمبر تری تصویر کے صدقے

۱۲

اکبر کی جو اس بات پہ آئی نظر اس دم
اک اوس سی پڑ جاتی تھی گلہائے چمن پر

۱۳

اکبر کی جو عباس کی پوشاک پہ نظر گئی
بس قطع تھا زیبائی کا جامہ اسی تن پر

۱۴

اکبر نے جو دیکھا کہ ہے بیتاب برادر
بوسے تن بے مثل کے لیتی تھی بھاتی

۱۵

اکبر کی جو اس بات پہ آئی نظر اس دم
منہ رکھتی تھی سینے پہ تو نیند آتی تھی اس کو

۱۶

اکبر نے جو دیکھا کہ ہے بیتاب برادر
بوسے تن بے مثل کے لیتی تھی بھاتی

۱۷

اکبر کی جو اس بات پہ آئی نظر اس دم
منہ رکھتی تھی سینے پہ تو نیند آتی تھی اس کو

۱۸

اکبر بھی جو کہتا تھا دکھاؤ مجھے صورت
فرزند پیمبر تری تصویر کے صدقے

۱۹

اکبر کی جو اس بات پہ آئی نظر اس دم
اک اوس سی پڑ جاتی تھی گلہائے چمن پر

۲۰

اکبر کی جو عباس کی پوشاک پہ نظر گئی
بس قطع تھا زیبائی کا جامہ اسی تن پر

۲۱

اکبر نے جو دیکھا کہ ہے بیتاب برادر
بوسے تن بے مثل کے لیتی تھی بھاتی

۲۲

اکبر کی جو اس بات پہ آئی نظر اس دم
منہ رکھتی تھی سینے پہ تو نیند آتی تھی اس کو

۲۳

اکبر بھی جو کہتا تھا دکھاؤ مجھے صورت
فرزند پیمبر تری تصویر کے صدقے

۲۴

اکبر کی جو اس بات پہ آئی نظر اس دم
اک اوس سی پڑ جاتی تھی گلہائے چمن پر

۲۵

اکبر کی جو عباس کی پوشاک پہ نظر گئی
بس قطع تھا زیبائی کا جامہ اسی تن پر

۲۶

اکبر نے جو دیکھا کہ ہے بیتاب برادر
بوسے تن بے مثل کے لیتی تھی بھاتی

۲۷

اکبر کی جو اس بات پہ آئی نظر اس دم
منہ رکھتی تھی سینے پہ تو نیند آتی تھی اس کو

۲۸

اکبر بھی جو کہتا تھا دکھاؤ مجھے صورت
فرزند پیمبر تری تصویر کے صدقے

۲۹

اکبر کی جو اس بات پہ آئی نظر اس دم
اک اوس سی پڑ جاتی تھی گلہائے چمن پر

۳۰

اکبر کی جو عباس کی پوشاک پہ نظر گئی
بس قطع تھا زیبائی کا جامہ اسی تن پر

۳۱

اکبر نے جو دیکھا کہ ہے بیتاب برادر
بوسے تن بے مثل کے لیتی تھی بھاتی

۳۲

اکبر کی جو اس بات پہ آئی نظر اس دم
منہ رکھتی تھی سینے پہ تو نیند آتی تھی اس کو

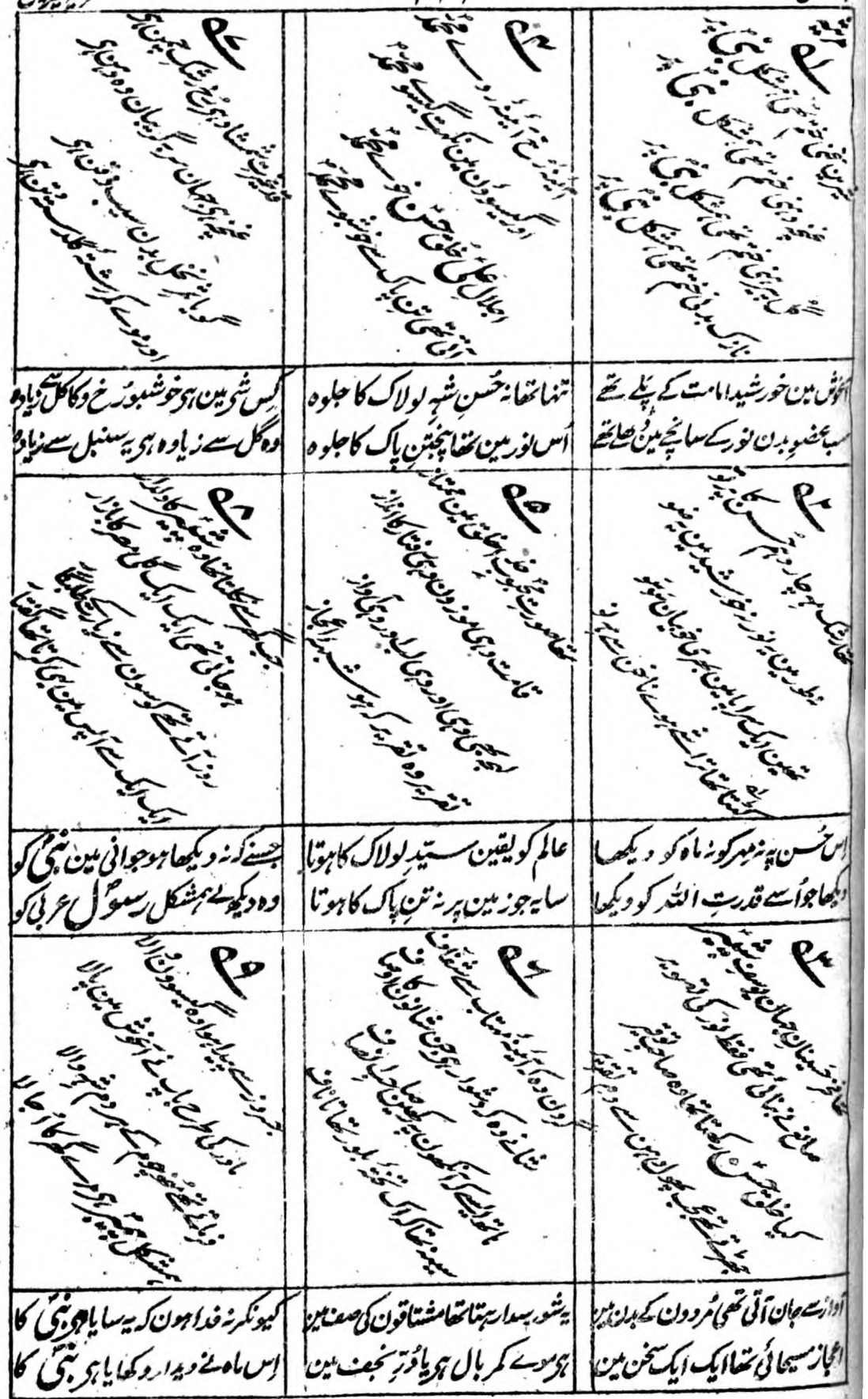

آغوش میں خورشید امامت کے پلے تھے
سب عضو بدن نور کے سانچے میں ڈھلے تھے

تنہا تھا نہ حسنِ شہِ لولاک کا جلوہ
اُس نور میں تھا پنجتنِ پاک کا جلوہ

کس شے میں نہیں خوشبوئے رخ و کاکلِ احمد
وہ گل سے زیادہ ہے یہ سنبل سے زیادہ

اس حسن پہ نہ مہر کو نہ ماہ کو دیکھا
دیکھا جو اُسے قدرتِ اللہ کو دیکھا

عالم کو یقین سیدِ لولاک کا ہوتا
سایہ جو زمین پر نہ تنِ پاک کا ہوتا

جسنے کہ نہ دیکھا ہو جوانی میں نبی کو
وہ دیکھ لے ہمشکلِ رسولِ عربی کو

کیونکر نہ فدا ہوں کہ یہ سایا ہے نبی کا
اس ماہ نے دیدار دکھایا ہے نبی کا

بند ۹

علی اکبر طلب کرتے تھے جس وقت پانی ۔۔۔ گلا خشک تھا لب پہ تھی آہ لرزاں

شہیدوں کی پیاسی جو شوخی دکھائی ۔۔۔ کہ بجلی کو بھی اس کی تاب نہ آئی

بند ۱۰

گلا باپ کا تھا جگر تھا پسر کا ۔۔۔ ہر اک تھا طلب گار پانی کا یاں

ادھر فاقہ اور کربلا کا بیاباں ۔۔۔ ادھر تشنہ لب اور دریا رواں

بند ۱۱

تن نازنیں پر یہ ہاتھ اور یہ مشک ۔۔۔ کہ ہو جس سے ظاہر ہر اک دل کی بیتابی

یہ غنچہ سے ہونٹ اور یہ پیاس کا دکھ ۔۔۔ کہ ہو جائے سوکھا گلے میں ہر اک کے

بند ۱۲

دہان بتا ہاتھ خالی خطا ہاتھ پانی ۔۔۔ ادھر آب دریا ادھر تشنہ کامی

ادھر فاقہ اور کربلا اور دشمن ۔۔۔ ادھر ہاتھ اور مشک اور دل میں تھامی

بند ۱۳

تڑپتے تھے دونوں جو ماں بیٹے بیکل ۔۔۔ نہ تھا ایک قطرہ کہیں آب کا تھا

کہیں باپ کا تھا پسر کا ٹھکانا ۔۔۔ کہیں بیٹے پر تھا پدر کا ٹھکانا

بند ۱۴

بیاباں کا خوف اور شب کی سیاہی ۔۔۔ ہر اک سمت تھی فوج اعدا کی چھائی

ہر اک سو تھا لشکر ہر اک سو سپاہی ۔۔۔ کہیں سے نہ ثابت تھی راہ رہائی

بند ۱۵

سوئے خیمہ آئے جو وہ نیک اختر ۔۔۔ ہوئی بند آنکھیں ہر اک کی یکسر

بچا لو واسطہ ہے اکبر کا صدقہ ۔۔۔ کہا ہائے پانی ہائے پانی

بند ۱۶

بچا لو دوا سے کہ ہے دم کا صدقہ ۔۔۔ ہوا ہے جگر میں بہت آبلہ

مرا حلق و لب ہو گیا ہے کوئلہ ۔۔۔ کہا ہائے پانی ہائے پانی

بند ۱۷

گلے میں ہے سانس جب تک ہے باقی ۔۔۔ نہ ہوگی زباں سے جدا آہ و زاری

کہ ہے ہے سکینہ کی جاں جائے پیاسی ۔۔۔ کہا ہائے پانی ہائے پانی

بند ۱۸

یہ سنتے ہی بیتاب ہو کر اٹھے شہ ۔۔۔ کہ ہے ہے مرا شیر خوار تشنہ لب ہے

ہوئی غش سے بیتاب زینب کی جا تھی ۔۔۔ کہا ہائے پانی ہائے پانی

بند ۱۹

ہوئی غش سے بیدار اک بی بی تھی جا ۔۔۔ کہا ہائے پانی ہائے پانی

ارے بانو کی لاڈلی لاڈو مرا بچہ بلکتا ہے

بند ۲۰

یہ سن کر تھا شاہ زمن کا یہ عالم ۔۔۔ کہ ہر اشک تھا خون دل کا مجسم

نشان ہر قدم پر تھا پیاسے کا ہر دم ۔۔۔ ہر اک گام پر تھا بکا آہ و ماتم

بند ۲۱

اندھیرا تھا ہر سو گھٹا تھی ہوا تھی ۔۔۔ ہر اک برق پر دل میں آہ رسا تھی

ہزاروں بلائیں تھیں ہر سو بلا تھی ۔۔۔ ہر اک گام پر کربلا تھی کربلا تھی

بند ۲۲

انیسؔ اللہ اللہ بیان اس کا کیا ہے ۔۔۔ ہر اک لفظ اس کا مزا دے رہا ہے

یہ کاوش یہ دل سوزیاں جب سے آغاز کی ہے ۔۔۔ ہر اک بند رو رو کے گایا ہے

## رباعی

ہر روز تھا ماتم علی کے در پر ۔۔۔ ہر شب تھا عزا خانہ زہرا گھر گھر

خادم بھی عزادار تھا اکبر اکبر ۔۔۔ فرزند شہ فلک فرشتے اصغر

بند ۲۳

حزیں کو فزوں ہیں مشک کو بیدلوں میں ۔۔۔ ہر اک دل میں ہے داغ ہر اک آنکھ نم ہے

۱۲۶ صدا سے کیا کیا ہوا یار و مددگار پیارا
میدان سے کس محبت سے اٹھا لیا سر اس کا
کس ظالم بے رحم نے اس لال کو مارا
بیٹا وہ سلامت ہے کہ مشکل سے اتارا

۱۲۷ صورت نہ دکھاؤ گے جو اس تشنہ گلو کی
باہوں کو زمین پر جو پٹکتے ہوا ٹھاکے
تڑپی اسی میدان میں بہا دونگا لہو کی
کیا ہاتھ نہیں چھوٹتے پنجے سے قضا کے

۱۲۸ آئی یہ صدا خیمہ میں کر کر کی کہ بابر
اکبر کا بتا دیتا ہو نہیں اور مددگار

۱۲۹ پہنچے جو علی اکبر پر تن سے بہت باہر
دیکھا کہ شہ مظلوم کو حسرت کی نظر سے
اٹھا کے آنکھوں سے لگایا ہوئی آواز بھرائی
پیاسا تو نہ جھٹا باپ سے اور باپ پیارے

۱۳۰ بیٹا یہ پہاڑوں کو گرے دیکھ کا اثر سے
میدان شہادت میں قدم آپ نے مارا
جن آنکھوں کو ان خاک بھری آنکھوں پہ وارا
دیکھیں نہ انہیں آنکھوں سے ہم کیوں کے پیارا

۱۳۱ صحرا میں وہ اک نخل تلے خون میں تر ہو
آغوش میں زہرا کی ترا نور نظر ہو
چلائے شہ دیں کہ سفر کر گئے اکبر
زہرا کی صدا آئی کہ ہاں مر گئے اکبر

۱۳۲ بیٹا کوئی اس نور نظر پر
جاتی کبھی ہاتھ کو مارا کبھی سر پر
اکبر وہ ظفر دور گرا شہ سے جگر پر
بس ہل سکے پیارے کہاں گرتا ہے لاشہ لہو پر

۱۳۳ خاموش انیس اب کہ نہیں طاقت گفتار
غش ہو گئے مجلس میں کئی شہ سے عزادار
جانکاہ ہے یہ بات فرزند کا ہو قتل اس طور
روتی ہے بحر و بر میں اکبر پہ ہزاروں

۱۳۴ واحسرت و درد اکبر عجب عنچہ دہان مرد
این ماتم سخت است کہ گوید جوان مرد

۱۳۵ سلام
سلامی چو شد سوئے گودر سکینہ
ہم آنجا کہ بیٹھی ہیں اکبر کا ماتم سا کیا ہے
سلامی چو شد سوئے زینب آنسو بھرے اور بھائی کا ماتم سا کیا ہے
جگر میں داغ ہیں یا کیفیت لالہ کی کیا ہے
سلامی چو شد سوئے لیلا کہ مرثیہ میں یہ بیٹا کا ماتم سا کیا ہے
مرید بلک کر یا باغ میں بلبل چہکتا ہے
بچھڑ کے بیٹے سے لیلا کی راہ سے جو سوچ کر حضرت
دگر نہ رہبر عالم کہیں راہ کو دیکھ کر شہ نے
کہا جب آسمان کو دیکھ کر اکبر نے یہ کہا تارا چمکتا ہے
علی اکبر از آن رو مضمحل بابا جان میرا
کہ اصغر اے نشانی بیٹا جان میرا
سکھے میں سانس تو نے سے پانی نا چلتا ہے

۱۱۸

لختِ جگر اکبر مضطر جو حزیں تھا
دو ہو گیا شمشیر جو حیدر سے نہ یاری
اک برچھا جو سینہ پہ لگا دور سے کس کا
ٹھہرا لیں کلیجے سے جو اس تیر کو ہاری

۱۱۹

اک معجزہ موسیٰ عمران بھی دکھاتے
ٹھہرا تھی کہیں اور کہیں قبضہ میں وہ شمشیر
بجلی سی کبھی میان تو کبھی دامن زیں تھی
گہ دوش پہ گہ زیر سپر زانوئے زیں تھی

۱۲۰

تلوار لگاتے تھے جو ہر صف پہ وہ بے باک
ٹھہرا ہوں کسی سمت تو بڑھتے تھے کسی سمت
شعلہ تھا کبھی برق تھا کبھی باد بہاری
ہر رخ پھیرے تھے وہ جو قدر انداز بڑے تھے

۱۲۱

غل تھا کہ کسی لوں میں کہ ہم گور غریباں
شعلہ ہے وہ شمشیر کہ ہے برق درخشاں
چلاتے تھے پھرتے تھے ہر اک سمت دمادم
یلغار وہ تھی حملہ کاری تھی وہ شمشیر

۱۲۲

ہر وار پہ اک کوہ صلابت تھا زمیں پر
شمشیر کے پانی پہ تھا جوہر کا گماں گرد
ٹکڑے کیے یوں ڈھال کے کٹتے تھے سپر پر
پیغام نہ کھلتا تھا کبھی جز سر و تن کو

۱۲۳

دو رو کے یہ کہتے تھے ابھی سید ذیشاں
اک ظلم کی برچھی جو لگی سینے پہ ناگاہ
دل تھام کے فرمانے لگے شاہ کہ یا اللہ

۱۲۴

بر چھی کو وہ اس شیر نے کھینچا جو لگا تھا
پر ڈوب گیا خون میں وہ چھاتی سے پینا
دی باپ کو آواز کہ ای شاہ مدینا
بر چھی سے جگر چھد گیا ہوتا ہے پسینا

۱۲۵

آواز یہ سنتے ہی حمایت ہوئی غالب
جلاّد کے کہنا سے کھلے بند زرہ کے
بر چھی سے ہوا زخم جگر پار سناں کے
سینہ سے لہو بہنے لگا بہر خدا کے

۱۲۶

میدان میں یہ شور ہوا گر کہ نہ دنیا
لاشوں میں کہیں لاش مصدر کو نہ پایا
ڈھونڈھا کیے ہر طرف کہ ہمسر کو نہ پایا
غازی کی کہیں خاک برابر کو نہ پایا

---

اک حشر کا عالم تھا غضب جنگ ہوئی تھی
افراط سے کشتوں کے زمیں تنگ ہوئی تھی

فردوس میں جنت کا محل ملتا ہے تم کو
کیا دیکھیے اس جنگ کا پھل ملتا ہے تم کو

تھا کون اٹھاتا جو زمیں سے انھیں اکر
اٹھ کر کبھی دو ڑے تو گرے ٹھوکریں کھا کر

آلودہ بخوں کھنچکے جو برچھی کا پھل آیا
کٹ کٹ کے جگر سینے سے باہر نکل آیا

دریا پہ گئے جھک کے کبھی چاہ کو دیکھا
لیکن نہ کہیں جلوہ گر اس ماہ کو دیکھا

---

۱۱۸ بمعنی اژدہا ۱۲ منہ
۱۱۹ ہندی میں اسے کرد کہتے ہیں ۱۲ منہ

۱۰۹
...ں خوش ہے ہر اک بندۂ بے کار سے کہا ہے
...دیوان ہے جو اپنی سگ دار سے کہا ہے
خاقان نے اور فوج سے سردار سے کہا ہے
قنبر بھی غلام ایک ہی جرار سے کہا ہے

اس گھر کے وہ محتاج ہیں جو صاحبِ ہیں
اللہ کے ہاتھوں کے سبھی دست نگر ہیں

۱۱۰
ہیں فاتحِ خیبر و احد و خندق و خیبر
ان ہاتھوں سے مارا گیا مرحب سا دلاور
اک ضرب میں کاٹا سرِ عنتر کو سر معرکہ
دو ٹکڑے کیوں سے پھاڑ کیا کفر کا لشکر

منصور و مظفر رہے تائید احد سے
کھیبر میں سر لات کو توڑا ہی لکد سے

۱۱۱
...ہ ہیں بخشی ہے وہ تاثیر دعا میں
کونین کو بخشیں وہ غنا دست عطا میں
قائل ہیں عرب جنگ و ہجر اس کے ثنا میں
روباہوں کے بلوے سے تردد ہیں کیا ہے

کھانے کی نہ پروا ہی نہ پانی کی ہوس ہے
میں وہ ہوں جسے مرگ جوانی کی ہوس ہے

۱۱۲
...ر رہے ہیں ہم جنگ میں
...ر سے کئی بار لڑے ہیں
...ہیں ہم کو دبڑے ہیں
...ہم شیر ہیں اُس شیر کے جو شیرِ خدا ہے

کیا آگ تھی اُس شعلۂ پُر قہر کے اندر
چنگاریاں اُڑ اُڑ کے گریں نہر کے اندر

۱۱۳
...ہی ہے یہ دستِ شجاعت کی نشانی
...ہیں ہم سے کئی بار ہوئی ہے
...ہیں ہم سے کئی بار ہوئی ہے
...ہم شیر ہیں اُس شیر کے جو شیرِ خدا ہے

جاتے ہی وہ شمشیر نہ پھرتی نظر آئی
اک برق سی ہر غول پہ گرتی نظر آئی

۱۱۴
...ہیں ہم سے کئی بار ہوئی ہے
...ہیں ہم سے کئی بار ہوئی ہے
...ہیں ہم سے کئی بار ہوئی ہے
...ہم شیر ہیں اُس شیر کے جو شیرِ خدا ہے

جاتے ہی وہ شمشیر نہ پھرتی نظر آئی
اک برق سی ہر غول پہ گرتی نظر آئی

۱۱۵
...ہیں ہم سے کئی بار ہوئی ہے
...ہیں ہم سے کئی بار ہوئی ہے
...ہیں ہم سے کئی بار ہوئی ہے
...ہم شیر ہیں اُس شیر کے جو شیرِ خدا ہے

جاتے ہی وہ شمشیر نہ پھرتی نظر آئی
اک برق سی ہر غول پہ گرتی نظر آئی

۱۰۱

عیسیٰؑ کو نہ موسیٰؑ کو نہ آدمؑ کو ملا ہے
جو فضلِ الٰہی سے شرف ہمکو ملا ہے

۱۰۲

قدسی ہین معرّف سحر و شام ہمارے
جو عرش پہ لکھے ہین وہ ہین نام ہمارے

۱۰۳

قرآن کو جو پوچھو تو وہ حصہ ہے ہمارا
توریت اور انجیل مین قصہ ہے ہمارا

۱۰۴

ناری ہے وہ اس گھر سے جو الفت نہین رکھتا
عالم مین کوئی ہم سے فضیلت نہین رکھتا

۱۰۵

عالم پہ ازل سے ہے عنایات ہماری
ہے خلقتِ آدمؑ کا سبب ذات ہماری

۱۰۶

پتھر کو کریں موم بلا لیویں شجر کو
ٹکڑے کریں انگلی کے اشارے سے قمر کو

۱۰۷

خورشید کو رجعت ہو وہ اعجاز بیان ہین
قرآن زبان جسکی ہے ہم اسکی زبان ہین

۱۰۸

اگر تختِ ثریٰ اوجِ ثریا پہ کبھی ہین
یاں ہین کبھی اور طارمِ اعلا پہ کبھی ہین

۱۰۹

اللہ کے ہم ظاہر و باطن مین ولی ہین
گر سترِ خفی اسکے ہین اور گاہ جلی ہین

۹۱

کیسے کا نشان اور یہ پیشانی انور
طالع سر اقدس ہے کہ تاج سر داور
حقا کہ یہ ہی تاج سر افسر اکبر
دیکھا ہے تو کوئی فلک اطلس پہ اختر

۹۲

ہے جسکی ہر اک گوشے پہ قربان دل شمس
وہ دیدۂ و ابرو ہے کہ خورشید کی تنویر
دو در ہیں خجالت سے نہ وا ہوتے ہیں جس سے
کعبہ ہے کہ ہے خانۂ یزدان کی تصویر

۹۳

ہے جسکی ہر اک گوشے پہ قربان دل شمس
وہ دیدۂ و ابرو ہے کہ خورشید کی تنویر
دو در ہیں خجالت سے نہ وا ہوتے ہیں جس سے
کعبہ ہے کہ ہے خانۂ یزدان کی تصویر

۹۴

بسر و چشم نکلتوں سے نکلے نہ ہیں بالے
خط قد ابھی بھولے سے چھلے نہ ہیں پالے
موسم بھی ابھی لڑکپن کا بدلے نہ ہیں پالے
ہاتھوں میں حنا یاد کی مَلے نہ ہیں پالے

۹۵

پیسہ ہے کہ خفتہ ہے ذہن عقل ہے یا ان کم
لاکھوں کی کمائی ہیں نہیں دیکھا یہ عالم
دانتوں کی چمک دیکھ کے ہنگام تبسم
اشکوں کی طرح آنکھ سے گرجاتے ہیں موتی

۹۶

بینی کہ ہے گردن و بازو پہ ہے یکساں
ساعد کی ضیا دیکھ کے موتی ہے عرق میں
بازو سے ہے ہمتا کی قمر ہیں رہ و پیش
یہ ہنکلیاں روشن ہیں کہ شمعیں ہیں عرق میں

۹۷

سینہ ہے کہ صیقل زدہ آئینہ ہے یکساں
فرد اس میں ہے ہر دم ہویدا کی طرح نور
کب بوقلمونی ہے کہ ہے جلوہ گری کا
یاں روشنی طور ہے واں جلوہ گری کا

۹۸

دیکھے جو اسے علم کے گنجینے کو دیکھے
اس سینے کو دیکھے تو نہ آئینے کو دیکھے
ضو ایسی نہ آئینۂ مہتاب میں دیکھی
مخمل نے یہ نرمی نہ کبھی خواب میں دیکھی

۹۹

تابش میں جو دندان شکن برق ہوئے ہیں
دریائے خجالت میں گہر غرق ہوئے ہیں
ناخن نے دکھایا جو رخ جلوہ گر اپنا
شرما کے مہ نو نے جھکایا ہے سر اپنا

۹۶

ستارے جبیں اسپند جو سارے تو بجا ہے
تاروں کو فلک انپہ اُتارے تو بجا ہے
روشن جو زمیں ہے تو یہ پرتو ہے انھیں کا
جو راہ خدا میں ہے وہ پیرو ہے انھیں کا

۸۴

نکلے جو خیمے سے پدر ساتھ پسر کے نکل آیا
خورشید بھی ہمراہ قمر کے نکل آیا

۸۵

نورِ رخِ احمدؐ جو دوبارا نظر آیا
خورشید جہانتاب ستارا نظر آیا

۸۶

زلفون مین کرو غور ذرا رخ کی ضیا کو
دیکھو شبِ معراج مین محبوبِ خدا کو

۸۲

گھوڑے پہ جو حضرت شہِ والا کو چڑھایا
فرزند نے والد سے نبی کو یاد دلایا
کس مصطفےٰ صاحب سے حضرت ہوئے اکبر
شبیہ پیمبر ہے شہِ والا تبار اکبر

۸۳

کہتا دلِ بیتاب کو سمجھاتے تھے شبیہ
ہر گام پہ مڑ مڑ کے ٹھہر جاتے تھے شبیہ

۸۴

کیسوے رسا روے دل افروز بہم ہے
کیا قدرتِ حق ہے کہ شب و روز بہم ہے

۸۷

اے نورِ بصارِ حسنین و حسن و حسین آ
وہ کہتا تھا تکلیف بس اب یہ نہ کر آ جا

۸۸

چلائے کہ بھیا اب کبھی جیتا نہ پھروں گا
کیون لعلِ بدخشان سے تجھے دیکھ نہ لوں گا

۸۹

دنیا مین سدا کس کی رہی ہے نہ رہے گی
یہ بات کسی سے نہ کہی ہے نہ کہے گی

۸۰

ہنگامِ وداع آپ سے بیٹا نہ چھٹے گا
ہاں ہاں کہو ایسا کہ کلیجا نہ پھٹے گا

۸۱

ہمکو جو اجل کا نہ پیام آئیگا بابا
پھر آپکی خدمت مین غلام آئیگا بابا

۸۲

یہ جنگہ گری اور سمر کے پرتو مین نہین ہے
ابرو مین خم اور خم ہے وہ تیور مین نہین ہے

۸۳

شانِ نبوی عزت و توقیرِ حسینی
نیزہ جو حسن کا ہے تو شمشیرِ حسینی

۸۴

دارثِ ہے رسولون کے تبر کی مین یہ موجود
عمامہ محبوبِ خدا خود سرِ یہ موجود
آدم کا کمر بند ہے یہ خود سرِ یہ موجود
پیراہنِ یوسف ہے زرہ حضرتِ داؤد

۸۵

طاقت جو ہو بازو مین تو کیا گرز کا لینا
دشمن جو ہو میدان مین تو کیا گرز کا لینا
ذرون مین ہے نظر اسکے تو کیا گرز کا لینا
گرز اسکی ہے ہیبت کی سلیمان کی نمد ہے

۸۶

کہتے تھے مسلمان کہ رسولِ عربی ہین
چلائی تھین یہ بان کہ سلمان کہ نبی ہین

۸۷

کیون لعلِ بدخشان سے تجھے دیکھ نہ لوں گا
وہ کہتا تھا تکلیف بس اب یہ نہ کر آ جا

۸۸

یہ سلسلہ رنج و محن و درد کا کب تک
ہاں ہاں کہو ایسا کہ کلیجا نہ پھٹے گا

۸۹

دنیا مین سدا کس کی رہی ہے نہ رہے گی
یہ بات کسی سے نہ کہی ہے نہ کہے گی

۹۰

دنیا مین کوئی آج نہین ثانیِ اکبر
یہ شاہ و وجیہ سا کبھی پایا نہ پھرا
یوسف کی زلیخا سی کہ یعقوب سا بابا
خوشرو ہے پیمبر سے پیمبر سا ہے اکبر

۷۶
لاش اکبر کے حضور امام کی دونوں بہنوں کا آنا
کہتی ہین بہنیں بھائی کو اگر رو نہ سکین ہم
خود جا کے بھائی لاش کو لے آئین ہم
دن بھر تو ہم نے صبر کیا ہے کہ رات کو
بھائی کا منھ دیکھ کے روئین گی ہم

۷۷
فرمان امام کہ بہنین اکبر کی لاش پر نہ روئین
سب سے یہ کہتے تھے شہ دیں اور اکبر کو دیکھ کر رو نہین یار
فکر ہے بی بی کو سب کی اور اکبر کو رو نہین یار
ایسی مری اولاد سے یاری کی ہو اولاد

۷۸
بہنون کا بھائی کی لاش پر آنا
بہنین نہین یا گود کا پالا نہین کوئی
شبیر کا کیا روکنے والا نہین کوئی

۷۹
بہنون کا بھائی کی لاش پر آنا
کیا اس لیے روکا تھا برادر سے پدر نے
بیٹے مرے کیا تھے علی اکبر نہین تو کیا ہین
سو ایسے پسر کو کہہ یہ زہرا کی فدا ہین

۷۶
لوٹ کے کوئی نہ آئے گا اب سفر سے خبردار
بہنون سے خبردار بیبیون سے خبردار
لوٹ کے کوئی نہ آئے گا اب سفر سے خبردار
بہنین اسد اللہ کی چادر سے خبردار

۷۷
اسوقت کس سے بیچ مین بہنین ہین بھائی کی جدائی
منظور نہین گود سے بھائی کی جدائی
کیا بی بی کی اولاد سے ہے نیزہ انی کی کمائی
دنیا مین وہ بیٹے ہین جو بھائی پہ کٹا دین

۷۸
بہنون کا بھائی کی لاش پر آنا
میدان مین حضرت کے لیے جان کا کھونا
وہ چاہنے والے تو ہین سب قربتین سوتے

۷۶
کیون روتے ہو اے لال جھکائے ہوئے سر کو
دیکھو تو ادھر ابتو نہ روکو گے پدر کو
فرزندون کے مرنے سے ہلاکت کے قرین ہے
معلوم ہوا ہوش مین اسوقت نہین ہے

۷۷
کس در سے فریاد و بکا کرتی ہین آنان
سن لیجیے بیٹی کا گلہ کرتی ہین آنان

۷۶
تسلیم ہو اے شہ دو سرا بیٹا جو نہ ہو
سینون کو لگا لیجیے کلیجون سے جدا اب
اکبر کا کفن لگ کے گلے کیا مجھے اچھا لگتا ہے
بھائی کو بہنون سے جدا کرتی ہے قضا اب

۷۷
بہنون کی حضرت زہرا کی قبر پر فریاد
روتی ہوئی قبرون پہ گئین بی بی کی بہنین
کی عرض یہ صدقے گئی اکبر کی بہنین
صدقے علی اکبر کی بہنین کو بھی بخشے تقصیر

۷۶
روئی جو لپٹ کر قدم شہ سے بہن اکبر
اکبر ابھی لگی پیٹنے منھ گھونگھٹ کو الٹ کر
کیون آپ ہوے مستعد جنگ یہ کیا تھا
روکا تھا جو اکبر کو وہ جھگڑا ہی جدا تھا

۷۷
اسطرح کے مرنے مین بڑا نام ہے بیٹا
ہان شیرون کے بچون کا یہی کام ہے بیٹا

۶۴

کیوں ان کی بلا لیکے نہ پہلے جو موئی ہیں
سب لوگ تو ان کے ہوئے کوئی نہ موئی ہیں

۶۵

بے میری اجازت جو سدھارے کو چلے ہیں
پوچھے تو کوئی کس کی مراد دن کے پھلے ہیں

۶۶

بھیگیں جو مسیں موت کا پیغام یہی تھا
آغاز خطِ سبز کا انجام یہی تھا

۶۷

تیار جنازہ مرا کر لیں تو سدھاریں
ہاتھوں سے مجھے قبر میں دھر لیں تو سدھاریں

۶۸

دل بند کلیجے سے جدا ان نے کیے ہیں
اس لال پہ دو لال خدا ان نے کیے ہیں

۶۹

سرسبز ہو جو نخل اُکھاڑا نہیں جاتا
ہاتھوں سے چمن اپنا اُجاڑا نہیں جاتا

۷۰

ماں کی یہی مرضی یہی بابا کی خوشی ہے
زینب کا تو گھر قبر ہے اور قبر ہی گھر ہے

۷۱

زینب کا تو گھر قبر ہے اور قبر ہی گھر ہے
ماں کی یہی مرضی یہی بابا کی خوشی ہے

۷۲

کیوں ان کی بلا لیکے نہ پہلے جو موئی ہیں
سب لوگ تو ان کے ہوئے کوئی نہ موئی ہیں

۷۳

بے میری اجازت جو سدھارے کو چلے ہیں
پوچھے تو کوئی کس کی مراد دن کے پھلے ہیں

۷۴

بھیگیں جو مسیں موت کا پیغام یہی تھا
آغاز خطِ سبز کا انجام یہی تھا

۷۵

تیار جنازہ مرا کر لیں تو سدھاریں
ہاتھوں سے مجھے قبر میں دھر لیں تو سدھاریں

۷۶

دل بند کلیجے سے جدا ان نے کیے ہیں
اس لال پہ دو لال خدا ان نے کیے ہیں

۷۷

سرسبز ہو جو نخل اُکھاڑا نہیں جاتا
ہاتھوں سے چمن اپنا اُجاڑا نہیں جاتا

۷۸

ماں کی یہی مرضی یہی بابا کی خوشی ہے
زینب کا تو گھر قبر ہے اور قبر ہی گھر ہے

۵۵۸

خوشنودی خالق جو مجھے مدِ نظر ہی
صدقے گئی یہ اُنکی محبت کا اثر ہی

۵۵۹

لائی ہون کمائی کو شہِ عقدہ کشا کی
لے دیکھو لے صورت کو ذرے، ماہ لقا کی

۵۶۰

گو چپ ہی مگر اُسکو قلق مان سے سوا ہی
تیمور مری ہمشیر کا حق مان سے سوا ہی

۵۶۱

ہاتھ آگیا خورشید تو ایسا قمر ایسا
کس بی بی نے پایا ہی گھر ایسا پسر ایسا

۵۶۲

صدقے کیے فرزند پہ بھی سوگ نشین ہی
سمجھیں تو مرا حق ہی نہ سمجھیں تو نہیں ہی

۵۶۳

حق اُنکی محبت کا ادا کرتی ہی بانو
دولت یہی اکبر ہی سو ذرا کرتی ہی بانو

۴۴۶

بچھا ہے کلیجہ بھی اُلٹ دیکھ کر اُن آہ
دامن بھی بہ پیکان ہے میدان کی ہے راہ
دل لیکے یہ کہتے ہیں کہ لو قبر کا گھر ہے
نیزوں پہ لٹو سر کہ یہی اُن کا سفر ہے

۴۴۹

کچھ پھول سے دکھلا کے بہاری ہے جہاں کی
کچھ دھوپ ہے کچھ چھاؤں ہے کچھ آب ہے کچھ خاک
کچھ کھل گئے کچھ کھلنے کو ہیں کچھ ہیں کھلے پھول
کچھ غنچے ہیں کچھ بند ہیں کچھ ہیں ابھی مکھ بند

۴۵۲

بس ہو چکا اب ذکر ہے کیا ہم سفروں کا
کس طرح کٹا کون سا منزل میں پڑاؤ
یہ کون سنے کون کہے کون سنائے
پردیس کی پردیس ہی میں ہے گئی جائے

مجھون نہ کہ غفلت مین یہ کیا ہو گیا مجھے
پالا تھا کسے کون جدا ہو گیا مجھ سے

بلبل کی طرح روتے ہین فریاد و فغان سے
کچھ بس نہین چلتا چمن آرائے جہان سے

پھر وہ دل ہین مرضی معبود ہو جن کا سبب ہو
واں ہم سے بھی پہلے علی اکبر کی طلب ہو

۴۴۷

شربت نے کہا کاش ہمارا بھی گلا تھا
ہوتا نہین یہ داغ کسی ماں کے گلے کا
ہاتھون سے کھٹکتا ہے کسی کا بھی اسطرح کلیجا
کس صبر سے اس راہ مین فرزند کو وارا

۴۵۰

ماتا جو وہان ساتھ اور دیکھے ہین یہ حیرت
ماں باپ کا کیا فرض ہے ہر وقت ہو خدمت
مر جائے کسی کا نہ کسی سے پسر ایسا
جز خضر جو آبی نہین لیکن کوئی دیکھے

۴۵۳

عباس کی ہو گی کسی بیٹے سے محبت
ہو گی کسی بیٹے سے محبت
جب اپنے پسر کے لیے فریاد کرینگے
وہ داغ کلیجے کا مرے یاد کرینگے

ہر دکھ مین ہر اک رنج مین راضی برضا ہین
یہ کام اُنھین کا ہے جو خاصان خدا ہین

آرام جسے دیتے ہین پھاتی پہ سُلا کر
رکھ آتے ہین ہاتھون سے اُسے قبر مین جا کر

۴۵۶

جیتا نہین وہ جسکے مقدر مین ہو دغا
مشکل ہے اگر جسم کی سل چھاتی پہ دھونا
آفت تو ہو فرزند نکالے نہ کسی سے
ارمان کی دلارم ہے اگر جسم بھی کرنا

۴۵۱

مٹی سے بنایا ہے سبو جسکو کمہار نے
اُس گل کو ہے لازم کہ کرے کام بھی ویسا
ارمان جسے ہو کہ ہو دعوی کی بھی ویسی
وہ قبر مین سوتا ہے جو ہو زیر فلک خاک

۴۵۴

فرزند کو غیرون کے ہے کاندھا بھی گوارا
ہو جائیگی پیوند جو کسی شخص کی دختر
کہتے ہین کہ ہے بیٹا ہے وہ ہے بیٹی ہے پرایا
بھولینگے مرے غم مین الم خویش و پسر کا

غربت مین کوئی پوچھنے والا نہین ہوتا
شمعین بھی جلاؤ تو اُجالا نہین ہوتا

مرہم ہے یہی اُن لوگون کے ہر زخم جگر کا

| | | |
|---|---|---|
| ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ |
| ...ستی کا ہو یہ بیٹا ہو تو ایسا ہو پسر ...<br>ہر بات ہے یہ بیٹے کے لیے باپ پر نثار<br>...ین کیا کروں کہ پھر یہ محبت نہ آئی نہیں نہ آئی | ...ہ بیٹی کا خطبہ ہو یہی کہتی تھی ماں<br>...ھوا بیٹا پھر یکسوں تنہا مرا جوان<br>...دھا بنیا باندہ دولھن بیاہ کے آئی<br>...وا بیٹی کی ارمان علی اکبر کی جوانی | ...ر سے محبت کے گلے مجکو پڑے ہین<br>...ی پاس ادب سبطِ نبیؐ پاس کھڑے ہین |
| ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ |
| ...ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>کیون الفت نہین ہوتی مرا ایسا ہو عادل<br>...سوس ہو دیکھے مرا آسان ہو مشکل<br>...ہ اس کے دیکھ کر ہو عجب باپ کا حال | ...بانو نے بھی مرنے سے بھی کیا نہ ڈرا کر<br>کیا اتنی ہو جائے کہ خاطر علی اکبر<br>...ہ پھر بھی نہ مرنے کو تیار کرے گی<br>...بانو نے کیا حکم بھلا اونڈی نہین ٹالی | ...چھ آپ ہی سمجھائیے اس غنچہ دہان کو<br>...گویائی کی طاقت تو نہین میری زبان کو |
| ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ر ہین ہم جاین سو ہو اس کی تو ہو شاد<br>...ہ کیا ماین نے اور اس نے کہ منگو ماین ہو ساری<br>...ہ دیکھیے اب اس نے کہ منگو ماین ہو ساری | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۰۰ | ۱۰۱ | ۱۰۲ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۰۳ | ۱۰۴ | ۱۰۵ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۰۶ | ۱۰۷ | ۱۰۸ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۰۹ | ۱۱۰ | ۱۱۱ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۱۲ | ۱۱۳ | ۱۱۴ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۱۵ | ۱۱۶ | ۱۱۷ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۱۸ | ۱۱۹ | ۱۲۰ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۲۱ | ۱۲۲ | ۱۲۳ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۲۴ | ۱۲۵ | ۱۲۶ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۲۷ | ۱۲۸ | ۱۲۹ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۳۰ | ۱۳۱ | ۱۳۲ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۳۳ | ۱۳۴ | ۱۳۵ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۳۶ | ۱۳۷ | ۱۳۸ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۳۹ | ۱۴۰ | ۱۴۱ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد |
| ۱۴۲ | ۱۴۳ | ۱۴۴ |
| ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد | ...ہ ہو بیٹا ایسے ہین اور ہو ایسا ہو والد<br>...ہ ہو بیٹا ایسے 

۲۸

لو جان لیا ہے کہ جان سے دنیا گذر گئی
ہو جائیگا وداع یہ دم ہے نہ دم کا دم
نزدیک ہے کہ جسم سے ہو جائے جان کم
لو جان لو کہ سب کی مناسب نہیں جانا

۲۹

مر جائینگی گر دیر ہوئی آنے مین بیٹا
دو جانون کا نقصان ہی ترے جانے مین بیٹا
رخصت کا سخن لب پہ نہ لانے مین بیٹا
واں جاؤ تو جاؤ پہ نہ جانے مین بیٹا

۳۰

اک ہم ہوے ایسے کہ کیا صبر پسر کو
اُنسے تو سنبھالا نہین جائیگا جگر کو
ہو ایک تو روئے کوئی ہر ایک کی خاطر
ہر ایک کے لیے ایک جگر چاہیے کہان سے

۳۱

منصف ہو تو دنیا سے سفر کرنے کے دن ہین
راتین یہ مراد دن کی ہین یا مرنے کے دن ہین

۳۲

اگر ہے کہا باپ سے بیان کرو
خادم کو نہ روینگی بھی بی اور نہ مادر
وہ آپ کہینگی کہ فدا ہو مرا دلبر
حضرت سے زیادہ نہین یہ اور نہ وہ بہتر

۳۳

زہرا کی بہو ہین تو وہ بنت علی ہین
جو چاہین سو دین یہ بھی سخی وہ بھی سخی ہین
خود بھیجدین تلوارون مین بیمار پسر کو
تلوارون سے دل کو نہ بچائین نہ جگر کو

۳۴

اور فاطمہ کے لال کو ہاتھون مین لیکر آئے
وہ دین کہ فرض جو فدا آگے نہ پائین
حضرت کو بھی جھوٹا سمجھتے ابھی نہ ہون گے
ممکن ہے کہ بیٹی کی لیں ماں کو بچائین

۳۵

حضرت سے چھپی جان کو بھی وار کرینگی
بچانے مین کبھی دیکھی نہ سنی ہو گی یہ الفت
کیا وہ ہے جو ہر ماں کے لیے جان نہ دیدے
بچانے کے لیے بیٹے کی اک فوج پہ حملہ

۳۶

ٹھہرا کے ہر اک ڈاپے کا جو رنجیدہ ہین اماں
نادان نہین فہمیدہ و سنجیدہ ہین اماں
جو آپ پہ قربان ہو یہ اُس پہ فدا ہین
ٹھہر کے لیے سجادے پہ مشغول دعا ہین

۳۷

ہو ایک تو روئے کوئی ہر ایک کی خاطر
ہر ایک کے لیے ایک جگر چاہیے کہان سے
کیا ذکر خفا ہونے کا خوشنود ہین وہ تو
جان اپنی فدا کرنے کو موجود ہین وہ تو

۳۸

ان باپ کی خدمت کو پسر حق نے دیے ہین
فرزند اگر ہین تو اسی دن کے لیے ہین

۲۱
فرزند کا غم باپ سے ناشاد سے پوچھو
درد کسی صاحب اولاد سے پوچھو

۲۲
جنت میں ہمیں ساتھ نہ لیجاؤ گے بیٹا
کیا چھوڑ کے مادر کو چلے جاؤ گے بیٹا

۲۳
دامن جو وہ پکڑیں تو چھڑا سکتے ہو بیٹا
سمجھا کے دونوں کے راضی کیے جا سکتے ہو بیٹا

۲۴
فرماتے تھے فرزند عنایت ہے خدا کی
دینے میں ہے کیا عذر امانت ہے خدا کی

۲۵
فرزند بھی گھر بار بھی سب نذر خدا ہے
مادر سے کہو باپ تو راضی بر ضا ہے

۲۶
جو ماں کا وہی زینب و لگیر کا حق ہے
یاں پالنے کا حق ہے تو واں شیر کا حق ہے

۲۷
کرتی ہے نظر یاس سے جب دونوں پسر پر
چلجاتی ہے اک ظلم کی برچھی سی جگر پر

۲۸
حق تم پہ ہے زینب کا وہ ہاں رو کے تو رو کے
ہم تکو نہ رو دینگے جو ماں رو کے تو رو کے

۲۹
صدقے کوئی ہوگی کوئی قدموں پہ گریگی
ماں پکڑیگی دامن تو پھوپھی گرد پھریگی

۱۰

اس ملاقات کی صورت تو بتا او
آنکھوں کی بصارت بھی جلا بخش دلاؤ
او لال کبھی خواب میں آ کر ہمیں دیکھو
ماں کے تڑپنے کو ذرا دیکھ تو جاؤ

چہرے سے ردا کا کبھی کونا نہیں چھٹتا
جس روز سے تم چھوٹے ہو رونا نہیں چھٹتا

۱۱

بازو ہیں جو اسی طرح سے مصروف دعا میں
طاقت ہے وہی ناخن بیداد کی تعویذ میں
اس بات میں کیا شک ہے کہ ہیں ہاتھ خدا میں
زور اپنا دکھایا کہ ردا ست کے خم نے

۱۲

اے آنکھوں کی بصارت کے دلانے والے
یوسف کی قمیص آ کے ہمیں منہ پہ لگا دے
بیٹا تیرا بیمار ہے بیمار کی صورت
بٹھلا دیا بیٹے کے بچھڑنے کے الم نے

۱۳

اقرار الم سے ہے جدائی میں ہوا حال
معلوم ہے ہونا تھا یہی کرتے جو یہ سال
اک بھائی کا ہے روح اور اک لال کا صدمہ
کس کس کو خدا رکھے ہے اس چرخ ستم گار

روئے شب و روز جدائی میں پسر کی
آنکھیں بھی ہوئیں نذر اسی نور نظر کی

۱۴

جو نور نظر تھا وہ نظر بند ہوا ہے
ان آنکھوں کے حجرے نہ کھلیں اب تو بجا ہے
یوسف کی قمیص آ کے ہمیں منہ پہ لگا دے
بینائی گئے کیا فائدہ کیا آنکھوں سے حاصل

۱۵

افسوس کہ بینا کی خبر کوئی نہ لایا
ایسا نہیں پھیرا کر بھیا کو گلے سے لگایا
بھلا کر یوسف کا پتا ہی کہیں پایا
پوچھا یہی اک بار کسی نے

۱۶

آقا یہ تصدق سے ہوئے کیا نہ کرم کے
یعقوب کے یعقوب سے گیارہ ہیں بہم کے
آرام مگر دل کو نہ آتا تھا کسی طور
ہر چند کہ یعقوب تھے صابر و غیور

حقا کہ رضا جو ہے خدا وہ شہ دیں تھا
اس لال کو کھویا کہ جو یوسف سے حسین تھا

۱۷

آرام نہ بے گریہ و زاری کوئی دم تھا
رخساروں پہ تھے زخم اور آنکھوں پہ ورم تھا
کیا لطف ہے گر جیتے رہے کھو کے پسر کو
اے جان نکل اب کہ قرار آئے جگر کو

۱۸

یاد آتا ہے جب فرق پہ وہ ہاتھ پدر کا
موقع اسے کہتے ہیں جو ہو کام گزر کا
آ جاتا نہیں ہے وہ زمانہ کسی گھر کا
جاتا نہیں پھیرا کر بھیا کو گلے سے لگایا

اس غم میں کرے صبر نہیں دل یہ کسی کا
ہاں سبط پیمبر کا حسینؑ ابن علیؑ کا

۲
یوسف کو جو بھائیون نے کنوئین مین گرایا
فرقت مین ہوا یعقوب کو اندھا یہ بتایا
رنگ رخ پر نور اڑا اور دیدہ پر آب بھر آیا
دنیا ہوئی آنکھون مین جو تاریک یہ دیکھا

۳
جاتے تھے جو ملنے کو تو ہوتی تھی ملاقات
بیٹے سے ملا تھا تو یہ کہتے تھے پدر سے
جو راہ مین ملتا تھا تو کہتا تھا یہ ہر دم
ملتا نہین کیون ہو گیا یوسف مرا دلبر

۴
دل آب ہوا جاتا تھا فرزند کے غم مین
اب جان نکلتی ہی چلا دے مجھے کوئی
بیٹا تو کنعان مین تھا پدر چاہ الم مین
فرزند سے اللہ ملا دے مجھے کوئی

۵
ہر بین دل افگار کی صورت ہے یہ بیتاب
ہر گام پہ لیتے تھے بلائین سر فرزند
آرام کہان صورت کوئی زیست کا اب ہے
اشک آنکھون سے ہر وقت رواں تھے پسر فرزند

۶
جب شہر مین پاتے تھے نہ اس شیفتہ قد کو
ہر بات پہ روکر یہ دعا کرتے تھے منہ سے
صحرا کی طرف ڈھونڈھنے جاتے تھے پسر کو
فرزند سے کب تک نہ ملے گا مرا فرزند

۷
کنعان مین کبھی باغ مین جاتے تھے ٹہلنے
سایہ مین درختون کے کبھی بیٹھ کے سر کو
اشکون سے کبھی دامن دشت کو بھگوتے
صحرا سے یہ کہتے تھے کہ کب آئیگا گھر کو
دیبا سے یہ کہکر کبھی منھ اشکون سے دھوتے

۸
کہتے تھے کبھی دیکھ کے بیتاب ستارے
کیا ہم سے بھی اے چرخ ستمگار پھرے تو
کہتے تھے کبھی دیکھ کے افلاک کے تارے
گر تیرا پتا ای مرے مہرو نہین ملتا
سب آنکھون کے آگے ہین مگر تو نہین ملتا

۹
افسوس کہ وہ خلق سے بن باپ سدھارے
اب اسکی جدائی کی مجھے تاب نہین ہی
گر دن کے لچکنے سے کمر ہو گئی دوہری
تجمین تو مرا گوہر نایاب نہین ہی
راحت بھی کوئی دم ہی کہ دکھ سہتے ہو بیٹا
جنگل ہی کہ بستی ہی کہان رہتے ہو بیٹا

۱۰
پیرانہ سری یہ ہو تو کیونکر کوئی جیتا
حیرت ہی مرے دیدۂ دیدار طلب کو
گر دن کی کبھی سو گئے بوجھ کر یہ نظر آئے
جلوہ ترا دن کو نظر آتا ہی نہ شب کو

۱۰۱

ہاں ہاں مری بیٹی ہو فدا راج دلارام
یہ بیچنے تو مین گھر سے نکل سکتی نہی باہر
لاشے سے لپٹ کے نہ جدا ہو ویگی مادر
بیٹھو گی مین جس بن مین یہ رہیگا علی اکبر

مسنسان مکان انکا نظر آئے نہ مجکو
اب گھر مین کوئی پھیر کے لیجائے نہ مجکو

۱۰۲

بابا تو نے کہا شاد و نہ غمگین بہادر
رہجائینگی اب خاک سے غربت کی وہ اڑھاد
لیدی جو بڑھکے چھر کے کو چھپاؤ
تکتا علی اکبر کی قسم غیر مین جاؤ

لاتا ہو نہین اس صاحب اقبال کا لاشا
رکھ سکتا ہی یان کوئی مرے لال کا لاشا

۱۰۳

خاموش انیس آنکھ کے آنسو کو بہانا
بیکس کی رفیقون کو شریکون کو رلانا
افسوس کہ فرصت نہین دیتا ہی زمانا
ہی ذات خدا قادر و قیوم و توانا

رکھ اسپہ نظر ننگ نہو کثرت غم سے
مطلب ترے بر لائیگا وہ اپنے کرم سے

۱۰۴

رباعی

بیجا ہی کوشش طلب کو پایا
ہی اپنی اپنی غرض کا سب کو پایا
مطلوب ملا ابن ابی طالب سے
جب شاہ حجاز سب کے مطلب کو پایا

۱۰۵

رباعی

دیکھین جلین عاشق و معشوق و بشر سے
پہلے شہ دین اکبر کے ادھر لاش پدر سے
جنت کو روانہ ہوے آغوش پدر سے
بچھڑے ہی کھیتی اکبر و اکبر سے

چھاتی سے لگا کر پسر ماہ جبین کو
اس درد سے روئے کہ غش آیا شہ دین کو

۹۱

اکبر کی دو عاشق ہیں یہ شیدا ہیں یہ بیکس
دو روز سے ہیں بھوکے تڑپتے ہیں یہ بیکس
فرزند جو ہو ایسا تو مرنا ہے بھلا اس
جس چیز پہ ہٹ کی ہے وہی لیکے ٹلے ہیں
چھاتی پہ مری سوئے ہیں گودی میں پلے ہیں

۹۲

دیکھا ہے تو اس طرح کو بیکس سے جدا کا
ہاتھوں کو ابھی لاؤ تو ہاتھ آتے ہیں کیسوں کو وہ لا کا
ہنستے ہی رہے گا وہ جو ہے آپ کا بیٹا
آرام سے دو دن ہی رہے گا جو ہے آپ کا بیٹا
میدان میں سوار آؤں گا تو لاش بھڑکے پھرے ہیں
ڈھونڈا ہوں کہاں چھپیوں والوں میں مگر ہے

۹۳

دو ہاتھ ہیں بیکار سے بیکس کے ہمارا
وہ ہاتھ قطار سے ہے مشکل کو ہمارا
بیٹھے ہی رہے گو نہ ہو ہاتھوں کا سہارا
سر پیٹ کے چلائے کہ ہے ہے مرا پیارا
دوڑے پہ نہ میدان نہ ڈیرا نظر آیا
دن تھا مگر اس وقت اندھیرا نظر آیا

۹۴

کیا بات ہے بیٹا مرے بیکس کے لاڈلے
گر کر کبھی بیٹھے نہ کبھی ہٹ سے ٹلے
بھائی کی کبھی بیٹے کی بھی ہٹ سے ٹلے
بیٹھے ہی رہے گود میں لالہ کی تو لالہ
ٹھہرا تے ہوئے زمین کی چال سے پہونچے
لاشِ علی اکبر پہ عجب حال سے پہونچے

۹۵

دو بیبیاں خیمے سے نکل آئیں کہ ہے ہے
بکھرے ہوئے بال اور نہ تھمتے تھے یہ آنسو
چلائی تھیں سر پیٹ کے ہائے علی اکبر
ہائے علی اکبر علی اکبر علی اکبر

۹۶

کیا بات ہے بیٹا مرے بیکس کے لاڈلے
گر کر کبھی بیٹھے نہ کبھی ہٹ سے ٹلے
بھائی کی کبھی بیٹے کی بھی ہٹ سے ٹلے
بیٹھے ہی رہے گود میں لالہ کی تو لالہ
لاشے پہ ترے اشکوں سے منہ دھوئے کو آئی
تم مجکو نہ روئے میں تمہیں رونے کو آئی

۹۷

کیا تیری دعا لائی نہ تھا اگر بچانا
تقدیر نے بدلا اس کیا بھی بھوری جان
داری تھی عجب بھائی بھتیجے کی بن آن
سہرا بھی نہ باندھا کہ یہ ہے ہے غضب ان

۹۸

تم گھر میں نہ جاتے تھے کبھی سامنے میرے
اب کون اٹھائے گا بھلا جانے کو تمہارے
آرام بہت کم مری قسمت میں لکھا تھا
پیری میں یہ ماتم مری قسمت میں لکھا تھا

۹۹

کیوں لاش پہ اکبر کے یہ ہے ہے ہے مچی ہے
بابا تو نہ تھا ایسا کہ جو ہر وقت نہ بولے
ہر بھی تو نہ لالہ کے برابر میں ہوئی ہے
ہر بیٹا یہ قباخوں میں سب بھر گئی بیٹا
ملنے کو نہ ہمشکل پیمبر سے نکلتے
تم تن سے نکلتا تو نہ ہم گھر سے نکلتے

۸۴

ہر گوشہ صف میں اہل جہاں تھی تو اور تھی
جلاد تھا جو خلق کا جاں تھی تو اور تھی
ہر وصف کو فگار کرے کاں تھی تو اور تھی
گھر سے بھی کم نکلتی تھی تلوار تلوار

۸۵

دشت سے تا بہ عالم بالا ہجوم تھا
تھا آٹھ میل گرد کا عالم ہجوم تھا
تھوڑوں کے ہاتھ میں نہ قلم تھا ہجوم تھا
کوشوں میں کم نہ تیغ نہ تھی تیر تھا ہجوم

۸۶

ہر سمت سنگ صاف کا میدان تھا سپاٹ
ٹیلا نہ تھا کہ جس پہ چڑھے کوئی بن کے لاٹ
ہموار تھا یہ دشت کہ ہموار تھا یہ ٹاٹ
ٹھوکر کا نام تھا نہ کہیں تھا کہیں کھاٹ

۸۷

ہر سمت ایک نہر تھی خوں کی رواں تھی
ہر موج خوں سے غرقہ شناور کشتی
ہر گام پر تھی لاش کہیں تھی کہیں تھی
ہر سو زمین پٹی تھی کہیں تھی کہیں تھی

۸۸

ہر سمت تھی زمین پہ گرد سیاہ کی
ہر ذرہ خاک تھا کسی کوکبہ کی
ہر ریگ تھی کسی کے علم کی کھبی کی
ہر سنگ تھا کسی کے جگر کی گرہ کی

۸۹

ہر سمت تھی زمین پہ گرد سیاہ کی
ہر ذرہ خاک تھا کسی کوکبہ کی
ہر ریگ تھی کسی کے علم کی کھبی کی
ہر سنگ تھا کسی کے جگر کی گرہ کی

۹۰

ہر سمت تھی زمین پہ گرد سیاہ کی
ہر ذرہ خاک تھا کسی کوکبہ کی
ہر ریگ تھی کسی کے علم کی کھبی کی
ہر سنگ تھا کسی کے جگر کی گرہ کی

۹۱

ہر سمت تھی زمین پہ گرد سیاہ کی
ہر ذرہ خاک تھا کسی کوکبہ کی
ہر ریگ تھی کسی کے علم کی کھبی کی
ہر سنگ تھا کسی کے جگر کی گرہ کی

۹۲

ہر سمت تھی زمین پہ گرد سیاہ کی
ہر ذرہ خاک تھا کسی کوکبہ کی
ہر ریگ تھی کسی کے علم کی کھبی کی
ہر سنگ تھا کسی کے جگر کی گرہ کی

۹۳

ہر سمت تھی زمین پہ گرد سیاہ کی
ہر ذرہ خاک تھا کسی کوکبہ کی
ہر ریگ تھی کسی کے علم کی کھبی کی
ہر سنگ تھا کسی کے جگر کی گرہ کی

۹۴

ہر سمت تھی زمین پہ گرد سیاہ کی
ہر ذرہ خاک تھا کسی کوکبہ کی
ہر ریگ تھی کسی کے علم کی کھبی کی
ہر سنگ تھا کسی کے جگر کی گرہ کی

۹۵

ہر سمت تھی زمین پہ گرد سیاہ کی
ہر ذرہ خاک تھا کسی کوکبہ کی
ہر ریگ تھی کسی کے علم کی کھبی کی
ہر سنگ تھا کسی کے جگر کی گرہ کی

۹۶

ہر سمت تھی زمین پہ گرد سیاہ کی
ہر ذرہ خاک تھا کسی کوکبہ کی
ہر ریگ تھی کسی کے علم کی کھبی کی
ہر سنگ تھا کسی کے جگر کی گرہ کی

۹۷

ہر سمت تھی زمین پہ گرد سیاہ کی
ہر ذرہ خاک تھا کسی کوکبہ کی
ہر ریگ تھی کسی کے علم کی کھبی کی
ہر سنگ تھا کسی کے جگر کی گرہ کی

۹۸

ہر سمت تھی زمین پہ گرد سیاہ کی
ہر ذرہ خاک تھا کسی کوکبہ کی
ہر ریگ تھی کسی کے علم کی کھبی کی
ہر سنگ تھا کسی کے جگر کی گرہ کی

۹۹

ہر سمت تھی زمین پہ گرد سیاہ کی
ہر ذرہ خاک تھا کسی کوکبہ کی
ہر ریگ تھی کسی کے علم کی کھبی کی
ہر سنگ تھا کسی کے جگر کی گرہ کی

۱۰۰

ہر سمت تھی زمین پہ گرد سیاہ کی
ہر ذرہ خاک تھا کسی کوکبہ کی
ہر ریگ تھی کسی کے علم کی کھبی کی
ہر سنگ تھا کسی کے جگر کی گرہ کی

۷۴
بڑھ کر جو ہوا سینکڑوں بھالوں کو سنبھالا
اور قبضے پہ ہاتھوں کے سواروں نے سنبھالا
تلوار کو اکبر نے کہا عالم بالا سے
دہشت سے ہوا عالم بالا وبالا

۷۵
بجلی کی تڑپ فوج کو دکھلاتی تھی تلوار
مند جاتی تھیں آنکھیں جو چمک جاتی تھی تلوار

۷۶
اک ہاتھ میں تھی برچھی اک ہاتھ میں تلوار
ہر وار سے کرتا تھا صفیں صاف کو تیار

۷۷
بجلی سی چمکتی تھی جو تلوار کسی پر
ہوتا تھا سر و دوش جدا دست کسی پر

۷۸
تلوار کا وہ وار وہ برچھی کا وہ پرتو
ہر ایک کو تھا موت کا دھوکا یہ ہے وہ تو

۷۹
طاؤس خیال اس کی سواری کو نہ پایا
بیان سے جو گویا وہ اس عرصہ میں آیا
نظروں سے جو چھپتا گاہ ظاہر گاہ پنہاں
ہر سمت نظر آیا کبھی یہاں کبھی وہاں

۸۰
کیا عزم تھا اللہ رے جرأت رے دلاوری
اڑتے ہوئے طائر کی اڑا دیتا تھا پری
لڑنے میں نظر آئی صف دشمناں شکاف
پھرتی تھی وہ تلوار میں بجلی کی چمک صاف
معلوم ہوا آگ نیستاں میں لگا دی
اعدا کو سنبھلنے کی بھی فرصت نہ ذرا دی

۸۱
اس صف سے کہا ماروں یہ آیا جو پلٹ کر
چلاؤں کو جھکاتا تھا لگاتا تھا جو ہٹ کر
صفدر کے لگا ہاتھ جو کوئی پیٹھ پہ ہٹ کر
نیزوں کی طرح تیغ لگی بھالے کی کٹ کر

۸۲
قبضے میں اسی صاحب جوہر کے قضا تھی
آئی وہ ادھر کو تو ادھر جان ہوا تھی
اڑتا ہوا ایوں فوج کے انبوہ سے نکلا
معلوم ہوا کبک دری کوہ سے نکلا
کچھ ہو نہ سکا جنگ میں ناوک فگنوں سے
قبضوں سے کمانیں تھیں جدا ہاتھوں تنوں سے

۶۴
دونوں طرف سے شور صف آرائی کی آئی
کس کس کے نام لکھے قلم اس کی لڑائی
کس شخص نے نہ جان کی بازی لگا دی

۶۵
اصغر پہ بھی کمان کو زہرا کے لال نے
ہمراہ تیر بھیجے کمان کے اچھال نے
شیروں کا جی جو خوف سے پانی ہوا گیا

۶۶
باطل کے سوا حق کا کہو نام کہاں تھا
یہ دین یہ آئین یہ اسلام کہاں تھا
حضرت سے کبھی جان کو پیارا نہ کرونگا

۶۷
یوں فوج کی طرف سے ہوا خلق میں جاری
لازم ہے صداقت تمہیں یا شاہ گذاری
چلتی ہے لہو کی کہیں تلوار ہماری

۶۸
ہم وہ ہیں کہ تنہا ہی ہزاروں سے لڑے ہیں
یہ صبر کے جوہر ہیں کہ خاموش کھڑے ہیں
ان بازوؤں میں زور ہے خیبر شکنی کا

۶۹
اعدا سے یہ کہتا تھا دلاور ہوا برہم
فرمایا کہ پھر دھیان نہ بیٹے اور نہ بھتیجے ہم
یا ہاتھ قلم ہو کے گریگا کہ علم ہو

۷۰
دریا پہ بلا خیز کی موجیں نظر آئیں
اس سطح پہ سطوت کی بھی خوفیں نظر آئیں
تلواروں کی چمکی تھی کبھی بالا کبھی زیریں

۷۱
پانی نہ تمھیں دین تو ٹہری بے ادبی ہو
آتا ہی ہمیں رحم کہ ہمشکل نبی ہو
کثرت کے سبب سایہ کو جا گہ نہ کہیں تھی

۷۲
اعدا سے یہ کہتا تھا دلاور ہوا برہم
فرمایا کہ پھر دھیان نہ بیٹے اور نہ بھتیجے ہم
آگے کسی جوان کو نہ بھیجیں شہ عالم

۷۳
تلواروں سے گرم دم ہوا قتل کا میدان
ملبوس ہیں سب سرخ کہ ہے خون سے طوفان
گرمی سے ہوا خشک زبان بحر نیستان

۷۴
حضرت سے کبھی جان کو پیارا نہ کرونگا
جینے کے لیے ننگ گوارا نہ کرونگا
اٹھتا تھا دھواں یہ کہ سیہ رنگ علم تھے

۷۵
ابر گرد فلک گوکہ بہت شور بار تھا
وہ صف نہیں جس میں کہ نہ تلوار کا وار تھا
کیا ہیں نہ جگر دار نہ جگر دار نہ جگر دار

۷۶
خادم ہوں کہ آقا دل معرکہ آرا
ہر ایک کو ہے جنگ کا وہ شوق کہ بیتاب
ہر شخص تھا مشتاق کہ ہو پہلے شہادت

۷۷
ہر صف سے چلے تیر بسم تشنہ دہان پر
دو لاکھ جوان ٹوٹ پڑے ایک جوان پر

۵۵

بولون کسنے لگے بیبیون سے اکبر گلفام
اسپر بھر کر وہ صبر و ضبط کا ہے نام
در پیش ہین ابھی جو مشکلات ہین ایام

پر سامرا دیکر شہ ابرار کو رونا
اب ساتھ ہمین اور علمدار کو رونا

۵۸

بابا تو نے کہا جاؤ بھائی کو بلا لون
کیونکر تری تعظیم سے اٹھا دہ برس تک جیتے بابا
کھولون اسے اٹھا دہ برس تک جیتے بابا
ہین دل کو سنبھالون کہ کلیجے کو سنبھالون

ٹھہرو کہ دم اکھڑا ہوا سینے مین ٹھہر جائے
ایسی نہ کرو بات کہ مادر ابھی مر جائے

۶۱

ہوش ہو کے بھلا جیتے بابا کا ہو کلیجا دلاور
سب سر ہے گئے دست تہ جرم سیہ ابرار
اعدا سے کہا جا کے کرا دے ذرہ اختیار
یا بار سے شفیع ہین کونین کے مختار

جو ہر ہین جو انمین وہ زمانے پہ عیان ہین
تیغ اپنی نہ کھینچو کہ یہ خود سیف زبان ہین

۵۹

ان بیبیون سے اور لیے فرزندون کو ساتھ
اکبر نے کہا حشر کا ہے آج فاطمہ
تم رونہ نہ بیٹے کے لیے فاطمہ روئے

پر دل مین جو ٹھانی ہے وہ کر جائینگے ہم بھی
بابا نہین جینے کے تو مر جائینگے ہم بھی

۶۲

کہتے تھے کہ ہو جائے اگر چرخ بریں پاک
فرماتے ہو خالق زمین ہو تی نہ افلاک
کس نفس سے کہتے ہو یہ الفاظ کہ ہو شرم سے غلطاں
جب خود نہ رہے تم تو رہے کیا یہ زمین و آسمان

واللہ محمد کے جو پیارے ہین تو یہ ہین
بالائے زمین عرش کے تارے ہین تو یہ ہین

۶۰

روکا بہتیرا میر نے اکبر کو بھی روکو
زاری سے کہا مر گئے دیدہ پر نم کو بھی روکو
لختِ دلِ مخدومۂ عالم کو بھی روکو
بابا کو اگر روک سکو ہم کو بھی روکو

یہ کہکے گرا قدمون پہ ہمشکل پیمبر
مادر نے کہا خیر سدھارو علی اکبر

۶۳

سب بھائی بہنوئی کہ ہے بابا ہی بابا دین کے
تلوار سے بیڑا کٹے جبریل امین کے
چاہین تو ابھی الٹ دین اس طرح زمین کے

بچپن سے ہین اللہ کی سرکار کے مالک
کونین کے مختار ہین تلوار کے مالک

لفظ شہ زائد ہے

۴۴

گھر آیا نہ غل سنکے عباس کا در پر
مخمور و تھکا دل کلا نپتا تھا سینہ مین تھا دم
گردن مین تھا تو تھین ہاتھ سیدان مین تھا کان ادھر تھا
اس سمت پھرین بابا کو لگا دھونڈھنے آکر

کہتا تھا کدھر مجھسے نہان ہین مرے بابا
اماں کسے روتی ہو کہان ہین مرے بابا

۴۵

کہتی تھین بچے کی کسکو ہوگی خبر بھائی
حضرت نہ سلامت مین ہونگی اگر بھائی
بیکس کو کوئی لاش بھی جسکی نہ دیگا آکر
دریا پہ گیا بابا بڑے بی بی یہ دکھا کر

بیتاب ہی دل سینے مین گھبراتے ہین اماں
بابا کی خبر لینے کو ہم جاتے ہین اماں

۴۶

تنہا کبھی گھر مین شہ والا نہین آئے
یہ کیا کہ علم آیا ہی بابا نہین آئے

گر اُنپہ نہین تیر چلے فوج عدو سے
یہ سبز علم سُرخ ہوا کیسکے لہو سے

۴۷

مان بولی کہ کس لیئے آئے ہو اکیلے
عباس کی میدان سے اب آئی ہی سواری
وہ کہتا تھا کیونکر نہ گریں اشک ہمارے
اب تن سے نکلتی ہی تو ہو جان ہماری

اب بیکسی و غم کی گھٹا چھا گئی ہم پر
بچپن مین یتیمی کی بلا آگئی ہم پر

۴۸

کہتی تھین کہ ہاتھون سے وہ مضبوط سپر گئی
فریاد ہی اعدا سے فلک پر سے اب کوئی ہمارا
اب ہم سے کہین کسکی رکابون کو ہی تھامے
جو پانے والے تھا سو دنیا سے گیا ہارا

بیکس ہین بہت ہم سے ہی اب کوئی ہمارا
ہم بیکسون کا ہی ہی خدا کوئی ہمارا

۴۹

یہ کہتے ہی سب پیمبرون نے شور کیا بابا
زینب نے سنا سر کو گرہ مین سے نکالا
اصغر کو جھولے مین اسی دم سے سلایا
جسمان کو دھو کر کفن اپنے سے اٹھایا بابا

پیٹو کہ علمدار سفر کر گیا بیٹا
ماں رانڈ ہوئی باپ ترا مر گیا بیٹا

۵۰

کاندھے پہ جسے لیکے گئے تھے شہ عرب بابا
اماں وہ ہی عباس علمدار علمدار
بولی کہ ہی بابا کی مدد کرنیکا ہر کام
بتلاؤ وہ دریا سے کیونکر نہین آیا

ہم بیکسون کا ہی ہی خدا کوئی ہمارا
ہم بیکسون کا ہی ہی خدا کوئی ہمارا

۵۱

بچون کو بلا کر کہا ہو صبر و تحمل
بچون سے یہ کہکر گئے ہو صبر و تحمل
ہم بیکسون کو دیکر گئے ہو صبر و تحمل
ہم بیکسون کو دیکر گئے ہو صبر و تحمل

روئے کو نہو گاتن صد پاش پہ کوئی
چلکر نہین قربان کرے لاش پہ کوئی

۵۲

کہتی تھین کہ بابا کے ہو صبر و تحمل
بچون سے یہ کہکر گئے ہو صبر و تحمل
ہم بیکسون کو دیکر گئے ہو صبر و تحمل
ہم بیکسون کو دیکر گئے ہو صبر و تحمل

کیون لاکے علم صحن مین گاڑا ہی بچانے
کیون اپنے گریبان کو پھاڑا ہی بچانے

۵۳

کہتی تھین کہ بابا کے ہو صبر و تحمل
بچون سے یہ کہکر گئے ہو صبر و تحمل
ہم بیکسون کو دیکر گئے ہو صبر و تحمل
ہم بیکسون کو دیکر گئے ہو صبر و تحمل

تربت مین ابھی تو نہ اگر ے ہوئے ہونگے بابا
جلتی ہوئی ریتی پہ پڑے ہونگے بابا

۳۷

عباس کے فرزند کو چھاتی سے لگائے
ماں گود میں بھائی کی صف ماتم کو بچھائے
بیٹھی ہوئی اصغر کو کلیجے سے لگائے
عباس کے فرزند کو چھاتی سے لگائے

اس سن میں وہ لوٹی گئی غم کھاتی ہوں میں بھی
پرسا اسے دینے کے لیے آتی ہوں میں بھی

۳۸

سر پیٹتی منھ نوچتی گھبرائی ہوئی تھی
عباس علمدار کی زوجہ بھی وہیں تھی
سب بیبیاں خیمے میں لیے ماتم کناں تھیں
فضہ بھی وہیں بیٹھی ہوئی اشک فشاں تھی

وہ کہتی تھی وارث مرا کام آیا ہے لوگو
میں سمجھی رنڈاپے کا پیام آیا ہے لوگو

۳۹

پھاڑا تھا گریبان جو شہنشاہِ امم نے
ماتم کے لیے ہاتھ نکالا تھا علم نے
عباس کی زوجہ نے بھی کی آہ و فغاں یہ
بھائی تھی اور اس علم سرور پہ جواں یہ
جب بانوئے غمگیں نے کیا ناقہ سے پیدا
گرتا تھا فلک غم کا تشدد سے ہویدا

۴۰

ماں کی عصا تھے چھوٹے بھتیجے کو میسر
ان تینوں نے ڈیوڑھی بھی چھوڑی نہ تھی گھر سے
غل تھا کہ گیا لوٹ کے عباس دلاور
خیمے کے قریب آ کے کہا فضہ نے اکبر

۴۱

رونے سے ہوئے اشک بیاں امام کے
پیچھے علمِ شہ کے گرے پرچم کے
کہتی تھی کہ بیڑا ہوا اس غم سے پار کے
لشکر کی طرف دوڑی تھی اک بار کے

فضہ نے کہا بانو وہ خوش اطوار نہیں ہے
سردار تو آتا ہے علمدار نہیں ہے

۴۲

پہونچا لبِ کوثر تو علمدار ہمارا
دنیا میں نہیں کوئی بھی غمخوار ہمارا
سب بیبیوں نے سنتے ہی پیٹا سر و سینہ
واں ان علم و نوحۂ علمدار سے تھا تار
کی شور و بکا سے علمدار دلاور

۴۳

صورت بھی سکینہ کو دکھاتے نہیں صاحب
گھر میں علم آیا ہے تم آتے نہیں صاحب
بانو نے کہا بھائی کے ہمراہ علم کے
کہتے تھے یہ آنکھوں سے پھر پھر کے علم کے
ماحب کہاں قاسم و قصد ہے دولہا کے
بھائی نے مجھے آج کیا تھا نہ جدا کے

۴۴

ہے ہے شہِ والا کی کمر توڑ گئے تم
جنت میں سدھارے یہ علم چھوڑ گئے تم
سر پیٹ کے ہاتھوں سے بلکتی تھی سکینہ
تیروں سے چھدی مشک کو تکتی تھی سکینہ

۲۸

تصویر یہ دلوائی تھی کس واسطے اللہ کی
جا لگا ہو دار اکبر میں رہے گا تو یا
وہ قتل ہو کر کیا ہمیں دے گا تسلی تو یا
کہتا تھا بھیجو ابھی بھائی کو لے آئیں ہیں یا

اب جاتی ہو تصویر پہ پیمبر مرے گھر سے
بھائی سے جدا ہو کے بچھڑتا ہوں پسر سے

۲۹

اکبر یہ خدا کرے نہ ہو تیر کسی کو
گھبرا کے ہوا اجل بھی مانگو نہ کسی کو
اب بھائی کو دو دن کہ برابر ہے سبھی کو
سب چھوٹے ہیں چھوٹے ہیں ہیں چھوٹے ہیں بھائی

مقتل میں مرے قتل کی باری نہیں آتی
سب مرتے ہیں اور موت ہماری نہیں آتی

۳۰

حضرت کے تن نازک پہ دلاور کا گرا ہاتھ
دونا ہے جگر تھامے ہوئے آنکھوں سے ہیں یا
آواز یہ بھائی کی جو سنتے ہیں یا
کہتا تھا کہ اب ہوش کرو ہاتھ اٹھا لیا یا

ہم چاک گریبان کیے جاتے ہیں بھائی
اکبر ہیں خیمے میں لیے جاتے ہیں بھائی

۳۱

ایسا نہ ہو خیمے میں وہ خنجر لئے زاری
ناموس کی غارت کو رکھے ہیں وہ باری
عمی کی تو واں ہو گی بہن بیٹی کی باری
اب جا کے بچا لائیں یہ بیڑا ہے ہماری

ایسے نہیں بچھڑے ہیں کہ پھر آن ملینگے
محشر کے سوا اب نہ چچا جان ملینگے

۳۲

سنتا ہوں کہ خیمے میں ہے فریاد کا غل یا
اب چلتے ہیں وہ خانۂ غارت کا ہے کل یا
دکھلا نہ خدا وہ غم و آفت کا ہے کل یا
عباس کا بھی سر ہے ابھی دنیا ہے کل یا

عمو ہی کا دم غش میں بھی بھرتی ہے سکینہ
اب دیکھیے بچتی ہے کہ مرتی ہے سکینہ

۳۳

کہتا ہوں کہ اکبر علم و مشک کو لیکر
اور بھائی کو پہنچا دو بہن بیٹی کے گھر پر
ڈرتی ہے سکینہ یہ چلا لاش کو برادر
اکبر کہو مت لاش کو بابا کی ادھر لے

سایہ تنِ بیدست پہ چادر کا کیے ہوں
میں لاشۂ عباس کو گودی میں لیے ہوں

۳۴

تھا ماں کی نہ بہنوں کی نہ بچوں کی خبر کچھ
شرمندہ ہوں اصغر کی نہ اکبر کی نہ ہو کچھ
خنجر ہے گلا میں ہے کمر میں ہے ہو کچھ
دل ہی ہے کہ سینہ میں نہ ہو پر میں نہ ہو کچھ

کم حشر کے دن سے یہ تلاطم نہیں بھائی
خیمے میں علم جاتا ہے اور تم نہیں بھائی

۳۵

بالائے سکینہ ہے یہ پوچھو کہ ہوا کیا
بھائی ہیں کس لیے کہاں کو ہیں روانہ
خیمے میں ہو جو بی جا بہ سا فرزند کا مارا
کیا ہاتھ سے کہتے ہیں جب کہتے ہیں بابا

تم نہر سے کوثر کے کنارے گئے عباسؑ
میں کہہ نہیں سکنے کا کہ مارے گئے عباسؑ

۳۶

ناگاہ صدا آئی جو فضہ کی یہ آ کر
میں پاس ہوں بیٹا نہیں تنہا تمہیں اصغر
خود دشمنِ عالم سے یہ آواز ہے آئی
موجود ہے یاں احمدِ مختار کی جائی

ساتھ ہے ہمارے

۱۹

فرزند محمد کا گلا کاٹ رہے تھے
شمع حرم خیمۂ سرا کی کو بجھا دی
ہان قبر میں خاتون قیامت کو رلا دی
روکیگا کوئی تجکو یہ غاظ میں زلا دی

۲۰

مظلوم کے فرزند پہ ہوتے ہیں ستم باز
بابا کے لیے آنکھوں میں آنسو ہیں بہا دی
پیاسے تھے وہ آنکھوں کے تلے خیمے میں جا دی
گھبرا کے گئے نہر پہ دریا کو بجا دی

۲۵

بچوں نے جو دیکھا کہ گلا باپ کا کٹا ہے
کہنے لگے ہم کو بھی ذبح کیجئے ہمارے
ہم آپ کے ہمراہ ہیں ہم آپ پہ وارے
اٹھا دو ہمیں بھی کہ جسے بالا وہ سدھارے

بے یار و مددگار شہنشاہ امم ہیں
ہمشکل پیمبر نے پکارا ابھی ہم ہیں

تیغوں سے نہ بابا کو بچانے کو اب آنا
آنا تو مری لاش اٹھانے کو اب آنا

بے سر دیے ممکن ہے کہ قدموں سے جدا ہوں
غیر آپ پہ قربان ہوں اور میں نہ فدا ہوں

۲۶

اکبر سا ابھی صاحب شمشیر ہے باقی
اک شیر ہوا قتل تو اک شیر ہے باقی

جب شیر سے آؤ گے تو ہٹ جائینگے اعدا
گھوڑے ندی لاش پہ دوڑائینگے اعدا

حالت ہوئی تغیر شہنشاہ زمن کی
کی آہ اک ایسی کہ زمین ہل گئی رن کی

۲۷

اکبر کے گلے دیکھئے خنجر کو ستمگر
فرمایا کہ کشتہ دو جو بچے کشتنی تر
بہتر ہے کہ ہو سب سے مقدم مری قربتر
دیکھے نہ مرا بھائی گلا خود ہو جو پیشتر

۲۸

تم آپ کے ہوتے ہوئے اکبر کو نہ چاہا
کی ہوش نہ بیٹے سے نہ دنیا سے نباہا
بیٹا ہے جوان آپ ہے پیر اور شکستہ
کیونکر نہ ہو دل خون کہ ہے داغ جگر کا

۲۹

فرمایا کہ اکبر کا گلا کاٹ کے ظالم
کیا تجھ کو بھی ان پر نہ رہا رحم ذرا سا
جھپٹے مجھے قوت تھی نہ دنیا سے علاقہ
بیٹا مرا مظلوم جو ہے کیسے سہارے

اک بھائی مرے ایک جیے سخت الم ہے
عباس کے ماتم میں کسے جان کا غم ہے

حضرت کو قسم دیتا ہوں محبوب خدا کی
اب مجکو رضا دیجیے میدان وغا کی

فرزند جوان باپ کی قوت کا سبب ہے
پیری کا عصا ہاتھ سے چھوٹا تو غضب ہے

۱۰

کس کا یہ نعرہ کس کی یہ للکار ہے
کس کے غضب سے کفر کو شمشیر عار ہے
تھرا رہی ہے فوج ستم حضرت شہید پر
کیا مار ڈالا لشکر سفیانی نے علی کو

سالک نے بھی چھوڑا ہے کہیں راہ خدا کو
قبلہ سے پھرا تا ہے رخ قبلہ نما کو

۱۱

ہے ہے شہ زمانہ پہ کیا وقت آگیا
لب پر کسی کے حرف نہ آیا خدا کا نام
ہر سو سے ظلم کرتے ہیں یہ بے حیا سلام
کیا کہہ گئے تھے احمد مختار کیا ہوا

اب وہ نہیں جس سے ہمیں اندیشۂ جاں تھا
بس فوج حسینی میں یہی ایک جواں تھا

۱۲

اے شہسوار نام خدا دیکھ کر چلا
لشکر میں تیرے کوئی نہیں ہے ترا سوا
ہے ہے علی کے لال پہ کیا وقت آگیا
کیا کہہ گئے تھے احمد مختار کیا ہوا

منھ قبلۂ ایمان سے بھی موڑا ہے کسی نے
آقا کو بُرے وقت میں چھوڑا ہے کسی نے

۱۳

اے شہسوار نام خدا دیکھ کر چلا
لشکر میں تیرے کوئی نہیں ہے ترا سوا
ہے ہے علی کے لال پہ کیا وقت آگیا
کیا کہہ گئے تھے احمد مختار کیا ہوا

سر تن سے جدا ہو یہ نہ جانا نہ جدا ہو
اندھیر ہے گر شمع سے پروانہ جدا ہو

۱۴

فرزند محمد ہے ترا مالک و مختار
فرمائیں تو دریا میں ابھی ڈال دیں تلوار
کہدیں تو ابھی کوہ پہ کوہ آگ میں بیکار
کر حکم مرے غار میں کوہ طور اتار دے

رستم ہوں تو انکا ہوں جو صفدر ہوئے انکا
بندہ ہوں تو انکا جو برادر ہوں تو انکا

۱۵

فرزند محمد ہے ترا مالک و مختار
فرمائیں تو دریا میں ابھی ڈال دیں تلوار
کہدیں تو ابھی کوہ پہ کوہ آگ میں بیکار
کر حکم مرے غار میں کوہ طور اتار دے

سب یوں تو بہادر ہیں پہ وہ طور نہیں ہے
ویسا تو اولوالعزم کوئی اور نہیں ہے

۱۶

اور وہاں دل فوج بجا تے ہوئے نکلا
تھا شور کہ دریا پہ ہوا قتل علمدار
فرزند بتول اللہ کے بازو ہوئے بیکار
یہ کہتے ہوئے تیغ اودھر سید ابرار

اب وہ نہیں جس سے ہمیں اندیشۂ جاں تھا
بس فوج حسینی میں یہی ایک جواں تھا

۱۷

اس سمت سے ہوتی تھی دلوں پر جو کاری ضرب
اس سمت سے عیاں ہوئے تھے ذوالفقار کے شعب
دیکھا کیا وہ شیر جو تھے کارزار کے شعب
اب سر پہ ہولی گرمی بازار کے شعب

سب یوں تو بہادر ہیں پہ وہ طور نہیں ہے
ویسا تو اولوالعزم کوئی اور نہیں ہے

۱۸

کہتے تھے کوئی جھوٹ کہا تا ہو صف شکن
ہوتی تھی کس کو تاب جو ہوجائے سد راہ
دو رخ تھے میں بھاگ گئی رجعت کی گاہ گاہ
منصف ہو خود نہ ایسے کہ میدان اور کہاں تھا

عباسؑ کو مارا انھیں بیسر نہیں کرتے
سب کھینچکے تیغیں یہ مہم سر نہیں کرتے

۱۹

کیا کہہ گئے تھے احمد مختار کیا ہوا
عباسؑ نامدار کے بازو قلم ہوئے
بیکس پہ ظلم کرنے کو دشمن بہم ہوئے
جو جاں سے بھائی بھائی کا ہمدم تھا کم ہوئے

اس زیست سے آجائے اجل کاش ہماری
عباسؑ کے پہلو میں ہے لاش ہماری

۱۲ مثنث

۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شہادت ہو عباس
۲ غل تھا کہ فدا ہوتے ہیں حضرت پہ عباس
۳ آفت کا فدا ہونا تھا حضرت پہ عباس
۴ جھکنے کی طرح دل سے تھی رخصت ہو عباس

۱ تصویر جو نظروں سے چھپی شیرِ خدا کی
۲ صدمے سے کمر جھک گئی شاہِ شہدا کی

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱ فرمایا تھا اس نے میری امانت ہے خبردار
۲ اولاد کے بابا ہے علمدار شہسوار
۳ بھائی ہے بھتیجوں کا ہے بابا ہے علمدار
۴ دنیا سے گیا بابا علمدار خوش اطوار

۱ اب خلق میں تر سینگے زیارت کو علیؑ کی
۲ ہم ہاتھوں سے کھو بیٹھے امانت کو علیؑ کی

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱ اکبر نے کہا جان پدر ہم نہ رہینگے
۲ بیٹے نہیں دنیا میں پدر رہینگے
۳ پائینگے نہ اس دن کا ثمر رہینگے
۴ پیدا ہو عباس ایسا کدھر رہینگے

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱ بھائی کو نہ بھائی سے جدا کیجیو بیٹا
۲ میری بھی یہیں قبر بنا دیجیو بیٹا

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱ ماتم کا جو حق ہے وہ ادا ہو نہیں سکتا
۲ عباسؑ کو جلا کے بھی میں رو نہیں سکتا

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱۵۲

اٹھو اٹھو کہ یہ ہے آخری شب اب کہاں یہ بھائی یہ بہن
دیکھ لو بھر آنکھ کے یہ شکل یہ صورت یہ بدن
بس کہ ہی ہی کا ہے سو ہے ہو گا آن میں مٹی
کہتے تھے مرو کہ اب بھی محبت ہے ارادہ

فرقت میں وصل کی سحر و شام پھر کہاں
سونا تو حشر تک ہے یہ آرام پھر کہاں

۱۵۳

زینب سے سر یہ کہتے تھے گھبرا کے سر و زین
کیا ہو نشان کو جا کے کہاں اب یہ بیٹھیں
دیتے ہیں فوج بڑھ کے علمدار صف شکن
گھر لٹ گیا جو علم کو بڑھاؤ لبوں کے بیچ

لو یہ نشانی شہ دلدل سوار لو
پٹکا علم سے کھول لو پنجہ اُتار لو

۱۶۰

چھوٹا یہ شہ سے کہتا تھا اٹھا کے سر و بازو
بابا ہمارے گھر میں کب آئینگے اے بی جی
آیا علم لے کر جو بڑے بھائی کا دیور کی
چھوٹے سے سر پہ رکھ کے یہ بولی کہ بیٹھ جاؤ

امان کی مانگ اُجڑ گئی صدمے گذر گئے
بھیا تمھیں خبر نہیں بابا تو مر گئے

۱۵۵

بیٹی دلہن بہن کی تھی وہ شاہ کا حرم
کیا تھی خبر کہ بھیج کو پھر گھر کے بھی نہ غم
صاحب بیٹی دلہن بہن کو بھی نہ دیکھ کر
خیمہ جلا کے لوٹ کے بھی جائیں گے کدھر

چھوڑو نہ اُسکو جسکا کوئی آسرا نہیں
صاحب کے سلسلہ میں کوئی بیوفا نہیں

۱۵۸

جسم پہ شاہ کے جو علم کے لگے تھے زخم تام
سر پٹکے پیٹے بیبیاں سید انیاں تمام
رایت اٹھا کے کہتے تھے یہ سید انام
لو الوداع اے علم سید انام

پیاسے گلے کو خنجر خونخوار چاہیے
بس اب مجھے علم نہ علمدار چاہیے

۱۶۱

دوڑا ادھر سے شمر کی جانب وہ بیدیں
روکر یہ کہہ رہا تھا شہ دیں سے بار بار
بابا کبھی کا اٹھ گئے بھائی کو جائے بین نہ کر
بابا کبھی کا اٹھ گئے بھائی کو جائے بین نہ کر

میت نہ اُٹھ سکیگی تو خالی نہ آئینگے
دامن میں ہم کٹے ہوئے ہاتھوں کو لائینگے

۱۵۶

یہ کہکے پھینکا جو گلا وہ جگر فگار
زینب نے شہ سے کہا کہ ہے ہے برادر
دارا شکوہ میں ہے ہوا جو حال میں نثار
سجاد سے علم کو اب اے شاہ ذوالفقار

ماتم میں اور کوئی مصیبت گذر نجائے
ڈر ہے مجھے کہ زوجۂ عباسؑ مر نجائے

۱۵۹

پڑتے تھے جو علم پہ عباسؑ کے یہ ہاتھ
ٹھہرا نہ ایک ہاتھ پہ ہاتھوں سے ہٹ کے ہاتھ
ہاتھوں سے ہاتھ ہاتھ سے ہاتھ ہاتھ سے ہاتھ
ہاتھوں سے ہاتھ ہاتھ سے ہاتھ ہاتھ سے ہاتھ

ہاتھوں پہ گرد تھی تو رخوں پر غبار تھا
چہروں سے درد بے پدری آشکار تھا

۱۶۲

بس کہ ادھر سے بی بی دعا کا ہوا مقام
ہو مغفرت حسین کی بابت دو اکرام
مانگا ہر ایک نے جو مراد اپنی خاص و عام
بندہ وہ گونسا ہے کہ جو بے قصور ہے

اگر بخشدے تو کیا تری رحمت سے دور ہے

۴۵

حضرت کو اُس کے خیمے کا باہر جو پھیر
پردہ والی کے خیمے کا باہر جو پھیر

سیدانیوں کو اُٹھتے ہی غل آہ و زار کا
اکبرؑ علم لیے ہیں علیؑ کا نشان نہیں

کوئی فرس تو آتا ہی وہ نوجوان نہیں

۴۶

گویا کہ تھا شبیہ علم سر بسر نشان
ڈوبا تھا خون سے پنجۂ زرّیں اور نشان

چھپ جاتا تھا پھریرے میں یوں کانپ کانپ کے
روتا ہے جس طرح کوئی مُنھ ڈھانپ ڈھانپ کے

۴۷

بچوں کے منھ سے نکلے تھا غل ہائے پیاس ہے
سیدانیوں کے منھ سے نکلتا تھا واعطش

بچے بلکتے روتے تھے خیموں سے بھاگ کے
بچوں کی آنکھ سے تھے گہر منھ سے جھاگ کے

۴۸

ہر دل پہ برق رنج و غم و یاس گر پڑی
بچوں کو بیت زوجۂ عباسؑ گر پڑی

جاتا ہے یوں جہان سے کوئی آنکھ موڑ کے
مسکن کیا ترائی میں لونڈی کو چھوڑ کے

۴۹

بچوں کا ذکر تھا علی اصغرؑ کے لال کا
ہر ایک جسم تھا غم و اندوہ سے نڈھال

پرچم پیادوں کا تھا سرنگوں جھکا ہوا
سر پیٹے جس طرح کوئی مظلوم سو کے روئے

۵۰

بیٹھی تھی بی سکینہ علم کے قریب جا کر
بھائی کی یاد آئی تو رونے لگی بکا کر

یہ کہتی تھی کہ ہائے مرا بھائی کیا ہوا
چلاتی تھی کہ ہائے مرا بھائی کیا ہوا

۵۱

ہر ایک بی بی کہتی تھی صاحب جلا رہے
وہ دیکھیے خیام میں آگ و فا رہے

کہتی تھی اک بی بی کہ ہم کو ستا رہے
ہیں آپ جس جگہ وہیں لوٹی بھی جا رہے

۵۲

صاحب کا نام لیتی تھی ہر بی بی بار بار
صاحب کے واسطے تھی ہر اک بی بی بے قرار

دامن میں کوئی بی تھی کوئی بی تھی گود میں
صاحب کہاں ہیں آپ ہیں بی بی اس گود میں

۵۳

بیٹوں کا قرب چاہتی ہوں نہ عزیز کا
صاحب کی پائنتی ہو سرھانا کنیز کا

ہم تیرہ بخت ہجر کی راتوں میں روئینگے
جاگے نصیب قبر کے آپ آسمیں سوئینگے

۵۴

صاحب جو آپ ہوں تو ہو دنیا بھی ساتھ ہی
صاحب جو آپ ہوں تو ہو دنیا بھی ساتھ ہی

دامن میں کوئی بی تھی کوئی بی تھی گود میں
صاحب کہاں ہیں آپ ہیں بی بی اس گود میں

جب تم نہ ہو تو دے کے ہمارا اٹھا ہی ہے
صاحب کے ہاتھ ہاتھ پکڑنے کی لاج ہے

۳۳۶

بھائی کے پاس بیٹھے ہوئے کہتے تھے یہ حسین
دنیا سے انتقال علمدار ہو گیا
سردارِ فوج بیکس و بے یار ہو گیا

۳۳۷

بھائی کے آگے بھائی نے غربت کی روئی گریہ
مضطر کیا جو صبر نے بیتابی کی گریہ
بجز الم کا دل سے بھلانا ہے گریہ
جلاتے تھے جگر کو شرر بار کر گریہ

لیتے تھے بوسے جھک کے تنِ پاش پاش کے
اٹھ اٹھ کے گرد پھرتے تھے بھائی کی لاش کے

۳۳۸

بھائی کا سر جو زانو پہ تھا شہ کے رکھ لیا
سر کھولے دوپٹے سے بہن نے بھائی کا
زینب سے کہتے تھے شہ والا کہ بس بہن
کب تک بلک بلک کے کہو گی کہ ہائے بھائی

باتوں میں پیار کی کہیں تم سے گلا نہ ہو
دریا پہ سو گئے ہو سکینہ خفا نہ ہو

۳۳۹

کیا بھائی نے بہن کو جو تھا ہوش ہی بجا
کیا کچھ خفا ہو سبط رسولِ خدا تم
اکبر ہیں کیا ہے لوگ ہیں ماتم سرا تم
ہم آ گئے ہیں کیا کرو تم بھی آ گیا تم

ہے دوپہر کا وقت برادر پہ دھوپ ہے
سایہ کرو علم کا مرے سر پہ دھوپ ہے

۳۴۰

بھائی نے جب بہن کو اٹھایا بامید دوا
دو ہچکیوں کے بعد ہوا ختم یہ ماجرا
ہاتھوں سے کر دیا بہ کفن لاش کو چھپا
بانو ہوئے علم مشک بھی آ کر بر شاہ

ہے جسطرح زمانے میں اندوہ و غم کا ساتھ
اب حشر تک رہا یو ہیں مشک و علم کا ساتھ

۳۴۱

اکبر نے جب بلا کو اٹھایا بامید دوا
دو ہچکیوں کے بعد ہوا ختم یہ ماجرا
ہاتھوں سے کر دیا بہ کفن لاش کو چھپا
بانو ہوئے علم مشک بھی آ کر بر شاہ

۳۴۲

اکبر نے جب بلا کو اٹھایا بامید دوا
دو ہچکیوں کے بعد ہوا ختم یہ ماجرا
ہاتھوں سے کر دیا بہ کفن لاش کو چھپا
بانو ہوئے علم مشک بھی آ کر بر شاہ

۳۴۳

اکبر نے جب بلا کو اٹھایا بامید دوا
دو ہچکیوں کے بعد ہوا ختم یہ ماجرا
ہاتھوں سے کر دیا بہ کفن لاش کو چھپا
بانو ہوئے علم مشک بھی آ کر بر شاہ

۱۲۷

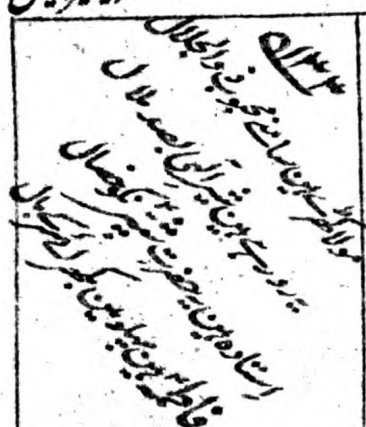

گذری تھی عمر ہا تو جسے جوڑتے ہوے
دیکھا اُسی کو خاک پہ دم توڑتے ہوے

۱۲۸

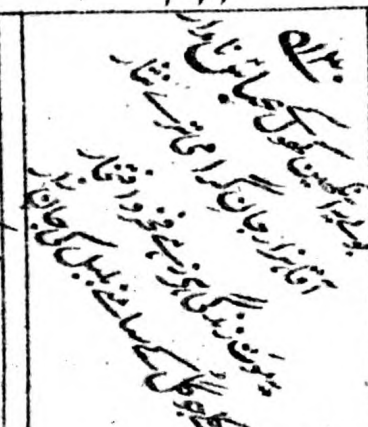

دیدار دیکھنے مین نہ آتا تو موت تھی
پروانہ شمع کو جو نہ پاتا تو موت تھی

۱۲۹

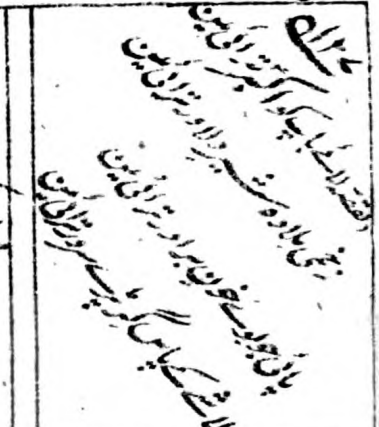

تنہا نہین حضور بھلا کیون ہراس ہین
جنکا غلام مین ہون وہ سب کے پاس ہین

۱۳۰

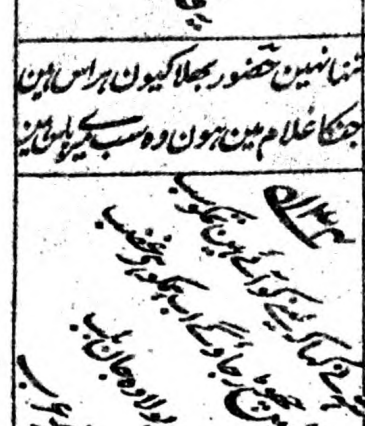

بھائی مرا ابھی رشتۂ جان ٹوٹ جائیگا

۱۳۱

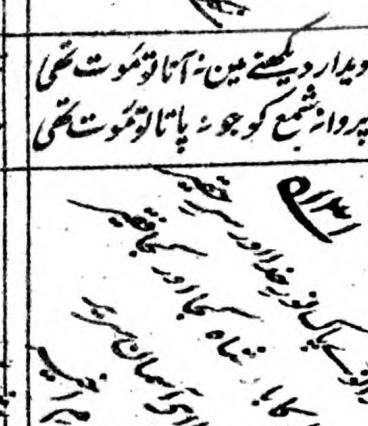

پایا یہ اوج مان کی نہ بابا کی گود مین
معراج ملگئی شہ والا کی گود مین

۱۳۲

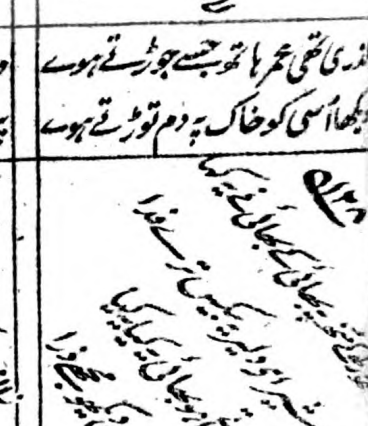

کس کس کو روئیے گا کہ اعدا کے ریلے ہین
صدمہ بڑا یہی ہے کہ حضرت اکیلے ہین

۱۳۳

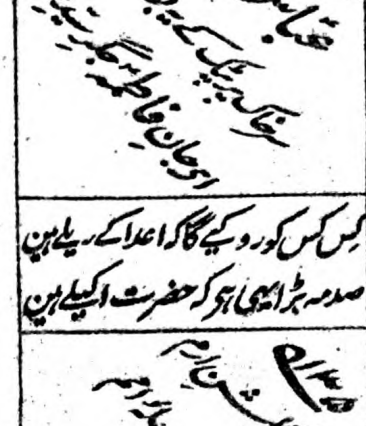

عشاق مر بھی جاتے ہین نخچی بھی ہوتے ہین
مین ابتو تندرست ہون کیون آپ روتے ہین

۱۳۴

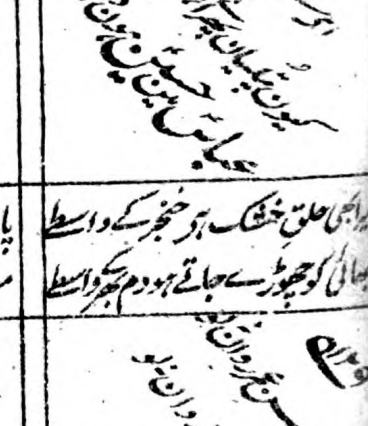

دنیا سے کوچ کرنے کو جی چاہتا نہین
ای بھائی جان مرنے کو جی چاہتا نہین

۱۱۸

[illegible]

[illegible]

آنکھیں امو تحسین رمز سے جلال آشکار تھا
مسکینہ تھا کہ شیر کے منھ میں شکار تھا

۱۱۹

[illegible]

صدمے سے زرد چہرۂ پُرنور ہو گیا
ضربت لگی کہ کاسۂ سر چور ہو گیا

۱۲۰

[illegible]

آنکھوں سے بہکے اشک بصد یاس گر پڑے
پانی گرا تو گھوڑے سے عباسؑ گر پڑے

۱۲۱

[illegible]

ہونٹوں پہ دمبدم ہے صدا یا حسینؑ کی
آنکھیں تری طرف ہیں مرے نور عین کی

۱۲۲

[illegible]

واحسرتا جوان برادر بچھڑ گیا
تھا موہمیں کہ بند کمر کا اُکھڑ گیا

۱۲۳

[illegible]

گھبرا کے بنتِ شاہِ مدینہ نکل پڑی
حضرت بڑھے نہ تھے کہ سکینہؑ نکل پڑی

۱۲۴

[illegible]

صدمہ ہے ضرب غم سے دلِ پاش پاش پر
رونے کو بھائی جاتا ہے بھائی کی لاش پر

۱۲۵

[illegible]

دست یسار بیٹے کی گردن میں ڈالے ہیں
شہ کو جھکے ہوئے علیؑ اکبر سنبھالے ہیں

۱۲۶

[illegible]

ہے دور یاں سے یار ابھائی قریب ہے
کہتے ہیں وہ حضور ترائی قریب ہے

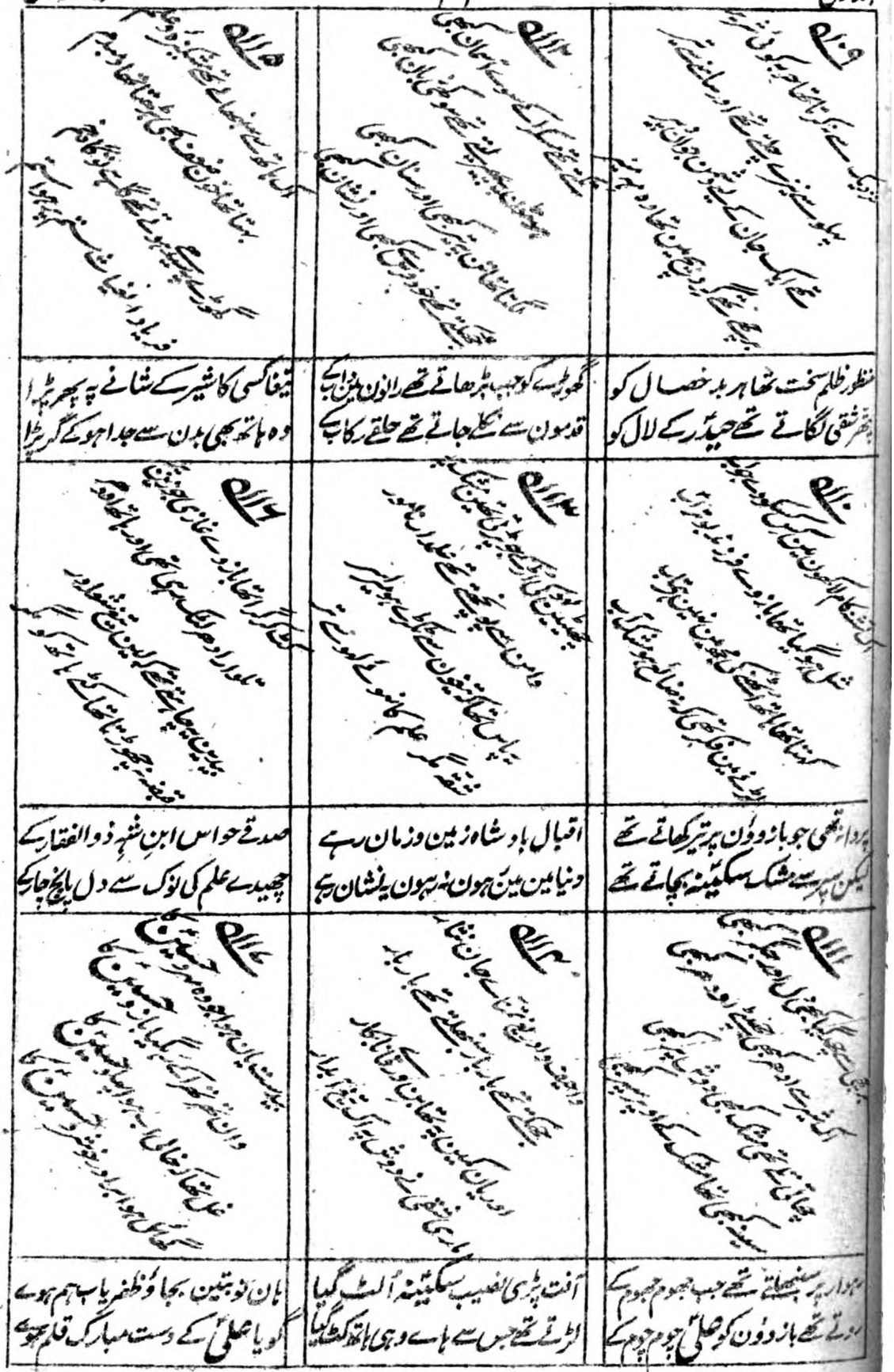

۱۰۹
نزدیک سے یکی نہ ہوا جرأت کوئی شریر
پہلو سے غیر چھٹ گئے اور ساتھ تیر
تھے ایک جان لاکھ سپاہی دلاور شکن جواں
برچھے تھے گرد نیزے تھے پیچھے تھے بان تھے

منظور ظلم سخت تھا ہر بد خصال کو
پتھر شقی لگاتے تھے حیدر کے لال کو

۱۱۰
کھوڑے کو جب بڑھاتے تھے رانوں تلے دبا کے
قدموں سے نکلے جاتے تھے حلقے رکاب کے

تیغا کسی کا شیر کے شانے پہ پھر پڑا
وہ ہاتھ بھی بدن سے جدا ہو کے گر پڑا

۱۱۱
کہتا تھا ہاتھ اٹھا کے جو ہر بار بار میں
شل ہو گیا تھا ہاتھ تلوار مار مار میں
لڑتے نہ تھے تو کیا کہ جو تھے بے سلاح تھے
ہر وار میں فگار تھی کاری ہر ضرب تھی

پروا نہ تھی جو بازوؤں پر تیر کھاتے تھے
لیکن سپر سے مشک سکینہ بچاتے تھے

۱۱۲
پھیلی تھی گرد فوج پہ تاریکی تھی محیط
دامن سے تھا نشیبوں سے تھا پست ہر فراز
پیاسے تھے سب کے سب تھے لہو میں بھرے ہوئے
شدت تھی گرمی علم کا نیزے پہ تھا گداز

اقبال بادشاہ زمین و زمان رہے
دنیا میں میں رہوں نہ رہوں یہ نشان رہے

۱۱۳
ہر سمت سے تھا تیروں کا اک مینہ سا لگا ہوا
اک شور تھا ادھر کبھی جھٹکے ادھر کبھی
جھکتے تھے بار بار سنبھلتے تھے بار بار
سینہ کبھی تھا مشک کبھی سر پہ تھا کبھی

ہموار پر سنبھلتے تھے جب جھوم جھوم کے
روتے تھے بازوؤں کو علیؑ چوم چوم کے

۱۱۴
واحسرتا وہ فوج ستم آشنا گئی
جھکتے تھے بار بار سنبھلتے تھے بار بار
اور یاں کمین گاہ تھا بان اور تیر تھا بجا
ہر سمت تھی نشانہ پہ اک تیغ آبدار

آفت پڑی نصیب سکینہ الٹ گیا
لڑتے تھے جس سے ہاے وہی ہاتھ کٹ گیا

۱۱۵
وہ ہاتھ سے سنبھالے تھے شمشیر و تیغ و گرز
بہتا تھا خون فرق سے تھا گرد میں بھرا
گھوڑے پہ پیچ و تاب تھے گاہے تھے گاہ گاہ
فریاد یا علیؑ تھی لبوں پر دمبدم

ہاں نوبتیں بجاؤ ظفر یاب ہم ہوئے
گویا علیؑ کے دست مبارک قلم ہوئے

۱۰۰

دل ہو گیا کباب مصیبت پہ شاہ کی
عباسؑ نامدار نے اِک سرد آہ کی

۱۰۱

دو دن سے بے زبان پہ جو پانی حرام تھا
دریا کو منہ لگا کے نہ دیکھا امام نے
ہر بار کہتا تھا مجھے پہلے پلاؤ پانی
چلایا سر سے خود جو علمدار اٹھ گیا

۱۰۲

تڑپا تا تھا جگر کو جو شور آبشار کا
گردن پھرا کے دیکھتا تھا منہ سوار کا

۱۰۳

پہنچا جو شور فوج کا خیمہ میں بانو تک
بولی کہ کیا ہوا ہے یہ کیوں شور ہے بپا
بانو کا دل بھر آیا جو سنکر یہ ماجرا
بولی کہ ہے ہے کیا ہوا عباسؑ کیا ہوا

۱۰۴

دریا سے جب پھرا وہ بہادر بصد خروش
چلایا فوج کو عرضِ مدعا سنان خراب
لو مشک لے چلا جگر و جان بوتراب
سقا وہاں پہ جب کہ نہ تھا کوئی بن گئے

۱۰۵

گر مشک تا خیامِ شہ نیکخو گئی
یہ جان لو کہ جان گئی آبرو گئی

۱۰۶

دیکھیں تو ہان پرے کو جو بانے کھڑے رہو
سو کو تو برچھیوں سے ہم آگے کھڑے رہو

۱۰۷

جس وقت شہ نے بانو سے یہ ماجرا کہا
بس اے بہو مضائقہ کیا ہے جو تم بھی آؤ
پیاسا ہوں میں تو تم بھی نہ پانی پیو امام
بانو یہ سنکے رونے لگی ہائے ہائے ہائے

۱۰۸

پہنچا جو شور فوج کا خیمہ میں بانو تک
بولی کہ کیا ہوا ہے یہ کیوں شور ہے بپا
بانو کا دل بھر آیا جو سنکر یہ ماجرا
بولی کہ ہے ہے کیا ہوا عباسؑ کیا ہوا

۱۰۹

اٹھتا ہی شور گریہ محمدؐ کی آل سے
آگاہ کیا نہیں ہو سکینہؑ کے حال سے

۱۱۰

اب پاس آبرو کا ہو جانوں کا غم نہیں
عباسؑ نامور نہیں یا آج ہم نہیں

۱۱۱

پھر پھر کے تیغ چلتی تھی اُس دن پناہ کی
پر ہائے کم نہ ہوتی تھی کثرت سپاہ کی

۹۱

سنسان تھے جو ہر طرف ادھر اور ادھر
شدت تھا کہیں پیاس کہیں بھوک کا اثر
بھاگو تھی کسی کو نہ کسی کی خبر ادھر اور ادھر
ہر جانتوں کے ڈھیر سروں سے بلند تھے
بھاگیں کمان گر یزکے کوچے تو بند تھے

۹۲

تھرا رہا تھا خوف سے سینا سلاح کا
ہلتے تھے گو وہ کانپتا تھا دل سپاہ کا
غازوں کی بھی نہ سرخ تھی رنگت نگاہ کا
خوشہ سیہ تھے گیہوں کے یا دانے کاہ کے
اک تیرگی غبار سے تھی چشم مہر میں
تا پوپڑے ہوئے تھے محیط سپہر میں

۹۳

اب رحم کیجیے مری دودن کی پیاس پر
جیتی ہوں اب تک آپکے آنے کی آس پر
قربان جاؤں بھیجدیں پانی عباس پر
چلائی یہ خدا کے واسطے صاحب علم سے جا کر
پہنچا نہ ہاتھ سیدھا کسی کا جگر کی بھر کے
آیا پھر رسا چلا بھی تو پانی بلا سے

۹۴

جو جنگلی اور ہوسے اور دھوپ سے نڈھال
کہتے تھے جوان منھ سوکھے ہوئے تھے لال
پیاس اس کو کہتے ہیں کہ جو ہو جائے جاں وبال
ہر چند تھا ہجوم پہ ہر سو تھا قحط آب
پر کوئی ایسا تھا کہ جو پانی کو پوچھتا

۹۵

تھا ان کا شور پہنچا فلک پر جو ناگہاں
مشکوں کے پھینکنے کی صدا آئی درمیاں
ہاتھ اک علم کا کٹ کے گرا ساتھ ہی وہاں
پھر پھر کے سر ہلاتے تھے فریاد کناں سب
دانتوں میں خس خراش سے تھی ہر جوان کے
چادر ہلا رہے تھے پھریرے نشان کے

۹۶

ہر چند آنکھ میں تھی سیاہی کی ڈوریاں
ہاتھوں کو آنکھ سے تھی لگائے وہ نوریاں
ایسا کہاں سے لائیے صابر جگر کہ جا کر
کہتے تھے ہر جوان سے یہ ہر جا وہ جا کر
سوکھے ہوئے لبوں پہ مری جان آئی ہے
اے نور چشم ساقیٔ کوثر دوہائی ہے

۹۷

ہمراہ دس ہزار سپاہ جرار تھے سوار
چن کر صفوں کو صاحب اعدا ہوئے نثار
کھینچی الٹ دی ابن علی نے بھی اپنی تیغ دھار
ہر چند تھے درست نہ ثابت کمان تھی
تیغوں میں دم رہے تھے نہ لشکر میں جان تھی

۹۸

اعدا کو بار بار جھنجلا کے دیکھیے
صدمے گئی فرات کو اب جا کے دیکھیے
کانٹے سری زبان کے اب آ کے دیکھیے
رونے کو شاہ دیکھیے رونا شاہ کے دیکھیے
صدمہ فراق کا ہے دل دردناک پر
جلد آیئے حسینؑ تڑپتے ہیں خاک پر

۹۹

عباس نے جو دیدۂ پرنم سے یہ سنا
بے اختیار آنکھوں میں آنسو بھر آئے آ
کانپا جناب فرات کو پھر کر نگاہ یاں
دیکھی جو نہر دل نہ رہا اختیار میں
گھوڑا اڑا کے شیر سے آئے کچھار میں

۸۲

یہ کہکے لی دلیر نے تلوار میان سے
مسکن چھٹا ہما کا ہلا سعادت نشان سے
سلطانِ دیں کا عہد لیا ظفر آشیان سے
یہ کہکے شہ سوار ہوئے چرخ آسمان سے

دکھلائی شکل قہر خدائے جلیل نے
آنکھوں پہ ڈر کے رکھ لیے پر جبرئیل نے

۸۳

ہوش اڑا دیے شہ دوسرا دم میں مار کے
دو دو سے ایک ہاتھ میں باندھا ڈپٹ کے اور
رکھ کے سپاہ کو پس و پیش و راست و چپ
ڈالی کسی پہ آنکھ تو ڈالا اسی پہ ڈر

تھا نورِ چشم شیرِ الٰہی جلال میں
پتلی جھپی ہوئی تھی سیاہی کی ڈھال میں

۸۴

تلوار کی غضب کہ کرے کار تھا
گرما گرم تھا شرر تو وہ بھی شرار تھا
لو اور کوند تھی کہ فرس بیقرار تھا
معرکہ میں گرم ہو کر کارزار تھا

بہتا تھا خون بدن سے تو مُنھ زرد ہوتے تھے
تلوار کی ہوا سے بدن سرد ہوتے تھے

۸۵

بجلی سی جس طرف وہ گرانڈیل آ گئی
ناگن تھی اک کہ فوج پہ کہر اک مچا گئی
دم میں لہو زمین پہ بہا کے چلی گئی
الفت کسی سے تھی نہ عداوت کسی سے تھی

کاٹے جگر تو اور دلیری ہوئی اُسے
بیروں لہو پیا پہ نہ سیری ہوئی اُسے

۸۶

ہوش اڑا دیے شہ دوسرا دم میں مار کے
دو دو سے ایک ہاتھ میں باندھا ڈپٹ کے اور
رکھ کے سپاہ کو پس و پیش و راست و چپ
ڈالی کسی پہ آنکھ تو ڈالا اسی پہ ڈر

تھا نورِ چشم شیرِ الٰہی جلال میں
پتلی جھپی ہوئی تھی سیاہی کی ڈھال میں

۸۷

تلوار کی غضب کہ کرے کار تھا
گرما گرم تھا شرر تو وہ بھی شرار تھا
لو اور کوند تھی کہ فرس بیقرار تھا
معرکہ میں گرم ہو کر کارزار تھا

بہتا تھا خون بدن سے تو مُنھ زرد ہوتے تھے
تلوار کی ہوا سے بدن سرد ہوتے تھے

۸۸

لرزاں ہر ایک بانی بیداد و جور تھا
لشکر تھا کیا اس تباہی کا طومار تھا
تیغ ستم تھا یا کہ غضب یا کہ مار تھا
تیروں کا تھا نشانہ اچل ڈھال وار تھا

گشتوں کے پشتے اور سروں کے پہاڑ تھے
فوجیں کٹی ہوئی تھیں محلے اُجاڑ تھے

۸۹

گرز اس طرف بڑھا کسی بیداد گر کا ہاتھ
بالائے سر ہزار دھماکے اور دھم کا ہاتھ
ڈھکنا تھا ڈھال پر علی اولیٰ کے سر کا ہاتھ
دو ہو کے گر پڑا جسے مارا کمر کا ہاتھ

ہنستی تھی موت آنکھ جو پھیرتی تھی زین پر
آدھا فرس پہ جسم تھا آدھا زمین پر

۹۰

وہ تیغ جانگداز جو چمکی سمیت برق
گردن عدو کی شش صفت ڈھل کے رہ گئی
پھولوں بھری لگاوٹی تو باغ اجل بنی
بھاگا کوئی تو باندھ اجل ساتھ لے گئی

کہتی تھی تیغ مجھ سے کہاں بچکے جائیگا
ٹھنڈھا کروں گی مین تو جہنم جلائیگا

۹۱

سینہ میں ہو گئے تھے جو بدلوں کے دل دو نیم
لپکا کوئی کسی کا لوٹنے تھے جو قابلوں کے دل
کیا جانتی تھی کاٹ لوٹنے تھے جو بلوں کے دل
کیا جانتی تھی کاٹ لوٹنے تھے جو بلوں کے دل

بھاگے شریر خلعت و منصب کو چھوڑ کے
روحیں روانہ ہو گئیں قالب کو چھوڑ کے

۷۴
ہان اے فلک ستم کی جوانی کو کھا چکے
خونریزی کی اور آخری کو اڑا چکے
دریا کشت و خون کی ترائی کو کھا چکے
شمشیر مرتضیٰ کی صفائی کو کھا چکے

۷۵
ول شق کرے صریرِ قلم کارزار میں
غل ہو کہ شیر گونج رہا ہی کچھار میں

۷۶
جب ہم گئے ہین بیچ میں اعدا کے لشکر کے
دم بھر میں قتل کر دیا کفار کا سر کے
روکی ہزار تیغ کفر کی بستی اُجاڑ کے
پہنچا ہو گھر سے تفتہ کہ بتون کو اکھاڑ کے

۷۷
پڑھکر درود فوج ملک مدح خوان ہوئی
جب ہم گئے تو کعبہ کے اندر اذان ہوئی

۷۸
بگڑے ہین جب تو خون کے دریا بہائے ہین
سر دیدیا ہی بات پہ جسوقت آئے ہین

۷۹
کیا کیا لڑائیون مین ظفر پر ظفر ملی
بیٹا تھا یہ پسر مین کہ ہیبت پدر کی تھی
شمشیر ہاتھ مین تھی کہ بجلی کمر کی تھی
خالق نے بھی عجب ید بیضا جگر کی تھی

۸۰
بیعت کی آنکھین نور کی تڑکے چلے جو سوئے طور
فانی نے پکارا لو کہ مسلمان ہو گئے
تیغ بشر نے کام کیا فضہ حجاب کا
پیغمبر خدا سے ملا جگر کو شہ رسول

۸۱
کیا ہی اور کیا ہی اور کیا ہی اور شام
کہتے ہین بادشاہ کسے کہتے ہین غلام
تو بھی ملک حرم ہی رہا وہ بھی ملک حرم
لو سب کا اور سب کا ٹھکانا ہوا ایک

۸۲
اپنا چلن کھلا ہوا سب عاقلون پہ ہی
جبتک ہماری ضرب کا سکہ دلون پہ ہی

۸۳
رُتبے پہ فخر ہی نہ شجاعت پہ ناز ہی
گر ہی تو بس غلامیِ حضرت پہ ناز ہی

۸۴
دوزخ سے دور رہتے ہین ساکن بہشت کے
کعبہ کبھی جھکا نہین آگے کنشت کے

ف ۱۲ فضہ خادمۂ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

۶۷

فرمایا کہ یہ شوق امام امم کا ہے
عباسؑ اسطرف سے بھاگا ادھر کا ہے
دیکھی جو بابا نے آنکھوں کو دو کیے غم سے بھر آئے
پھیرا جو سر اور رو دیے قدموں پر آ گرے

دونوں پہ کوہ رنج و غم و یاس گر پڑے
گردن جھکا کے پاؤں پہ عباسؑ گر پڑے

۶۸

عباسؑ نے کہا تھے آقا نہ رویئے
صدقے غلام اس گھڑی ہرگز نہ رویئے
سر پیٹتی ہیں فاطمہؑ زہرا نہ رویئے

پردے میں کچھ نہ آلِ نبیؐ کے خلل پڑے
ایسا غضب نہو کہ سکینہؑ نکل پڑے

۶۹

بولے کہ ہائے ہائے شہنشاہ دیں پناہ
اے میرے بادگار پدر میں ترے نثار
بیٹا چچا نثار خبردار باپ سے

بھولے اُسے جو کہکے ہم آئے تھے آپ سے

۷۰

فرمایا ہائے کون سی ساعت ہے یہ بھائی
ہچکی بندھی ہے آنکھ میں آتا ہے جی بھر آئی
ہے ہے علی کا لال ہے اور ہائے ہائے ہے

تم کیا چلے کہ زخمِ جگر تازہ ہو گیا
پھر آج ہمکو داغِ پدر تازہ ہو گیا

۷۱

بولے کہ ہائے ہائے شہنشاہ دیں پناہ
اے میرے بادگار پدر میں ترے نثار
بیٹا چچا نثار خبردار باپ سے

بڑھکر جو بڑھ چلے تھے کہ پیرے تھم تھم اگے
خیبر کے سرکشوں کو علیؑ یاد آ گئے

۷۲

زینب نے سن کے دوڑ کے بھائی کو لی بلا
بھائی کا منہ سے پاک تھا بھائی کے دم سے دم
حضرت کا رنگ دیکھکے اور دھیان آ گیا
ہچکی بندھی تھی غش کا تھا غلبہ حواس گم

تھمتی تھی دفعتہً انکی نہ ہر اک جا کی
تھی دو طرف بلند صدا ہائے ہائے کی

۷۳

زینب نے سن کے دوڑ کے بھائی کو لی بلا
بھائی کا منہ سے پاک تھا بھائی کے دم سے دم
حضرت کا رنگ دیکھکے اور دھیان آ گیا
ہچکی بندھی تھی غش کا تھا غلبہ حواس گم

تھمتی تھی دفعتہً انکی نہ ہر اک جا کی
تھی دو طرف بلند صدا ہائے ہائے کی

۷۴

بولے کہ ہائے ہائے شہنشاہ دیں پناہ
اے میرے بادگار پدر میں ترے نثار
بیٹا چچا نثار خبردار باپ سے

بھولے اُسے جو کہکے ہم آئے تھے آپ سے

۷۵

بولے کہ ہائے ہائے شہنشاہ دیں پناہ
اے میرے بادگار پدر میں ترے نثار
بیٹا چچا نثار خبردار باپ سے

بھولے اُسے جو کہکے ہم آئے تھے آپ سے

۷۶

بولے کہ ہائے ہائے شہنشاہ دیں پناہ
اے میرے بادگار پدر میں ترے نثار
بیٹا چچا نثار خبردار باپ سے

بھولے اُسے جو کہکے ہم آئے تھے آپ سے

۵۵

ہاں دیکھ ہی تو تن کی جان بھی
قوت بھی حوصلہ بھی ہے تاب و توان بھی
بھائی بھی ہے پسر بھی ہے راحت رسان بھی
خادم بھی ہے شفیق بھی ہے مہربان بھی

پانی پلائے جب یہ بہشتی تو پیتے ہیں
ہمتو اسی جوان کے سہارے پہ جیتے ہیں

۵۶

دل کا جو قوت ہے وہ قوت بھی ہے جگر کی ہے
سینے کا ہوش سرور و ضیا چشم تر کی ہے
دولت ہے ایک ان کی نہیں عمر بھر کی ہے
پیری کا آسرا ہے رفیق اور پدر کی ہے

کیونکر نہ روؤں روح کا اور تن کا ساتھ ہے
طفلی کی الفتیں ہیں لڑکپن کا ساتھ ہے

۵۷

ہم دونوں میں سے ایک پہ جب آن بن گئی
جاں ایک تھی دو دل ایک دو بدن ایک
جاں ایک اگر چہ دو ہیں پہ تن ایک
غالب جو اجل آئی تو مر جان ایک ہے

جب روح کوچ کر گئی پھر تن میں دم کہاں
جاں ہو تو یہ جانِ برادر تو ہم کہاں

۵۸

دنیا میں چھوٹے بھائی سے بیاری نہیں کوئی
دل کا سرور آنکھوں کا تارا نہیں کوئی
گر ہو تو نیک اور سمجھدار نہیں کوئی
کہنے کو لوگ ہیں سب بھائی نہیں کوئی

پوچھو اسی سے بھائی سے جس سے جدائی ہو
جب باپ ہو جہان میں پیدا تو بھائی ہو

۵۹

رو کر یہ مشک شاہ امم نے کہا حسین
تم سے ہے میرے بھائی تو دو بدن میں ایک جان
جو صاحب حیا تھا وہ بہن تھی حسین کی
مشکل میں صدقے جاتی تھی عباس نامور پر

برچھی لگی الم کی دلِ دردناک پر
نزدیک تھا کہ گر پڑیں گھوڑے سے خاک پر

۶۰

گھوڑے کو پھیر کر جو چلا وہ شہ زمن
دیکھا کھڑے ہیں ہاتھ میں تھامے علم حسین
گھوڑے سے کود کر چلا وہ نیک نام
آ کر کہا کیا غضب کیا یا شاہ خاص و عام

سر پر عمامہ رکھیے پیمبر کے واسطے
یہ اضطراب بندۂ احقر کے واسطے

۶۱

بھیا لٹا شہ عرب و دشت روئے گا
سید مرے گا جگ سے نواسہ رسول کا
بچہ یتیم ہوئے گا ہر اک بے کسی کے ساتھ
دنیا میں بیکسوں کا نہ ہوگا کوئی بھی ساتھ

آنکھوں سے آنکھیں موندے منھ اور سب لب ہلیں
ایکے جدا ہوئے تو خدا جانے کب ملیں

۶۲

دو ایک جا ہیں یہ تو فلک کو نہیں یقین
دنیا میں ہیں کسی کے برادر نہیں یقین
دیکھا نہیں کسی نے برادر نہیں یقین
آنکھوں کے سامنے جو ہو یہ پھر نہیں یقین

روئے جو مدتوں تو خوشی ایکدم رہے
تھوڑے دلوں نبی و علی بھی بہم رہے

۶۳

وہ دل جو اضطراب سے ہو جو ان نہیں کوئی
کوئی بھی ایسا بے کس و بے یار و غریب ہے
اس سانحہ کا بھی نہ کسی کو نصیب ہے
کس گھر میں یہ نہیں ہے کہاں یہ نہیں ہوا

موسم کوئی نہیں چمن روزگار میں
لاکھوں میں گل کہ لوٹ گئے ہیں بہار میں

۴۴۶

دنیا میں جل رہا تھا سب بھر کے نور میں
بجھتی تھی اک چراغ کی لو ہر ظہور میں
دامن ہوا کا ابر کی چھاؤں میں تھا ہوا
ہر موج تھی کھلا ہوا ابر امام دہر

پنجے کا نور سبز پھریرے کے ساتھ ہی
طوبیٰ کی شاخِ سبز پہ مریمؑ کا ہاتھ ہی

۴۴۷

دامن وہ سبز اور وہ پنجے کا اس کے نور
کھلتا ہوا وہ فرق پہ فرقِ سر و سمور
فرقِ جناب خضر پہ روشن ہو جس طور
سایہ فگن ہو فرق پہ دستِ امام کا نور

اُسکا علم تو ہی جو شہِ مشرقین ہی
گویا حسنؑ کے دوش پہ دستِ حسینؑ ہی

۴۴۸

کہتا تھا ایک ایک سے یہ ہر دم وہ نیک نام
ہو خوش نشاط و عیش سے ہر صبح و شام
بانگ نماز خوش قد و طناز و دلربا
وہ پیش و پس وہ دست و کنول وہ جبیں وہ پا

اُتری تھی اک پری فرسِ تند خو سے وہ
غرقِ عرق بھری ہوئی تھی رگوں میں لہو سے وہ

۴۴۹

تھا ہر اک اس طرف وہ عجب اضطراب تھا
اور درمیان میں جو حباب اک سحاب تھا
تھے منتظر کہ ہو کسی صورت سے فتح باب
ٹھہرا تھا کون اہلِ ستم کے لیے جواب

ہر جا تھی تیغ تیر تھا نیزہ سناں تھی گرز
ہر سو تھا برچھیوں کا برستا ہوا مطر

۴۵۰

کہتا تھا ہر ایک سے یہ ہر اک پاس کے لیے
ان صعب دل شجاعوں میں ہے خوف و یاس کسے
مردوں کو ہو مرنے میں نہیں جانے کا ہراس
بڑھتے ہیں بڑھ کے حضرتِ عباسؑ کے حواس

لاکھوں ہو تم تو وہ ایک ہی پیاسے کو ٹوک لو
جانیں لڑا کے شیر کے حملے کو روک لو

۴۵۱

آواز دیتی تھی کہ وقت دعا کا مقام ہے
مردانگی کا بر میں لباس تمام ہے
عالم میں شور ہے کہ علی کا غلام ہے
جینے کی اس نشان کو امید و کام ہے

ہاتھوں سے صبر کی بھی عنان چھوٹ جائیگی
مر جائینگی حسینؑ کمر ٹوٹ جائیگی

۴۵۲

بولا نہیں ہیں کچھ جو بھرا گھر اُجڑ گیا
مر جاؤنگا ابھی جو یہ بھائی بچھڑ گیا

۴۵۳

چلائے اُنکے سامنے اے فوجِ اشقیا
کاٹو خدا کے واسطے پہلے مرا گلا

۴۵۴

جب سے خدا کے شیر نے چھوڑا جہان کو
پالا ہے میں نے گود میں اس نوجوان کو

| | | |
|---|---|---|
| ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ |
| ن ہر زے ہو کے خاک کے پیوند ہوتے ہین<br>نسان تو کیا ہین تیغون کے دم بند ہوتے ہین | اشراف کا بناؤ رئیسون کی شان ہی<br>شاہون کی آبرو ہی سپاہی کی جان ہی | بھاگے ہزار وہ پہ نہ پاوے مفر کہین<br>بستر پہ دھڑ کہین ہو دم صبح سر کہین |
| ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ |
| و خوبان گر چہ ہین وہ سب حصول ہین<br>شوق سبزہ رنگ کے دامن ہین پھول ہین | سچ اُسکی ہی پسند جہان گو بھلی نہو<br>معشوق پھر نہین اگر اتنی کجی نہو | کیا خوف اِنکو نہر پہ گر روک ٹوک ہی<br>نیزہ نہین جو پاس اِک اِسمین بھی نوک ہی |
| ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ |
| ر کوئی لکھے جو مجال رقم نہو<br>ے کو خوف ہو کہ زبان پھر قلم نہو | اِسکا جلال خلق مین کس پر جلی نہین<br>کوچہ وہ کونسا ہی جہان یہ چلی نہین | جھکتا ہی جس سے عرش یہ پایہ اسی کا ہی<br>ظلِ خدا پہ دھوپ مین سایہ اسی کا ہی |

۲۸
جرأت کا آئینہ ہی کہ صولت سے ہے لگن
ہر عکس اس میں جوہر و صفات سے ہے جوان
ہر نقش صورتون کو صفا سے ہی ہے عیان
ہر آئینہ میں ہی دو دم تیغ کا بیان

۲۹
وہ ہوں نہیں جسے یہ اُسے ٹوکتے نہیں
تلوار جب چلی تو سپر روکتے نہیں

۳۰
اک جنگجو جو تیغ کو دم کر کے دون دیا
کاٹا ہر ایک وار کا ہر وصل ایک قسم
فرمایا جب حضرت عباس کی قسم
کھائی ہے ذوالفقار نے جب سے قسم قسم

۳۱
ہاتھ میں جنکے ہو یہ آئینہ ہیں بان
چار آئینہ کے بدلے ہزار آئینہ ہیں بان

۳۲
رکھتے ہیں کس سے کم جو یہ آئینہ ہیں بان
ہر آئینہ ہی چار سے بہتر ہیں چار آئینہ

۳۳
سایہ میں وہ جو آج سعید زمانہ ہی
اقبال کے ہما کا یہی آشیانہ ہی

۳۴
ہر آئینہ ہی چار سے بہتر ہیں چار آئینہ

۳۵
ثابت ہوا کہ قابلِ شرح و بیان نہیں
خامے کا ذکر کیا ہی سیاہی روان نہیں

۳۶
کشاف امر حق ہی بیانِ سعید کا
ہان ترجمہ ہی مصحفِ ربِّ مجید کا

۳۷
دنیا میں کوئی اِنسے نہ افضل نہ دین میں
قوت خدا کے ہاتھ کی ہی آستین میں

۳۸
اے ذوالفقار حیدرِ صفدر کی ہی زبان
ہر نقش ہی ترے ترا ہی خنجر زبان
ہر شاس میں ہی ہاتھ ہی اک خنجر زبان

۳۹
ہر آئینہ ہی چار سے بہتر ہیں چار آئینہ

۴۰
ذوالفقار ابھی ہی دو رویہ کارزار کی
رہ جائیگا نہ تجکو قسم ذوالفقار کی

۴۱
بجائیگا امانکا حصار آئینہ یہی
جوشن یہی سپر یہی چار آئینہ یہی

۴۲
رکھتے ہیں کس سے کم جو یہ آئینہ ہیں بان
ہر آئینہ ہی چار سے بہتر ہیں چار آئینہ

۴۳
بیحد و بیحساب و شمار آئینہ ہیں بان
چار آئینہ کے بدلے ہزار آئینہ ہیں بان

۴۴
ہر آئینہ ہی چار سے بہتر ہیں چار آئینہ

۴۵
ثابت ہوا کہ قابلِ شرح و بیان نہیں
خامے کا ذکر کیا ہی سیاہی روان نہیں

۴۶
رب علا کا قہر انھیں کا جلال ہی
برق انکی تیغ ہی تو گھٹا انکی ڈھال ہی

۴۷
دنیا میں کوئی اِنسے نہ افضل نہ دین میں
قوت خدا کے ہاتھ کی ہی آستین میں

۴۸
ہر آئینہ ہی چار سے بہتر ہیں چار آئینہ

۱۹

[illegible]

۲۰

[illegible]

۲۱

[illegible]

۲۲

[illegible]

۲۳

[illegible]

۲۴

[illegible]

۲۵

[illegible]

۲۶

[illegible]

۲۷

[illegible]

۲۸

[illegible]

۱۰

گویا چمن میں باد بہاری عیان ہوئی
آئینہ سے شگفتہ مزاجی عیان ہوئی
آپ اپنے کیا تعلق بیماری عیان ہوئی

۱۱

آئینہ جبین سے صفا آشکار ہے
ابرو سے ماہ نو کی ضیا آشکار ہے
چشم گہر فشاں سے حیا آشکار ہے
رخسار سے جلال شہ خیبر آشکار ہے

۱۲

اعجاز کلک بین سے ہر حرف حسن حال ہے
تعریف کیا کرے کہ دہن میں زبان کہاں ہے
وصف جبین و ابرو و مژگان کا امتحان ہے
تعریف میں جو دل کی تپش کی زبان کہاں ہے

۱۳

روشن تھا شمع طور سے پرتو حضور کا
خلعت ملا زمین مقدس کو نور کا
رستم بھی چڑھ سکیگا نہ منھ پر دلیر کے
چہرہ تو حور کا ہے پہ تیور ہیں شیر کے
ٹھہرا لیا ہے نقطۂ فرضی دہن نہیں
اسرار کردگار میں جاے سخن نہیں

۱۴

اگتا شفق سے نور زمین آسمان ہے
صحرا سے کربلا میں دنیا کی جان ہے
فوج حسین سے جلوۂ قدرت دکھا دیا
چہرے سے نور حسن صباحت دکھا دیا
ابرو نے تیغ شاہ شجاعت دکھا دیا
قامت نے سرو باغ قیامت دکھا دیا

۱۵

شیرین لبوں کی مدح میں اب کلک یہ زباں ہے
لابیگا ہے سخن میں نمک یہ کہاں سے شہد
جسکی جوابات ہو وہ زبان کو نہیں پسند
عالم ہے کر رہے شکر بیٹھ سے شہد

۱۶

پرتو ہے یہ رخ خلف بوتراب کا
دیکھو الٹ گیا ہے ورق آفتاب کا
جنگل کو بوے کوچۂ گیسو بسا گئی
کپڑوں سے نکہت گل فردوس آگئی
نے قند میں یہ لطف نہ شاخ نبات میں
صانع نے بھر دیا ہے مزا بات بات میں

۱۷

نقشہ ہے حسن فرد کی ضیا پر کروفر و جلال
افسر کمین ہے پر سر کمین ہے بال بال
ابرو و چشم کے بعد سراپا حسن کا زوال
پیدا ہے ہر ہر عضو سے حشمت و جلال
پروانہ آفتاب ہے چہرے کے نور پر
سادہ نگین حدید کا در نجف میں ہے
باتوں میں لب جو ہلتے ہیں اس شوخ شجاع کے
گھوڑے پہ آپ ہیں کہ تجلی ہے طور پر
پتلی نہ جانیو در مکنون صدف میں ہے
ہیرے کی چوٹ پڑتی ہے مکھڑوں پہ لال کے

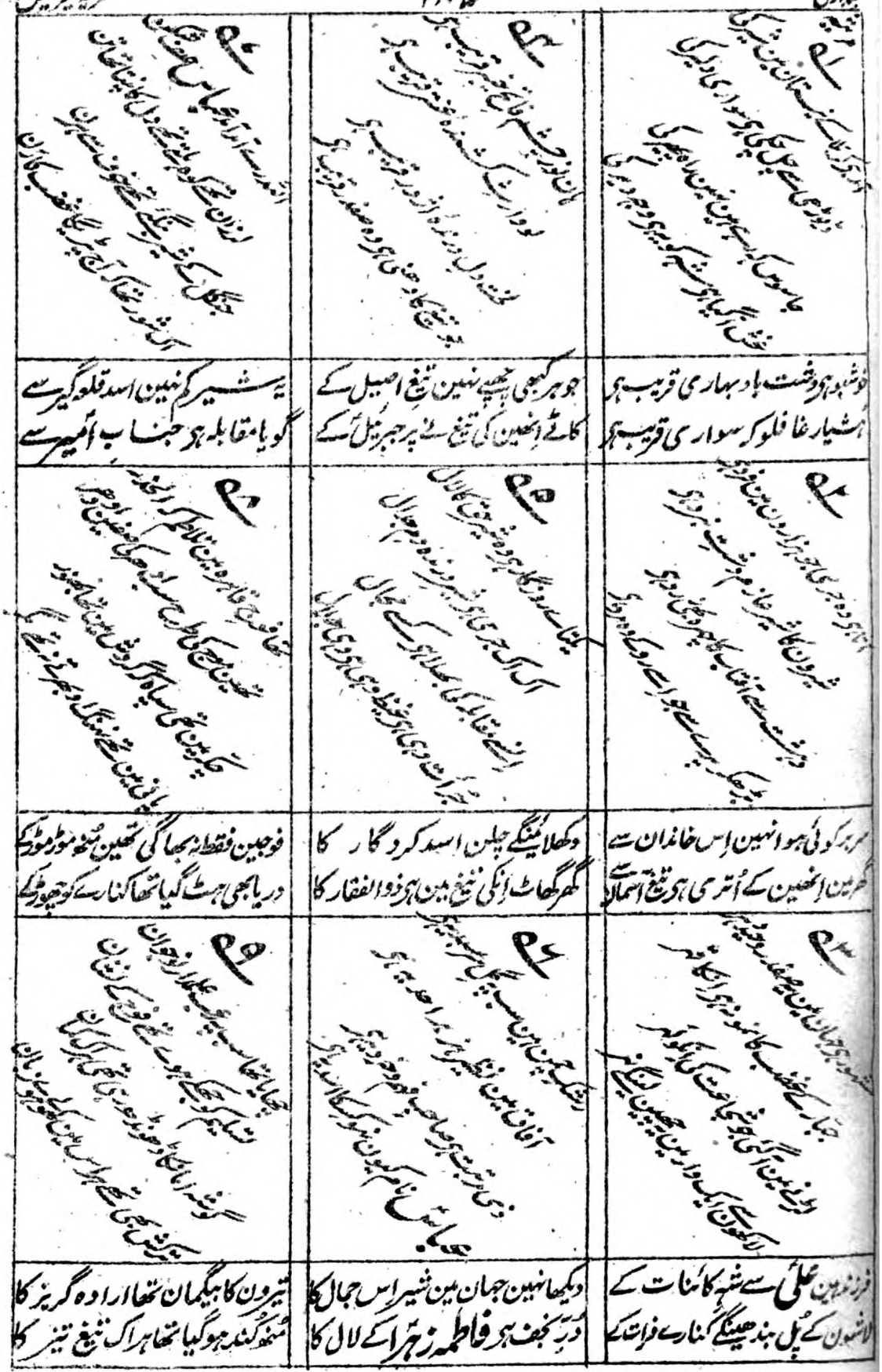

خوشبو ہے دشت باد بہاری قریب ہے
ہشیار غافلو کہ سواری قریب ہے

جوہر کبھی چھپے نہیں تیغ اصیل کے
کاٹے انھیں کی تیغ نے پر جبرئیل کے

یہ شیر کم نہیں اسد قلعہ گیر سے
گویا مقابلہ ہے جناب امیر سے

سر پر کوئی ہوا نہیں اس خاندان سے
گھر میں انھیں کے اتری ہے تیغ آسمان سے

دیکھا نہیں جہان میں شیر اس جمال کا
در نجف ہے فاطمہ زہرا کے لال کا

تیروں کا بیگمان تھا ارادہ گریز کا
منھ کند ہو گیا تھا ہر اک تیغ تیز کا

فرزند ہیں علی سے شہ کائنات کے
لاشوں کے پل بندھینگے کنارے فرات کے

فوجیں فقط نہ بھاگی تھیں منھ موڑ موڑ کے
دریا بھی ہٹ گیا تھا کنارے کو چھوڑ کے

۱۱۸ کہہ کر یہ علمدار نے مشکیزہ لیا سر پر
دیکھا نہ علی آل نے پھر سوئے پدر پھر کر
بیٹھے تھے حسین آپ بھی زانو پہ برادر
جو ضبط کیا ہو کوئی ہو گا تو اسی کے دم ضبط

لو گو تمھیں کچھ میرے بہشتی کی خبر ہے
بتلا دو مجھے بہر خدا نہر کدھر ہے

۱۱۹ تھا ساتھ علمدار کے عباس دلاور
تصویر علی کی تھے برادر کے برابر
کاندھے پہ وہ مشکیزہ وہ ہاتھوں میں تھا خنجر
پیاسی تھیں ادھر لاش کے اور فوج ستمگر

پھر آنے کی تسمین انھیں دینے کو چلی ہون
مین اپنے چچا جان کے لینے کو چلی ہون

۱۲۰ لاشے پہ برادر کے شہ دیں یہ پکارے
کیون لوٹ کے آئے علی اکبر ترے پیارے
گر آ کے سکینہ نے کہا بابا کہان ہین
حضرت نے کہا جائی تو دریا پہ ملین گے

مین تمکو اسی واسطے بھیجا تا تھا رو کر
اب ڈھونڈھنے آئی ہو مرے بھائی کو کھو کر

۱۲۱ کہتے تھے کہ اصغر کو مرے گود مین لینا
دیکھا علی آتے ہین تو یہ کہہ کے دی اصغر
ہے ہے مرے بچے کو نہ تھا تاب کہ روتا
گر شدت پیاس سے روتا بھی تو چپکا

پانی کی تمنا مین ہزارون سے لڑے ہین
منھ دیکھ لو یہ شیر سے عباس بڑے ہین

۱۲۲ سکینہ کے لیے لاتے تھے پانی جو علمدار
حضرت نے کہا لاش پہ لاؤ علم و رایت
اکبر نے کہا لاش پہ لاؤ علم و رایت
بیٹی مین علمدار نے بھی لاش علم کی

تھرانے لگا لاشہ سقائے سکینہ
لاشے سے بھی آئی یہ صدا ہائے سکینہ

۱۲۳ خاموش تھا عباس یہ سن کر جو پکاری
اب جاؤ سکینہ کے لیے لاؤ تو پانی
اس بات کے سنتے ہی علمدار کا پانی
اس وقت مین آنکھون مین پھری یاس کی ویرانی

سرکار شہنشاہ فلک جاہ کو دیکھون
عباس علمدار کی درگاہ کو دیکھون

---

گر آ کے سکینہ نے کہا بابا کہان ہین
اصغر بھی ہمارے گلے کا ہار نہین ہے
گر آ کے سکینہ نے کہا بابا کہان ہین
اکبر بھی ہمارے گلے کا ہار نہین ہے

جس وقت کہینگے تمھین ہم لاؤ تو پانی
بابا سے ہمارے نہ ہو کچھ کام نہ بھائی

جس وقت کہینگے تمھین ہم لاؤ تو پانی
بابا سے ہمارے نہ ہو کچھ کام نہ بھائی

۱۰۹

حضرت کو پسند آیا ہوس دید کا پھولنا
عباسؑ کے شانے پہ علمدار کا سر ہے
اکبرؑ نے کہا عم سے کہ ہٹ جائیے بابا
بھائی کو خدا بھائی کا لاشہ نہ دکھائے

۱۱۰

کیا میرے لیے روئے ہو بابا کو اٹھاؤ
لٹتے ہیں سکینہؑ کے تصدق میں سکینہؑ
بیٹا نہ اٹھے گا تمہیں معلوم ہے اکبرؑ
قدموں کی طرف سے مرے آقا کو اٹھاؤ

۱۱۱

پھر آپ کی لاش پر یہ کہا شاہ زمن نے
بھائی کو بہن کیونکر اٹھائے یہ بتا دو
ہے ہے یہ کہا زینبؑ مضطر نے برادر
ہاں ہاں مرے بھیا مرے بھائی کو اٹھاؤ

جھکنے جو لگے کانپ کے غش کر گئے شبیرؑ
ثابت علی اکبرؑ پہ ہوا مر گئے شبیرؑ

واجب پسر مصحف ناطق کا ادب ہے
قرآن کی طرف پاؤں قیامت ہے غضب ہے

کروٹ یہ نہیں بھائی سے منہ موڑ رہے ہو
ہم خوب سمجھتے ہیں کہ دم توڑ رہے ہو

۱۱۲

بے ہوش ہوئے جو رو علی اکبرؑ پہ لاکر
صدمے سے ہوا غش پہ گلا عباسؑ دلبر
دیکھا دو کو مر مر کے یہ آقا نے برادر

۱۱۳

غش میں یہ کہا زینبؑ مضطر نے برادر
پھر ہو نہ سکا ضبط امام ازلی سے
اکبرؑ کی کمر سے لپٹے شہ دین لاشہ عباسؑ علی سے

۱۱۴

بے کفن نہ رہے حضرت عباسؑ علمدار
عباسؑ علمدار کہ ہے جن کی یہ یاری
اٹھا جو دم ہمشیر کے آنسو کو ہوا جاری
تن رہ گیا اور سر ہوا غلطاں سوئے قاری

چلا کے جو شہ روئے تو گھبرائی سکینہؑ
نکلا تھا دم انکا کہ نکل آئی سکینہؑ

۱۱۵

لو کٹ گئے فرزند علی حیدر کرار
پھر دوسرے لاشے کو یہ فرمان کیا جاری
بھائی یہ ہے دم موت ہے تم سے مری یاری
قبلہ کی طرف چاہیے منہ اور ہو تیاری

۱۱۶

چلائے یہ عباسؑ کہ اے عالم و عالم
کیا دل کا ہے عالم مرے بھائی مرے بھائی
کیوں چشم ہے پر نم مرے بھائی مرے بھائی
اکبرؑ سا جواں دم مرے بھائی مرے بھائی

۱۱۷

بیدست ہیں اسوقت میں احسان کریں ہم
رکھ دو مرا سر قبلۂ عالم کے قدم پر
سینے میں اجل سانس ٹھہرنے نہیں دیتی
ہچکی تمھیں اب بات بھی کرنے نہیں دیتی

یا پھیر کے اس بیکس و بے آس کو لاؤ
یا ڈیوڑھی تلک لاشۂ عباسؑ کو لاؤ

| | | |
|---|---|---|
| ۱۰۱ | ۱۰۲ | ۱۰۳ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| بڑھتے تھے کماندار تو رک جاتے تھے عباسؑ | پانی جو بہا عید ہوئی فوج عدو مین | آنکھ مین پھنسی پانی کی محتاج سکینہؑ |
| تیر آتا تھا جب مشک پہ جھک جاتے تھے عباسؑ | مچھلی سے تڑپنے لگے عباسؑ لہو مین | بس ہو گئی دنیا مین یتیم آج سکینہؑ |
| ۱۰۴ | ۱۰۵ | ۱۰۶ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| اک ہاتھ تو ہمراہ گرا تیغ و دو دم کے | تشریف شہ ہر دو سرا لائے ہین زینبؑ | آگے کبھی چلتے کبھی پھر پڑتے تھے شبیرؑ |
| اک ہاتھ تھا باقی وہ چلا ساتھ علم کے | عباسؑ کے لاشے پہ علی آئے ہین زینبؑ | گھبرا کے ہر اک لاش پہ گر پڑتے تھے شبیرؑ |
| ۱۰۷ | ۱۰۸ | ۱۰۹ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| خم تھے کہ پڑا فرق پہ گر ایک شقی کا | رنگ اڑ گیا تصویر الم ہو گئے شبیرؑ | اب کھینچینگے تلوار جو رستا نہ ملیگا |
| شق ہو گیا سر حضرت عباسؑ علی کا | ہاتھون سے جگر تھام کے خم ہو گئے شبیرؑ | اکبرؑ ہین کیا بھائی کا لاشا نہ ملیگا |

۹۱

اک ڈوبتے کو تنکے کا پہنچا سہارا ہو
اک ڈوبتے کو تنکے کا پہنچا سہارا ہو
گرمی میں اگر آج بھی پانی نہ پینگے
ہیں جنکا بہشتی ہوں وہ پیاسے نہ جینگے

۹۲

دریا سے تیرا کے بھاری نہ کبھی مشک
بالیدہ ہوئی دیکھے پانی کی تری مشک
غل ہے یہ لگی دیکھنے لب بستہ و سر ہیں
دشمن سے دہن باندھ کے بھیجے ہیں پدر ہیں

۹۳

دریا سے ہوا لوٹ کے لشکر جو علی کا
دریا سے ہوا لوٹ کے لشکر جو علی کا
سب کھیل لہو ہوگیا خونریز کی مے سے
لوٹا دیا ہاتھ خون میں عباس علی کا

۹۴

دریا تو اور اصل اور اک نہر فرات
شیشہ و پیالہ میں تمنا و علمدار
مظلوموں کی تھیں جملہ امیدیں اسی پر
جا سکتے تھے آنے میں نہ اس نہر کے اس پار

۹۵

دریا تھا اور اصغر خانہ جنگ علمدار
ہوتا تھا اور اصغر خانہ جنگ علمدار
بس سے تھا بس سے تھے سوا فوج کے لشکر
اک گھر کی بھی چلاتے تھے اک لاکھ کے سردار

۹۶

دریا سے وہ علمدار جو آتا تھا ظفر یاب
دریا سے وہ علمدار جو آتا تھا ظفر یاب
ہر گھر کے تھے ہر شہر کے ہر دیس کے سردار
دریا سے وہ علمدار جو آتا تھا ظفر یاب
سقے کے سوا کون تھا پانی کا طلبگار

۹۷

دریا سے وہ علمدار جو آتا تھا ظفر یاب
دریا سے وہ علمدار جو آتا تھا ظفر یاب
ہر گھر کے تھے ہر شہر کے ہر دیس کے سردار
دریا سے وہ علمدار جو آتا تھا ظفر یاب
سقے کے سوا کون تھا پانی کا طلبگار

۹۸

دریا سے وہ علمدار جو آتا تھا ظفر یاب
دریا سے وہ علمدار جو آتا تھا ظفر یاب
ہر گھر کے تھے ہر شہر کے ہر دیس کے سردار
دریا سے وہ علمدار جو آتا تھا ظفر یاب
سقے کے سوا کون تھا پانی کا طلبگار

۹۹

دریا سے وہ علمدار جو آتا تھا ظفر یاب
دریا سے وہ علمدار جو آتا تھا ظفر یاب
ہر گھر کے تھے ہر شہر کے ہر دیس کے سردار
دریا سے وہ علمدار جو آتا تھا ظفر یاب
سقے کے سوا کون تھا پانی کا طلبگار

۸۴

بجلی کا جان شعلہ کی خورشید کا شرر
ہر موج تیغ کا دم رستم پہ ہے خطر
خونخوار جانفگار و دل شیر زخم ساز
کس بار سے اٹھاتی ہے گردش رکاب کی

خود آب مگر آگ لگا دینے کو آندھی
ہستی کے چراغوں کے بجھا دینے کو آندھی

۸۵

کاٹا جو ہم مفر نے گلوئے حسین پر
ہر سر جو پڑ گری گرد و میں ہو گئی خبر
چار آئینہ طالع خود بین پہ تھی نظر
اسوار تو دو ہو گیا پیدل زمین پہ تھی

پایا جو نہ اسدم پر جبریل امین کو
گھوڑے سے اُترتے ہی کیا چاک زمین کو

۸۶

آنکھیں ہوئی ہیں کشتوں کے پشتے پہ جس طرف
پیشانیوں پہ خاک ہے دامن پہ گرد صف
جس خون پہ نگاہ پڑی ہو گئی وہیں تلف
خود اسکا نام لوح پہ تھا حرف حرف میں

جس خون پہ عباس علمدار کی نظر آئی
بجلی سی چمکی دوڑ گئی آنکھ بھر آئی

۸۷

بیٹے تھے جو حسین کے پیش نظر سب
ہر ایک کی تھی لاش پہ اک فوج کی غضب
ہر ایک کا تھا سینہ و پہلو ستم سے لب
ہر ایک کی جبیں پہ تھا اک داغ بے حساب

چوڑی کلائی اسکی تھی اور بھر آئی تھی
آنکھیں ملائیں کر تو لاد بھر آئی اور بھر آئی

۸۸

آنکھوں میں اشک آہ لبوں پر فغاں نہ تھی
ہر چند دل میں تاب نہ تھی پر زباں نہ تھی
ہر زخم تھا عیاں پہ کسی کی عیاں نہ تھی
ہر داغ تھا نمایاں پہ کسی کی نہاں نہ تھی

حوروں میں یہ گرمی نہ لگاوٹ یہ پری میں
بیدم کیا لاکھوں کو اسی عشوہ گری میں

۸۹

جب گھوڑے کو دریا میں علمدار نے ڈالا
لہرا کے علم موجوں کے ہونٹوں پہ اچھالا
یاد آئی لب تشنہ سکینہ کی جو فی الفور
رقت سے بھر آیا دل سقائے سکینہ

صدمے سے بھر آیا دل سقائے سکینہ
اشک آنکھوں سے ٹپکا کے کہا ہائے سکینہ

۹۰

دریا کی طرف دیکھ کے یہ دل میں کہا آہ
سب آب ہے لیکن نہیں قسمت میں مری راہ
انصاف کر انصاف یہ ظلم ہے کہ ہے گناہ
شبیر کا لب تشنہ رہے نہر پہ واہ واہ

اس پیاس کا جب ذکر پیمبر سے کرینگے
شکوہ ترا ہم ساقیِ کوثر سے کرینگے

۷۴

فوجوں کو کیا شیر نے بدل بھگا دیا تک
تھرا گئے لگا کوہ ارادے جو سب کے
آثار نیا ان ہوئے خالق کے غضب کے
ہاتھی سے اور دھڑکا فزوں میگ کی دب کے

۷۵

سینہ بھی جو چل بیٹھا صفوں کا دم رفتار
اکثر دبے گھبرا کے نظر بین سے اٹھا
پھر جس نے پکارے کہ زمین کانپ گئی ہا
جبریل یہ چلائے کہ طبل اور بجا

۷۶

سنکے ہوئے ہوش فنا غیظ کے مارے
ہوتی تھی صفیں صاف مخالف کی تتر بتر
اس بھیڑ کی صفاں پہ رکھا تھا تیغ غضب کی

۷۴

تھرا گئے صدا سنکے شجاع ازلی کی
جبریل کو یاد آگئی آواز علیؑ کی

۷۵

رکنے کا نہیں ہاتھ شجاع ازلی کا
دیکھو کہ نمونہ ہے یہی ضرب علیؑ کا

۷۶

چلنے میں مزا قامت معشوق حسین کا
انداز ہر اک ناب میں تھا چین جبین کا

۷۴

شبیر کو اوروں میں نہ دلاور سے ملایا
بیکس کا بھی بھیجوں ہی رہا تھا نہ بھروسا
تنگی سے نفس رکتا تھا دنیا کا تھا خدا یا
آثار قیامت کے تھے غیب سے پیدا

۷۵

بہتا ہی لہو آگ بھڑکتی ہے زمین پر
پھر آج وہی برق چمکتی ہے زمین پر

۷۶

گزرا نہ کوئی ایسا بلا ٹلکتی اس پر
سُنتے ہی لیا جسنے جھری چلکتی اس پر

۷۴

جب شور ہوا حشر کا اور دور سے آئے
جب جمع ہوئے حشر کے اور دور سے آئے
ہارے دم محشر کے اور دور سے آئے

۷۵

کب چھٹتے ہیں تہمار اجل کے ہوئے جس پر
مالک نے کیا بند جہنم کے قفس میں

۷۶

ندی کے قرین خون کا دریا سا بہا تھا
کیا چال غضب تھی کہ ہر اک لوٹ رہا تھا

۵۵

کی شان علی جبہہ و انور پہ جو ری سے
کلغی کی تھی کیا حسن سر فغفور پہ جو ری سے
روشن تھا دمان علم لشکر پہ جو ری سے
پھبتا تھا ہما فرق مطہر پہ جو ری سے

شانے پہ کمان بر میں زرہ تیغ کمر میں
دو لاکھ کا لشکر نہ سماتا تھا نظر میں

۵۶

ل تھا کہ علمدار شہنشاہ کو دیکھے
دریا بنی ہاشم نے دلیر اللہ کو دیکھے
ہمشیر نے بھائی کو پیمبر کو دیکھے
حیدر نے پسر کو نہ دیکھا ہو تو اس راہ کو دیکھے

دستانے پہننے کا بھی دستور یہی تھا
نقشہ تھا یہی حسن یہی نور یہی تھا

۵۷

علی اصغر

ن کو چلے حضرت عباس علمدار
دی پیک نے جا کر یہ خبر شہ کو بیکبار
دہ شیر کہ اژدر کی ہو جسکو فوج سے ہیبت
نکلا پسر اتنا ہو خسرو دار و سر دار

اب چمکیلی تلوار شجاع از لی کی
آمد ہے بڑی دھوم سے عباس علی کی

۵۸

نشر فرقہ اصحاب میں لاکھوں سے لڑے تھے یداللہ
خیبر میں اسی شان سے گاڑے تھے یداللہ
ہتھیار اسی طرح سے باندھے تھے یداللہ
لاکھوں ہی برس بعد یہ دکھلائے یداللہ

قبضے میں یہ دونوں ہیں قبضہ شمشیر دو دم تھا
کاندھے پہ اسی طرح محمد کا علم تھا

۵۹

کر پسر کا یہ جو بائل ہوئی خاطر
حیران رضا میں کی صدا آئی کہ حاضر
پیچھے کی طرف دیدہ حق بین سے ناظر
ٹھہری کوئی شے قابل شہ بیٹے برابر

دل نے کہا کیوں امر فضولی میں یکدم
دی عقل رسا نے یہ گواہی کہ سند ہو

۶۰

کیا کھیلے گا دشمن سے شہ کا سر زیبا
اولاد سے مشابہ نہیں اعدا کا پسر زیبا
دشوار ہی جاتا ہے جو حسن سے در زیبا
آسان ہی کہتے ہیں جو ہو باپ کا پسر زیبا

بہتر کوئی شے اور ہو نور ازلی سے
تشبیہ جب اس شیر کو دیجے تو علی سے

۶۱

خوش ہو کے غلام آج یہ عرض کرے گا
دانا کو یہ لازم ہے کہ ما فوق نہ دیکھے
جس سے ہو خطا اس کی خجالت وہ اٹھائے
کیا لطف جو آغاز کا بہتر نہ ہو انجام

جلسہ نہیں مظلوم کی یہ بزم عزا ہے
یاں رونے کی لذت ہے رولانے کا مزا ہے

۶۲

واقف ہو حقیقت سے جو نور خدا کی
پیشانی کو خورشید کہا خوب بنا کی
ناخن پہ چھلے کا جو ہے عالم میں کہا کی
اشکوں نے بھی موتی کی کرکیا عین خیال

ہمسر کیا ذرے کو رخ بازوے شہ کے
کھوئے دُر شہوار بھی پنجے سے مرہ کے

۴۶

پانی کے لیے داد نہ تھیں بابا سے کنیزان
بیتاب تھا اک گوشہ میں کبرا کے دروں کا
شب بھر تو رہا ہر کسی صحرا میں پریشان
ارباب وفا ہوتے ہیں ہر حال میں یکساں

۴۷

دی شاہ نے جس وقت کہ لشکر کو رسد میں
مطلق نہ ہوا فرق شہ و خیمہ و خدم میں
ہر ایک کو ملتا تھا بقدر شرف و جاہ
ہر ایک کو ملتا تھا بقدر شرف و جاہ

۴۸

شیروں کی نہ بستان میں جگر ہوتی ہے کانپے
تھرا کے گرے وہ شتر خونخوار سے کانپے
حملہ وہ کرے آپ سے باہر ہو غضب میں
پیلوں کے بھی پر پھٹ پڑے چنگھاڑ سے کانپے

ہو ہی شہ یکس کار روا نا نہیں اچھا
پیاس اچھی ہے پر آپکا جانا نہیں اچھا

کھولا علم دین کو جو اُس بحر کرم نے
نعلین پہ سر رکھ دیا اقبال و حشم نے

چلا کے نبی جان تو پنہان ہوے در میں
سر قاف چھپانے لگا نقطون کی سپر میں

۴۹

بولے کہ نہ دو بابا کو تم شکر خدا کا
فرمان ہے کیا حضرت سجاد کی ماں کا
ہے تم سے بھی بڑھ کر انہیں آرام کی خاطر
ہے تم سے بھی بڑھ کر انہیں آرام کی خاطر

۵۰

گھوڑے پہ چڑھے آپ جو گرد اک دم میں
فوجوں سے کہا بیٹھ رہو اپنے حشم میں
تیار تھا اک تخت سلیمان سے بڑھ کر
اقبال سلیمان سے بڑھ کر تھا دو عالم

۵۱

ہیں لب پہ ترے جان نبی تشنہ دہانی
ہے تیرے لیے آب بقا تیغ یمانی
ہے تیرے لیے آب بقا تیغ یمانی

۵۲

تیلے ہیں یہ لب رنگ نہ کیوں زرد ہو میرا
تم پیاس بجھا لو تو جگر سرد ہو میرا

اک تختہ کو تھا فوق کہ ہیں بال ہما پر
زیں اُسپہ نہ تھا تخت سلیمان تھا ہوا پر

۵۳

غل تھا کہ یہ فوج اب غضب حق میں گرے گی
بھاگو نہیں بجلی کوئی ساعت میں گرے گی

۵۴

کہتے تھے کہ تو دیکھ کے بابا کا یہ دورہ
کیا کہتے ہیں شیشے تو بچا جان کا ڈر ہے
حضرت نے کہا یہ نہ کہیں کیونکہ کسی کا
اب شک بھی دلاور ہیں جو ہیں حضرت عباس

۵۵

خارا صف اعدا کا تجمل ہوا ان میں
لشکر کی ترقی کو تنزل ہوا ان میں
شیر آتا ہے یہ چار طرف غل ہوا ان میں
شیر آتا ہے یہ چار طرف غل ہوا ان میں

رد کو نہ کہ در پیش عجب راہ ہے انکو
سقائی کی خدمت کی بڑی چاہ ہے انکو

سب زیر و زبر مجمع مردم نظر آیا
دریا بھی ہٹا کچھ یہ تلاطم نظر آیا

۵۶

ناگاہ بیابان بلا نور سے چمکا
جوں مہر فروزاں شب دیجور سے چمکا
عکس اُسکا فروزاں حسن مہ طور سے چمکا
تھا نور کا شعلہ کہ سر طور سے چمکا

کرتا تھا اشارا کہ نہ کیوں نور فشاں ہو
میں پنجتن پاک کے لشکر کا نشاں ہو

۳۷

[illegible] کیا ارشاد مطلب ہی بھلا ہو
[illegible] کیا فرمایا ہے شبیر نے وہ کیا ہو
کہ جو حق کر انکو طلب اذن دو غازی
حضرت نے کہا خیر مناسب ہے جا ہو

۳۸

سنتے ہی مرثیہ کا بھتیجا نے اذن مقتل
عباس سے رخصت ہوئے اور ہاتھ ملے پر
سر اونچا کیا شانہ سے اور ہاتھ ملے پر
حضرت سے کہا ہم نے ذرا ہاتھ ملے پر

۳۹

چلائی کہ مجھی ہین جہان چھپکے چلے تھے
آتی ہون بھلا مجھسے کہان چھپکے چلے تھے

اکبر سے بھی پہلے سفر خلد کرینگے
جلدی انھین کا ہی کی کیا ہم نہ مرینگے

۴۰

رخصت کے لیے آئی جو وہ وقت ہی زار
ان پھولون سے گلشن مین شہادت مین ہے یار
پوچھا تھا مین تھا ہمسے اور اسنے بھی زار

۴۱

سب بولے کہ اسکا تو نہین کوئی ہمارا
گھر کا ہے کہ ہم سب کا ہے یہ بھائی ہمارا
کیا کہتے ہو تم مجکو تو جانے دو چچا جان

۴۲

اس بیاس مین لاؤ تو چچا جان ہماری
دم نکلتا ہو تو لو چچا جان ہماری
کیون تشنے گا ہے یہ پسر تشنہ ہماری

بھائی نہین جینے کا جو پہلو سے ہٹینگے
یہ کہتے کہا تھا کہ گلے ساتھ کٹینگے

۴۳

منھ شہ سے وہ موڑینگے نہ مانونگی کبھی مین
عمو مجھے چھوڑینگے نہ مانونگی کبھی مین

برہن ہو زرہ تیغ لگائی ہو کہ سے
ہوتے ہو جدا کیا مرے مظلوم پدر سے

۴۴

[illegible] ہیں بہادر ہین جری ہین
[illegible] لیجے کہ اب یہ سفر ہی ہے ہمارا

۴۵

کیا جانیے واان مشورے کیا ہوتے ہین بی بی
پر کچھ نہ کچھ ایسا ہو کہ سب کہتے ہین بی بی

بابا کا مرے کوئی مددگار نہین ہے
صدقے گئی پانی مجھے درکار نہین ہے

۲۸

میدان میں بے بھائی کا پیارا ہو اکیلا
یہ ایک غلامت اور سو بے بس قبیلہ عالم
کیا جانیے کیا سوجھی عباس دلاور کو
اکبر بھی ساتھ ہو لیے بھائی کے یار ہو کے

ہو گا وہی جس امر میں کد آپ کریں گی
رہ جائیگی عزت جو مدد آپ کریں گی

۲۹

فرمایا کہ بھائی سے جدا ہو نہیں سکتا
ہو گا کسی اور سے اس رن کا نہ چارا
ان آپ نے فرمایا شہ دیں سے کہ ابھی جا
پھر کیا ہے اگر سو نہ جائے ابھی کام ہمارا

حامی ہو تو دیر ایکدم اک پل نہیں ہوتی
مشکل کوئی بے عقدہ کشا حل نہیں ہوتی

۳۰

سن کر یہ سخن کہنے لگے مونس و غمخوار
دلوا دے ہمیں بھائی کو ورنے کی رضا آہ
اچھا ہمیں کہتے ہو تو جاتے ہیں ابھی آہ
بھائی سے نہ اٹھیگا یہ کو ہم سے جو اٹھا آہ

مشکل ہے بہت گود کے پالے کی جدائی
آسان نہیں چاہنے والے کی جدائی

۳۱

ان سے یہ کہا اکبر مہ تو ہوا کو نہ وارا
فرزند نہیں ہے سنے دریا نہ نہیں پیارا
اکبر بھی جدا ہونے کا جگر میں نہیں یارا
کیونکر کہ کریں رہ وداع آپ سے بھائی

اول تو یقین ہو کہ نہ اقبال کریں گے
مانا بھی تو کیا جانیے کیا حال کریں گے

۳۲

یہ ذکر تھا جو شاہ امم پہنچے میں آئے
روئے جو حرم دیکھکے اس خاصۂ رب کو
اکبر بھی عباس بھی گردن کیے خم پہنچے میں آئے
شبیر نے اک ایک کا پر سا دیا سب کو

۳۳

جن جنکے لیے ہو گئے تھے دشت میں جنگل
ان سب کی نشینوں سے یہ پیمان ہوئی شل
وہ بیبیوں کے سب میں یہ پیمان ہوئی شل
سب بولیں کہ اکبر سے حسن عالم زینب

اب ہم نہ کوئی داغ غم و یاس اٹھائیں
لاشے کو مرے اکبر و عباس اٹھائیں

۳۴

روکر شہ بے کس نے کہا یہ نہ کہو آہ
رشتے ہیں اجل ہوں نہ تو فرزند کسی کی
سب قافلہ والوں نے تو فرزند دیے ہیں
جو بچھڑے ہیں جلد ان سے ملائے تجھے اللہ

حضرت ہی ہمارے تن صد پاش اٹھائیں
خاک ایسی جوانی پہ کہ ہم لاش اٹھائیں

۳۵

اکبر نے کہا بیٹے خدا ہمکو اٹھائے
فرزند تو زندہ ہو پر رخصت میں نہ ہو
عباس نے بولے وہ علمدار کی حق دیکھی
آقا یہ جوانی ہو بلا سے پسر و آہ

مشکل ہے یہ آنسو نہ بہائیں کہ لہو گھٹتا ہے میرا
کیوں روتے ہیں یہ کیا ابھی سر کٹتا ہے میرا

۱۹
وہ دیوبن کا مل جو زمانے سے تھا نثار
حضرت کا لاڈلا جو ہوا سینے میں دو بدو
فرماتے تھے رو کر انہیں صبر کا بار
افسوس کہ حسین کا چھوٹا ہے دوست ہمارا

۲۰
کیا بن بلایا دہر مشیت جو آ گئے
دیکھا سوئے افلاک امام دو سرا نے
تسبیح امامت کے بکھرنے لگے دانے

۲۱
کیا تیر ہی تیر اُنپہ چلے فوج شقی کے
رشتے میں جو تھے احمدؐ و زہراؑ و علیؑ کے

۲۲
مرتے ہیں زبانوں کو نکالے ہوئے بچے
ہی ہی مری آغوش کے پالے ہوئے بچے

۲۳
گھبرا کے کہا کیا ہو اکبر نے شور مچایا
جلدی کو کیا ذبح کسی نے بھی بھائی کا بھایا

۲۴
کیوں پیٹتے ہو حال مرا غیر ہی لوگو
اکبرؑ مرے فرزند کی تو خیر ہی لوگو

۲۵
تلوار ہیں کلیجے پہ چلیں شاہ زمن کے
ٹکڑے نہ ملے لاشۂ فرزند حسنؑ کے

۲۶
فرمایا کہ اُٹھو تو مریجان برادر
کیا کہنے کو آئے ہو میں قربان برادر

۲۷
بیجان ہوئے مسلم کے یتیمان وفادار
آخر ہوئی اولاد حسینؑ جگر افگار
پامال ہوا لوحسین جھمکے طیار

۲۸
سب نے کہا دنیا سے گئے آپ ہمارے
فرمایا کہ یہ دونوں نہ مامون ہیں پیارے
صادق تھے وہ وحق سمان اور اگر کہ کے ہارے
شادی ہوئی پیروان چہار یار کے سارے

۲۹
تھا آج کے دن کے لیے پالا انھیں میں نے
شاہد رہیں سب دودھ بھی بخشا انھیں میں نے

۳۰
لشکر میں تلاطم ہی امام ازلی کے
اب چلتی ہی تلوار نواسوں سے علیؑ کے

۳۱
جھانکے گئے روضے ہی سے جب سید ابرار
پردے سے لگی رونے ہی زینب نا چار
ہمشیر کے قدموں پہ گرے اکبر غمخوار

۳۲
بڑھتا ہوں میں جس دم تو جھکا لیتے ہیں سر کو
دیکھا ہی کن انکھیوں سے کئی بار پسر کو

۳۳
دنیا سے سفر کرتے ہیں میں بیچوں میں آ کر
باقی ہوں غلاموں میں نہ بیٹوں میں نہ بھائی
دیکھیوں کسے دیتے ہیں میں فاسبقوا کر

۱۰

عاشق شہِ ہدیٰ و الٰہ و صحابہ و اسکے اہلبیت
مرثیہ کو سب بادی کونین کے ہمراہ
مستغنی وقت ہین جو آئین و وقت آگاہ
دنیا کو وہ دیندار سمجھتے نظر آگاہ

فاقون مین توکل تھا جنابِ احدی پر
پڑتی تھی نظر اُنکی نعیم ابدی پر

۱۱

کیا شان حبیب ابن مظاہر کا کہون حال
وہ یار نبی صاحبِ توقیر و شرف دار
کیا رتبہ علی رتبہ بہ حشمت بہ اقبال
فرماتا تھا جسکی اطاعت کو خود فاطمہ کا لال

جو عشق تھا سلمان و اباذر کو نبی سے
اِنکو وہی الفت تھی حسین ابن علی سے

۱۲

ثابت قدم و صف شکن و صاحبِ اسپ
رکھا ہین دو صفدر کو جو دو بدو نہ بیٹھے
سمجھا کیے دنیا کی بلندی کو سدا پست

نہ گھر کا نہ اولاد کا نہ مال کا غم تھا
غم تھا تو فقط فاطمہ کے لال کا غم تھا

۱۳

ہر سمت سے تلوارون کی بجلی تھی چمکتی
آقا کی محبت مین وطن چھوڑ کے آئے
ایسے بھی تھے کچھ جو کہ فدا نہ ہوئے تھے

نرغہ مین تنِ پُر نور مین شمشیرون کے پڑی تھین
آنکھین سیہ شام کی تیرون سے لڑی تھین

۱۴

ہر ایک کا مکرر نام لیکر یہ پکارے
ہان کاش کہ ہوتے ہمین اصحاب تمہارے
کوئی تو معین ہوتے کوئی حافظ کوئی غمخوار
ہر وقت ہے سلمان ابا ذر پہ نثار ہی

طفلی سے یہ فوجِ شہِ نامی مین رہے تھے
تر سٹھ برس آقا کی غلامی مین رہے تھے

۱۵

انداز جو اونکا بھی ہے اندازِ نبی کا
پرواز بھی دیندار ہے پرواز نبی کا
ابرار بھی ہے جانباز بھی شیوہ ہے نبی کا
ظاہر بھی ہے جانباز بھی شیوہ ہے نبی کا

دل تیرون سے زخمی ہوے چھد چھد گئے سینے
سر رشتۂ تسبیح کو توڑا نہ کسی نے

۱۶

کیا شان حبیب ابن مظاہر کا کہون حال
وہ یار نبی صاحبِ توقیر و شرف دار
کیا رتبہ علی رتبہ بہ حشمت بہ اقبال
فرماتا تھا جسکی اطاعت کو خود فاطمہ کا لال

صدقے ہوے یون لختِ دلِ ختمِ رسل پر
بلبل کبھی جسطرح فدا ہوتی ہے گل پر

۱۷ مرثیہ

جب آب روان بند ہوا فوج خدا پر
فاقے کئی گذرے شہ دیں سب کے رخ انور
نرغہ ہوا دشمن کا امام دو سرا پر
پیاسوں کا لہو بہنے لگا خاک شفا پر

۱۸

دریا کو جو دیکھے کوئی پیاسا تو جلیتا
ہاں اس کے سوا قابل آب دم شمشیر
نازاں ہیں بہت اپنے علمدار پہ شبیر
دنیا سے مٹا دو اسد اللہ کی تصویر

۱۹

وہ ظلم ہے یا بغض علی اکبر زار پر
خنجر سے جوان کا وہ گلا ہائے کٹا بھی
زخمی ہوا فرد خوش اطوار وفادار
خاصان خدا متقی و زاہد و ابرار

۱۵

بھولا تھا چمن دشت میں اولاد علیؑ کا
باجوں کا ادھر غل تھا ادھر نعرہ علی کا

۱۶

اک عشق ہے ہمشکل رسولِ مدنی سے
چھیدہ و جگر اس چاند کا برچھی کی انی سے

۱۷

آغوش محمدؐ کا مکین انکی طرف تھا
دنیا تو ادھر جمع تھی دین انکی طرف تھا

۱۲

کفار کی ٹھاٹھ اور لشکر کا ہجوم
ہر شاخ تھی نیزوں کی سناں سے معلوم
ہر سمت سے تھا تیروں کا مینہ زور کا دم خم
سب ساتھ تھے دشمن کے فقط ابن زیاد ملعوں

۱۳

فرزندوں کو ہاں بھائی کا دکھ دل سے بھلا دو
ہاں بچیو یہ وقت نہیں ہے کہ بلا دو
پیاسوں کو ذرا دیر میں پانی کو پلا دو
شبیر پہ دین کا ہے مدار اب نہ ہلا دو

۱۴

سادات کو ہاں نیزہ و شمشیر سے مارو
بچہ بھی جو آئے تو اسے تیر سے مارو

۱۱

گھبرا کے جو بچے نے کہا ہائے چچا جان
نزدیک سے تلوار دو میں ظالم بے ایماں
بے تاب ہوئے سبط نبی دیکھ کے یہ آں
ہاتھ آیا گا اس خون کا صلہ تجھ سے زنوں کو

۱۰

زینبؑ نکل آئینگی تو مر جائینگے شبیرؑ
تلواروں سے پھر بچ کے کدھر جائینگے شبیرؑ

۹

تسبیح امامت کو عجب دانے ملے تھے
کیا فاطمہؑ کی شمع کو پروانے ملے تھے

۸

گور حسم نہ یہ لشکر نااہل کریگا
اس پیاس کی سختی کو خدا اسہل کریگا

رباعی

قطرہ ہیں یہ جس کے وہ دریا ہے علیؑ
پنہاں ہے کہیں آپ کہیں ہویدا ہے علیؑ
اللہ اللہ ایسا بندہ ہے علیؑ
ہوتا ہے گمان خدا کا جن پر ہر بار

رباعی

کعبہ کو بنایا اللہ نے گھر جس کا
بت توڑ کے مصطفےٰ کا دل شاد کیا
اصنام کو اس نام سے برباد کیا
اللہ رے جلال اسم اعلا علیؑ

رباعی

ہاتھ آیا جو خلافت شہ جن و بشر
ہاں روز سے شاہ بلا کہلایا ہے
جبریل ہوا خانہ نشین خاص نبی
ہاں آج طلوع مہر برج شرف

رباعی

تولد جو وہاں کعبہ کے گھر سے پایا
کعبہ نے شرف علم کے در سے پایا
دنیا نے وصی خدا کے گھر سے پایا
دولت جو یقین کی نبی کے گھر سے پایا

رباعی

اب وقت ہے سرور و فرحت افروزی کا
ہر دل میں ہے اک جشن نو روز کی ہے
ہر رنگ بہار عیش و عشرت کی ہے
آج آپ سے دور شاہ نجف

رباعی

ایمان نہ ہو محبت حیدر کا
قرآن ہے تصدیق محبت حیدر کی
فردوس بہار الفت حیدر ہے
دوزخ ہے عداوت علی کا بدلا

۹۱

دامان لاش پر سے غبار اڑا کے روئے
گھبرا کے لاش کو سر زانو پہ لے کے روئے
آنسو بھر آئے دیدۂ انور پہ بہہ گئے
یہ دیکھ کر بھی ہوش نہ کھویا نہ کھو کے روئے

چلائے کہ جاتی ہے مری جان برادر
چھاتی سے لپٹ جا ترے قربان برادر

۹۲

یہ کہتے ہی عباس علمدار نے مارا
چلائے حسین ہائے مددگار مدد گار
بیکس کے سوا کون ہے دلدار مدد گار
دنیا سے ہوا جعفر طیار مدد گار

چھوڑا ہمیں کیا جلد سفر کر گئے بھائی
تم چھوٹ گئے رنج سے ہم مر گئے بھائی

رباعی

دیدار دو ہم زخم دکھاتے ہیں علی
اے بھائی سے بھونوں کو بچاتے ہیں علی
مظلوم کی یہ بیبیوں کی ہے یہ بختی کار
پہلے ملک الموت سے آتے ہیں علی

۹۳

جاں کی صدا تھی کان سے ہوش اڑ گئے
اٹھ کر قدم شاہ پہ سر اپنا جھکا دیا
خیمہ میں بیبیوں نے جو سنا یہ ماجرا
گھبرا کے ہاتھ سر سے گئے حضرت کو تو پایا

سر ہوئیگا آغوش شہِ کون و مکان میں
اس طرح کا مرنا کسے ملتا ہے جہان میں

۹۴

خاموش انیس اب کہ بہت رو چکا بس رو
ہوگی نہ نمونوں کو تری یاد فراموش
اللہ رے خوشی حشر میں بیکس کی یہ خطا پر
کب دیکھتے ہیں نقص کو وہ عاقل و دانش

تعریف کریں خاص تو ہے کام کی تعریف
کب مانتے ہیں اہلِ سخن عام کی تعریف

رباعی

داماد رسول کی ثنا ہے معراج
معصوموں پہ فاطمہ کے آفت آج
خاتونِ قیامت پہ قیامت ہے آج
جنت میں مچا ہے یہ بتولؑ النعش میں

۸۴

افسوس ہزار افسوس ہزار افسوس
ملکِ عرب سے آئی نہ کمک شاہِ حجاز
اس سانحہ سے اس ساتھ ہیں نہ بنی اسد نہ بنی نماز
اعدا کو یہ یکار سے کہتا تھا حسین

پنجہ مرا تلوار پکڑنے کو بہت ہی
ہمت ہو تو یہ ہاتھ بھی لڑنے کو بہت ہی

۸۵

چلائے کہ اے فرزندِ شریف اور حرا کے آقا
مشتاق تجھ کو دیدار کو دیکھا جائے آقا
الطاف و کرم سے نہ بھلا جائے آقا
اب لگ کے گلے سے لگ نہ جا اے غلام آقا

باتیں کئی کہنی ہیں یہ فدوی انھیں کو چاہے
مرتے ہوئے حسرت نہ ملاقات کی رہ جائے

۸۶

عباس کی زوجہ نے کہا کیوں کہ سنا یہ
مجھ کو بھی بلا بھیجیے اس وقت کہاں ہیں یہ
شوہر کے لیے بھیجتی ہے بی بی جو دعا یہ
ہیں ہاتھ علم ہاتھ میں ہے ہاتھ میں پرچم

والی زرہا جی سے گذر جاؤنگی میں بھی
عباسؑ جہاں ہیں وہیں مر جاؤنگی میں بھی

۸۷

اک ہاتھ علمدار کے شانے پہ دھرا تھا
وہ شیر جو ہونٹوں میں لیے لیتا تھا دشمن
آقا مرا فرزند بتول اور دوسرا ہے
آقا کی مدد کیجیو جب تک کہ تن میں جان

روح اسد اللہ کو میں شاد کرونگا
آقا کی اسی ہاتھ سے امداد کرونگا

۸۸

چلائے کہ اے صاحبِ اولاد کے پیارے
بیٹوں کو مرے آج سے بالا ہے سہارا
بیٹوں کو اسی ہاتھ سے اس شیر نے پالا
زینب کے بھی بچوں کا ہے بس آپ سہارا

سقائے سکینہؑ پہ ستم ہو گیا ہی ہی
وہ ہاتھ بھی شانے سے قلم ہو گیا ہی ہی

۸۹

عباسؑ کے ہمراہ تھے جو لوگ وہ آئے
ہمراہ نہ تھا کوئی نہ تنہا ہی پھرے وہ
بھائی کے لیے بھائی کو بیتاب ہی پائے
ہاتھ اور علم ہاتھ میں نہ پرچم ہی پھرے وہ

بیتاب ہوں چھاتی سے لپٹ جاؤنگی جا کر
میں اپنے چچا جان کو لے آؤنگی جا کر

۹۰

عباسؑ کے ہمراہ تھے جو لوگ وہ آئے
ہمراہ نہ تھا کوئی نہ تنہا ہی پھرے وہ
بھائی کے لیے بھائی کو بیتاب ہی پائے
ہاتھ اور علم ہاتھ میں نہ پرچم ہی پھرے وہ

سینے میں عجب حال ہی تجھ سے جگر کا
کیا آخری دیدار بھی دیکھیں نہ پدر کا

**۴۵۳**

تھا کاہکشان چوٹیون سے حلقۂ گردون [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ست مے نخوت جو وہ مغرور ہوئے تھے
شیشون کی طرح کاسۂ سر چور ہوئے تھے

**۴۵۴**

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غم ہے کہ وان پیاس سے بچے کہیں جانبر ہو
اب پانی جو ملجائے تو سب کام سنور جائیں

**۴۵۵**

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شرمندگی ہووےگی بڑی پیاس بجھا کے
بچے ابھی پیاسے ہین امام دوسرا کے

**۴۵۶**

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لڑنے کو ترائی مین پلنگ آتا ہے رو کو
دریائے شجاعت کا نہنگ آتا ہے رو کو

**۴۵۷**

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غل مچھلیون مین تھا کہ یہ آجائے جو ہم پر
یونس کی طرح اسکو چھپا رکھین شکم مین

**۴۵۸**

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بجلی سی گری لشکر سفاک کے اوپر
لاشے تو گرے نہر مین سر خاک کے اوپر

**۴۵۹**

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نرغے مین چپ و راست پس و پیش نظر تھی
سر پہ اجل آ پہونچی ہے اسکی نہ خبر تھی

**۴۶۰**

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سینے کی نہ گردن کی نہ شانے کی خبر تھی
ہوش اپنا نہ تھا مشک بچانے کی خبر تھی

**۴۶۱**

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غش آتا تھا جب ضعف سے پھر جاتے تھے عباس
یا شیر خدا کہکے سنبھل جاتے تھے عباس

۲۶۴

بجلی نہین ہے یہ تو ہے صمصام حیدری
چھٹتی نہین ہے چھٹ سے رگ شیر کی کمان
کرتا ہو ورد نیزہ و دل کو ہین ذکر و فکر
جاری ہے ورد فولاد کا بجتا ہو جوشن

آگے مرے ہین زیر و زبر دست جہان کے
رستم کو پکڑ لیتا ہون حلقے مین کمان کے

۲۶۵

کہتے تھے جو کہ ہم کو ہے ہر ایک سے حذر
ہیبت سے جس کی شیر کا دل پانی ہو گیا
ہم سے ہوا نہ ایک بھی ثابت قدم مگر
ہر ایک ہم سے ہو گیا دو چار ہو گیا

کیسا ہی منہ بڑھ کے جو ٹوکے مجھے کوئی
لونہر مین جاتا ہون مین رکتا نہین کسی سے

۲۶۶

ہے ہے ہوا ہے کیا مرے لشکر کو کیا ہوا
کیون بھاگتے ہین ہو گئے کیون اس قدر ہراس
ہے ہے ہوا ہے کیا مرے لشکر کو کیا ہوا
کیون بھاگتے ہین ہو گئے کیون اس قدر ہراس

کردون پہ پہونچتی تھی صدا طبل و غا کی
دریا گئی رزم پہ شاہ شہدا کی

۲۶۷

اس آگ نے سترا بہ قدم گھیر لیا ہی
معلوم ہوا زیست نے دل پھیر لیا ہی

۲۶۸

چلائے کہ ہے ہے مین ہون اب اجل گرفتار
ایک جان کو ہر طرف سے ہزاران تلوار
یہ ایک طرف ایک طرف سارا لشکر
ہر شخص کے گھیرے مین ہے یہ بھائی برادر

رفتار تو کب اپنی دکھاتا تھا کسی کو
سایہ بھی نہ اسکا نظر آتا تھا کسی کو

۲۶۹

تیرون کی نہ چلتون کی نہ ترکش کی خبر تھی
گر تھی تو اسی شعلۂ سرکش کی خبر تھی

۲۷۰

نیزے کے بلا نیزہ مین ہو اور تو جہان مین
ایسے کے نہ بابت نہ سنو اور نہ کہا ن مین
جن پاس علم تھے وہ شجاعون مین یکتا
سمجھے ہوئے تھے فوج کو شجعون مین یکتا

ملعونون کے ہتھیار بھی ناکارہ ہوئے تھے
چار آٹھ تھے اور آٹھ بھی صد پارہ ہوئے تھے

۲۷۱

سنتے ہی یہ صدا صف شکنان صف شکن
ہو ہو کے بیقرار گرے گھوڑے سے زمین
ہو ہو کے بیقرار گرے گھوڑے سے زمین

کہتے تھے ہم کو ہے ہر ایک سے حذر
ہیبت سے جس کی شیر کا دل پانی ہو گیا
ہم سے ہوا نہ ایک بھی ثابت قدم مگر
ہر ایک ہم سے ہو گیا دو چار ہو گیا

کیسا ہی منہ بڑھ کے جو ٹوکے مجھے کوئی
لونہر مین جاتا ہون مین رکتا نہین کسی سے

۵۵

کانپے جو علم کھا کے گھوڑے سے کود آیا
کیا فیض ہوا تھا کہ ہوا ہو گیا سایا
پیاسوں کی طرح سب پہ برستے نہ پایا
طاقت نہ سلیمان کی رہی ابر نظر آیا

پڑھنے کو درود آئے تھے رو حین شہدا کی
غازی کی سواری تھی کہ قدرت تھی خدا کی

۵۶

شمشیر کی وہ چمک وہ جھپاکے ہوئے تیغا
شعلہ وہ چمکتا وہ درخشاں علمدار
القصہ سپہ کو علمدار نے جھیلا
خم کوئی کمانا تھا کوئی جھکتی تھی تلوار

سایہ میں علم کے وہ سلیمان زمن تھا
فرق ہمایوں پہ ہما سایہ فگن تھا

۵۷

ہر چند کہ ہر سمت سے تھے تیر برستے
ہر چند کہ بجھ بجھ کے گرے برق کے شعلے
ہر چند کہ جنبش تھی ہر اک نوک سناں کی
جو بڑھ کے بچائے آ گئے تلوار کے بھالے

ہر سمت سے جو بالا ہو یہ پایہ ہے اسی کا
بانی جسے کہتے ہیں یہ سایہ ہے اسی کا

۵۸

میدان میں جو آیا یہ سپہ ضیغم یزدان
روباہوں کا لشکر ہوا اس شیر سے لرزان
غرا کے جو دوڑا صف اعدا پہ دلیر
شمشیر کی دم گھوم گئی کاٹ کے شیران

غل پڑ گیا لو شیر خدا النعرہ زن آئے
گھوڑوں کو بھگاؤ شہ خیبر شکن آئے

۵۹

یوں لاکھوں میں پہچانی یہ ہیبت نہیں کسی کی
پروا نہیں مرنے کی یہ ہمت نہیں کسی کی
شمشیر ہو جگر پر یہ جرأت نہیں کسی کی
نعرے سے لہو کر وہ یہ طاقت نہیں کسی کی

گر ہوں اسد اللہ تو کچھ دور نہیں ہے
یہ غیر علیؑ اور کا مقدور نہیں ہے

۶۰

اعدا کی صف کینہ پہ علمدار یہ پہنچا
حیدر نہیں یہ حیدر صفدر کا ہے بیٹا
ہر آنکھ نے یہ اب ہمت حیدر کی ہے دیکھا
ہر آنکھ نے یہ اب ہمت حیدر کی ہے دیکھا

لاکھوں کو بھگا دیتا ہوں یہ کام ہے میرا
عباسؑ غلام شہ دیں نام ہے میرا

۶۱

شمشیر جو کھینچی ہے کمر سے تو کمر سے
ہاتھ آج بھی ہے ساعد شیر دلاور سے
آقا نے جسے خلعت شمشیر دیا ہو
بازو جسے فرمائے ہیں شبیر وہ سر سے

کس لب پہ مری شان میں احسنت نہیں ہے
آفاق میں مجھ سا کوئی سادات نہیں ہے

۶۲

ہے ہاتھ میں کس شیر کے یہ تیغ دو پیکر
کاٹے ہے جو بڑھ کر صف اعدا کو برابر
جلتا ہے جگر تیغ کا ہے شعلہ اگر تیز
ہیں تیغ کی یہ تیغ کے طوفان ہوا تیز

اک دو کے لہو سے نہیں بھرتا شکم اسکا
کھنچ آئیگا لشکر دم اژدر ہے دم اسکا

۶۳

دشمن ہیں فلک پر بھی ہوا خواہ ہیں کس کے
اقبال سلیمان کی ہے بادشاہ سے کس کے
دشمن ہو اگر شیر تو روباہ ہے کس کے
آگے سے اسی کے گرو گراں کاہ ہے کس کے

زور آور و سرکش کا بھی اب سر نہیں اٹھتا
گردن سے مری تیغ کا لنگر نہیں اٹھتا

۴۷

کہنے لگے کہ بھائی سے کہدو کہ بھائی آؤ
عباس علمدار کو ہاتھوں پہ لے کے لاؤ
ہمشیر بیبیوں میں انھیں لے کے دن دہاڑے
غم ہو گا فوج میں ہوئے تھے نہ کوئی بھائی

بھائی کو یہ سنتے ہی غش آجائیگا بھائی
مجھسے تو نہ رخصت کو کہا جائیگا بھائی

۴۸

جب تک کہ رضا ان کی زمین پاؤنگا آقا
اس سر کو نہ ان قدموں سے سر کاؤنگا آقا

جعفر سے دو بالا ہو اگر رتبہ ترے غم کا
اب حشر تلک ساتھ رہا مشک و علم کا

۴۹

ہیں آپ بھی ابن حسن مجتبیٰ یا شہ ابرار
ساتھی کوئی بھیجا جائے ایسا بھی نہیں نیکوکار
خادم بھی ہمارے لئے ہرگز نہیں درکار

۵۰

شہ نے یہ سنا کہنے لگے علمدار
اچھا مرے بھائی کے لئے لاؤ علمدار
فاقے کئے ہیں تین ان اب بھیجو طعام لاؤ

قربان تمہیں ہونے کو بنایا ہی خدا نے
شبّیر کو رونے کو بنایا ہی خدا نے

۵۱

ہاتھوں سے اُسے تھام کے دل سب نے سنبھالا
شہ اُٹھکے جو گرنے لگے زینب نے سنبھالا

۵۲

حضرت نے کہا جاؤ انھیں مشک بھی لاؤ
لشکر کا علمدار تو ہے سقّا بھی لاؤ
ہے تشنہ لبی سب کی سقا ان کا بھی لاؤ

۵۳

ان باتوں کو سن کر جو روانہ ہوئے سقّا
ہمراہ گئے دو اس لئے تا مشک بھرے سقّا
لیجانے کو تھے مشک بھی تیار بندھے سقّا

۵۴

گھوڑے سے اتر آئے جو عباس دلاور
اک نور کا عالم تھا ہوا ابر میں روشن
موسیٰ نے بھی دیکھا تھا نہ اس نور کا جلوہ

۵۵

کہنے لگے بھائی سے یہ ترسی گلبدنی بھاتی ہے مجکو
بوحیدر کرار کی آجاتی ہے مجکو

۵۶

بولی یہ سکینہ کہ مجھے پیاس نہیں ہے
اب نہر بھی نزدیک ہے کوثر بھی قریں ہے
ہر نخل میں تھا یاں شجر طور کا جلوہ

۳۷
بولے نہ تھے ابھی عباس دلاور نظر آئے
پھر پھر کے ادھر دیکھتے تھے بار بار نظر آئے
فرمایا کہ صدقے میں اس اسکے جاؤں
ہو کہنے کو آئے ہو وہ ہمشیر سے کہنا
مرجائینگے رخصت کو نہ شبیر سے کہنا

۳۸
عباس بھی بہنوئی کے ہمراہ ہوئے ساتھ
اور دست ادب باندھے ہوئے فوج میں پیدا
کی عرض کہ ارشاد ہو خدمت کو بجا لاؤں
حضرت کو سمجھتا ہوں میں رخصت کا ارادہ
اس رنج و مصیبت سے رہائی مری کیجے
ای بنت علیؑ عقدہ کشائی مری کیجے

۳۹
بھائی کی طرف دیکھ کے یہ بولے شہ ابرار
تم بن کے مرا زور و توانائی ہو عباس
سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ زباں پھیر رہے ہیں
جب تشنہ لبی حد سے گذرتی ہے تو اکثر
کوشش کرو اپنے جد امجد کا تصدق
دلواؤ رضا حسنؑ و محمدؐ کا تصدق

۴۰
بے مونس و یار و پسر شاہ نجف ہے
کیا غم ہے جو سر پر مرے ماں باپ نہیں ہیں
ہے ہے نظر آتی ہے تباہی مجھے گھر کی
اماں کی وہ دولت یہ کمائی ہے پدر کی

۴۱
دنیا میں علیؑ ہوتے نہ زہراؑ کو جو دیکھا
یوں آنکھ سے آنسو نہ کبھی تم نے بہایا
ان ہونی میں کیا کچھ نہ دکھایا فلک دوں نے
رخصت کا نہ تھا وقت مگر ہونٹوں پہ دم تھا
کیا غم ہے جو سر پر مرے ماں باپ نہیں ہیں
پالا ہے مجھے کیا مری ماں آپ نہیں ہیں

۴۲
اب جیتے رہیں یا رہیں دنیا میں برادر
گر ہم پہ ہو ظالم کوئی آسان ہو مرنا
ساتھی تو ہو ایسا کہ جو ہو جان فدا کرنے
دل ڈھونڈتا ہے کوئی نہ ایسا ہو کہ جس پر
آداب تو مانع ہے پہ دل رہ نہیں سکتا
بن قافلہ سالار سے کچھ کہہ نہیں سکتا

۴۳
بھائی کی طرف دیکھ کے یہ بولے شہ ابرار
دیکھے کہ رخصت پہ رضامند ہوں شبیر
رخصت میں ہے کچھ دیر مری جان توقف
شبیر سے کہیو کہ بہت دیر لگائیں
کوشش کرو اپنے جد امجد کا تصدق
دلواؤ رضا حسنؑ و محمدؐ کا تصدق

۴۴
عباس کی رخصت کو جو آئے شہ ابرار
بھائی کی طرف دیکھ کے یہ بولے شہ ابرار
بھائی کی طرف دیکھ کے یہ بولے شہ ابرار
بھائی کی طرف دیکھ کے یہ بولے شہ ابرار
بھائی کی طرف دیکھ کے یہ بولے شہ ابرار
بھائی کی طرف دیکھ کے یہ بولے شہ ابرار

۴۵
بلوا لیں اسے بھیجئے گھر سے بھی کسی کو
بلوا لیں اسے بھیجئے گھر سے بھی کسی کو
بلوا لیں اسے بھیجئے گھر سے بھی کسی کو
بلوا لیں اسے بھیجئے گھر سے بھی کسی کو
بلوا لیں اسے بھیجئے گھر سے بھی کسی کو
بلوا لیں اسے بھیجئے گھر سے بھی کسی کو

۴۶
کہتے ہیں کہ ساتھ اسکے ہمارا بھی سفر ہے
بھیجا نہ مجھے عباسؑ کے مرجانے کا ڈر ہے
جان انمیں لگی ہے مرا دل انکی طرف ہے
وہ لعل ہے زہراؑ کا تو یہ درِ نجف ہے

۲۸

فرماکے یہ چپ ہوئے جو شہ تشنہ دہن کے
بیتاب ہوئے خیمے سے عباس و علی اصغر
فضہ سے کہا لیجیو خبر جا کے بہن کے
باہر ہیں کھڑے خیمے میں ہیں عابد و بیمار

۲۹

بولی یہ کنیز آپ کے سنتے ہی یہ احوال
میں تو ہوں ابھی جاتی ہوں بی بی کو خبر کر
ہاتھوں سے بچا جان نہیں چھوٹتی لیکن
دوڑی گئی بی بی سے یہ کہتی ہوئی فی الفور

۳۰

کہتی ہیں بی بی قدموں پہ سر رکھ کے چچا کے
صاحب میں تمہیں دیتی ہوں اللہ و نبی کے
فرزند بہت ہیں مرے اک تم ہو بھتیجے
تم بھی پدر بی کرتے نہیں بچا تو سے کہلا کے

۳۱

بی بی کے کلیجے پہ ہر اک تیر ستم تھا
منظور ہے ہر شے میں سر تسلیم خم تھا
فرماتے ہیں وہ دھیان کسی کا نہیں اس دم
بچے بھی فدا ہم بھی نثار شہ عالم

۳۲

اس پر یہ کہا بی بی نے تھمیں منظور ہے رونا
مشکل ہے مگر صبر کرو بہر خدا تم
اک قطرہ کا پانی کا سوال اس سے نہ کرنا
دشمن ہے ستم گار ہے خونخوار ہے ظالم

۳۳

روتی ہوئی آئی ہے کنیز شہ ابرار
رونا نہ وصیت یہ کیے جاتا ہوں تمکو
بانو کی کنیزی میں دیے جاتا ہوں تمکو
پانی کے لیے ہاتھ سے کھوؤ گی چچا کو
دریا پہ جو بھیجو گی تو روؤ گی چچا کو

۳۴

پوچھا کہ یہ کیا ماجرا کیوں روتی ہے زینب
فرمایا چچا نے مجھے جانے کو کہا ہے
اب پانی کا ملنا نہیں ممکن نظر آتا
ہم سب کے لیے آپ نے یہ حکم دیا ہے

۳۵

گھبرا کے یہ کہنے لگی حضرت سے دلاور
سب روتے ہیں لو بیان اور تو ہی چپ ہے
اب بچے پکارے کو وصیت ہے یہ کیا ہے
بے روکے ہوئے آنکے اب آرام نہ لونگی

۳۶

اس قدیہ سلطانِ دو عالم کو نہ روکو
پر حال یہاں کا مرے آقا سے نہ کہنا
مرجاؤنگی پانی کا مگر نام نہ لونگی
ہم جوڑتے ہیں ہاتھوں کو اب ہمکو نہ روکو
روتی ہیں بچی یہ شہ والا سے نہ کہنا

۳۷

رونے کا نہیں انکے نہیں رخصت کی خوشی ہے
بیوجہ تو مشکیزے کو جانی نہیں مانگا
عاشق ہیں مرے بگڑے ہوئے ہیں عباس
اللہ تمہیں ایسی شہادت کی خوشی ہے
تمنے تو چچا سے کہیں پانی نہیں مانگا
تم روؤ نہ بابا کہیں جا سکتے ہیں عباس

۱۹

[illegible] کہ جو دہ [illegible]
[illegible] کہ تھے [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] کہ [illegible]

[illegible] کہ ثابت نہو سلطانِ امم پر
[illegible] تھے آنکھین شہِ والا کے قدم پر

۲۰

[illegible] کہ [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] کہ [illegible]

[illegible] ہوگا اور کوئی یاس نہوئے
[illegible] قالب بیجان ہوان جو عباس نہوئے

۲۱

[illegible] کہ [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] کہ [illegible]

[illegible] گرفتار الم ہوگئے شبیرؑ
[illegible] سے کر تھام کے خم ہوگئے شبیرؑ

۲۲

عباسؑ نہ لاش اور نہ کچھ بھائی کا ساماں
صدمے ہین برادر سے برادر کو کسی حیران
دریا کی طرف تین گروہ صف بہ صف دشمن

فرزند جدا ہو مرا بھائی نہ جدا ہو
جیتا رہے عباسؑ حسینؑ اُسپہ فدا ہو

۲۳

اس بھائی کے صدقے مجھے اللہ اٹھالے
یہ کہکے سکینہؑ کو دمِ رخصت سے لیا پیار
عباسؑ کو بھیجا ہے اسکینہ کو بہلانے
عباسؑ کا جنازہ مرا اس گھر سے نکلنا

اُسکو یہ خوشی ہی کہ برادر مجھے روئے
مین اُسکو نہ روؤن وہ دلاور مجھے روئے

۲۴

مین نے تو ہزاروں کی طرف حملہ کیا ہے
نیزے سے کبھی کام کبھی تیغ سے کام لیا
مین اُسکا ہون عباسؑ علمدار ہون جسنے
کل کہنے کو اک لفظ مین کیا تھا بہ دریا

پاؤنگا کہان جاکے اگر کھوئیگا عباسؑ
پیدا نہ علی ہونگے نہ پھر ہوئیگا عباسؑ

۲۵

بھائی نہین وہ موت ہے جو شمع کسی کی
جانی ہے کہ بجھ جائیگی اب اسکی قدر دان کی
جسپہ جان نثار آج محمدؐ سے حسینؑ کی
بھائی نہین وہ دولت بیدار ہے جسکی

تصویر علیؑ جب نہ مرے گھر مین رہیگی
پھر جان نہ فرزند پیمبر مین رہیگی

۲۶

بابا نے فدا جان کی ہر وقت دعا دی
عباسؑ کے ہونٹون پہ ہنسی تھی کہ رضا دی
اکبرؑ نے کہا ہاتھ مین تلوار دیدو
یہ کہکے سکینہؑ نے بلائین کہ بلا دی

دانستہ بھلا اپنا بُرا کرتا ہی کوئی
اسطرح کے عاشق کو جدا کرتا ہی کوئی

۲۷

[illegible] کہ [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] کہ [illegible]

اعدا کو مری روح کا بھی یاس نہوگا
بربادی ہی اس گھر کی جو عباسؑ نہوگا

۱۱۰

کہدے کوئی اصحاب وفادار کدھر تھے
تلوار چلی جب تو علیؑ سینہ سپر تھے

۱۱۱

پر جاتے تھے اُن سب کے بہادر جو بڑے تھے
ٹھہرے نہ قدم اُنکے علیؑ کو دپڑے تھے

۱۱۲

بس اب نہ رسولؐ دوجہان ہوویگا ایسا
فخر ایسی نہوگی نہ جوان ہوویگا ایسا

۱۱۳

نعلین تھی شہ کی اُنھین افسرؑ کے برابر
حضرت کو سمجھتے تھے پیمبرؐ کے برابر

۱۱۴

مرنے پہ بھی عشقِ شہِ خوشخو نہین چھوڑا
ابتک شہِ مظلوم کا پہلو نہین چھوڑا

۱۱۵

عاشور کے دن تعزیہ داری مین ہین آگے
گھر مین تو ہین پہلو مین سواری مین ہین آگے

۱۱۶

بلبل کو بھی یہ عشق گلستان نہین ہوتا
پروانہ بھی یون شمع پہ قربان نہین ہوتا

۱۱۷

مطلوب ہو اسطرح کا طالب ہو تو ایسا
صاحب ہو تو ایسا جو مصاحب ہو تو ایسا

۱۱۸

فرماتے تھے گھر کی مرے آبادی ہی یہ تو
خادم ہون مین اسکا مری شہزادی ہی یہ تو

۴۳ عباس علی گو ہر دریائے شرف کا
غازی کی وفاداری کا حامل جیالا پن کا
کیوں شیر نہ ہو شیر الٰہی کا خلف کا

۴۴ مشہور ہے دی بخت نے توقیر یداللہ
ہر بات میں رنگینی نظر ید اللہ
صورت کا یہ انداز کہ تصویر ید اللہ

۴۵ حسن ایسا کہ یوسف بھی جسے دیکھ کے للچائے
علم ایسا کہ افلاطون کا جو تخت الٹ جائے
زور ایسا کہ اسد اللہ کے چھکے چھڑائے

حقا کہ زمانے میں بہادر نہیں ایسا
اس درجہ صدف برج میں اک در نہیں ایسا

روشن ہوا دل قدرت اللہ کو دیکھا
دیکھا شہ مردان کو جو اس ماہ کو دیکھا

نظارہ خورشید گوارا تھا نظر کو
اس رخ پہ ٹھہرنے کا نہ یارا تھا نظر کو

۴۶ ہمشکل یوسف تھا وہ اولاد علی میں
تھی قوت حیدر شکنی شیر جری میں
ہمت نہ تھی جبرائیل کو پرواز کسی میں
تھا ایک جوان اشکر اللہ و نبی میں

۴۷ فرزند ید اللہ و شہ دین کا بازو
خلق حسنی غیرت شاہنشہ خوش خو
ساری ہی شجاعت کی تھی گھٹی میں پڑی تو

مشہور ہے اس صاحب شمشیر کی طاقت
آنکھ اس سے ملائے یہ نہیں شیر کی طاقت

ایسا نہ ہوا کوئی نہ ہوگا جہان میں
کیا کیا صفتیں جمع تھیں اس ایک جوان میں

۴۸ اسطرح کا صفدر کوئی افاق میں کب تھا
طاقت وہ فریب و دروغ و دغا سب تھا
ہمراہ اسد اللہ اقبال و حشم تھا
نیا تھا علم اسکو نہ وہ زیب علم تھا

شبیر سا سردار خوش اطوار نہ ہوگا
عباس سا دلاور سا علمدار نہ ہوگا

۴۹ غازی کی کمر بہر قوی حیدر صفدر
حمزہ کی جو ٹوکے تو دو ٹکڑے ہو بدن پر
نیزے کو جو فوقت ہو تو ہو جائے جگادر
اعجاز ہے اکثر وہ ہے جرأت کا شہنشاہ

۵۰ فرزند نبی ایسے کہ دیکھے نہ سنے ہوں
عفو میں ابا ایسے کہ سخی مانگنے والا
ہاں فوت کے ساتھ یہ تھیں ضرب ابا کی بھی اعلا

بخشش سے کبھی ہاتھ کو خالی نہیں پایا
جعفر نے بھی یہ مرتبۂ عالی نہیں پایا

۵۱ حیدر سے ولی حضرت عباس سا آقا
ہمت میں بھی شبیر کی عباس سا آقا
عاشق وہ محمد کے یہ شبیر سا آقا

رخ ایک طرف حسن سے اعضا نہیں خالی
خوبی سے سراپا میں کوئی جا نہیں خالی

انکو تو نبوت کا نگہبان کیا تھا
حکم انکو امامت کی حفاظت کا دیا تھا

رباعی

یارب کہیں جلد و زیادہ ہو دوست
بیمار کے بن سوئے کو بلا دو ہو دوست
لیکن یہ دعا ہے یا بہ یت الغوات
جانا ہو دوست تو بہم نہ آنا ہو دوست

رباعی

یارب مجھے طول عمر دے دیجیو
وہ جو کہ کام آئے اطاعت میں تری
گزرے جو ہر دم الاذیت میں تری
گردن یہ چلے تیرے عبادت میں تری

رباعی

انسان کی ہے پھر اس زمیں میں بالا بن
یہ ہاتھ کوئی آسودہ و خوشحال نہیں
انا یشہ ہے شیطان و خوف ضمیاد
رحمان ہے بن بھی فارغ البال نہیں

رباعی

جنت جا کریم بن بلیگی سب کو
نامے اعمال سب کے قبالے ہوں گے
جب وارد حشر ہوں گے داسے ہوں گے
شاہ شہدا کے سب جدا سے ہوں گے

رباعی

دیکھو یہ بھی اجل کی بنگاہ میں ہے
اٹھو اٹھو یہ خواب غفلت کب تک
اوبار کا کھٹکا حشر و جاہ میں ہے
جاگو جاگو کہ خوف اسی راہ میں ہے

رباعی

فریاد کناں ہے ہر دم اور زرق
یہ ہاتھ ہیں جو طلح کے اسی ہم ہیں
بدن پہ ہیں جو صبر و رضا کے ہم ہیں

۱۶۶

[illegible] سے لپٹا کر یہ بھائی سے شہ ابرار بولے
صدقے میں ترے بھائی کے تیروں سے ہو بیمار
عباس جو تم ہو تو مجھے کیا غم ہے برادر
دکھلا کے وفادار نے کافروں کو زبان کے
سر رکھدیا قدموں پہ امام دو جہان کے

۱۶۷

وہ فاطمہ آئین شہ خیبر شکن آئے
آیا کہ محسن آئے کہ مصحف زن آئے
سب منتظر تھے آسمان و زمین خوش تھے
اب دوح سوے خلد بریں جاتی ہے آقا
کچھ نیند سی خادم کو چلی آتی ہے آقا

۱۶۸

۱۶۹

یہ شک جو دان خون مین ترجائیگی بھائی
بس ہاے چچا کہکے وہ مر جائیگی بھائی

۱۷۰

عباس جو آغوش مین سر رکھے ہوے تھا
گر ماتھا نہین سر مری چھاتی سے لگا دو
بیکس ہون بہت دیر سے کچھ کہتے نہین بھائی
بس ہی ہے زبان دے سے تو پوچھو احوال شہ کا

۱۷۱

جب سے حضرت نے کیا قصد مدینے کا سفر
دم بدم پوچھتے تھے سب سے علمدار کا گھر
کیونکر آئے ہو کہو خیر تو ہے اے بھائی
کیا کہون کچھ نہین کہنے کی نہین تاب مجھے

۱۷۲

۱۷۳

جنت کو گئے ہمسے یہ کیا کر گئے بھائی
باتین ابھی کرتے تھے ابھی مر گئے بھائی

۱۷۴

عباس کے سینے پہ سر رکھے ہوے تھے
کہنا تھا بہت کچھ پہ نہین طاقت تقریر
اس بات کی کہنے مین بھی ہمت نہ ہوئی
اب ہونٹ ہلے تھے کہ ہوا دم سرد ہم
امید یہ ہے اور کہ ہو مالک تقدیر

۱۷۵

بھائی مین تری تشنہ دہانی کے تصدق
عباس مین اس مرتبہ دانی کے تصدق
کم ہے عوض اسکا جو کوئی کوہ طلا دے
آقا تجھے اس مرثیہ گوئی کا صلا دے

| | | |
|---|---|---|
| ۱۵۴ | ۱۵۵ | ۱۵۶ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| بھائی کی نشانی پہ فدا ہوتے ہین شبیرؑ<br>معصوم دعا کرتا ہی اور روتے ہین شبیرؑ | تنہا شہِ والا کا علم کر دیا ہمنے<br>عباسؑ کے ہاتھون کو قلم کر دیا ہمنے | یہان بنتِ علیؑ کوسٹ کے سینہ نکل آئی<br>سب بیبیون سے پہلے سکینہ نکل آئی |
| ۱۵۷ | ۱۵۸ | ۱۵۹ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| عباسؑ کی گردن سے تو شمشیر ملیگی<br>پر مجکو کہان باپ کی تصویر ملیگی | تلوارون سے تصویر مٹائی ہی یہ کسکی<br>کس شیر کا پنجہ ہی کلائی ہی یہ کسکی | وہ نہر پہ خنجر سے گلا کٹتا ہی کسکا<br>بسمل کی طرح خاک مین تن اٹتا ہی کسکا |
| ۱۶۰ | ۱۶۱ | ۱۶۲ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| طوفان سے خدا پیاسون کی کشتی کو بچائے<br>اللہ سکینہؑ کے بہشتی کو بچائے | چلاتی ہون مین پھر کے نہین آتے ہین بابا<br>دیکھو وہ گر پڑے ہوے جاتے ہین بابا | آنکھون کو نجالت کے سبب بند کیے تھے<br>تیرون سے چھدی مشک کو پہلو مین لیے تھے |

۱۴۵

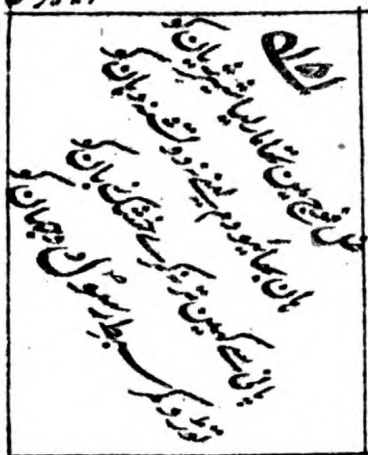

بجلی کی تڑپ فوج میں دکھلاتا تھا گھوڑا
آتا تھا کبھی اور کبھی اڑ جاتا تھا گھوڑا

۱۴۶

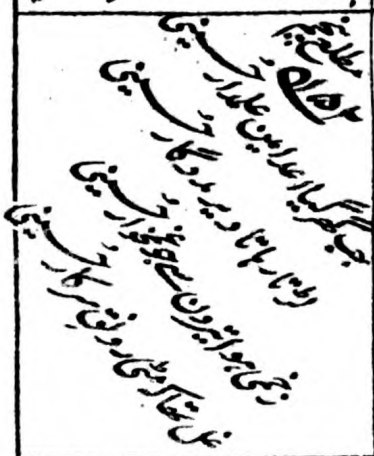

آہو میں بھی ایسے نہ طرارے نظر آئے
ہرنی کل جولی دھوپ میں تارے نظر آئے

۱۴۷

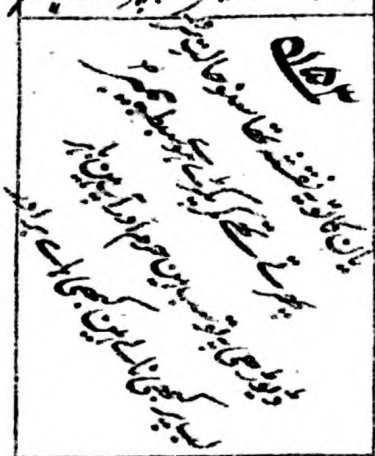

اعجاز یداللہ کے جانی نے دکھایا
آتش کا اثر تیغ کے پانی نے دکھایا

۱۴۸

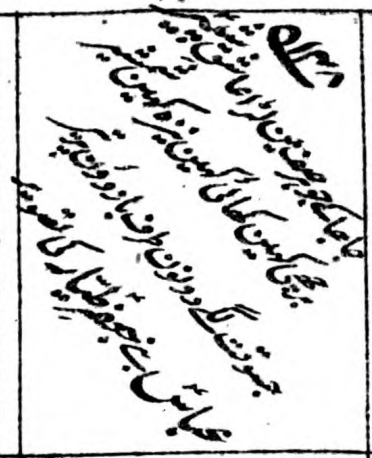

جنت کے دریچوں کو ملک باز کرینگے
اب سوے جنان نہر سے پرواز کرینگے

۱۴۹

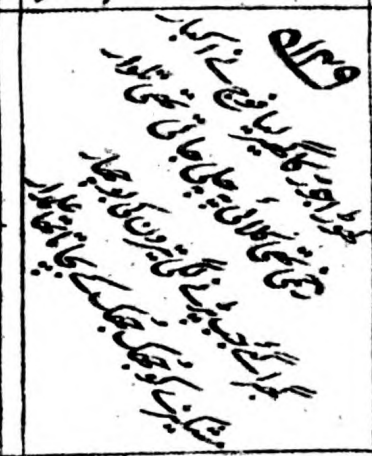

بیم صف اعدا سے یہ ناوک فگنی تھی
گھوڑے کی بھی گردن دم طاؤس بنی تھی

۱۵۰

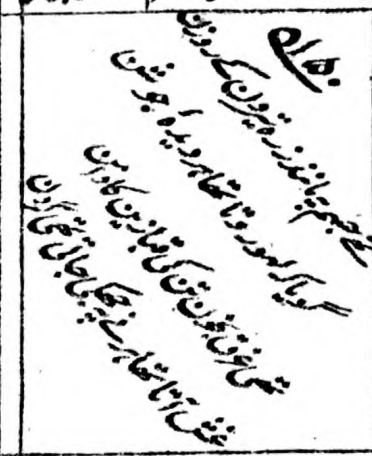

لکھا کھا کے سنان شکر خدا کرتے تھے عباسؑ
پر مشک نہ سینے سے جدا کرتے تھے عباسؑ

۱۵۱



مرجائیگا تیغوں سے جو شکیبا کٹیگا
پانی جو بہاؤ گے تو زور اسکا گھٹیگا

۱۵۲



گوتن میں نہ طاقت تھی مگر لڑتے تھے عباسؑ
جو ٹوٹ کتا تھا شیر سے جا پڑتے تھے عباسؑ

۱۵۳



تکتے ہیں سوے نہر سراچون کے تڑپ کے
لپٹائے ہیں عباس سکریہ گلے گو لے

۳۳۶
سینے میں دل داغ تو منہ پر گل داغ نکلی
پھولے پھلے جو زخم تو بن کر گل باغ نکلی
ڈولی جو زین پر سے تو بن کر گل داغ نکلی
پھیلی سی مشک بن کے جو بو اس دماغ سے نکلی

۳۳۹
یوں لیتے ہیں دم یاد میں جو شخص کسی کے
ہاتھ قوت بازو سے امام مدنی ہیں
ہاتھ خیمہ گرفتار رخ زینب الوطنی ہیں
پر شیشہ خضب ناک دم تیغ زنی ہیں

۳۴۲
کیا بیچ تن ڈالے ہیں بانہر میں سوار
حسن ہے نگلیں سے سوا لعل بخار
صاف عباب لب پر ہے لالی بیکار
پانی میں مہک عطر کی تا صبح ہے برقرار

چار آئینہ کو آٹھ کیا کاٹ نے اُسکے
بٹھلا دی ہر اک کشتی تن گھاٹ نے اُسکے

ہر بات کی بچ نام پہ مرتے ہیں بہادر
جو کہتے ہیں منہ سے وہی کرتے ہیں بہادر

تھی نور کی ضو عکس سے گرداب کے اندر
خورشید تو باہر تھا قمر آب کے اندر

۳۴۰
جوں صبح ہوئی فوج میں ہل چل سی پڑی یا
دکھلانے لگا رخش بھی جولانی کی یا
کی کرن نے گرہ جبہہ و خفتان کی یا
ہیں بیچ میں گیا دھاوا لوں کا بھی یا

۳۴۳
خالی نہ فقط ہاتھ کمر بھی ہے تہی یاں
ہتھیار اگر سینے پہ ہیں پیٹھ پہ ہیں کھانچ
ممکن نہیں گر شیر نر آئی کو نہ بھانپے
کٹتا ہے جو دم بھر بھی تو لاشہ میں ہے آنچ

۳۴۴
پہلے تو کہا دل سے کہ چل لیجیے یاں سے
پر اس سے بھی دل توڑ دیا پھر نہ گئے ہاں سے
سو بھاگ کے سو بار چلے تیر کماں سے
خم ہو کے جبیں رکھ دی ہے قدموں پہ بتاں کے

بدلی میں نہ اُس تیغ کا پرتو نظر آیا
مطلع جو ہوا صاف مہ نو نظر آیا

مٹی بھی نہیں کی تن صد چاک پہ ہوتی
گر قبر بھی ہوتی تو اسی خاک پہ ہوتی

جب تشنہ دہن تا بہ لب جو نکل آیا
اُسوقت تو گھوڑے کے بھی آنسو نکل آیا

۳۴۵
جب تابیں کمر تیغ سے گھبرا کے اٹھایا
ہونے نہیں نظر آگ کیا دب کے بجھایا
ستتا سے جو فرق اوپر کو بڑھ کے بچایا
کیونکر یہ اب کموں میاں او جو ہار کر تمہارا

۳۴۱
حیراں تھا ملک دیکھ کے یہ صبر و تحمل
پھرتے تھے نظر کرتا تھا گھوڑا طرف نہر
دوڑی جو علی آتش غیرت سے ہو کر بیکل
فرماتے تھے شاہ تشنہ لب پانی نہ مجھ پر

۳۴۴
دریا کی ہوا آئی جو لشکر میں بصد ضعف
بھاگی ہوئی بیچین ہوئی فوج ہر طرف
شیشہ تھا کہ پتھر جو ہوا تھا وہ صفدر
غل تھا کہ اٹھا لے گئی دشمن کو ہوا پر

تم کہتے تھے ہم نہر پہ جانے نہیں دیتے
لو آؤ تو اب ہم تمہیں آنے نہیں دیتے

کسکو خبر اسکی ہے مروگا کہ جیوگا
بے قبلۂ عالم تو یہ پانی نہ پیوگا

پیاسے پہ گھٹا شام کے لشکر کی چڑھی تھی
تلوار دن سے اور برچھیوں سے راہ رکی تھی

۱۲۸
وہ بجلیاں چمکیں تو کبھی ہم نہیں ڈرتے
رو باہوں کے انبوہ سے ضیغم نہیں ڈرتے

۱۲۹
بھالوں کو اور دھار پہ گر کھا کے ہو گیا شل تیغ
ہالہ ہوا رہو ار کو کاوے ہے جو ڈالا

۱۳۰
نعرہ جو کیا ابنِ شہِ قلعہ شکن نے
مُنھ ڈال دیا شیر کے قدموں پہ ہرن نے

۱۳۱
جس صف پہ چلی تیغ وہ بیسر نظر آئی
دیتی ہر اک لاش پہ تقویت حیدر نظر آئی

۱۳۲
غل ہوتا تھا کرتی تھی دو پارا جو سپر کو
دو کر دیا انگشت سے احمد نے قمر کو

۱۳۳
اس شان سے غازی صفِ جنگاہ میں آئے
غل تھا کہ اسد لشکرِ روباہ میں آیا

۱۳۴
بجلی ہو گری یا ہو گیا لشکر پہ دوالا
ڈھالوں کو اڑا دھم سے گرا کھا کے سوار اور نیزوں کو بجھا

۱۳۵
غل تھا کہ عجب کیا جو سپر سے نہیں رکتی
یہ ضرب تو جبریلؑ کے پر سے نہیں رکتی

۱۳۶
اس شان سے غازی صفِ جنگاہ میں آئے
غل تھا کہ اسد لشکرِ روباہ میں آیا

۱۳۷
بجلی ہو گری یا ہو گیا لشکر پہ دوالا
ڈھالوں کو اڑا دھم سے گرا کھا کے سوار اور نیزوں کو بجھا

۱۳۸
غل تھا کہ عجب کیا جو سپر سے نہیں رکتی
یہ ضرب تو جبریلؑ کے پر سے نہیں رکتی

۱۳۹
تلوار نہیں برقِ اجل ہمپہ جھکی ہے
ڈھالوں سے کہیں مرگِ مفاجات رکی ہے

۱۴۰
لشکر کے طرفدار کو جو ان نے جا لیا
مُنھ ڈال دیا شیر کے قدموں پہ ہرن نے

۱۴۱
بجلی ہو گری یا ہو گیا لشکر پہ دوالا
ڈھالوں کو اڑا دھم سے گرا کھا کے سوار اور نیزوں کو بجھا

۱۴۲
غل تھا کہ عجب کیا جو سپر سے نہیں رکتی
یہ ضرب تو جبریلؑ کے پر سے نہیں رکتی

۱۴۳
تلوار نہیں برقِ اجل ہمپہ جھکی ہے
ڈھالوں سے کہیں مرگِ مفاجات رکی ہے

۱۴۴
بجلی ہو گری یا ہو گیا لشکر پہ دوالا
ڈھالوں کو اڑا دھم سے گرا کھا کے سوار اور نیزوں کو بجھا

۱۴۵
غل تھا کہ عجب کیا جو سپر سے نہیں رکتی
یہ ضرب تو جبریلؑ کے پر سے نہیں رکتی

۱۴۶
تلوار نہیں برقِ اجل ہمپہ جھکی ہے
ڈھالوں سے کہیں مرگِ مفاجات رکی ہے

۱۱۷

انوار الٰہی سے ہے معمور ہر اک سینہ
مسکن ہے جہاں نور کا وہ گھر ہے یہ سینہ
ہے عرش سویدا جو دل اصغر ہے یہ سینہ
عدل اور کرم و جود کا مصدر ہے یہ سینہ

۱۱۸

ہر عطر کی خوشبو کو پسینہ ہی قبا میں
تابندہ کوئی شے نہیں زیر فلک ایسی
جبریل جو یہ نقش قدم ان پہ نہ ملتے
جز دان میں مصحف ہے کہ سینہ ہے قبا میں
موسیٰ نے تجلی میں نہ دیکھی چمک ایسی
کعبہ کبھی ایسا حرم پاک نہ ہوتا

۱۱۹

اس خاک کی ہر اس کو ہے یاں مال کی صورت
جب پاؤں رکھا رن میں تو ہر گام پہ بولے
ہو گا یہ تلاطم کہ دل کوہ ہلیگا
جس جا پہ ہو نقش قدم ان پہ ولی کا
ان تیغوں کی باڑھوں میں تمہیں گھاٹ ملیگا
مشکل ہے وہاں جانا قدم ایک بشر کا

۱۲۰

اس خاک پہ کیوں رشک نہ ہو چرخ بریں کو
کس شان سے آتے ہیں کوئی ٹوک کے دیکھے
تلوار کے مالک تہ افلاک ہمیں ہیں
گر زلزلہ آئے تو نہ جنبش ہو زمیں کو
دعویٰ ہو کسی کو تو ہمیں روک کے دیکھے
آب دم شمشیر کے پیرا ک ہمیں ہیں

۱۲۱

دشمن ہیں ہزاروں کہ ہیں ہم ایک تن آسان
تیغوں کی ہے بجلی کہ ہے حیدر کا پسر آج
ہاشم کی ہے شوکت کہ ہے مولا کا ہے یہ زور
دریائے سخا جوش پہ ہے بحر ظفر آج
کیا قصد ہے دیکھو تو یہ دریا ہے کہ لشکر
لاکھوں کے مقابل ہیں یہ بہتر کے برابر

۱۲۲

حمزہ اسی نیزے سے وغا کرتے تھے رن میں
جیتے نہیں بچنے کے جو مرنا ہو تو آؤ
خاطر جو کشیدہ ہو تو جھکتے نہیں غازی
دیکھی تھی اسی طرح زرہ جسم حسن میں
پانی کے لیے خون میں بھرنا ہو تو آؤ
گر آگ کا دریا ہو تو رکتے نہیں غازی

۱۲۳

یوسف کو نہ پائیگا کوئی مصر و یمن میں
ہے تیغ کی جولاں گہ وہ میدان جہاں میں
مفت اپنی جوانی کو نہ ضائع کرو بھائی
آب دم شمشیر ہے اس نہر کی ماہی

۱۲۴

پھولے گی محبت نہیں رکھنے شجر بید
ہاں روک لو تلوار سے اور نہر سے ماہی
اک وار میں اس پار سے اس پار ہو غدار
عباس بہادر ہے کہ جرار ہے ماہی

۱۰۹

گردون پہ مہ و نہر کا یہ عالم نہیں دیکھا
شبیر بلالی ہیں یہ دم خم نہیں دیکھا
دونوں میں کبھی فاصلہ اک دم نہیں دیکھا
یوں ربط کبھی دونوں میں باہم نہیں دیکھا

۱۱۰

نظروں سے کہو اسطرح گر دیدہ ور آئے
بے لطف ہے جب تک کہ نہ جوبن پہ نظر آئے
آنکھوں سے نہاں ہے جو بصیرت سے نظر آئے
ممکن ہے صفت قد کی نہ ہو راست مگر آئے

۱۱۱

گردن میں ان تینوں کی اک بانہ نہیں ہے
ہیہات کہ ایسا اس آفت کا نہ یا ہے
گر دونوں طرف ہے تو کمر میں نہیں دیکھا

اک بیت کے یہ مصرعۂ برجستہ ہیں دونوں
ظاہر ہیں کشیدہ ہیں یہ دل بستہ ہیں دونوں
روتے ہیں فراقِ پسرِ شاہِ نجف سے
آنسو نہیں موتی نکل آئے ہیں صدف سے
ٹھہرا جو نہ وہ لائقِ تشبیہ نظر میں
سوراخ اسی غم سے ہے موتی کے جگر میں

۱۱۲

ہے کاکلِ گیتی خمِ شبدیز سے پیدا
ہے ابر کی رگ برقِ سبک خیز سے پیدا
ہیں آنکھیں نہ یہ نرگس و پرویز سے پیدا
ہوتا ہے کہیں نور نہ تمییز سے پیدا

۱۱۳

کیا قدرتِ حق ہے کہ شب و روز ہے ہم راہ
توصیف میں عاجز دمِ تحریر قلم ہے
دیکھو خطِ ریحان و ورق نسرین و سمن ہے

۱۱۴

ہیہات کہ ایسا اس آفت کا نہ یا ہے
ہیرے کی چمک اس میں نہ موتی کی ضیا ہے
یہ گردنیں ان تینوں کی ایسی ہیں کہ جن میں

ہو ہی گل ترمیں یہ خط و خال کہاں ہے
قد سرو کا موزوں ہے تو یہ چال کہاں ہے
پہلو میں سحر کو شبِ دیجور لیے ہے
ظلمات کو آغوش میں یا حور لیے ہے
قبضہ کبھی ایسا نہیں شمشیر نے پایا
اسطرح کا پنجہ نہ کسی شیر نے پایا

۱۱۵

ہیں ایسی کہاں چشمِ فلک نے نہیں دیکھی
آنکھ ایسی کبھی چشمِ فلک نے نہیں دیکھی
باہم تو ہیں دونوں کے مگر رنگ الگ ہیں
وہ لعل کے ٹکڑے ہیں یہ الماس کی نگ ہیں
بے تیغ کھنچے ہاتھ کا جوہر نہیں کھلتا
زور انکا بجز قلعۂ خیبر نہیں کھلتا

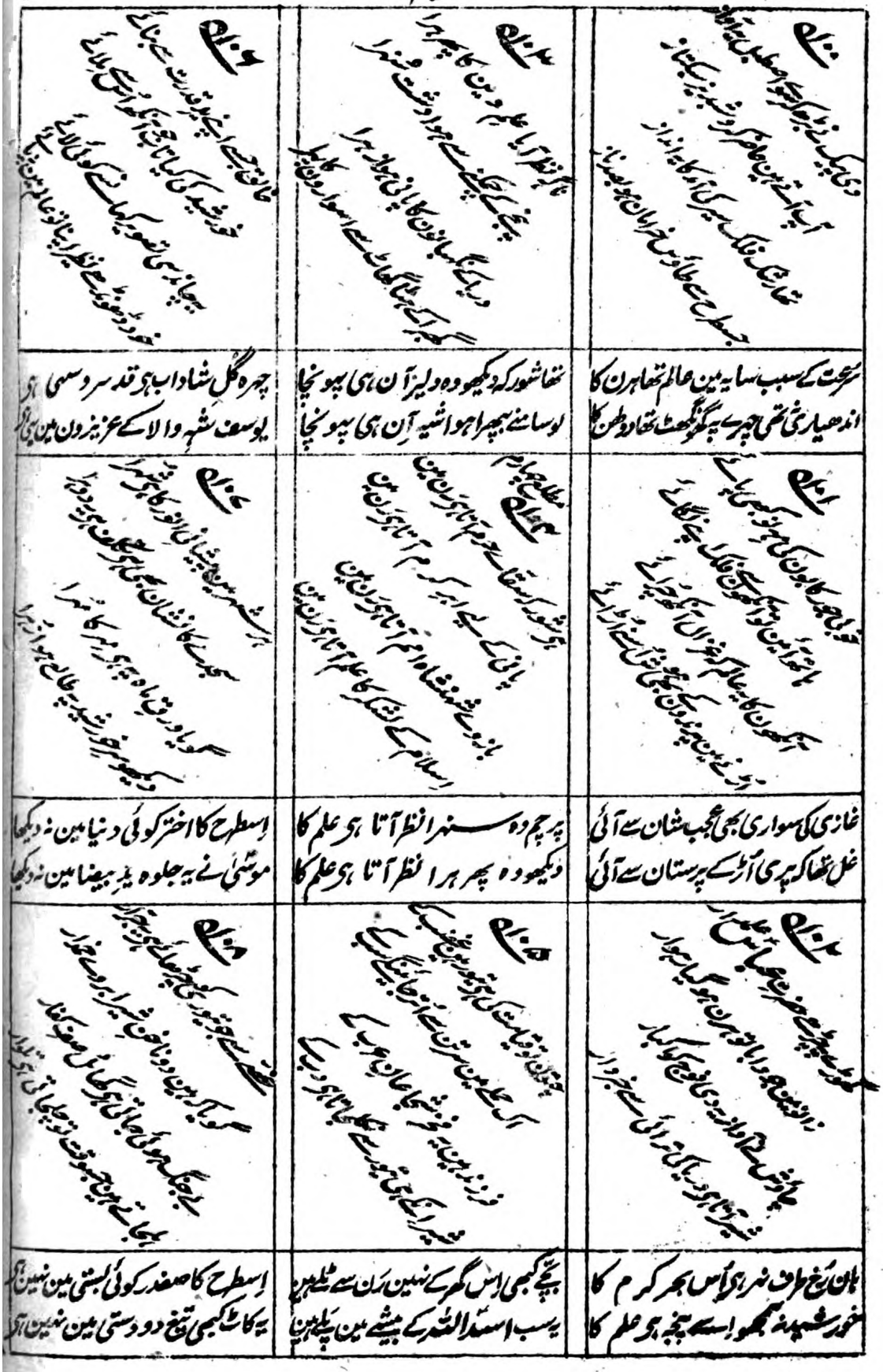

۹۱

بھیجا کسے نہ دیکھ کے یہ کرتے تھے انتظار
بھیجو دیکھو یہ لیں اشک بہاؤ نہ خدارا
صاحب مری لاغرضی سے بنا کام ہمارا
دیکھو کہ نہیں بھیجتے بے کس کو بیکسی میں

ہر بار نہ آقا کی طرف دیکھ کے روؤں
روتی ہو تو کبرا کی طرف دیکھ کے روؤں

۹۲

بھائی کی طرف دیکھ کے بولے شہ ابرار
تشنہ بھی نہ رہ سکے گی عباس علمدار
اشرف ہے مجھ سے خود اسکے بولی وہ وفادار
حضرت ہی رضا دیتے نہ دیتے نہیں اختیار

مالک مرے اور اُنکے شہ عرش نشین ہیں
بانو کی میں لونڈی یہ غلام شہ دین ہیں

۹۳

آداب بجا لایا علی حضرت عباس
دیکھا جو شہ کو غول تھا لاکھوں کا دل پاس
بولا کہ شہ ابرار ہو تم بیکسوں کے یاس
جلاد کے نرغے میں شہا آپ اکیلے

تا زیست تو اب درد جدائی نہیں جاتا
دنیا سے علی جاتے ہیں بھائی نہیں جاتا

۹۴

بس بھیجیں نہ بھیجیں یہ ہو اب آنسو نہ بہاؤ
تشنہ نہیں ہو گی مری خیمہ میں جاؤ
اللہ رے وفا دیکھ کے بھائی کا یہ دعوا
بچے ہیں بلکتے انہیں چھاتی سے لگاؤ

دنیا سے کئی داغ جگر لیکے چلے ہیں
ہم اپنی نشانی یہ پسر دیکے چلے ہیں

۹۵

بچوں سے یہ کہتے تھے شہ خیر نہیں یاں
کل سے یہ وفا تشنگی کیسے ہے اللہ
ماں کو علی اکبر کی دہائی ہے خدا شاہ
میری ہے محبت بڑے بیٹوں کی نہیں چاہ

جو بھائی ہو کسطرح نہ بھائی پہ فدا ہو
فخر اسکا جو زہرا کی کمائی پہ فدا ہو

۹۶

بچوں سے وہ کہتی تھی نہیں صبر ہمارا
بے خیمہ و بے آب ہے دشوار گزارا
ہے درد و الم ہے جو یہ کہتا نہیں بھائی
صاحب نہ سنو جب تو کرو کون ہمارا

رخصت جو ملی اب تو انھیں عید ہوئی ہے
لونڈی پہ تو رونے کی بھی تاکید ہوئی ہے

۹۷

ہے ہے کہتی تھی نہیں صبر ہمارا
بے خیمہ و بے آب ہے دشوار گزارا
ہے درد و الم ہے جو یہ کہتا نہیں بھائی
صاحب نہ سنو جب تو کرو کون ہمارا

کاندھے پہ علم رکھ کے وہ ضیغم نکل آیا
بدلی جو ہٹی نیر اعظم نکل آیا

۸۴

نعرے کی صدا سنتے ہی میدان کی جانب شاہ
روتے ہوئے عباس علمدار کو لے ساتھ
خیمے میں لا اکبر کی رکھا نعش برابر
پانی کا اور حشر شہ ابرار و دھواں شاہ

۸۵

سنتے ہی سکینہ کی صدا ہوش گئے اڑ
سر پیٹ کے رونے لگی ہو ہو کے وہ بیتاب
روتی ہوئی آئی جو پدر پاس شتابی
حضرت نے کہا جاؤ بہن پانی پلا آؤ

۸۶

جھولے کے قرین غش ہیں سکینہ تو پڑی تھی
بچے کو لیے ہاتھ میں ناشاد کھڑی تھی
مرنے کو وہ جاتے ہیں جو گودی کے پلے ہیں
پانی کے بہانے سے یہ کوثر پہ چلے ہیں

۸۷

بے مشک بھرے نہر سے آئیں تو قسم لو
دریا سے ہم آگے کہیں جائیں تو قسم لو

۸۸

آنسو کی طرح زرد وہ رخسار حزیں تھے
سب پیاس سے بیتاب تھے بے کل تھے حزیں تھے
چھاتی تو دھڑکتی تھی لبوں پر تھی فغاں تھی
اشکوں سے بھرے چشم تھے اور منہ پہ فغاں تھی

۸۹

ماں روتی تھی چلا کے تو رک جاتی تھی ہچکی
ننھا سا دہن کھلتا تھا جب آتی تھی ہچکی
گو پیاس سے اب صبر کا یارا نہیں مجھکو
روئیں مرے بابا یہ گوارا نہیں مجھکو

۹۰

چادر نہ سنبھلتی تھی جگر سینے میں شق تھا
فرزند تو تھا گود میں منہ چاند سا فق تھا

۹۱

اصغر کی طرف دیکھ کے شہ ابر و کرم کی
آواز دی عباس علمدار شہ امم کی
کی چھاتی سے لپٹا کے بہن اس سے بہم کی
فرمان مری پیاس سکینہ میں ہے اے جگر افگار

۹۲

سوکھے ہوئے ہونٹوں کو نہ دکھلاؤ سکینہ
ہوئے جو کوئی مشک تو لے آؤ سکینہ

۹۳

پیاسے شہ ابرار کو بھائی دو دعا دو
پھوپھی نے یہ بھتیجی سے کہا جاؤ دعا دو
کچھ دیر کو بھائی کی یہ تسکین کرا دو
ماموں کے نہیں نرسے جلدا جاؤ دعا دو

۹۴

تنہا مرے بابا ہیں کوئی پاس نہیں ہے
کھو دوں تمہیں ایسی تو مجھے پیاس نہیں ہے

۹۵

حضرت نے جو فرمایا کہ لے جاؤ سکینہ
بیتابی میں دل سے جو نکل پڑتے تھے آنسو
عباس کی بھی آنکھوں سے ڈھل پڑتے تھے آنسو

۷۴
اولاد علی میں اعلا ہوا حضرت کی بدولت
ہر شعر میں شعر اہوا حضرت کی بدولت
نطق اپنا مسلم ہوا حضرت کی بدولت
پر سب سے ارفع ہوا حضرت کی بدولت

مولا جو مرے حال پہ ہوآپکی شفقت
زہرا کی یہ شفقت ہو نہ ہو باپ کی شفقت

۷۵
جو بے نہیں خادم کو کبھی آپ سے لگ کر
یا ہاتھ نہیں خادم دہ عنایت کی نظر کر
کیا حال ہے پوچھا بھی نہیں آپ نے شفقت سے مرا کر
دیکھا بھی نہیں آپ نے شفقت سے ادھر کر

بیزاری کا باعث تو بتا دیجیے آقا
تقصیر ہوئی ہو تو سزا دیجیے آقا

۷۶
ہے بے اسی بات پہ سر خاک عنایت
انصاف ہو شرط اول تعلیم شہ ولایت
رخصت ہی کے لئے کہ کہ بھیجئے ہو عنایت
کیا کہہ کے کہے آپ سے اب ہو ادھر حال ہو ادھر

قوت ہو تمہیں سے تو مرے قلب و جگر کو
تیغوں میں کوئی ہاتھ سے کھوتا ہو سپر کو

۷۷
اعجاز کی شادی ہو کہ مقتل میں ہو بھیجا
اکبر کا ہو سہرا کہ گلوبند ہو بھیجا
قاسم کی ہو چلمن کہ جناغی کلو بند ہو بھیجا
کس طرح کہوں فرق عنایت میں نہیں ہے
حصہ مرا کیا جنس شہادت میں نہیں ہے

۷۸
خیمہ میں نہ لشکر میں کہیں کھیلتے دیکھا
ہم نے تو انہیں روتے ہی روتے ہوئے دیکھا
اصغر کو کبھی گود میں سوتے نہ دیکھا
بھولے مری الفت کو بھی اللہ برادر
رخصت کے لیے رو لئے کیا واہ برادر

۷۹
معلوم ہوا ہے یہ مجھے منظور خدا کی
بن مانگے تو ملتی نہیں کیوں مانگوں بھلائی
بھائی سے یہ کہکر نہ ضمانت کی بھرائی
پیشانی ہی اک جان کی عباس میں آئی

خوش ہو کے تصدق ہوئے سلطان امم پر
سر رکھ دیا جھک کر شہ والا کے قدم پر

۸۰
ہنگام وداع رخصت دلدار کی
خوش ہو گئی ہاجر یہ بشارت ہے پیمبر کی
گھر بھر میں صغیر بھی رہے سنتے تھے جس کی
عباس کو بھیجا ہے بلا کر حرم نے بہن زار کی

راتوں میں دو ہائی ہے رسول دوسرا کی
اب گھر سے نکلتی ہے بہو شیر خدا کی

۸۱
دو بھائی تھے لشکر میں یہ حضرت نے پکارا
اے ابن علی ہے تمہیں بابا سے سہارا
ہے بیچ میں دریا تو نہیں پار اترنا
پانی سے یہ کہکر نہ مشکوں کو ڈبونا
دو بھائی بہن خاک پہ دم توڑ رہے ہیں
پانی کے لیے ماں سے یہ منہ موڑ رہے ہیں

۶۴
ان دنوں ہوں آنکھوں کے فروغ ہو پیمبر
اتنے سے کیا دور ہو خواہش تقدیر
چھاتی سے لپٹ جاؤں کہ ہو جائے شفا بھی
کس سر کو جھکا کر یہ علمدار سے تقدیر

ناچیز یہ کچھ لطف سے حاصل نہیں ہوتا
میں چھاتی سے لپٹانے کے قابل نہیں ہوتا

۶۵
بھائی نہیں جانا یہی جانا کہ پسر ہو
تم تو مری آنکھیں ہو مرا دل ہو جگر ہو
میں بھی کبھی چھاتی سے لگاتا تھا تمہیں بھی
اکبر کبھی تم بھی مری آنکھوں میں سمانا

۶۶
ان باتوں سے کیوں شرم سے گردن نہیں جھکتی
کیا کہتے ہو کیوں شرم نہیں آتی تمہیں بھی
بھائی نہیں ہم تم کو یہ کیا ہو گیا بھائی
کیا بات ہے کیوں آج ہو بیگانوں سے بھائی

۶۷
انصاف کرو تم سے کسی کو ہو سوا پیار
بابا کو ہو سب سے کہ سکینہ ہو کہ سکار
ہر چند کہ چھوٹے ہو مگر ہو تو علمدار
میں نے بھی چچا جان کہا تم کو بارہا

دیکھو تو ادھر سبطِ نبیؐ تم پہ فدا ہو
ہم صدقے ہیں تم بھائی سے روٹھو کہ خفا ہو

۶۸
کچھ دل پہ برادر کے ملال آنے نہ پائے
بابا نہیں سر پر یہ خیال آنے نہ پائے
ہے ہے کوئی ایسا ہو جو اس وقت میں جا کر
زینب سے کہے بھائی کو لے جائیں خیمہ

رحمت کا طریقہ کبھی چھوڑا نہیں آقا
دشمن کا بھی دل آپ نے توڑا نہیں آقا

۶۹
اکبر کوئی بھائی ہو تو ایسا ہو تمہیں سا
حیرت ہے یہی دل میں کہ ایسا ہو تمہیں سا
ہے ہے علمدار سے کیا حوض پہ اصغر
لو فخر غلامی ہے مجھے اے فلک اعلم

سر ہو گئے اور نالہ و فریاد کرو گے
مر جاؤں گا جب میں تو بہت یاد کرو گے

۷۰
چھوڑوں نہ قدم سر بھی اگر تن سے جدا ہو
بندے کی یہ طاقت ہے کہ آقا سے خفا ہو
سب راز خفی قبلۂ عالم پہ جلی ہیں
میں نے یہی جانا کہ مرے سر پہ ولی ہیں

۵۵

افسوس وقت سے نہ ذرا کام لے سکے
ہم آہ کر کے بھی نہ کبھی سرد کر سکے
دانتون مین بھی نہ ہونٹ کبھی اپنے دبا سکے
کہتے تھے کہ اب سکوت سے بجھ جائیگا عباسؑ
ٹھہرا تڑپ بھتیجی کو نہ دکھلائیگا عباسؑ

۵۸

رخصت نہ ہمنے لی نہ کبھی ان سے ملے گلے
دم بھر نہ ان کے سامنے ہم سینہ تان کے
ہمراہ ان کے ساتھ ہی شہید ایک ہی جا ہون
جب آئے اجل کھول کے آغوش لپٹ جائین
اک تیغ سے دونون کے گلے ساتھ ہی کٹ جائین

۶۱

ہم کو تو ہمارے نہ بدن سے ہو جدا سر
ہم بھی ہون اسی خیمہ مین جس خیمہ مین ہون وہ
ہم بھی ہون اسی فوج مین جس فوج مین ہون وہ
اولاد کا ہی دھیان نہ کچھ پیاس کا غم ہی
تم سب سے زیادہ مجھے عباسؑ کا غم ہی

۵۷

حضرت نے کیا سب کو بلا کر یہ سماں جا بجا
دونون کی مرے بعد تمہیں بھائی کی ماں جا
منظور تھا یہ ضائع نہو بابا کی کمائی
کہکر یہ اٹھا خیمہ سے وہ بیکس و بے آب
کچھ اور ہی عالم تھا ہماری اجل آئی

۵۹

اکبرؑ کی نہ زینب کی نہ بیبی کی ہماری
ہر لب پہ مرے صبر کی تھی مہر خموشی
شبیر کے بیٹے تھے شہ دین کے پوتے
کس کس کی بھلائی مین کمر غم مین نہ باندھی
تنہا نہ کر دوش محمدؐ کے مکین کو
اتنا بھی ستاتے نہین اک زار و حزین کو

۶۲

بیٹے سے یہ فرماتے تھے شہ رنج و الم مین
بیٹھے تھے جو بیکس لب دریا پہ قلق مین
بچون کے طلب کرنے پہ فرمایا بصد رنج
بچے کہ طلب کرتے ہین حضرت علی اکبرؑ
سایہ جو گیا فرق پہ ارمان علم کا
سینے مین دھڑکنے لگا دل شاہ امم کا

۵۴

ہم کو تو ہمارے شہ والا نے یہ سمجھایا
ہم آہ کریں سنکے برادر کو جو بھائی
خود سینہ سپر ہونگے برادر کے بھی بھائی
ہم آہ کہان سنکے برادر کا الم مین
ہم کون ہین میرا جو وہ عالم سے اٹھیگا
یہ داغ تو پیارے نہ کبھی ہم سے اٹھیگا

۶۰

دیکھا کہ کوئی داغ کسی کا نہ اٹھا ہے
سنکر دم رخصت کسی بیکس کی فغان کو
کیا اور درد دیدہ کو الم دیدنی سے حاصل
ہم دونون کو ہمشکل نہین کچھ اور ہی مشکل

۶۳

ہم کیا کہین اللہ کی مرضی ہے جہان کی
ہم دیدنی حضرت کی ہے صورت نہ نشان کی
ہم جیتے جہان تھا کہ ہمین موت کہان کی
ایسا بھی کوئی بیکس و بے آس نہوگا
ہم ذبح بھی ہونگے تو کوئی پاس نہوگا

۶۴

لاشے پہ تو روئے نہ تجھے فرزند حسنؑ کے
ہان خیمے مین پہنچے کوئی ہوگے دو وطن کے

۴۴۹

فرزندوں میں اگر وہ خدا ترس سب سے بڑا
پروردۂ رسول ہے شبیر مجتبیٰ
رنگ رخ مہتاب فلک ہوتا ہے کالو
ہوجاتا ہے خورشید فلک شام سے تسو

بخشے ہیں خدا نے دلِ بیدار وروں کو
حوریں ہیں کہ غرفوں سے نکالے ہیں وروں کو

۴۴۹

مداحی عباس علمدار میں مرثیہ مقصود
اب ذکر کرو صورتِ جنگاہ سے مقصود
ظاہر ہو دلاوری کہ دو دن میں ہو مشہور
میدان میں ہو وصف آرا جو اس سے ہو مقصود

تیر آتے ہیں ہر صف سے امامِ ازلی پر
فوجوں کی چڑھائی ہے حسینؑ ابنِ علیؑ پر

۴۵۲

روکے ہوئے ہے بیچ کے یہ سیدِ ابرار
ترشے ہوئے فرش سے ہی کٹتے ہیں شہِ ابرار
روکے علی اکبرؑ سے ہی کٹتے ہیں شہِ ابرار
جی جیا جاتا ہے جب سے کہ یہ ہے سیدِ ابرار

انصاف کرو منہ کسے دکھلانے کی جا ہے
غیرت سے گلا کاٹ کے مر جانے کی جا ہے

۴۴۷

فرزند ہیں کیا خاک میں اک پھول سا ہر گل
خاکسار ہیں کیا کیا ہیں ہر اک خاک سے بہتر
فرزند ہیں زہرا کے یہ ہے ظاہر و باطن
جلوے ہیں خدا کے یہ بظاہر کہ بباطن

ہر وقت نیا حسن نئی جلوہ گری ہے
کھنچنے میں ہے وہ طاؤس اور بھرنے میں پری ہے

۴۵۱

مطلع دوم
جب شہ نے فوج دیں کی سوئے دشمن اجل بھیجی
روانہ بہرِ جنگ اک فوج بے مثل و خلل بھیجی
اکٹھے تیر سا جھکے کے پر سے نکل بھیجی
جو دو دن میں نہ آئی ان دو سے وہ فوج کل بھیجی

پہلے کہ تو نہ سکتے تھے شہ دیں کے ادب سے
ہونٹوں کو چباتے تھے مگر جوشِ غضب سے

۴۵۲

کی زور و ید سے ضرب کہ ہاتھی کی جان گئی
ٹیڑوں کو وہ فضا میں کی گردن کہ تن سے
سب بیسیوں کو دولتِ اولاد دے گئی
قاسمؑ تجھے سوا ہے کہ تیری ہی آن گئی

ہم کس سے کہیں چپکے کھڑے رہتے ہیں جو دن پر
امان تو مدینے میں ہیں بابا ہیں نجف میں

۴۵۳

عباسؑ علمدار کی دلاوری کا ذکر
شوکت سے کہو ان کی جو ہو صبر و حواس سے
کیا شیر دل اور ابنِ اسد اللہ کے پاس سے
جرار ہے صفدر ہے بہادر ہے وہ کس سے

پہلے نہ بہشت اور نہ زخ حور دکھائے
اللہ ان آنکھوں کو وہی نور دکھائے

۴۵۱

اٹھے تھے جو لڑنے کو وہ لاکھوں ہی جواں تھے
اور ساتھ شہ کے بیس بہتر ہی جواں تھے
سب شیر دل و تیغ بدل و شیر فگن تھے
تھا شور کہ یہ بیس ہی لاکھوں پہ گراں تھے

محتاج تھا یاں لاشۂ نوشاہ کفن کو
واں بیبیاں بٹتا تھا بچاتی تھیں بدن کو

۴۵۴

احوال جو پوچھا کسی مضطر کی طرف سے
ہمراہ گیا ایلچی لشکر کی طرف سے
بھیجا ہے پیام اس نے برادر کی طرف سے
ہر بار ہے اک نامہ برابر کی طرف سے

کام آتا ہے جو رن میں مجمل ہوتے ہیں عباسؑ
دامانِ علم منہ پہ دھرے روتے ہیں عباسؑ

۴۳۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۳۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۳۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ور کے لیے خلق مین یہ عزّ و شرف ہی
[illegible] مین جواب اِسکا اگر ہی تو نجف ہی

[illegible] یہ قصرِ فلک قالبِ اُفتادہ ہی اُسکا
کہتے ہین جسے کاہکشان جادہ ہی اُسکا

[illegible] ہی زالوے حور اُسکے رُخِ پاک کے نیچے
سوتا ہی زر و پوش جوان خاک کے نیچے

۴۳۳

[illegible] گونسی جاگہ ہی رہے دھیان ادب کا
[illegible] رام مین ہی لال شہنشاہ عرب کا

ہو جاتا ہی دھوکا فلکِ نیلوفری پہ
فیروزے کا ہی ایک نگین تاجِ زری پہ

رحمت کا سفینہ اُسے کہیے تو بجا ہی
تابوتِ سکینہ اُسے کہیے تو بجا ہی

۴۳۴

[illegible] طرح حسن مقرّس ہی کشادہ
[illegible] حسن کا زینہ ہی داوی یہ امین سے زیادہ

[illegible] ہی طوافِ حرمِ پاک کا ارادہ
[illegible] ہی ایمان سے ہر فرد فرومس کا جادہ

[illegible] آیا شرف جب قدمِ اُس فرش پہ پہونچا
[illegible] ہی دھرا پاؤن تو سرِ عرش پہ پہونچا

کیا قدر ارم جب یہ مکین اور مکان ہی
خاتم تو ہی نادر پہ نگین اُسپہ نگین ہی

۲۸

کیا بھول گئیں راہ قرابت حیدر
تھا آپ سے ان کو ربط یا شیخ خیبر
اس پہلو میں شوکت پیمبر تھی اس میں
زینت ہے جو خاک سر پہ ان کے تھی عنبر

صحت ہو پدر کو یہ دعا کرتا تھا میں بھی
لپٹا ہوا قدموں سے بکا کرتا تھا میں بھی

۲۹

پاس اپنے بلا کر مجھے بابا نے کیا پیار
اور ماتھے پہ لب رکھ کے کہا بار بار
فرمایا حسن آج کے بعد اور ہیں بھائی
عباس نہیں آج سے تو حسین ہے بھائی

فخر آیا تھا مجھے کہ امام اپنا سمجھنا
آقا سے کہا تھا کہ غلام اپنا سمجھنا

۳۰

ہیں تین بھتیجے مری آنکھوں کے سامنے
ہے لیکن بلا میں کہاں بھائی کا ثانی
حاصل ہو کوئی اور تو قربان کروں جاں
اک بھائی ہو اور بھائی بھی عباس سا بھائی

وہ دن ہو کہ حق تجھ سے غلامی کا ادا ہو
تو قبلۂ کونین کے قدموں پہ فدا ہو

۳۱

فرمانے لگے اشک بہا کر شہ ابرار
ان دن کا اللہ دے ایسا ہی برادر
عباس سا اور حضرت حیدر کا ہو بھائی
سکینہ کا حسین اکبری باپ کا ہو یار

عباس نہیں ساتھ علی ساتھ ہیں میرے
عباس نہیں ساتھ علی ساتھ ہیں میرے

۳۲

کیا آپ نے بھائی کا کہا پاس کیا پیار
مرکز میں ہیں پروانہ شمع حرم شاہ
جب قافلہ لیکر چلے ہر منزل و گاہ
عباس کو ہوتا ہے حسین آپ کا ہمراہ

آج آتے ہیں غمخوار شہنشاہ امم کے
لاؤ مرے زواروں کو سنائیں علم کے

۳۳

دل کھل گئے پہونچے جو رواق شہ دیں پر
فردوس سے نکلے تو چلے خلد بریں میں
رضوان کی طرح خادم درگاہ کھڑے ہیں
کیلیں نہیں اس در پہ ستارے سے جڑے ہیں

۳۴

دو رضے ہیں کہ دو حوض ہیں بہر بر و بحر
اور دو ہی ادھر شہ کا اور دو ہی ادھر عباس کی نہر
دربار یہ حضرت کا وہ عباس کی ڈیوڑھی
دونوں در رحمت ہیں جو ہر سمت کریں وا

۱۹

وہ بنی تھی کلاہ اجو شہنشاہ کے سر پہ
خادم ہیں یہ سب اسکے یہ ہیں نوکر چاکر
نیزہ وہ ہے صمصام ہیں اگر جانبدار تلوار
فقرا اسکا ہے عبا اسکا ہے تاج اسکا ہے سر

۲۰

ہاتھ اُسنے سدا پائے مبارک پہ ملا ہے
بیٹوں کی طرح آپکی گودی مین پلا ہے

۲۱

اُس سوز کی خاطر مجھے اشکون کی عطا ہو
ہر قطرہ مرا دجلۂ خونبار بلا ہو
صدقے گئی یا حیدر فرخندہ لقا ہو
جسکا ہو وہ مسعود ہو دین خلق حمید اسکا ہو

۲۲

اتنا بھی کسی کا نہ کبھی بول بالا ہو
تیرے کہے کیا بات یہ منھ سے نکالا ہو
ہو تیرا کہا ان کا جو ایسا وہ شیدا ہو
جس نے تیرے دشمن کو کہا تو نے برا کہا

۲۳

قطرہ کبھی دریا کے برابر نہین ہوتا
ذرہ کبھی خورشید سے ہمسر نہین ہوتا

۲۴

سب مجھکو کہا کرتے ہین کہ تو نوحہ گر ہے
ہین گر دو جہان اور دو تاج سر افلاک
عباسکے ہاتھ آئی ہے یہ سید لولاک
میرے لیے اک فخر ہے یہ بندگی خاک

۲۵

الکو ہے کسے طور سلیمان کے برابر
رتبہ ہے نہین حیدر و دشمن قرآن کے برابر
ہرباغ نہین روضۂ رضوان کے برابر
کعبے کا شرف کوئی مکان پا نہین سکتا

۲۶

ہون میں جو غلام علی اکبر نجفی کا
ہون یہ نہین کہتا کہ برادر ہون شہ دین کا
ہون خادم اولاد رسول ثقلین کا
رتبہ مرا بڑھ جائے جو فرزند حسین کا

۲۷

جو عشق ولی اُسکو شہ کون و مکان سے
لیتا نہین بے صل علی نام زبان سے

۲۸

سویا ہون کبھی مین بھی محمد کی عبا مین
میری بھی ثنا ہے کہین قرآن خدا مین

۲۹

نعلین اُٹھاؤن مری معراج یہی ہے
شاہی بھی یہی تخت یہی تاج یہی ہے

۳۰

اس سوز کا خلعت مجھے یا شہ ابرار
صدقے گئی یا حیدر فرخندہ لقا ہو
جسکا ہو وہ مسعود ہو دین خلق حمید اسکا ہو

۳۱

تم نے کہا غلامی تو نہین لکھکے دیا ہے
وہ مخزن و عالم ہے امام دو جہان ہے
اسرار لدنی مرے سینے مین کہان ہے
اب آپکو صورت بھی نہ دکھائینگا عمر بھر
باتین جو یہی ہونگی تو مرجائینگا عمر بھر

۱۱۰

دو ہاتھ جو قرآن کے سیپے مین آئی
دین محمدی کی مدد اور ہی کچھ شان
کثرت تو ہوئی قبضہ مین اعدا کے زمین کی
ارزاں ہے صفیون کے ابھی بندون کو بہائی

۱۱۱

ہیدست ہین لیکن سپہ پیرو جواں ہین
کیا تیغ کی حاجت ہی کہ خود عضب بان ہین

۱۱۲

حملے مین ہوا خوف نہ جولان مین تامل
تلوار سے بجلی کی طرح کوند رہے ہین
آندھی ہے یہ طوفان ہے کہ ہے موج بلا ہے
کیا جانیے کیا چیز ہے کیا دیکھ رہے ہین

۱۱۳

قطرے کے عوض لعل و گہر دیتے ہین عباسؑ
دامن دُرِ مقصود سے بھر دیتے ہین عباسؑ

۱۱۴

کیا فیض ہے کیا اسم مبارک مین اثر ہے
ہنگام وغا منہ سے جو نکلا ہے دمادم
کیسی ہی گھٹا ہو کہ ہوا کان مین نہ آوے
بادل سے جو بجلی چلے تو سنتے ہین رعد ہے

۱۱۵

کام آتا ہے نام مصیبت مین بلا مین
آفت مین سپہ ہے تو سر وہی ہے و غا مین

۱۱۶

جرار و وفادار و اولوالعزم و بہادر
شمشیر زن و صاحب نیرنگ و صف آرا
ہے عالم بالا پہ ملائک کو تحیر
ہے عالم بالا پہ ملائک کو تحیر

۱۱۷

جب کھینچ چکا شکل علمدار و علم کو
خود چوم لیا صانع قدرت نے قلم کو

۱۱۸

شعلے کو لگی کیا نہ سر دار و علمدار
دیکھا کبھی بجلی نے کسی ابر مین یہ پیار
بجلی کو بھی ہے بادل کی محبت مین نہ اتنا
تھرائی کبھی مین سر و کیا سطوت جلال کا

۱۱۹

اک آن فراق انمین شب و روز نہین ہے
پروانہ بھی یون شمع کا دلسوز نہین ہے

۱۲۰

فرمایا کہ اے شہ یہ نہ ہو وقت ہے بھائی
ہے ہے تجھے اعدا کے مقابل مین اکیلا
ہے ہے تجھے اعدا کے مقابل مین اکیلا
ہے ہے تجھے اعدا کے مقابل مین اکیلا

۱۲۱

شہ سونے نہ تکیے پہ نہ سر دھرتے تھے عباسؑ
مانند قمر پھرتے سحر کرتے تھے عباسؑ

۱۲۲

فرمایا کہ اے شہ یہ نہ ہو وقت ہے بھائی
ہے ہے تجھے اعدا کے مقابل مین اکیلا
ہے ہے تجھے اعدا کے مقابل مین اکیلا
ہے ہے تجھے اعدا کے مقابل مین اکیلا

۱۲۳

جب کھینچ چکا شکل علمدار و علم کو
خود چوم لیا صانع قدرت نے قلم کو

۱۲۴

لازم ہے ادب آپ ہین سردار ہمارے
جاگے تو زہے طالع بیدار ہمارے

۱۲۵

عباس علی آج ہے ہر شاہ پہ بھاری
پیارا نہ کہو کیونکر کہے آپکا دلبر
جب سامنے آتا ہے تو پڑتا ہے یہ جی پر
اس بھائی مین خو بو ہے شہ عقدہ کشا کی

۱۲۶

فرمایا کہ شہ نے کہ اری صبر و شکیبا
ہے ہے کوئی ساعت مین ترا کام تمام
کہتے تھے غلامون کو ہوا آرام سے کیا کام
گھر مین مرے تصویر ہے یہ شیر خدا کی

۱۲۷

صفدر ہے نہاد و رہی سعید ازلی ہے
اسکو بھی تو بچپن سے مرا عشق دلی ہے

۱۲۸

طینت مین ہے داد و دہش فطرت اصلی
عباسؑ دلاور ہے یہ فضہ ہے یہ زہرا
منظور ہے ہر وقت حسینؑ ابن علی کو

۱۷

عباس علی یہ ہے کنعان علی کا
شیدا و فدا یہ ہے گلستان علی کا
یہ شیر کا دل ہے جو ہے جان علی کا
شوکت سے دلاور کی ہے یہ شان علی کا

۱۸

گو ہر کا جو ہر ہے کہ یہ ہے نور خدا کا
کون اس کا ہم فوز ہے یہ شاہ نجف ہے

۱۹

یہ کیا ہے جو اک نور ہے سب خلق میں پیدا
لیکن کوئی عباس کی شباہت نہیں پاتا
ہر لب پہ ہے ہر ذکر کہ کیا ہے وہ بیاں کا

ہاتھ اُسکے نہ کیونکر رہے میدان وغا کا
فرزند ذبردست ہے وہ دست خدا کا

خالی نہیں مجلس میں جگہ نوحہ گروں سے
پُرسے کو علمدار کے آئے ہیں گھروں سے

ایسا نہ ہوا کوئی نہ ہوگا جہان میں
جو اہل وفا ہے اُسے روئیگا جہان میں

۲۰

عالم کے شجاعوں کا شہنشاہ ہے عباس
شیروں کو تہ و بالا کرے وہ ہے یہ عباس

۲۱

بجلی من گوش سے ہے وصف علمدار
ہے سب کو خدا دیدہ و بینا میں دلاور
انصاف کریں آپ ہی اس گل کے مضموں کے طلبگار

۲۲

ہے فتح طلب اس سے ہر اک صاحب شمشیر
معشوق خضا سے ہے جہان عاشق تیغ
صورت میں ہے مرداں کی یہ اسد اللہ کی تصویر

اقبال و جلال اُنکا زمانے پہ جلی ہے
وہ نور محمدؐ ہے تو یہ نور علیؑ ہے

گلدستۂ معنی کے ذرا ڈھنگ کو دیکھیں
بندش کو نزاکت کو نئے رنگ کو دیکھیں

حملہ ہے وہی شان وہی حرب وہی ہے
پنجہ ہے وہی زور وہی ضرب وہی ہے

۲۳

اٹھتے ہیں علم سب کے گریبان پھٹے ہیں
کس شیر کے بازوئے شمشیر کٹے ہیں

۲۴

ہر شیر کو ہے فوت اگر انساں سے کسی کا
جنت سے علی نے ہے یہ بھیجا ہے کسی کا

۲۵

سقائے حرم ہیں خلف شاہ نجف ہیں
لاکھوں ہوں تو خوف اُسکو دم رزم نہیں ہے
ایسا کوئی عالم میں اولوالعزم نہیں ہے

سقائے حرم ہیں خلف شاہ نجف ہیں
وان ایک بزرگی ہے تو یاں لاکھ شرف ہیں

۱۵۳

فضہ کی صدا آواز جو عباس تک آئی
تھرا گئے لگانے میں وہ شہ بانو کی جدائی
دامن سے مہ منور کو چھپا دیجئے بھائی
تشنہ سے کہا یاں آئی ہے اب آپکی باری

۱۵۴

بھولو نہ تمہاری عاشق سلطان مدینہ
بھائی کی ہر ایک بات پر تم جان سکینہ
بتلاؤ بھتیجی کی تمنا کو تم نہ سمجھے
اس عہد سے دشوار ہے اس بات کا جینا

۱۵۵

یہ کہتے ہی دنیا سے سفر کر گئے عباسؑ
بیشک جو وان خون میں تر جائیگی بھائی
منہ پھیر لیا شرم سے اور مر گئے عباسؑ
بس ہائے چچا کہکے وہ مر جائیگی بھائی

۱۵۶

سرپیٹ کے عباس کے چلائی سکینہ
عباس علی چھوڑ کے جنت کو سدھارے
سر بھائی کے سینے پہ جھکا دیدیا بیکس
بس ہو چکی تقریر میں قربان تمہارے

۱۵۷

رباعی

عباس کو لطف زندگانی نہ ملا
اکبر کو بھی بچپن کا جوانی نہ ملا
اس ہمسر و ہمدم کرما میں غضب ہے یارو
شبیر کو تین روز پانی نہ ملا

۱۵۸

بھائی میں تری تشنہ دہانی کے تصدق
حسرت ہے یہ آنکھوں سے درشاہ کو دیکھوں
عباسؑ میں اس تشنہ دہانی کے تصدق
عباسؑ فلک جاہ کی درگاہ کو دیکھوں

۱۵۹

رباعی

پیشانی کی بل طرز نظر سے معلوم ہے
آنکھوں میں جو سرخی ہے غضب ہے یارو
ہاتھوں کی رگیں بھی ہیں اس طرح پر بھری
اللہ رے کس قدر قوی ہے یارو

۱۴۸

عباسؑ ہم آغوش میں لیجو سے اٹھاؤ
گر ہاتھ نہیں سر ہی جھکانے سے لگاؤ
ہاں بھائی کے ہونٹوں سے لہو پونچھ کے آؤ
یہ بھی نہ ہو تو بہن کو بھائی سے ملاؤ

تم بن تری شہرہ آفاق ہی بھائی
ہاں تری آواز کا مشتاق ہی بھائی

۱۴۹

بیٹھا نہ کوئی پاس نہ پانی کو پوچھا
زانو پہ کبھی سر کو نہ تکیہ کو دیا
دو روز سے بھائی کا نہ منہ دیکھ سکا
کیا کیا نہ ستم تجھ پہ اے مظلوم ہوا

کے لیے ہاتھوں کو پھیلائے ہیں عباسؑ
کیجو تو کس حال سے ہم آئے ہیں عباسؑ

۱۵۰

ہو ہونٹوں کو بھی جنبش نہ ہو لاچار کہ لاؤ
آہستہ کہا شہ نے بہن جلد دو مولا
تم بن ہے مدد ہونٹوں میں ہاں ہونٹوں میں ہاں ہونٹوں میں

ز زانو سے چلا سایہ ہمارے
لاتوں سے گئے ہاتھ ہمارے

۱۵۱

ہے آپ پہ قربان جو مشغول بکا حال
کیجیو نہ فراموش ہمیں بعد سکینہ
ہو خوف نہ فریاد نہ آغوش میں بالا کی
پھر آپ سے آغوش میں بالا کی ہمالا

نہ ان ہوں کہ کام آئیے گا وان کے مولا
سب مشکلیں ہو جائینگی آسان کے مولا

۱۵۲

آواز علی آئی کہ ای عابد بیمار
مقبول خدا ابن ترے اہل کے مختار
صدقہ ترے سر کا ہے اگر تجھ پہ یہ آزار
ہیں تجھ پہ نچھاور ہوئے اکبر سے علی چار

تشریف رسولؐ دوسرا لائینگے بیٹا
غم کھاؤ نہ تم قبر میں ہم آئینگے بیٹا

۱۵۳

بان شہ ابھی ہاتھ نہ کر بہر خدا ہاتھ
دیکھا کہ حرم گھر سے نکل آئے ہیں باہر
چلائی کہ فریاد علی اکبر علی اکبر

بعد اُنکے حسنؑ مالک و مختار زمان ہیں
اور بعد حسنؑ آپ امام دو جہان ہیں

۱۵۴

لب تشنہ رہو تم یہی مرضی تھی خدا کی
اب حشر کے دن دیکھو گی صورت کو چچا کی
ہاں کہنہ لاشہ میں بھی کچھ قوت رہی تھی

اب دختر سلطان مدینہ نہیں تھی
عباسؑ سے کہدو کہ سکینہ نہیں تھی

### ۱۳۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شمشیر بکف اکبر ذیجاہ کھڑے تھے
ہاتھوں سے کمر پکڑے ہوئے شاہ کھڑے تھے

### ۱۳۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جلد آؤ کہ بیتاب امام دوسرا ہیں
ہمنے تمھیں پانی کو جو بھیجا تو خفا ہیں

### ۱۴۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

افسوس کہ وقفہ نہ کیا چند نفس کا
ساتھ آج چھٹا جاتا ہے بتیس برس کا

### ۱۴۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دنیا سے مٹاتے ہیں نشانی کو علیؑ کی
مارا ہمیں امت نے دہائی ہے نبیؐ کی

### ۱۴۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خونخوار دکن نرغے میں اگر آگئے عباسؑ
اک گرز لگا سر پہ کہ تیورا گئے عباسؑ

### ۱۴۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بھائی کے تصور میں جو گھبراتے تھے شبیرؑ
ہر لاش سے چلّا کے لپٹ جاتے تھے شبیرؑ

### ۱۴۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جینے کا مزا فرقت عباسؑ نے کھویا
ہے ہے مرے بھائی کو تری پیاس نے کھویا

### ۱۴۵

حضرت کو پکارا ارے آقا مرے آقا
[illegible] ارے آقا مرے آقا
[illegible] ارے آقا مرے آقا
[illegible] آقا مرے آقا

سقّے کی بہشتی کی فدائی کی خبر لو
خادم کی نمکخوار کی بھائی کی خبر لو

### ۱۴۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

زخمی کو جو اٹھنے کی نہ طاقت تھی زمیں سے
ملنے لگے آنکھیں قدم سرور دیں سے

۱۲۸

عالم کو بہت یاد رہیگی یہ لڑائی
سب بچے ہوئے لڑکے یہ کہینگے کہ ہماری
اب ہوگی کروڑون مین کہین کرکے بڑائی

۱۲۹

بچا کے نہ لے جائے کوئی فوج سے ہٹ کر
ہاتھی کو نہ ہاتھ آئے کسی طرح سے لشکر
بے جنگ کہین جنگ مین ہوتا ہے کبھی گھر

۱۳۰

فرماکے یہ دریا مین بہادر نے اتارا
ہر ایک کو دریا مین کیا غرق بہ فرقہ
پر بھی کئی دن اسکے بھیانک نظر آیا
اب تک کئی آنکھون مین ہے وہ گھاٹ کو جا آیا

۱۳۱

موقوف ہوا نیزے کو بھالون سے لڑانا
سیدھا کیا ہر ایک نے بھالے کو بہ یکبار
نکلا یہ ہر اک منھ سے کہ ہے ہے ستم آثار
اصحاب کی صفون مین پھرا نیزہ بہ یکبار

۱۳۲

ساحل سے نکلنا تھا کہ پھر چلنے لگے تیر
اس پار سے اس پار کی جانب ہوئے شمشیر
غازی نے کہا کوئی نہ اب پھیرے گا رہوار
پھر جنگ کرو اسکے جو پھیرے گا رہوار فوراً

۱۳۳

جانے کی اگر دل مین تھی راہ نہ پائی
مشکیزہ پہ جانب جو پھری بھال چلائی
بھالون کو ہر اک کرکے وہ تلوار جو آئی
بھالون سے کیا نیزون سے مشکیز کی جائی

۱۳۴

ہر ضرب مین زور اسد اللہ دکھایا
جب زخم کوئی کھایا تو مشکیزے کو دیکھا
سن سے کوئی تیر آیا تو مشکیزے کو دیکھا

۱۲۶

آئے ہو کیا بنت امام مدنی سے
صدمہ ہوا یاد آگئی تقریر سکینہؑ
نیزون کے کبھی سامنے کر دیتے تھے سینہ

۱۲۷

بچا کے تو لے جائے کوئی فوج سے ہٹ کر
ہاتھی کو نہ ہاتھ آئے کسی طرح سے لشکر
بے جنگ کہین جنگ مین ہوتا ہے کبھی گھر

۱۲۸

عالم کو بہت یاد رہیگی یہ لڑائی
سب بچے ہوئے لڑکے یہ کہینگے کہ ہماری
اب ہوگی کروڑون مین کہین کرکے بڑائی

۱۲۹

بچا کے نہ لے جائے کوئی فوج سے ہٹ کر
ہاتھی کو نہ ہاتھ آئے کسی طرح سے لشکر
بے جنگ کہین جنگ مین ہوتا ہے کبھی گھر

۱۳۰

فرماکے یہ دریا مین بہادر نے اتارا
ہر ایک کو دریا مین کیا غرق بہ فرقہ
پر بھی کئی دن اسکے بھیانک نظر آیا
اب تک کئی آنکھون مین ہے وہ گھاٹ کو جا آیا

۱۳۱

موقوف ہوا نیزے کو بھالون سے لڑانا
سیدھا کیا ہر ایک نے بھالے کو بہ یکبار
نکلا یہ ہر اک منھ سے کہ ہے ہے ستم آثار
اصحاب کی صفون مین پھرا نیزہ بہ یکبار

۱۳۲

ساحل سے نکلنا تھا کہ پھر چلنے لگے تیر
اس پار سے اس پار کی جانب ہوئے شمشیر
غازی نے کہا کوئی نہ اب پھیرے گا رہوار
پھر جنگ کرو اسکے جو پھیرے گا رہوار فوراً

۱۳۳

جانے کی اگر دل مین تھی راہ نہ پائی
مشکیزہ پہ جانب جو پھری بھال چلائی
بھالون کو ہر اک کرکے وہ تلوار جو آئی
بھالون سے کیا نیزون سے مشکیز کی جائی

۱۳۴

ہر ضرب مین زور اسد اللہ دکھایا
جب زخم کوئی کھایا تو مشکیزے کو دیکھا
سن سے کوئی تیر آیا تو مشکیزے کو دیکھا

۱۲۶

آئے ہو کیا بنت امام مدنی سے
صدمہ ہوا یاد آگئی تقریر سکینہؑ
نیزون کے کبھی سامنے کر دیتے تھے سینہ

۱۲۷

بچا کے تو لے جائے کوئی فوج سے ہٹ کر
ہاتھی کو نہ ہاتھ آئے کسی طرح سے لشکر
بے جنگ کہین جنگ مین ہوتا ہے کبھی گھر

۱۲۸

عالم کو بہت یاد رہیگی یہ لڑائی
سب بچے ہوئے لڑکے یہ کہینگے کہ ہماری
اب ہوگی کروڑون مین کہین کرکے بڑائی

۱۲۹

بچا کے نہ لے جائے کوئی فوج سے ہٹ کر
ہاتھی کو نہ ہاتھ آئے کسی طرح سے لشکر
بے جنگ کہین جنگ مین ہوتا ہے کبھی گھر

۱۳۰

فرماکے یہ دریا مین بہادر نے اتارا
ہر ایک کو دریا مین کیا غرق بہ فرقہ
پر بھی کئی دن اسکے بھیانک نظر آیا
اب تک کئی آنکھون مین ہے وہ گھاٹ کو جا آیا

۱۳۱

موقوف ہوا نیزے کو بھالون سے لڑانا
سیدھا کیا ہر ایک نے بھالے کو بہ یکبار
نکلا یہ ہر اک منھ سے کہ ہے ہے ستم آثار
اصحاب کی صفون مین پھرا نیزہ بہ یکبار

۱۳۲

ساحل سے نکلنا تھا کہ پھر چلنے لگے تیر
اس پار سے اس پار کی جانب ہوئے شمشیر
غازی نے کہا کوئی نہ اب پھیرے گا رہوار
پھر جنگ کرو اسکے جو پھیرے گا رہوار فوراً

۱۳۳

جانے کی اگر دل مین تھی راہ نہ پائی
مشکیزہ پہ جانب جو پھری بھال چلائی
بھالون کو ہر اک کرکے وہ تلوار جو آئی
بھالون سے کیا نیزون سے مشکیز کی جائی

۱۳۴

ہر ضرب مین زور اسد اللہ دکھایا
جب زخم کوئی کھایا تو مشکیزے کو دیکھا
سن سے کوئی تیر آیا تو مشکیزے کو دیکھا

۱۱۸

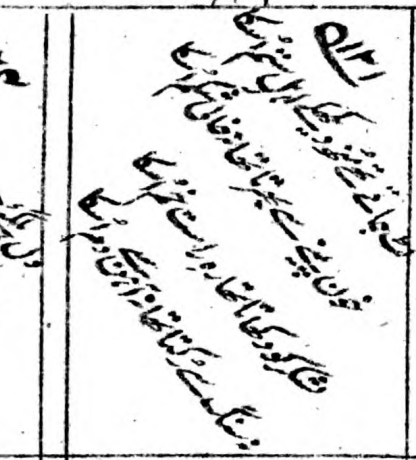

ڈر جبکا لگا رہتا تھا دن رات یہی ہے
اے بیخبرو مرگ مفاجات یہی ہے

۱۱۹

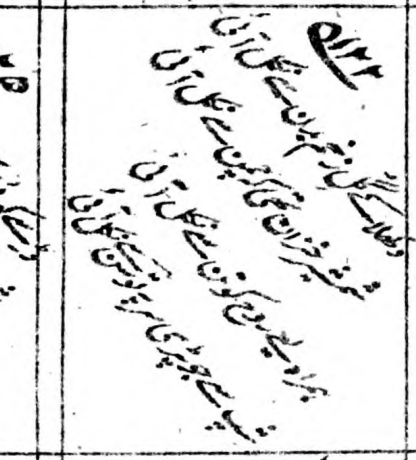

چلاتے تھے ڈر ڈر کے پرندے کہ یہ کیا ہے
آتی تھی سلیمان کی صدا قہر خدا ہے

۱۲۰

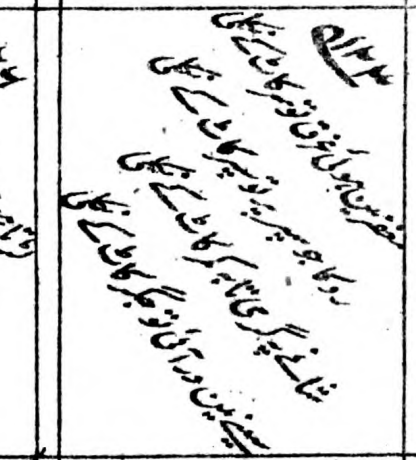

اڑ اڑ کے چمکتی تھی جو اعدا کے سروں پر
دم نادعلی کرتے تھے جبریل پروں پر

۱۲۱



کب سنگ کی سختی کو بھلا مانتی تھی وہ
فولاد کو جب موم سے کم جانتی تھی وہ

۱۲۲



مغرور تھا تکبر سے جب افلاک پہ سر تھا
جھپکی تھی ادھر آنکھ ادھر خاک پہ سر تھا

۱۲۳



ہر ہاتھ میں گردش تھی نئی ڈھنگ نیا تھا
گھوڑے کے بھی ٹکڑے تھے یہ جو رنگ نیا تھا

۱۲۴



گردش جو ہوئی ہاتھ کو ہالا نظر آیا
ہر ضرب میں عالم تہ و بالا نظر آیا

۱۲۵



اندام سے ٹپکی جو زرہ وا تم سے چھوٹا
غل تھا کہ ہرن پنجۂ ضرغام سے چھوٹا

۱۲۶



آنکھوں سے رواں ہونگے وہاں اشک سکینہ
بہتر ہے کہ اب جلد بھرو مشک سکینہ

۱۱۰
ہر سمت سے شمشیر کا مینھ برسا یہ دم تھی
ہر ضرب سے اک لاش زمین پر قلم تھی
ہر وار سے اک خون کی ندی رواں تھی
ہر گام پہ اک فوج کی فوج تہ و بالا تھی

۱۱۱
ہر چند کہ ہر سمت سے یلغار تھی لیکن
ہر حملہ پہ ثابت قدمی عباس علمدار
دو جھنڈوں کو دو فوج نے گھیرا تھا بہم پر
دو غول تھے دو ابر تھے دو کوہ تھے دو غار

۱۱۲
ہر ضرب پہ تلوار تھی دشمن کی دو پارہ
ہر وار پہ خالی گیا فوجوں کا وہ وار
ہر ایک کی ضرب آپ پہ تھی کاری مگر آہ
ہر زخم تھا اک قلزم خوں کا در و دیوار

۱۱۳
ہر سمت سے ہر قلب پہ تھی تیغ کی بارش
ہر وار پہ تھا ایک سپر دل پہ سپر کی
ہر ضرب پہ تھی برق تبسم لب تیغ کی
ہر وار پہ تھی ایک جبیں خاک پہ خم کی

۱۱۴
ہر گام پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر وار پہ تھا ایک سپر کا سر سے سرکنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۱۵
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۱۶
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۱۷
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۱۸
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۱۹
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۲۰
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۲۱
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۲۲
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۲۳
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۲۴
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۲۵
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۲۶
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۲۷
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۲۸
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۲۹
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۳۰
ہر سمت سے ہر فوج پہ تھا ٹوٹ کے گرنا
ہر وار پہ تھا ایک سپاہی کا تڑپنا
ہر ضرب پہ تھا ایک جبیں خاک پہ رگڑنا
ہر وار پہ تھا ایک گلے کا تہ خنجر کٹنا

۱۰۰

جو شاہ کربلا سے خلق سے بیزار ہو گیا
بیٹا ہو یا غلام اُس سے خدا یار ہو گیا
منہ پھیر لیں جو بھائی تو بیٹا پدر ہو الگ
دنیا میں ہو یہ کام تو دنیا میں گھر ہو الگ
لوگوں میں اس سے شیر زیادہ ہے کون سا
دم مارتا ہو جس کے برابر ہو کون سا

۱۰۱

غارت تمہیں کر دینے کو تیار ہے عباسؑ
بھائی کے مگر رحم سے ناچار ہے عباسؑ

۱۰۲

دہشت سے اڑا رنگ رخ جن و ملک کا
تھرا گیا دہشت سے بدن شیر فلک کا

۱۰۳

اصحاب میں یہ غل تھا کہ تیغ ہیں جو ہیں
اصحابِ رسولؐ کی طرح ایک سمجھتا تھا کہ دو ہیں

۱۰۴

خود جا کے قسم دی ہے کہ پانی نہ پیئے ہم
بھائی نے کہا ہے تو نہ پانی نہ پیئے ہم
امت کی تباہی پہ جگر ہوتا ہے ٹکڑے
ہم تو نہ پئیں گے پر نہ پینے دیں گے ہم
ہے ہے تو دو دن سے ہے اور تم کو ہے ہفتوں سے
کہتے ہیں ہوا

۱۰۵

دو دن سے نہیں پانی کی اک بوند ملی ہے
ہے سخت تعجب کہ یہ کیا سنگدلی ہے

۱۰۶

شیطان پسرِ سعد کی گردن پہ چڑھا ہے
بھاگو پسرِ شیرِ خدا رن پہ چڑھا ہے

۱۰۷

مضمون بہت تیز ہیں اُس برق دو دم کے
جوشن کی دعا چاہیے بازو پہ قلم کے

۱۰۸

ظالم سے کہا کیا نہیں پانی کا پلانا
نقصان تھا کیا بیٹے کا بھائی کا جانا
ہے ہے تو کیا بیٹے کے برابر نہ بھائی
ہے ہے تو کیا بیٹے کے برابر نہ بھائی

۱۰۹

جس وقت بڑھیں پھر کہیں دم لیتے ہیں دریا
لے دیکھ اسی حملے میں ہم لیتے ہیں دریا

۱۱۰

آمد میں بہادر کی شجاعت کے چلن تھے
نہ شیر ترائی میں نہ جنگل میں ہرن تھے

۱۱۱

دم میں نہ پیادے نہ سوار اُن کے پرے ہیں
سب جوہرِ شمشیرِ خدا اسمیں بھرے ہیں

۹۱

فردوس کے بھی فتح کا ذرہ نہیں قرار
دنیا ہے سد راہ کہ ہٹتی نہیں ذرا
ظالم ہے صبر صاحب عالم کو دیکھ کر
اسلام ہے حسین کی ہاں تو ایمان ہے ترا

قارون کا خزانہ ہو تو عزت نہیں ملتی
دولت سے کمینے کو شرافت نہیں ملتی

۹۲

جنت کی ہو خدا نے اگر تجھ کو فتح دی
کی فاطمہ نے صبر سے نصرت علی کی دی
زہرا کی گود ہی سے ہے یہ تربیت تری
ہے ہے حسین تجھ سے نہ ہو یہ خوشی تری

دنیا میں کسے ملتے ہیں جبریل سے شاہد
موجود ہیں میکال و سرافیل سے شاہد

۹۳

ہر قطرۂ نایاب گہر ہو نہیں جاتا
ہر سنگ میں پیدا کبھی زر ہو نہیں جاتا
ہر شخص جو ملتا ہے تونگر ہو نہیں جاتا
ہر سر پہ مگر تاج ظفر ہو نہیں جاتا

میکال پکارے کہ ملازم ہوں اسی کا
جبریل کرے فخر کہ خادم ہوں اسی کا

۹۴

ہر ذرۂ خاکی ہے یہاں مہر منیر اور
ہر سنگ ہے یاں لعل بدخشاں سے فزوں تر
ہر کوہ ہے یاں کوہ صفت قلزم گوہر
ہر بحر کے گوہر امید ہے شبیر

جس پاس عصا ہو اسے موسیٰ نہیں کہتے
ہر ہاتھ کو عاقل ید بیضا نہیں کہتے

۹۵

فردوس میں جاتے ہیں جو مرتے ہیں حسین پر
ہر قطرۂ اشک ان کا ہے اک آب بقا کا
ہر سجدہ ہے اک حج کا ہر اک اشک ہے دریا
ہر قطرۂ خوں ہے عوض خلد بریں کا

پوچھے جو کوئی کون امام ازلی ہے
سب دیں یہ گواہی کہ حسینؑ ابن علیؑ ہے

۹۶

ہر ذرۂ خاکی ہے یہاں مہر منیر اور
ہر سنگ ہے یاں لعل بدخشاں سے فزوں تر
ہر کوہ ہے یاں کوہ صفت قلزم گوہر
ہر بحر کے گوہر امید ہے شبیر

بول اٹھے حجر رتبے سے آگاہ ہوں میں بھی
کعبہ یہ کہے بندۂ درگاہ ہوں میں بھی

۹۷

دنیا ہے دنی کام کسی کے نہیں آتی
گو فطرت دوں عالی نسبی پر نہیں جاتی
بیٹا جو نہیں وہ دیتے ہیں جورو کو دھائی
بیٹی جو نہیں ہوتی تو ہوتی ہے جمائی

ہر بحر کے گوہر امید ہے شبیر
ذرّوں سے صدا آئے کہ خورشید ہے شبیر

۹۸

جنت کی ہوا نے اگر تجھ کو فتح دی
کی فاطمہ نے صبر سے نصرت علی کی دی
زہرا کی گود ہی سے ہے یہ تربیت تری
ہے ہے حسین تجھ سے نہ ہو یہ خوشی تری

دنیا میں کسے ملتے ہیں جبریل سے شاہد
موجود ہیں میکال و سرافیل سے شاہد

۹۹

ہر ذرۂ خاکی ہے یہاں مہر منیر اور
ہر سنگ ہے یاں لعل بدخشاں سے فزوں تر
ہر کوہ ہے یاں کوہ صفت قلزم گوہر
ہر بحر کے گوہر امید ہے شبیر

کرسی کہے میرے لیے معراج یہی ہے
خود عرش پکارے مرا سرتاج یہی ہے

۹۱ یعنی جو ان کا ملازم ہے

۹۲ یعنی جو حسینؑ کا خادم ہے

۹۳ یعنی جو حسینؑ کی زیارت کو جاتا ہے

۹۴ یعنی جو حسینؑ کی زیارت کو جاتا ہے

۹۵ یعنی جو حسینؑ کی زیارت کو جاتا ہے

۹۶ یعنی جو حسینؑ کی زیارت کو جاتا ہے

۹۷ یعنی جو حسینؑ کی زیارت کو جاتا ہے

۹۸ یعنی جو حسینؑ کی زیارت کو جاتا ہے

۹۹ یعنی جو حسینؑ کی زیارت کو جاتا ہے

۸۸۴

جاں سے نہ ہو کسی کی محبت زوال میں
ہالا کہے مجھے جو کوئی اس مجال میں
کیا کچھ نہ بلا کو نسی غرض نہیں یاں کی
جاں اپنی دوست صدقہ ہے اس کی مآل کی

ہم پائینگے جو شرط محبت کی جزا ہی
نافہم اسی موت میں جینے کا مزا ہی

۸۸۵

ہٹ جا نہیں تیغ اب مری واللہ چلیگی
شیروں سے نہ یہ بازیِ روباہ چلیگی
ہر لاکھوں کی ہے ساتھ ابوبکر کے ہمدم
دو پیچھے انھیں دیکھ کے فاروق کے ہمدم

ان ہاتھوں سے لاکھوں سر کفار کٹے ہیں
جب پٹ گئی ہے لاشوں سے خندق تو پٹے ہیں

۸۸۶

دیکھا کیا یہ خون کا بازو نے وار وظالم نے
دو دن جو بسر بھوکے فقط خندق میں کی ہے
بس ضعف سے کمزور کمر کا جسد نازی
پیچھا کیا یہ خون جس سے دو رویہ تھی تعدی

اک ضرب میں باطل کو جدا کر دیا حق سے
رنگ رخ کفار عرب ہو گیا فق سے

۸۸۷

وہ ہم نہیں کرتے جو زمانے کا چلن ہی
دنیا میں وفا اپنے گھرانے کا چلن ہی
جرأت کی بھی صدقے میں چھوڑا ہو تو کیوں
اعدا کو کسی نے کبھی چھوڑا ہو تو کیوں
شیروں کو دلاوری نے بھی چھوڑا ہو تو کیوں
اژدر کو علی نے کبھی چھوڑا ہو تو کیوں

ہیبت سے ہوا چاک جگر کفر کے غم کا
اسلام کے رخ پر ہے کھلا نور کرم کا

۸۸۸

کس منھ سے کہوں میں کہ قرابت میں قریں ہیں
بھائی تھے حسن میں تو غلام شہ دیں ہیں
فاقوں کو تحمل میں ایوب سے کم پائیں
ذکر و صلوٰۃ و صوم میں یحییٰ کے قریں ہیں
مقتل میں سر نیزہ پہ تلاوت میں مسیحا
ہمدرد میں یوسف ہیں تو صابر میں حزیں ہیں

رنگ رخ کفار عرب ہو گیا فق سے
اک ضرب میں باطل کو جدا کر دیا حق سے

۸۸۹

جب گرم ہوئے حملہ میں شیران صف آرا
دریا میں نہنگ اور ہوا میں شرر افشاں
کعبے سے وہ نکلے در خیبر کے اکھاڑے
اسلام کے رخ پر ہے کھلا نور کرم کا

۸۹۰

شبیر جہاں یہ دل فرزانہ وہیں ہی
محفل میں جہاں شمع ہی پروانہ وہیں ہی

حیدر رہے کہ سب فوج سے آگے تھے احد میں
نامرد تھے وہ لوگ جو بھاگے تھے احد میں

کافر کی طرف صاحب ایماں نہیں جاتا
بتخانے میں کعبے سے مسلمان نہیں جاتا

۷۴

[illegible] جو کرے خود خالق دنیا و فنا
مطلب اپنا کچھ نہ تھا سب کچھ تھا اللہ کے لیے
سادات کا کام کٹ ہوتے ہوئے بھی خصلت
مہمان ہیں یہ کیسے جو ہیں اور دم رخصت سے

[illegible] کھا کے قسم پھر گئے تم اپنے سخن سے
ہم وہ ہیں کہ لکھنے پہ چلے آئے وطن سے

۷۵

[illegible] کا پیغام بھی لایا ہے تو بیکار
میں کہتا ہوں لاسکتے نہیں رستے میں ابرار
دو بھائی جو مارے گئے اک بھائی کے دلدار
صدمہ یہ اٹھایا ہے کہ ہیں زیست سے بیزار

[illegible] جائیگا شمشیر و سپر باندھ چکے ہیں
دیر سے مرنے پہ کمر باندھ چکے ہیں

۷۶

عباسؑ
کیوں کر نہ ہو ہوا دار و محافظ کے تئیں پیار
چھوٹا ہے ابھی حیدرِ کرار کا فرزند
جب آپ نے دی جان تو کیا آپ کا ارمان
عباسؑ بعد اس کے برادر کی گوارا

ماہین لحد ساتھ برادر نہیں جاتا
بھائی کوئی بھائی کے لیے مر نہیں جاتا

۷۷

[illegible] ہے ہی ایک نگاہ شیر کا انداز
[illegible] کے سب بنتے ہوئے کام
[illegible] کو جو دیکھا تو دیا نگاہ سے پیغام
فرمایا کہ بھائی ہے تو بیٹا ہے ترا کام

شاید نہیں آگاہ مرے جد و پدر سے
ایسا ہوں کہ پھر جاؤں نگاہ ہمسر کے پسر سے

۷۸

[illegible] کے کہنے لگا ظالم کا بیٹا
جا کر کہو بھیجا ہے یہ اعدا نے تمہارا
[illegible] ہے تو یہ خلق میں چرچا ہے تمہارا
کس کو تو ہے خاطر میں جو حیدر کی ہے خاطر

[illegible] کے نہ اندوہ کے نہ طیش کے دن ہیں
ماہین یہ آرام کی یہ عیش کے دن ہیں

۷۹

شبیرؑ
[illegible] کہ لیجائے مرا بھائی کا لاشہ
پیمبرؐ کے نواسوں میں ہے بھائی کا جو بھائی
اصغرؑ
[illegible] تو کہ لیجائے مرا بھائی کا لاشہ
ہاں تو کہاں دودھ کی بچے نہیں بھائی

دل سینے میں ٹکڑے ہو کہ صدمہ ہو جگر پر
سو بیٹے ہوں تو صدقے کروں اُنکے پسر پر

۸۰

[illegible] فاطمہؑ کے ظلم سے بیزار
[illegible] کے بیٹوں کا ہوں تسکین کا طالب
[illegible] ہے کالبد فاسق و فاجر کا ستمگار
[illegible] ہیں نیم بسمل شہ ابرار و نکوکار

ہمسے جنہیں الفت ہے وہ ماتم میں رہینگے
تا حشر اسے حشر کا دن لوگ کہینگے

۸۱

[illegible] کے لیے جاتا ہے گھر بھائی کا بھائی
جاتا ہے برادر بھی برادر کے برابر
کیا بھائی ہو مرنے میں تو مرتا ہے برابر
آخر ہے برادر بھائی یہ تو مرتا ہے بھائی

رتبہ ہے یہ سب شاہ ولایت کا تصدق
ہم جانتے ہیں جان کو عزت کا تصدق

نعشیں بھی بہم زیر زمیں ہوتی ہیں اکثر
قبریں بھی پس از مرگ قریں ہوتی ہیں اکثر

۶۴
ہاتھ باندھے ہوئے حاضر ہے ادب کے صدقے
لیکن آنکھیں نہیں اٹھتی ہیں غضب کے صدقے
ہاں بلا سے یہ خطا وار ہے سب کے صدقے
شیر حق سے کوئی کہتا نہیں ہٹ کے صدقے

اس رشتے سے محکم کمرِ مرتضوی ہے
نازک تو ہے پر دین کی پشت اس سے قوی ہے

۶۵
شانے سے سوا بالا قد بابا سے مبارک
درپیش ہے اب معرکہ آقا سے مبارک
تھوڑی سی ہے کم حیدرِ کرار کے قد سے
جب جا کے رکا زین پہ بالا ہوا قد سے

وان آتے ہیں سجدے کو ملائک سرِ بالیں
احسان یہ انھیں پاؤں کے ہیں سر پہ زمیں کے

۶۶
ہر شخص تھا حیران کہ یہ کون ہے کیا ہے
شانوں پہ ملک سر پہ نبی ہاتھ پہ بابا
ہر چشم یہ کہتی تھی کہ کیا حسنِ خدا داد
ہر لب پہ تھا یہ ذکر کہ ماشاء اللہ

غازی تھا جہاں تابیاں مردم کی اور تھیں
نورین بھی دیکھوں سے نکالے ہوئے تھیں

۶۷
وان نعرۂ حیدر تھا کہ صف جمع تھی دشمن
اک دل تھا حسین اور دو عالم تھے مخالف
چلاتے تھے عباس کہ اے لشکرِ دشمن
جان اسد اللہ کی ہے ہوشیار خبردار

دامانِ علم فرق پہ ہو سبطِ نبی کے
اور نور برستا ہے سایہ میں حسین ابن علی کے

۶۸
ہاں نعرۂ حیدر سے فلک گونج رہا تھا
اقبال پکارا کہ زمین ہلتی ہے دم سے
دل کہتا تھا ہر ضرب کہ بس کام ہے دم سے
نصرت کی دعا مانگتی تھی فتح قدم سے

تحریر ہو یہ فتح ترے نام نکو پر
ہر دم تری شمشیر رہے فرق عدو پر

۶۹
ہاں نعرۂ حیدر سے زمیں ہلتی رہی تھی
ہر موج شہِ دیں کی سلامی دیتی رہی تھی
حملہ ہر اک کی فوج پہ ہوتا تھا جری کا
تھا ذکر یہ ہر لب پہ کہ بس ہو چکی ہو چکی

فتح آپ کا پیرو ہے ظفر آپ کی جویا
ہر کام وفا سے ہے ہمیں اور ہے ہمسایہ

۷۰
جب نعرۂ حیدر سے ہلی فوجِ ستم کی
ہر سمت سے آواز یہ آئی کہ قلم کی
ہاں ہاں یہ ہے شمشیر علی مرتضیٰ کی
ہاں ہاں یہ ہے تلوار محمد کے حشم کی

فرزند علی تنگ سمجھتے ہیں وغا کو
یہ تیزی تقریر کو کوئی لائے کہاں سے
بے تیغ کٹے جاتے ہیں شمشیر زباں سے

۷۱
جب نعرۂ حیدر سے ہلی فوجِ ستم کی
ہر سمت سے آواز یہ آئی کہ قلم کی
ہاں ہاں یہ ہے شمشیر علی مرتضیٰ کی
ہاں ہاں یہ ہے تلوار محمد کے حشم کی

جھنجھلائے ہوئے شیر سے اندیشہ ہے کیا کی
ہیں چند نفس آپ سے طالب ہوں امام

۵۵

بھولے ہین کیا یہ بھی کہ ہم دوش پہ سر دوش
ہے حسن کی آرائش سے بھولان گلام
خال اور خط سبز دو دانہ ہے تو یہ دام
ہے سب دل عالم کی اسیری کا سرانجام

بیٹی کو جو دیکھو تو عجب شوکت و شان ہے
حسن علمدار کے لشکر کا نشان ہے

۵۶

اک شاخ سے دو برگ ہین دو برگ سے دو پھول
صانع نے بٹھا دی ہے فقط نون کی دیوار
اک شاخ سے یا دو گل بادام ہین اظہار
یا ایک الف سے ہے دو مضمون کا سروکار

خوشبوے گلستان ارم اس مین بھری ہے
یا ورق زر پہ کلی گل کی دھری ہے

۵۷

کیا حسن ہے کیا نازکی کیا لطف ہے کیا رنگ
کیا چاہ زنخدان ہے کیا غبغب گلگون
کیا ناک ہے کیا مانگ ہے کیا زلف ہے کیا چشم
نادر ہے ہر اک عضو کی طرح ید بیضا مین

کل اسکا نزاکت سے کھلیگا نہ کھلا ہے
ان باب سخن بند ہی رکھیے تو بجا ہے

۵۸

اک ماہ و صد اصنام و فلک سجدہ و دم تسلیم
ہر چہرہ فروزاں ہے سو کعبہ ہے سو بت خانہ
ہر حرف ہے قرآن کا وہ ہے لائق تعظیم
بیتی ہے الف لام الف لام اور دو میم

وصف دہن تنگ مین وقت تجھے کیا ہے
کافی ہے بس اتنا ہی کہ اسرار خدا ہے

۵۹

اک ماہ شب دہ در و دیوار جہان پر
تقسیم کیے نور نے ہونون مین برابر
ہمسر ہے کلیجہ انکے ہونون کے سطح پر
یہ چشمہ شیرین ہے ان موتی کے نیچے

ہنسنے مین جو پڑ جاتا ہے عکس انکا فلک پر
بجلی بھی تڑپ جاتی ہے دانتون کی چمک پر

۶۰

دل کس کا گرون کی صفائی پہ نہ قربان
ممتاز ہے ہر جسکے گلے مین ید بیضا
گویا کہ ہلال شب اول ہے گریبان
نشانون کی نشان اسپر ہے کیا شان

چیران تھی نظر دوش مبارک پہ کمان ہے
یا قوس مین خورشید جہانتاب عیان ہے

۶۱

بیٹی کا ہے عباس کی شانون پہ حسن بار
پڑتی ہے پسینہ کی جو بوندین رخ حسن
گویا حسن کا پسینہ ہے کہ نور مہ روشن
طالع ہے کف دست سے مہر رخ حسن

ان ہاتھون سے ہمدست کف حور نہین ہے
خورشید کے پنجے مین بھی یہ نور نہین ہے

۶۲

کیا حیدر صفدر کی ہے شانون کی صفائی
اک شعبدہ قدرت ہے یہ بازو مین کلائی
پنجہ ہے علی کا تو کلائی ہے علی کی
ان ہاتھون کی مٹھی مین بھی عقدہ کشائی ہے علی کی

ورثہ مین ہے زور انکو ملا جد و پدر سے
ہلکا در خیبر کو سمجھتے ہین سپر سے

۶۳

دیکھو تو کمی شیر نے پایا ہے یہ سینہ
ہے فیض قدرت سے بنایا گیا ہے سینہ
سینہ ہے علی اکبر ذی جاہ کا سینہ

فرماتے تھے عاشق ہون مین اس شکل کا
یہ سینہ سپر ہوویگا زہرا کے پسر کا

۴۴۶
فرزند امام زمن آتا ہو خبردار
بازو سے حسین ابن حسن آتا ہو خبردار
لو قطع کرو میرا یقین آتا ہو خبردار
ابن حسن خبر شہ زمن آتا ہو خبردار

غصے میں ہو غازی نہ اجل سر سے ٹلیگی
کاٹینگے زمین آج وہ تلوار چلیگی

۴۴۹
لشکر میں یہ غل غا کرو غازی نظر آیا
بیعت پر دو ابرار و غازی نظر آیا
بازو سے شہنشاہ حجاز کی نظر آیا
بجلی سا تڑپتا ہوا تازی نظر آیا

لرزہ ہوا اندام شجاعان عرب کو
آمد اسد اللہ کی یاد آگئی سب کو

۴۵۲
بادہ کہ یہ دعوی تھا کہ میں ملک ستان جن
کرتی تھی نماز میں تا کہ میں اوس پہ فشان جن
یہ سن کے ابھاری تھی کہ گرتے تھے گران جن
فرزند علی جسکا تھا میں بادہ و مکان جن

کیا اُسکو مرے رُتبۂ اعلیٰ کی خبر ہی
یاں چاند بہتر ہین وہان ایک قمر ہی

۴۵۵
دامن پہ غبار ی ہو کہ رکتا ہو نہ گھوڑا
خورشید بھی منہ موڑ کے تکتا ہو نہ گھوڑا
ہرگام پہ اقبال جھکتا ہو نہ گھوڑا
بجلی نہین یہ چیہ چمکتا ہو نہ گھوڑا

کس جنگ مین ایسے علم نور کھلے ہین
پرچم نہ کہو موسے سر حور کھلے ہین

۴۵۸
کس شان سے اڑتا ہوا آتا ہو صبا پر
طوبیٰ کو خوشی ہو جو نظر اوسکی پڑی پر
لہراکے سر شوق سے جاتا ہو گھٹا پر
ساتھ اپنے اڑاتا ہوا خلقت کی دعا پر

ایسی کوئی جنت مین رواں نہر نہوگی
سر چشمۂ کوثر مین بھی یہ لہر نہوگی

۴۵۰
دیکھا جو علم فوج نے طوبا پہ نظر آئی
پرچم مین ضیا ماہ کی ہالہ پہ نظر آئی
تابندگی برق تجلا نظر آئی
کیون وہ نہ زمین نور کا دریا نظر آئی

سائے نے سمان دشت مین نایاب دکھایا
خورشید کو لطف شب مہتاب دکھایا

۴۵۳
اُستاد وہ اڑتے ہوئے شہباز کی یکتا
دیکھا کہ تو اس نعل کی ہے آج دوصد
یہ جانتے ہین آپ کہ ہے گرد دوصد
یہ عارض گلگوں کو ہے خورشید دوصد

یان کونسی نسبت ہی ترے شمس و قمر کی
اک رات کو قربان کروں ایک سحر کی

۴۵۱
تھا نعل کی ضربون کے زمین مین یہ نشان
گر ہو کوئی جا صاف تو ہو اوس مین یہ نشان
گردون کی صفائی سے ہوا اوس مین یہ نشان
گردون سے ستارون کی چمک مین یہ نشان

بجلی تھی کہ بادل مین چمکتی تھی رخ ہر ہین پر
نقش سم توسن مہ کامل تھے زمین پر

۴۵۴
پرچم کی ہوا سے ہوئی ہر سمت یہ جاری
رو خط رخسار و مہ و مہتاب ہلالی
ابرو مین کمان تیغ سر و دست ہلالی
پلکین تھین جھکی آنکھین تھی سرشار ہلالی

دیکھے سے اُڑین ہوش نہ کیون اہل نظر کے
آنکھین تو ہین آہو کی پہ تیور ہین نمر کے

۳۵

ہوتا ہی کلیجہ مرا پانی مجھے لا دو
او ساقیِ کوثر کے پسر پیاس بجھا دو

۳۶

بے خیر ہی سب لوگ ہین کیا لشکرِ شہ مین
پانی جو نہ دینگے تو چلی آؤنگی گھر مین

۳۷

عباس علمدار کا ہے نام جہان مین
ہے فخر شجاعت سے سر اونچا علمون کا

۳۸

ہوئیگا یہ عالم نہ کسی تشنہ دہان کا
تم حال تو دیکھو مری ننھی سی زبان کا

۳۹

شرم آتی ہی تمکو تو نہ لیجا ئینگے بی بی
ہم نہر سے مشکیزے کو بھر لائینگے بی بی

۴۰

عباس علمدار کا ہے نام جہان مین
ہے فخر شجاعت سے سر اونچا علمون کا

۴۱

عباس علمدار کا ہے نام جہان مین
ہے فخر شجاعت سے سر اونچا علمون کا

۴۲

عباس علمدار کا ہے نام جہان مین
ہے فخر شجاعت سے سر اونچا علمون کا

۴۳

عباس علمدار کا ہے نام جہان مین
ہے فخر شجاعت سے سر اونچا علمون کا

۴۴

عباس علمدار کا ہے نام جہان مین
ہے فخر شجاعت سے سر اونچا علمون کا

۴۵

عباس علمدار کا ہے نام جہان مین
ہے فخر شجاعت سے سر اونچا علمون کا

۴۶

عباس علمدار کا ہے نام جہان مین
ہے فخر شجاعت سے سر اونچا علمون کا

گھوڑے پہ چڑھے کھینچ کے اک آہ جگر سے
اکبر کو صدا دی کہ خبردار پدر سے

عمو کی عبث فکر ہی بابا کو نہ چھوڑو
اسوقت مین تنہا مرے آقا کو نہ چھوڑو

۲۹

ابر بہار بخشش پر شور کا ہے موسم
شاخ کرم ہوا ہے فیاضی سے خم بخم
افسوس وہ اغاز ہو اور یہ ہو انجام

قسمت ہی بری ہے نہیں تقصیر کسی کی
یوں بنکے بگڑ جائے نہ تقدیر کسی کی

۳۰

ملتے ہیں گلے شکر ہے بخت سعید یار
فرمایا کہ آرزو یہ ہو سے اے وفا شعار
تجھ سے تو زیادہ علی اکبر کا ہے تمہیں پیار

روئینگے انھیں ہم جو ملال اسکا ہے بھائی
ہم کسکے ہیں بھائی یہ علم کسکا ہے بھائی

۳۱

تم بن ہیں ہمکو ہر گھڑی ہو ہو کے بیقرار
دیکھ کر ہمیں ہو تم کو اگر ہو کبھی بخار
اپنی بھی دی راہ جو قضا نے قرار

الفت کے طریقے سے نہ منھ موڑینگے بھائی
تم چھوڑ دو ہمیں ہم نہ تمھیں چھوڑینگے بھائی

۳۲

اقبال ہے جو الفت کی یہ تقریر سنائی
ترخی کی تمام حضرت عباس بھلائی
جھک کر قدم شاہ پہ کی عون نے بھائی

عزت انھیں قدموں کی سکون نفس سے ہے
بھائی انھیں قدموں کی سکون نفس سے ہے

۳۳

گو ہر ہو جو پانی میں تو ہوتا ہے گہر دار
ہر جلوہ گہر کی ہے طلسمات کی ہو دار
ہر دانہ بھی چکی کا ہے بنیاد اعلی کی ہو دولت

جان آتی ہے مردون میں مسیحا کے قدم سے
ہوتے ہیں ہرے خشک شجر ابر کرم سے

۳۴

جب لال نے حیدر کے کی بخشی کی تقریر
آنسو تھے گہر بار ہو سے دیدہ شبیر
فرمایا کہ جو ہو ہو میں یکسیں دو دلگیر

کیا ہیں نے دیا حق نے خطا کی تمھیں بخشی
بخشی جو یہ خدمت علم خیر بشر کی

۳۵

اے دل کسی دن تمھیں احمد نے بلایا
پیاسے رہے فاقے کئے تنہا رہے ہمراہ
اللہ رے تیرے صبر کی تعریف ہے کیا کیا
بابا سے شکایت نہ ستم کی کیے ظاہر

احسان مرا کیا تھا وصیت تھی پدر کی

۳۶

گھر لوٹ کے بھائی کا کہا سنو نہ بھاؤ
تنکا دینا سب ہار کر یکسیں کو رو لاؤ
کیوں ان کو رلاتے ہو گے یاد کریں ہم تمھیں آؤ
اکبر نہیں اب جانے کے اچھا تمھیں جاؤ

کیا دم کا بھروسا کہ چراغ سحری ہیں
کچھ پیش و پس اتنا نہیں ہم بھی سفری ہیں

۳۷

جو بیسر و سامان ہو یہ سامان اسے ملجائے
اک مور جو ہو تخت سلیمان اسے ملجائے
بابا کی نہ کیوں نسبت ہو کہ سلطان زمان خاک

بچپن سے مرے ساتھ تمھیں عشق دلا ہے
راحت کسی یکسیں کی رفاقت میں ملی ہے

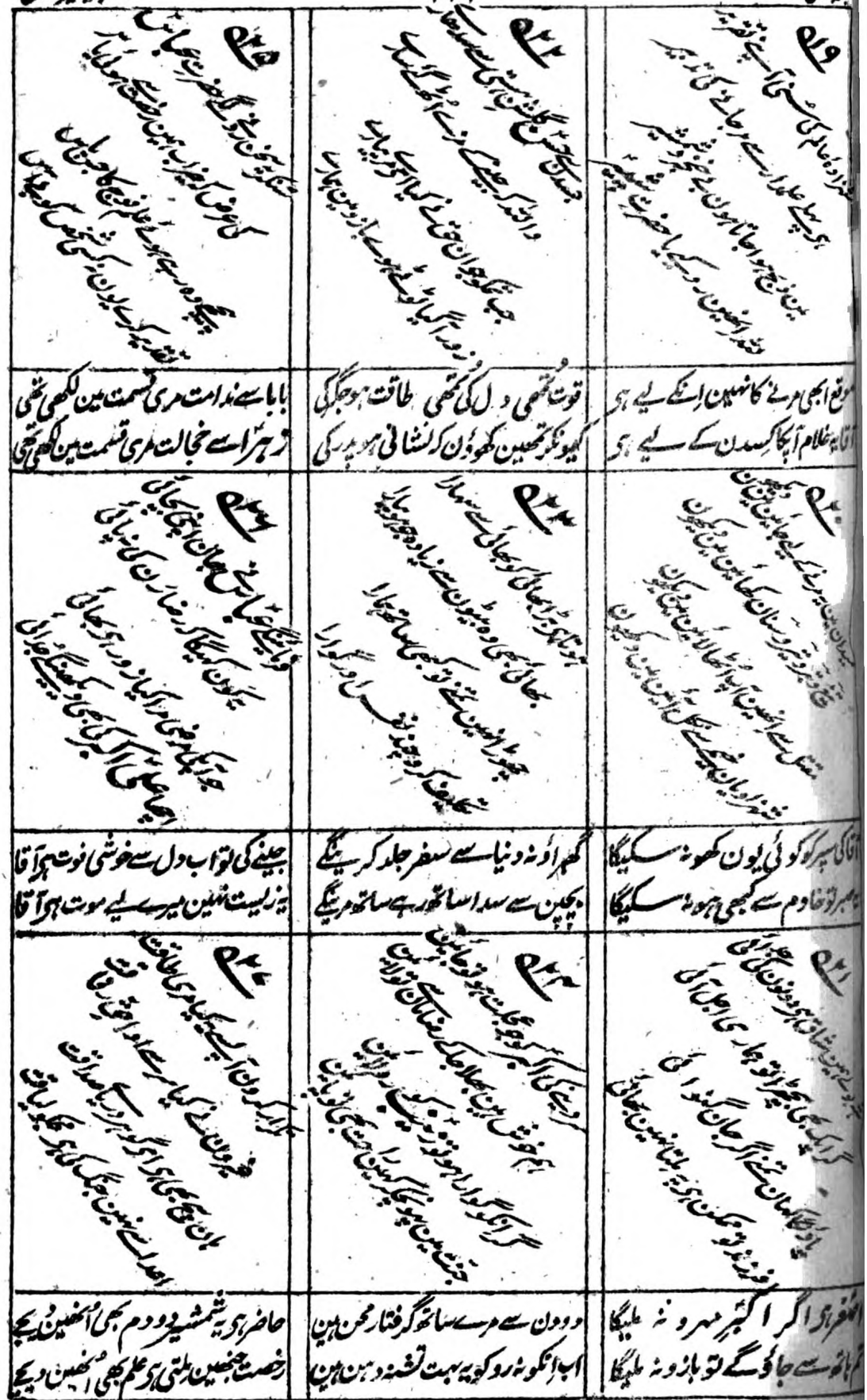

۱۰

سب بھائی بھی تولے ہوئے شمشیر کھڑے تھے
اک شیر کے پہلو مین کئی شیر کھڑے تھے

۱۱

زہرا کی بہو گھر سے کھلے سر نکل آئی
ماں کو کھو کو پکڑے ہوے باہر نکل آئی

۱۲

منہ سرخ تھا اور اشک بھی آنکھون مین بھرے تھے
جھنجھلائے ہوے ہاتھ کو قبضے پہ دھرے تھے

۱۳

سب سے پہلے ہی نہ کیون اٹھ گئے ہستی کے جہین سے
نادم کیا قسمت نے حسینؑ اور حسنؑ سے

۱۴

دشمن کو بھی یہ داغ نہ تقدیر دکھائے
اب دیکھیں ہمین کیا فلک پیر دکھائے

۱۵

ہر نام سے مطلب شجاعت سے غرض ہی
ہمکو فقط آقا کی اطاعت سے غرض ہی

۱۶

توے ہوے شمشیر دو دم آتے ہین رن مین
ہشیار کہ اب جنگ کو ہم آتے ہین رن مین

۱۷

وہ سیل فنا خون مین ڈوبا جائیگی سب
حیدر کی لڑائی نظر آجائیگی سب کو

۴۱

اک دست میں ذوالفقار حیدر دکھا گیا ہے
اک ہاتھ میں ہے علم کی قوت جتا گیا ہے
اک جوش میں بیان اوصاف کر رہا ہے
اک چشم میں ہے رحمت اک چشم میں غضب ہے

۴۲

شمشیر خدا باز و سے فرزند علی کا
وہ شیر کہ اک دم میں اٹھا لے جگر پیل
مانند علی سارے عجوبوں کا ہے اک جا
ہیبت ہے عجب گرم ہے دربار حسینی
ہر بزم ہے مشتاق علمدار حسینی

۴۳

فرزند کو زہرا کے تصور میں رلایا
گردن کو رہا طوق غلامی سے کیا یاد
چھوڑا نہ کبھی ابن شہنشاہ عرب کو
بلبل تھے اگر دن کو تو پروانے تھے شب کو
ہر شب شب عاشور شب قتل حسین ہے

۴۴

عباس علی اخترِ اقبال علی ہے
شوکت سے عیاں حشمت و اجلال علی ہے
نقشہ ہے کہ آئینہ تمثال علی ہے
صورت ہے کہ تصویر خط و خال علی ہے
کس باپ نے آفاق میں پایا خلف ایسا
خاتم پہ جہاں کے نہیں دُرِ نجف ایسا

۴۵

شاہ دو جہاں لاڈلا ام البنین کا
تاجِ سرِ ارباب ہمم ہے وہ حسینی
سقائے شہیدانِ حرم ہے وہ حسینی
پیاسا ہے مگر بحرِ کرم ہے وہ حسینی
شرمندہ ہے نیسان شہِ مردان کے پسر سے
بھر دیتے ہیں دریا کے بھی دامان گہر سے

۴۶

خون ریزی میں سادات کی ہاتھ اپنے لگا تا
تیغیں جو کھنچیں برق بھی شرما کے رہ گئی
ڈھالوں کی سیاہی سے گہنا گئی رن میں

۴۷

ہمت ہو تو کیوں بازوے شاہِ شہدا کا
دریا پہ جو بس آئی کا مردِ وفادار
ہر فوج میں کہتی ہے ہر اک سر پہ ہے تلوار
ذرہ ہے نہ کیوں مہر سپہرِ ہنر و داد
نظارہ ہے یہ عالمِ بالا کے ملک کا
ہر چند کہ ہے ماہ مگر ماہ فلک کا
ہر چند کہ ہے ماہ مگر ماہ فلک کا
ہر چند کہ ہے ماہ مگر ماہ فل

بند

جس بھائی کا بھائی نہ ہو مرنے پہ روادار
معلوم ہوئی اب ہمیں بابا کی جدائی

کی یاد حسن کی نہ کسی کی الفت نے بھلائی
گویا کہ ہوئی آج مرے گھر کی صفائی

بس اب مرے جینے کا سہارا نہیں کوئی
یوں کہنے کو سب ہیں پہ ہمارا نہیں کوئی

رباعی

کیا دم کے بھلے شاہ بھی اک صدمۂ جانکاہ
کاندھے پہ بھی آ کر ہوئی بھائی کی کبھی آہ

جب آنکھ کھلی پاس سے دیکھا طرف شاہ
روتے دم آخر کہ نثار شہ ذیجاہ

روتے رہے شاہ شہید امر گیا بھائی
آغوش میں بھائی کی سفر کر گیا بھائی

رباعی

تھا عرش پہ شور فرش پہ ماتم برپا
جو ہم سخن کہ کہ کے ہوا دفن اک بھائی

تشنہ لبی میں کام و لب و حلق تھے جدا
جو عاشق شہید رہا خاک میں ہوگا

بوسے قدم شاہ پہ دینے لگے عباس
صدمہ جو ہوا ہچکیاں لینے لگے عباس

رباعی

خاموش انیس اب نہ کر اتنی زاری
کافی ہے ترے لب کو تری دردی گفتار

اس جس کا گواہ نہیں کوئی غیر از یار
فیاض ہے لیکن شہ مظلوم کا کردگار

افسردہ و نمو غنچۂ امید کھلیگا
کھلجائینگی آنکھیں وہ صلہ تجکو ملیگا

رباعی

کہتے ہیں ہوئے کفر کو کعبہ میں گمان
ہے کعبہ کی میں شکل نو جوان بھی پیر بھی

ہے صبر ہمیں کا استعارہ یہ تیم
ہے صبر ہمیں کا آسمان بھی پیر بھی

۹۱

[illegible] کے آئی صدا بین نظر کی
[illegible] دھوم دھام سے تعریف کی
[illegible] صورت کو دیکھ کر
[illegible] ماہ و دھم کی زبان و دھم کی

سیدانیان کرنے لگین فریاد خدا سے
ہلتا تھا کلس خیمے کا آہ ہی کی صدا سے

۹۲

[illegible] کہا رکے بھی تو ہو تراں
[illegible] بھائی کا برادر بھائی
[illegible] اپنی جان نثار
[illegible] ہاں ذرا سنبھلو ابھی زندہ ہے ذرا

بازو ہین جدا بہر سلام اٹھ نہین سکتا
تن چور ہی ایسا کہ غلام اٹھ نہین سکتا

۹۳

[illegible] خون نظر آیا
[illegible] خون نظر آیا
[illegible] خون نظر آیا
[illegible] خون نظر آیا

دم توڑتے تھے شیر سے لیٹے ہوئے رن مین
تیرون سے چھدی مشک کا نسمہ تھا دہن مین

۹۴

[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے

نازون کی پلے گود کے اور صدقے ہوئے ماں کے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے

۹۵

[illegible] برادر
[illegible] برادر
[illegible] برادر
[illegible] برادر

ساون ہے برادر سے نہ دنیا مین برادر
دنیا مین کسی دھر کو ہو دھر مان برادر

۹۶

[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے

[illegible] ہوئے جوان بیٹے

۹۷

[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے

[illegible] ہوئے جوان بیٹے

۹۸

[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے

[illegible] ہوئے جوان بیٹے

۹۹

[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے
[illegible] ہوئے جوان بیٹے

[illegible] ہوئے جوان بیٹے

۸۴

دیکھو تو ذرا اجڑ اُس سقائے حرم کو
تا دیر کٹے ہاتھ سے چھوڑا نہ علم کو

۸۵

مائیں جو تڑپتی ہیں تو جی کھوتے ہیں بچے
منہ دیکھتے ہیں راندوں کا اور روتے ہیں بچے

۸۶

دکھ ہو نہ بچے کچھ بازوے شاہ شہدا کو
یارب تو بچا لیجو سکینہ کے چچا کو

۸۷

صدمہ یہ ہے کچھ کہہ نہیں سکتی ہے سکینہ
ایک ایک کا منہ یاس سے تکتی ہے سکینہ

۸۸

کیوں شاہ کی بیٹی چچا جان کو دی آج اجازت
اب تک نہیں معلوم کہ کیا دل میں تھا مضمر

۸۹

کہدے کوئی دنیا سے سفر کر گئی وہ تو
اب پانی پہ کیوں لڑتے ہو تم مر گئی وہ تو

۹۰

کم ہو گیا زور آج امام زمن کا
کٹتا ہے گلا حضرت عباس علی کا

۷۶

دشمن کی نگاہ اس کی کئی بار یہ پھری
کی عرض کہ اے بیکس و بیمار یہ پھری
فرمایا کہ بیکار ہے فریاد نہ کیجے
دور اور نہ جائیں گے جگر آل پیمبر

پانی پیے کسطرح علمدار کا گھوڑا
پیاسا ہی ابھی سید ابرار کا گھوڑا

۷۷

پہنچے جو علمدار سر نہر فلک جاہ
ہاری فقط ان پر ہوئی خالق اللہ
چلائے کہ عباس پیمبر کے ہو بھائی
غل تھا کہ حسین آپ کو بلاتے ہیں دوراہ

رستہ نہ ملیگا تو کدھر جائینگے عباس
خود ڈوب کے اس نہر میں جائینگے عباس

۷۸

۷۹

پہنچے جو علمدار سر نہر فلک جاہ
ہاری فقط ان پر ہوئی خالق اللہ
چلائے کہ عباس پیمبر کے ہو بھائی
غل تھا کہ حسین آپ کو بلاتے ہیں دوراہ

رکتے نہیں یوں حکم خدا روکے تو روکے
کیا روکو گے تم ہاں جو قضا روکے تو روکے

۸۰

۸۱

پہنچے جو علمدار سر نہر فلک جاہ
ہاری فقط ان پر ہوئی خالق اللہ
چلائے کہ عباس پیمبر کے ہو بھائی
غل تھا کہ حسین آپ کو بلاتے ہیں دوراہ

سب ٹوٹ پڑو ورنہ بڑا پیچ پڑیگا
پیاسے ہوئے سیراب تو پھر کون لڑیگا

۸۲

۸۳

پہنچے جو علمدار سر نہر فلک جاہ
ہاری فقط ان پر ہوئی خالق اللہ
چلائے کہ عباس پیمبر کے ہو بھائی
غل تھا کہ حسین آپ کو بلاتے ہیں دوراہ

صابر رہوں کہ آغوش میں صابر کی بلا ہوں
جس حال سے آیا تھا اسی طرح چلا ہوں

۸۴

۸۵

پہنچے جو علمدار سر نہر فلک جاہ
ہاری فقط ان پر ہوئی خالق اللہ
چلائے کہ عباس پیمبر کے ہو بھائی
غل تھا کہ حسین آپ کو بلاتے ہیں دوراہ

تلوار سے تیروں کو قلم کرتے تھے عباس
پڑھ پڑھ کے دعا شکر دم کرتے تھے عباس

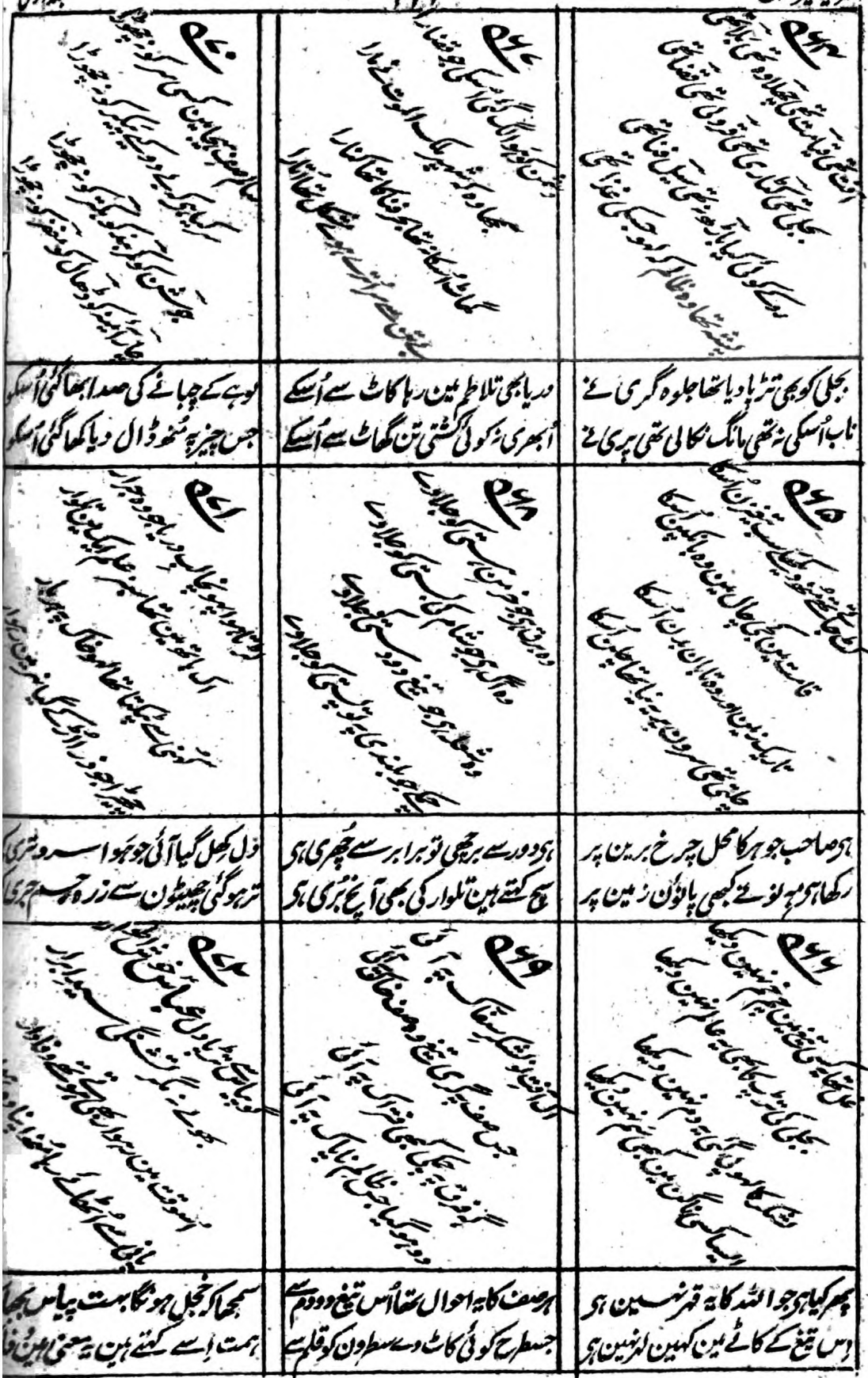

بجلی کو بھی تڑپا دیا تھا جلوہ گری نے
ناب اُسکی نہ تھی مانگ نکالی تھی پری نے

دریا بھی تلاطم مین رہا کاٹ سے اُسکے
اُبھری نہ کوئی کشتی تن گھاٹ سے اُسکے

لوہے کے چبانے کی صدا اٹھا گئی اُسکو
جس چیز پہ مُنھ ڈال دیا کھا گئی اُسکو

ہی صاحب جوہر کا محل چرخ بریں پر
رکھا ہی مہ نو نے کبھی پاؤن زمین پر

دل کھل گیا آئی جو ہوا اسد و تری کی
تر ہو گئی چھینٹون سے زرہ جسم جری کی

پھر کیا ہی جو اللہ کا یہ قہر نہین ہی
اِس تیغ کے کاٹے مین کہین لہر نہین ہی

ہر صف کا یہ احوال تھا اُس تیغ دودم سے
جسطرح کوئی کاٹ دے سطرون کو قلم سے

سمجھا کہ خجل ہو نگا بہت پیاس بجھا
ہمت اِسے کہتے ہین یہ معنی ہین وفا

۵۵

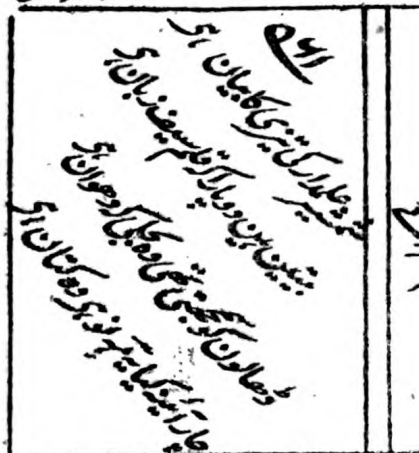

دم بند تھے دہشت سے فصیحان جہان کے
کہتی تھی فصاحت کہ نثار اسکی زبان کے

۵۶

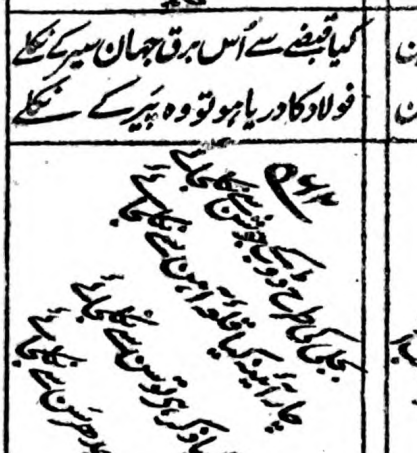

تلوار کی بجلی جو گری کوند کے رن مین
آخر صفِ اول ہوئی اک چشم زدن مین

۵۷

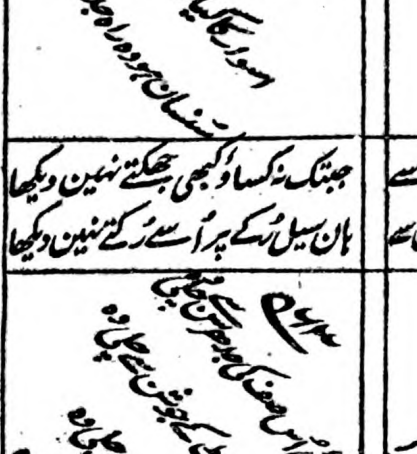

کیا قبضے سے اُس برق جہان سیر کے نکلے
فولاد کا دریا ہو تو وہ پیر کے نکلے

۵۸

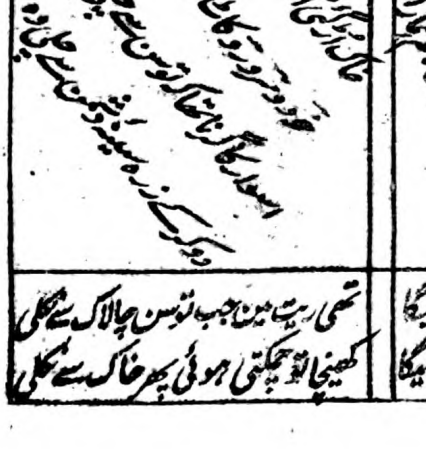

جبتک نہ کسا وُ کبھی جھکتے نہین دیکھا
ہان سیل رُکے پر اُسے رُکتے نہین دیکھا

۵۹

تھی ریت مین جب تو سن چالاک سے نکلی
کھینچا تو چمکتی ہوئی پھر خاک سے نکلی

۴۶

اس شاہ کا جو اور یہ رتبہ و ثنا ہے
مدحت میں جو دولت کی زبانوں پہ رسا ہے
تھا متصل عرش خدا عرش خدا ہے
عالم کو نظر آئے گا انور کا عالم

گردوں پہ ہو وہ مہر بھی چکر میں پڑے تھے
گویا کہ علیؑ عرش کے پہلو میں کھڑے تھے

۴۷

داد دی نور نبی اس نے ابوتر کے پسر کی
ہمسر اس کا نہ تھا کوئی جہانوں میں دگر کی
خضر دی جس نے جہانوں میں ہدایت کے ثمر کی
کیا ہی تھی فیاضیٔ شہ دیکھ کے گھوڑے کی

جسدم پہ چڑھا گھوڑے پہ غش کر گئے شبیرؑ
ہمکو تو یقین ہو گیا تھا مر گئے شبیرؑ

۴۸

دیکھا جو فرس کو تو کہا شیر خدا نے
بیٹا تجھے دیتا ہوں میں اس شاہ سخا نے
بخشی ہے تجھے فوج ملائک کی بنا نے
تھی اس کی ضیا انور خورشید سے دونی

سب فوج ملایک کی نظر اس پہ لڑی تھی
اوڑھے ہوئے اک سبز ردا حور کھڑی تھی

۴۹

اسواری شہ فوج ملایک کی جو آئی
بالا پہ ہما ناز سے سو جان سے آئی
جبریلؑ نے رکاب علیؑ با یمن آئی
گھوڑے کو اٹھا کر پس و پیش و یمن آئی

آمد در دولت پہ ہوئی کبک دری کی
مرغان ہوا بھول گئے چال پری کی

۵۰

باسوں کی رکاب شہ والا پہ جو آیا
جبریلؑ نے فوراً ہی مقابل میں فرس لایا
بھر اپنے مقابل میں فرس کو نہ کسی نے پایا
سب نے کہ فرس حیدر کرار پہ آیا

گردون پہ ہوا غل کہ یہ قدرت ہی خدا کی
دی خاک کے ذرون نے صدا اصل علا کی

۵۱

جلوہ ہوا جب صبح کی رخصت کا سحر کو
گھوڑے پہ چڑھے شاہ ملک جاہ و حشم کو
ہمراہ لیا ساتھ میں اک فوج بہم کو
جا سونپی وہیں حیدر کرار نے دم کو

آتا ہے بڑا شیر دلاور سوئے میدان
ہے ہے اسد اللہ علی ساتھ ہے فرزند

۵۲

ہاں ساتھ ہے فرزند علی ساتھ ہے فرزند
ہے ہے اسد اللہ علی ساتھ ہے فرزند
جا سونپی وہیں حیدر کرار نے دم کو
آتا ہے بڑا شیر دلاور سوئے میدان

اس سج کا جوان غرب سے تا شرق نہیں ہے
حیدر میں اور اس میں سر مو فرق نہیں ہے

۵۳

دکھلاتا تھا سر سبزی افلاک پھریرا
تھا دامن مریمؑ کی طرح پاک پھریرا
کیا ہی تھا کہ جو سبز پھریرا تھا وہ ہر سو
پھریرا تھا کہ جو سبز پھریرا تھا وہ ہر سو

طوبیٰ ہو تو ایسا ہو کامل ہو تو ایسا
ایسے علم نور کا حامل ہو تو ایسا

۳۶
بیٹھے تھے جو آنسو خلف شیر خدا کے
سوکھے ہوئے لب ملنے لگی مُنھ سے چپاکے
یوں خیمے کے پردے سے وہ صفدر نکل آیا
گویا کہ قمر بُرج سے باہر نکل آیا

۳۷
عباس نے دیکھا کہ کیا چاہیے جاں
شرما کے سکینہ نے یہ کی عرض کہ پانی
عباس سے فرمایا بصد اشک فشانی
الٹے ہیں کلیجے پہ تری تشنہ دہانی
تقدیر سے کیا زور ہے سقائے حرم کا
حضرت نے سُنیں حضرتِ عباس کی باتیں
ماتم کی خبر دیتی ہیں یہ یاس کی باتیں
چوما ظفر و فتح نے دامان علم کو
اقبال نے ہاتھوں کو شجاعت نے قدم کو

۳۸
تو گود سے اُتر دو تو ہم اب جائیں سکینہ
لے آؤ کوئی مشک تو بھر لائیں سکینہ
۳۹
بابا سے یہ کہنے گئی وہ دختر شاہاں
کیوں مشک لیے جاتے ہیں کیا ہوگئے حیراں
ہر چند کہ ہے آبِ بقا دیدۂ گریاں
پر تشنہ لبی میں ہے مزا آہ و فغاں کا
۴۰
عباس نے سُنی دخترِ شاہ کی فریاد
بھر لائے مشک آنکھ میں آنسو بھی تھے برباد
ہمراہ چلے ساتھ میں اصغر کے بھی استاد
ہر سمت سے تھا فوج کا لشکر میں تزلزل
۴۱
عباس کے ہمراہ چلے ساتھ میں اصغر
ہمراہ کہ تھا فوج کا لشکر میں تزلزل
۴۲
نیزے کی طرف دیکھ کے یہ شہ نے دیا جوش
تھرّا گئی اک موج میں لشکر کی وہ آغوش
پانی کی طرف ہو گئی تلواروں کی جھک دوش
دوشوں پہ علم تھے کہ جھکے فوج کے پرچم
۴۳
یہ سُنتے ہی عباس نے جھنجھلا کے پکارا
ہمراہ کہ تھا فوج کا لشکر میں تزلزل
۴۴
جرار کو یہ غیظ تھا ہر ایک پہ ہر دم
ہمت کا یہ عالم تھا کہ ہر ایک پہ ہر دم
صولت یہ تھی ہر دم کہ ہر ایک پہ ہر دم
شوکت سے تھا ہر دم علم و فوج کا پرچم
۴۵
کہتا تھا حشم وجد ہو یہ حال مرا ہے
عزت نے کہا اوج پہ اقبال مرا ہے

۲۸

عباس نے جو کی اپنی جوانی نہ نچھاور
اعجاز ہیں ہوتے ہی ضیاؤں کو فدا کیا
سورج نے کیا میدان میں چلنے سے جو انکار
ذرّے نے بھی ہونے سے ہوا کے نہ کنارا

۲۹

خادم نے اگر آپکے ارشاد کو مانا
فرمائیے پھر کیا کہ یہ بھی بھلا کہنا
ہونے میں ہے توقیر دنیا میں بھی بھائی
جانا مرا بہتر ہے کہ شہ کا پھرنا جانا

۳۰

حضرت کا تو کیا ذکر ہے اے خواہر دلگیر
صورت بھی مری آپ کبھی بھول نہ جانا
رہواؤں میں اکبر کی جو ہو ذکر تو کہنا
اک بھائی تھا عباس علمدار شہیدانہ

۳۱

دولوں نے بھی سید ابرار کا مقدور
کر دینے دو کونین کے سردار کا مقدور
کچھ بس کی کرو حیدر کرار کا مقدور
دولوں ہو رضا احمد مختار کا مقدور

۳۲

روتے ہیں لپٹ شبّروں ہیں بانو سے بھائی
معلوم ہوا یہ نہ کبھی کسی سے جدائی
جز اسکے وہی کیجئے جو بھیجا ہے خدائی
حضرت نے کہا رو کے بہت خوب بہن خوب

۳۳

میدان ہیں بڑی بے ادبی کرتے ہیں اعدا
اکبر سے مبارز طلبی کرتے ہیں اعدا
تنہائی کا کچھ غم نہیں راضی برضا ہیں
بندے کے تو سب امر محوّل بخدا ہیں

۳۴

سمجھانے کو بھیجا ہے مجھے شاہ زمن نے
فرمائینگے کھویا مرے بھائی کو بہن نے
مشتاق ہو جسکے تمھیں وہ باغ مبارک
شبّیر کے سینے کے لیے داغ مبارک

۳۵

شبّیر کی بھائی سے لپٹ جاؤ برادر
فرماتے ہیں یہ ارشاد کیا آؤ برادر
دنیا سے جو جاتا ہے نہیں دیکھ دکھاؤ برادر
لو داغ جوانی ہیں دکھاتے ہیں برادر

۳۶

اس لشکر کی غلامی سے مجھے منظور نظر ہے
وہ بھی ہر آقا ہے کہ آقا کا پسر ہے
منظور ہے صدقے ہوں شہنشاہ امم پر
اسطرح جو شاہ شہدا روتے ہیں بی
سرور سے علمدار جدا ہوتے ہیں بی

۲۱

[illegible] کے کہا خیر کہ سے خالق اکبر
[illegible] کوئی ساتھ کو تنہا ہمیں بھائی اور
فقط [illegible] ہمیں عباسؑ علمدار
فرمایا ہمیں بھی سبب گریہ یہ رو دو

[illegible] ہمیں یہ وجہ جگر بند نبی کا
[illegible] یہ ہے رخصتِ عباسؑ علی کا

۲۲

[illegible] کے ہو دعا کرتی تھی شب کو
جز [illegible] سلامت سے ہو خالی نہ کبھی
فرمانے لگے رو کے شہ مشرب بولیا
بس آج تلک ساتھ تھا اب ہوتے ہیں تنہا

یہ روتے ہیں جون جون انھیں سمجھاتے ہیں بھینا
بھائی تو ہمیں چھوڑے چلے جاتے ہیں بھینا

۲۳

[illegible] کے ہو دعا کرتی تھی شب کو
[illegible] سلامت سے ہو خالی نہ کبھی
فرمانے لگے رو کے شہ مشرب بولیا
بس آج تلک ساتھ تھا اب ہوتے ہیں تنہا

تھوڑے ہیں الم اور یہ غم کھانے نہ دونگی
رخصت بھی جو دیں آپ تو میں جانے نہ دونگی

۲۴

[illegible] کے ہو دعا کرتی تھی شب کو
[illegible] سلامت سے ہو خالی نہ کبھی
فرمانے لگے رو کے شہ مشرب بولیا
بس آج تلک ساتھ تھا اب ہوتے ہیں تنہا

[illegible] کہ ہے [illegible] کی
[illegible] کی [illegible] کی
[illegible] کی [illegible] کی
[illegible] کی [illegible] کی

۲۵

[illegible] کے ہو دعا کرتی تھی شب کو
[illegible] سلامت سے ہو خالی نہ کبھی
فرمانے لگے رو کے شہ مشرب بولیا
بس آج تلک ساتھ تھا اب ہوتے ہیں تنہا

[illegible] کہ ہے [illegible] کی
[illegible] کی [illegible] کی
[illegible] کی [illegible] کی
[illegible] کی [illegible] کی

۲۶

[illegible] کے ہو دعا کرتی تھی شب کو
[illegible] سلامت سے ہو خالی نہ کبھی
فرمانے لگے رو کے شہ مشرب بولیا
بس آج تلک ساتھ تھا اب ہوتے ہیں تنہا

[illegible] کہ ہے [illegible] کی
[illegible] کی [illegible] کی
[illegible] کی [illegible] کی
[illegible] کی [illegible] کی

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۴۱ مرثیہ

جب لاش قاسمؑ پہ علمدار نے دیکھی
غش کھا کے زمین پر شہ ابرار نے دیکھی
منھ پھیر لیا کاہ کہ شہ نامدار نے دیکھی
کی ہوش میں جب آہ تو ہر سو سپہ اشرار نے دیکھی

۴۲

دنیا غم نو شاہ میں اندھیر ہوئی ہے
کیا جانے مرے مرنے میں کیوں دیر ہوئی ہے

۴۳

کس ناز سے دنیا نے کہا تھا کہ نہ جاؤ
دل کو یہ خوشی تھی کہ قسم دے کے گئے ہیں
پہلا ہی قدم آنکھوں سے اوجھل ہوا پیارے

۴۴

منھ زینبؑ ناشاد کو دکھلا نہیں سکتے
بھاوج کے بھی پرسے کے لیے جا نہیں سکتے

۴۵

ہم خلق سے پہلے نہ سفر کر گئے افسوس
جینے کے جو قابل تھے وہ یوں مر گئے افسوس

۴۶

جو اس پہ بلا آئے وہ رو کیجیو بھائی
ہر دکھ میں بہتیجے کی مدد کیجیو بھائی

۴۷

یوں خلق میں تاراج نہ باغ کسی کا
اب ہمکو دکھائے نہ خدا داغ کسی کا

۴۸

ہر سمت سے ہے شور فغاں وائے مصیبت
ہر شخص ہے نالاں و فغاں وائے مصیبت
ہر سو ہے یہی نوحہ کناں وائے مصیبت
ہر لب پہ ہے یہ ورد زباں وائے مصیبت

۴۹

ہر سمت سے ہے شور فغاں وائے مصیبت
ہر شخص ہے نالاں و فغاں وائے مصیبت
ہر سو ہے یہی نوحہ کناں وائے مصیبت
ہر لب پہ ہے یہ ورد زباں وائے مصیبت

۵۰

ہر سمت سے ہے شور فغاں وائے مصیبت
ہر شخص ہے نالاں و فغاں وائے مصیبت
ہر سو ہے یہی نوحہ کناں وائے مصیبت
ہر لب پہ ہے یہ ورد زباں وائے مصیبت

۵۱

ہر سمت سے ہے شور فغاں وائے مصیبت
ہر شخص ہے نالاں و فغاں وائے مصیبت
ہر سو ہے یہی نوحہ کناں وائے مصیبت
ہر لب پہ ہے یہ ورد زباں وائے مصیبت

۵۲

ہر سمت سے ہے شور فغاں وائے مصیبت
ہر شخص ہے نالاں و فغاں وائے مصیبت
ہر سو ہے یہی نوحہ کناں وائے مصیبت
ہر لب پہ ہے یہ ورد زباں وائے مصیبت

۵۳

ہر سمت سے ہے شور فغاں وائے مصیبت
ہر شخص ہے نالاں و فغاں وائے مصیبت
ہر سو ہے یہی نوحہ کناں وائے مصیبت
ہر لب پہ ہے یہ ورد زباں وائے مصیبت

۵۴

ہر سمت سے ہے شور فغاں وائے مصیبت
ہر شخص ہے نالاں و فغاں وائے مصیبت
ہر سو ہے یہی نوحہ کناں وائے مصیبت
ہر لب پہ ہے یہ ورد زباں وائے مصیبت

۵۵

ہر سمت سے ہے شور فغاں وائے مصیبت
ہر شخص ہے نالاں و فغاں وائے مصیبت
ہر سو ہے یہی نوحہ کناں وائے مصیبت
ہر لب پہ ہے یہ ورد زباں وائے مصیبت

۵۶

ہر سمت سے ہے شور فغاں وائے مصیبت
ہر شخص ہے نالاں و فغاں وائے مصیبت
ہر سو ہے یہی نوحہ کناں وائے مصیبت
ہر لب پہ ہے یہ ورد زباں وائے مصیبت

۵۷

ہر سمت سے ہے شور فغاں وائے مصیبت
ہر شخص ہے نالاں و فغاں وائے مصیبت
ہر سو ہے یہی نوحہ کناں وائے مصیبت
ہر لب پہ ہے یہ ورد زباں وائے مصیبت

۵۸

ہر سمت سے ہے شور فغاں وائے مصیبت
ہر شخص ہے نالاں و فغاں وائے مصیبت
ہر سو ہے یہی نوحہ کناں وائے مصیبت
ہر لب پہ ہے یہ ورد زباں وائے مصیبت

۵۹

ہر سمت سے ہے شور فغاں وائے مصیبت
ہر شخص ہے نالاں و فغاں وائے مصیبت
ہر سو ہے یہی نوحہ کناں وائے مصیبت
ہر لب پہ ہے یہ ورد زباں وائے مصیبت

۶۰

ہر سمت سے ہے شور فغاں وائے مصیبت
ہر شخص ہے نالاں و فغاں وائے مصیبت
ہر سو ہے یہی نوحہ کناں وائے مصیبت
ہر لب پہ ہے یہ ورد زباں وائے مصیبت

۱۳۷

اعدا کو جو پکارا تو جھکے گلے ہوئے نیزے
بالا سے قاسم نوشاہ سم اسے
گودی کا پالا پاؤں رکاب تھامے ہوئے
رخصت کو بیبیوں سے وہ فاطمہ سے لیا سے

۱۳۸

دیکھا جو حسن کو تن صد پاش سے لپٹے
چلائے حسین ابن علی لاش سے لپٹے

۱۳۹

سب نے کیا قاسم نوشاہ سے نظارہ
بیٹے نہ بھائی کا نہ پیا سے شہ ابرار
دنیا سے سفر کر گیا وہ آئینہ رخسار
لاش اسکی جا بجا تھی ٹکڑے ہوا تھا ہر ہر بند بند

۱۴۰

ڈیوڑھی پہ جو پہونچے تو کہا دیکھ کے سب کو
وہ آئے ہیں دولھا تھا بنایا جنھیں شب کو

۱۴۱

رخصت کیا حسین نے جو قاسم نوش کو
کیا حال ہوا ہوگا شہ مظلوم ہوش کو
بیٹا ہیں مرتبا ہیں ذرا آنکھ سے تو بولو
کس گھر کا گھر لٹا ہے ذرا آنکھ سے تو بولو

۱۴۲

ڈیوڑھی سے جو پہونچے نہ بیٹھے نہ ٹھہرے
روتے ہوئے اور شرم سے گردن کو جھکائے
آغوش میں لے لے کے اکبر نوشاہ و اصغر کو
آنکھوں سے لگایا کیے ہر ایک برادر کو

۱۴۳

خاموش انیس اب نہیں طاقت ہے بیان کی
حالت کہوں کس منہ سے شہ کون و مکان کی

۱۴۴

رباعی

آغوش لحد میں جبکہ سونا ہوگا
جز خاک نہ بستر نہ بچھونا ہوگا
تنہائی میں آہ کون ہوگا انیس
ہمزاد ہوگا اور قبر کا کونا ہوگا

۱۲۶
بجلی سی کوند تیغ کے سینے پہ شیر کے
للکار کے قاسمؑ نے کیا نعرہ تکبیر
یہ خاک پہ بجلی سے گرے ہوش کے طائر
شادی سے ہوا فرش ہر اک نیزۂ و شمشیر

۱۲۷
ماں خلق میں ابا سے بھی چھوٹے ہیں برابر
دولھا ہوا قاسمؑ سا ہے تو خلق میں کمتر
روتا ہوا آیا کبھی ماں اور کبھی ابا
ہنستا ہوا میدان کو اس شوخ نے تاڑا

۱۲۸
سینے پہ سنان گرز لگا کاسۂ سر پر
تیور اکے بھنکے تھے کہ پڑی تیغ کمر پر

۱۲۵
وی بڑھ کے صدا فوج کو عباس علیؑ نے
کیون کیا ہوا اس وار کو روکا نہ کسی نے
کھلتے ہوئے برمین گل امید کو دیکھون
مسند پہ قران مہ و خورشید کو دیکھون

۱۲۶
ہر اک صدا کی صدا لائی کہ دولھا سر دوا ری
اور گرد و پھری روح حسنؑ کی کئی باری
ماں ڈیوڑھی سے دیکھ رہی تھی یہ سواری
قاسمؑ نے سنے قول جو ماں کے یہ دو باری

۱۲۷
بیٹی تھی دلہن بیٹھ کے جس وقت کہ ماں نے
تھا سر پہ کیا دیکھے تھے نقد دو جہاں نے
مژدہ یہ سنایا جو خوشی ہوئے حسنؑ نے
یہ دل میں ہوئی شاد کہ آئے گھر نانا کے

۱۲۸
ہر گز نہ خبر تھی
گھونگھٹ سے کبھی ماں پہ کبھی در پہ نظر تھی

۱۲۹
ہر اکا ترے فرق پہ دامن رہے بیٹی
تا صد برسی سال سہاگن رہے بیٹی

۱۳۰
دولھا نہین آئیگا یہ ہرگز نہ خبر تھی
ذریت حیدرؑ کی یہ توقیر ہوئی ہے
پامال ہمین کرنے کی تدبیر ہوئی ہے

۱۳۱
سب کہتے تھے یہ دولھا ہے خلق مین نامی
معلوم نہ تھا یہ کہ بھتیجی صف ماتم
دولھا پہ ادھر ٹوٹ پڑا لشکر اظلم
تیرون مین گھرے جاتے تھے یہ ماہ بنی ہاشم

۱۳۲
تیر آتے تھے سینے پہ کلیجے پہ جبین پر
کٹ کٹ کے گرے ہیں غماے کے زمین پر

۱۳۳
دشمن کا لگا خون ہدف کالبد سے بہنے
طاقت گئی لڑنے کی لگا ہاتھ بہکنے
بانی کے لیتین مین لگی رہنے پھرکنے
دولھا کے سوا خیمے مین لگا آگ بھڑکنے

۱۳۴
تھا داماد کا ماتم تھا کہ ضعف سے خم تھی
تیغ و زبان و دست مبارک پہ علم تھی

۱۱۸

جرّار جن کی ہوں سے دہل جائیں آہنین بیباک
ٹھہرا تھا ٹھک سے گھوڑا پہ سینہ سپر ہوا وہ غیرتِ اسد

گھوڑے بھی تاک تاک کے پیہم لپٹتے تھے
شیرِ خفا میں دشت کے آہو جھپٹتے تھے

۱۱۹

فاتح کی للکار جو سنی گاؤ دم ہوا
شمشیر کی جھنکار سے لرزہ بدن ہوا

خالی کیے گلے کو نیزہ و کمر و تبر و تیر
او ولولہ حسن اب اے بیچارگی پذیر

۱۲۰

احسنت کا غل فوج کے انبوہ سے اٹھا
معلوم ہوا ابرِ سیہ کوہ سے اٹھا

وہ گو نجتا تھا شیر کے مانند ادھر سے
ہاں یا اسدُ اللہ کے نعرے تھے جگر سے

۱۲۱

دو ٹکڑے کرونگا تجھے یکتائے جہان کہہ
تو مور سے کمزور ہی ہیں بیل دمان ہوں

۱۲۲

طاقت تو نہ ہوگی تحمین تشفہ دہنی سے
سینے کو بچائے رہو نیزے کی انی سے

حاکم جو ادھر ہی تو ادھر شاہ نجف ہی
شیطان ترا حامی ہی خدا میری طرف ہی

۱۲۳

زد پر دمِ شمشیر کے آنے دو لعین کو
جاتا ہی کہاں مار لیا دشمنِ دین کو

۱۲۴

تھی زد جو کڑی ٹوٹ گئیں آہنیں بھی اکثر
خفتہ سے مقابل ہوئے تینوں کو پکڑ کر

تھی پاس سپر بھی پہ نہ اُس اژدر کو روکا
نوشاہ نے تلوار پہ تلوار کو روکا

۱۲۵

کیا ہاتھ جفاکار کو نوشاہ نے مارا
تھا شور کہ مرحب کو ید اللہ نے مارا

۱۰۹

[illegible] بے کار سے اسکی تن پر
[illegible] ان نے جھلے فرق پہ
[illegible] کھولے ہوئے
[illegible] کوہ اور کمر میں

[illegible] غیظ سے مُنھ میں سخن سخت زبان پر
[illegible] ہاتھ تو شمشیر پہ اور ایک عنان پر

۱۱۰

[illegible] منھ سے نکالے
[illegible] نظر آئے تھے نکالے
[illegible] کا منھ ایسا کہ فولاد کو کھالے
[illegible] ایسی کہ کوہ کے دامن کو ہلالے

[illegible] ایسا فلک خاک کا پیوند ہو جس سے
[illegible] وہ تیغ کا دم بند ہو جس سے

۱۱۱

[illegible] منھ پہ چھایا تھا اسطح کا بکتر
[illegible] سے پرے اور زرہ جوم
[illegible] نظر آتے تھے یوں دو سکے
[illegible] کوہ کے دامن میں ہو جسطرح سے دیکے

[illegible] تھی تو فرس پیل دماں تھا
[illegible] کوہ پہ اک کوہ رواں تھا

۱۱۲

[illegible] دیکھا کہ ان میں صفت دیو چنگھاڑ
کس شخص نے بیٹوں کو مرے جان سے مارا
فاتحؑ نے جو بیٹوں کی تو زہرا نے پکارا
الفت ہے جو بیٹوں کی تو اے ہمشیر کر آ

ان بازوؤں میں زور ہے خالق کے ولی کا
تو ازرق شامی ہے میں پوتا ہوں علیؑ کا

۱۱۳

[illegible] پیکر ازرق کو جو آتے ہوئے دیکھا
بس بیٹھ گئے دشت میں گھبرا کے چچا بھی
فرمایا بڑا قہر ہوا آہ کروں کیا
دو دیو یہ کرتے ہیں سر راہ پیدا

اب گھوڑے کی ٹاپوں تلے پامال ہے ازرق
تم شیر کے فرزند ہو کیا مال ہے ازرق

۱۱۴

[illegible] کی قاسمؑ و ازرق میں لڑائی
[illegible] کی چمک دیکھ کے ہمت گئی ساری
[illegible] کی تو کوندا تھا عمر بھر کا ان اور ان کی
اکبرؑ کا یہ نعرہ تھا کہ لو میں ہوں علی کا

امت پہ فدا کر چکا اولاد بہن کی
یہ لال مرے پاس امانت ہے حسنؑ کی

۱۱۵

[illegible] میدان میں بیٹے گئے کر کے
[illegible] کہا جب
[illegible] شاہ خوش اقبال
[illegible] تھا اور ان کی [illegible]

اٹھتے تھے تق گرد کے میدان بلا میں
چنگاریاں آڑتی تھیں سناں آبدار ہوا میں

۱۰۰

تلوار کا ظالم نے کیا وار جو پیچھے سے
خالی دیا اس وار کو دشمن نے جو دیکھے
دو ٹکڑے جو گھوڑے کے ہوئے ایک طرف سے
دستانے بھی ساتھ ہی گئے ایک طرف سے

نہ تیغ نہ پنجہ نہ کلائی نظر آئی
اک ہاتھ میں ہاتھوں کی صفائی نظر آئی

۱۰۱

گھبرا کے گرا گھوڑے سے جو جھک کے وہ بانکا
منھ بال بکھرے کھل گئے چہرے پہ دمکا
قاسم نے لپیٹا اسے بازو میں لپک کر
موجے ہوا اور خاک نے گھوڑے کو چھپایا

سمجھا تھا وہ کچھ چرخ نے کچھ اور دکھایا
گردش نے زمانے کی نیا دور دکھایا

۱۰۲

ادرک کو زباں نہ ہو تو بالا نظر آیا
دن چشم سے قاسم کا اجالا نظر آیا
سب کو تن قاسم کا دوبالا نظر آیا
بے جا نہ نظر آئے وہ بالا نظر آیا

حیران تھے قوت پہ ملک ابن حسن کی
اس زور سے پٹکا کہ زمیں ہل گئی رن کی

۱۰۳

اک بھائی کے مرنے پہ بڑھا دوسرا بھائی
اس نے بھی لڑائی میں بہت جان گنوائی
مہلت نہ لگا ہاتھ سے دشمن کے بچائی
آیا وہ ادھر سے کہ ادھر اجل نے آئی

ڈھونڈھا کیے قاسم بھی کہ کیا ہو گیا دشمن
اک برق سی چمکی کہ فنا ہو گیا دشمن

۱۰۴

فرزند سوم فوج سے نکلا صفت شیر
ظاہر تھا جبیں سے دل پر نور کا تنویر
دو ٹکڑے ہوئے ایک ہی ضرب سے جہاں گیر
بگڑا جو پسر بھائی کا قاسم سا دلیر

وار اپنا یہ کرتے تھے جو وار اسکا بچا کر
رہ جاتا تھا غصے سے وہ ہونٹوں کو چبا کر

۱۰۵

سب بھائی ہوئے ایک ہی میدان میں بسمل
اس وقت کوئی تھا نہ مددگار نہ محمل
بے آسرے و بے یار و مددگار و مقابل
جان بھر سفر تن کی سرا سے نکل آئی

نیزے میں زبان چھد کے قفا سے نکل آئی

۱۰۶

تلوار کو امت کے جو سردار پہ کھینچا
خلاق دو عالم نے اسے وار پہ کھینچا
سیدھا جو کیا ہاتھ تو بالا سے سر آیا
پھیلی جو سپر سر میں تو منھ پر نظر آیا

قاسم نے کمی تا کمی دونوں جہاں میں نہ آیا

۹۱

آگے کوئی بھیجتی نہیں لاکھوں سے لڑ رہے ہیں
خوف بلا کو کچھ نہ سمجھتے ہیں جنگ جو
آندھی کا سامنا ہے کہ سوکھا درخت ہے
ایسا کوئی جہاز نہیں مشرق سے تا بہ غرب

سر لاکھوں اُتر جاتے ہیں چڑھتے ہیں جن ران پر
تلوار یں بھی کھاتے ہیں تو ہنستے ہیں مکے بدن پر

۹۲

سرکش کو قدم آگے بڑھانے نہیں دیتے
سوفار کو پہلو سے نکلنے نہیں دیتے
ڈھالیں ہیں سپر جیسے پہ لانے نہیں دیتے
بھاگیں تو نہیں بھاگ کے جانے نہیں دیتے

یوں آتے ہیں دشمن پہ یہ گھوڑے کو ڈپٹ کر
شیر آتا ہے جسطرح سے آہو پہ جھپٹ کر

۹۳

پیکار میں بیٹے سے ظالم نے کہا جا
ہاں تخت سے اس طفل کا سر کوٹ کے آ جا
فرزند میں بیش شجاعت میں ہے یکتا
پیغام یہ جا جو نے لیا ہاتھ میں بھالا

جو لاں کیا گھوڑے کو پرے سے جو نکل کے
بھاگے ہوے بولے کہ چلا منہ میں اجل کے

۹۴

اس شیر کے فرزند کے فرزند ہیں شبیر
اللہ نے بھی آپ سے خوش ہو کے کہا ہے
تلوار بھی انکی تو لاکھوں کے ہوا ڈھیر
پہنچے ہیں یہ بیدست ہیں اور لاکھ ہیں بیدم

ہم لوگوں کی ہے موت جو زندہ ہیں یہ غازی
گر تیغ نہ شمشیر درندہ ہیں یہ غازی

۹۵

وہ فضل ہیں یہ تیغ زنی ارث ہے انکا
یہ بطن سے مادر کے جری ہو کے ہیں پیدا
جانباز ہیں ہر ایک کے ہیں جان کی پروا
بڑھ جاتے ہیں ہر حملہ میں لاکھوں کے مقابل

طفلی ہیں جو انہوں کے کیے کام علی نے
گہوارے ہیں اژدر کو بھی چیرا ہے کسی نے

۹۶

غیرت کی ہے جا نام بزرگوں کے بڑے ہیں
یاں شمر و عمر و ان شہ مظلوم کے لڑکے ہیں

۹۷

بھاگے نہ کبھی رن سے نہ ہٹنا کبھی سیکھا
ہر گام پہ ہر حملہ پہ ہر وار پہ للکار
ہر گھوڑے کو جھکا کے جو آیا وہ جھکا مار
ہر جنبش ابرو پہ ہے جاں نثار کا دھڑکا

رو کے کسے ظالم کبھی یاں تھی کبھی واں تھی
نیزے کو جو دیکھا تو نہ بوڑی نہ سنان تھی

۹۸

بچے جو حسینی ہیں تو بعضے حسنی ہیں
تلوار کے مالک ہیں شجاعت کے دھنی ہیں
ماہر ہیں ہر اک میری طرح جنگ کے فن کا
سر کاٹ کے لے آئینگے فرزند حسن کا

۸۴

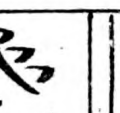

اُس شیر غضبناک کو لوٹا کا نہیں جاتا
سب کہتے ہیں بجلی کو تو روکا نہیں جاتا

۸۵

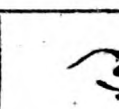

شور آب و بم تیغ کا آسکے لب جو ہے
گریاں تلک آیا تو نہ پھر ہیں ہوں نہ تو ہے

۸۶

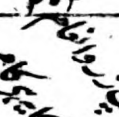

پھٹ جائے کلیجہ جو سنان گیو کو ماروں
سُرمہ ہو گر اک گرز گران دیو کو ماروں

۸۴

دونوں کا بدن آب اور آتش سے بنا ہے
اک برق جہندہ ہے تو اک سیل فنا ہے

۸۵

داماد کا غم دے شہ آوارہ وطن کو
دیکھا نہیں سر پیٹتے اک شب کی دلہن کو

۸۶

اس طفل سے کیا جنگ کا آہنگ کروں میں
میدان میں حسینؑ آئیں تو ہاں جنگ کروں میں

۸۴

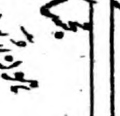

جا کر کوئی اُس صفدر و جرار کو مارے
نزدیک ہے اگر کسی سردار کو مارے

۸۵

مارا ہے ہزاروں کو مری دھاک ہے سب میں
ہو جاؤں گا بدنام شجاعان عرب میں

۸۶

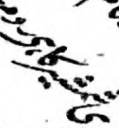

جب تیغ کھنچی انکی تو سر تن سے جدا ہیں
یہ ہاشمی و مطلبی قہر خدا ہیں

۷۶

للکارنا وہ کیا ذکر اگر آگ سے غرّانا
دانہ غلام اسکے اشارے کا اندازہ دکھا دینا
ضربا سو کے سر آگے دم میں تنوں سے جدا دینا

۷۷

دریا کا طرح فوج کو بخشش میں اکسانا
تیغوں کی دھنی دھنی میں صفیں کا کٹ جانا
ڈھالوں کا ہوا ہوا پر نکلنا ہر ایک وار
بجلی سی جو لگی کوند نے ڈھالوں کی گھٹا میں

۷۸

وہ شاہ سے یاں تک کی عجب جنگ طلبی
حملہ کیا جس صف پہ وہ صف تہ و بالا
تلوار سے آنکھوں میں کسی کے نہ سمائی
دشمن کے لیے تیغ وہ سورج تھی سوا نیزہ

۷۵

اک آنکھ سے میں آیا ہوں جرأت مری دیکھو
سن دیکھو مرا اور شجاعت مری دیکھو

۷۶

کیا دیر ہے مقتل پہ مری تیغ کے آؤ
دیکھوں تو بھلا کچھ ہنر جنگ دکھاؤ
بولا لعیں اے سید والا تبار سے کٹ جاؤ
ہاں قاسمِ نوشاہ کا سر کاٹ کے لاؤ

۷۷

اک بانکا جو فوج سے نکلا تھا پکارا
تیغ آئی کہ آفت سر کفار پہ آئی
آری کی طرح اسکو بھی جو تلوار پہ آئی
دو ہو گیا اسوار دو ہو دھار پہ آئی

۷۸

داماد کا دو داغ امام مدنی کو
ٹھنڈا کر و تیغوں سے چراغ حسنی کو

۷۹

راکب نہ گرا تھا ابھی شبرنگ کے نیچے
یہ زین کے اوپر سے گئی تنگ کے نیچے

۸۰

اک ضرب میں آخر ہوئی اس صف کا دل صاف
دو ہاتھ سے تیغوں کے اور دو سر سے گئی ڈھال
اعدا کا گلا کاٹ دیا ڈھالوں کا بدل کر
مرکٹ کے گرے یہ تھے جو ڈھالوں کو ملا کر

۷۹

بانوں پہ بجا ہاتھ کہا رن کے ہیں اب زور
پیچھے نہ ہٹے پاؤں تو دم جنگ جزور
پھل ہاتھ کا دیکھے گا اسی سر کو کٹا کے
سولا یہ گیا جو اسے کر دیجیو آ کے

۸۰

بھالے سے جو بن مارے نہ دشمن کو بچے تھے
اک نیزہ سر اُن لوگوں کے کٹ کٹ کے گرے تھے

۸۱

شیروں سے جو بچ جائے تو شمشیر سے مارو
شمشیر نہ کھائے تو اسے تیر سے مارو

۸۲

مہلت نہ ٹھہرنے کی نہ دم لینے کی مہلت
ملتی تھی بس اک راہ عدم لینے کی مہلت

۸۳

جو جنگ کے قابل تھے وہ سب رن میں جا پہنچے
تھے جتنے شہ دیں کے وہ سب رن میں جا پہنچے
تلوار کا ان کی نہ کسی کو تھا نشانہ
کس پائے کا رن تھا جہاں ہر ایک تھا یگانہ

۸۴

ہیں دست بہ قبضہ ہوں وہ جانباز کہاں ہیں
گوشوں سے تو نکلیں قدر انداز کماں ہیں

نا صلہ ایک بیت ہے

۶۴

کیا صبر ہی دو بھانجے بیجان پڑے ہین
آسدن کی طرح آج بھی خاموش کھڑے ہین

۶۵

دم دیتے تھے بھائی پہ وے دم نہین مارا
جب تیر جنازے پہ چلے دم نہین مارا

۶۶

آمادہ مقتل جو ہوئے بہم دمادم
فرمایا کہ امت سے لڑائی نہین بہتر
ہیبت ہے یہ باپ کے لگاتے ہو سنو تم
لیجاکے انھین دفن کیا جائے یہان سے باہر

۶۷

سرور کہو اسلام کا اُس مالکِ کل کو
آرام دو اکدم دلِ سردارِ رسل کو

۶۸

وہ طاہر و مطہر جو ہوا گرمِ رجز آرا
معلوم ہوا جلد اسد اللہ کا سارا
آگاہ ہو کیسطرح کہ ہو شیر کو مارا
ضیغم کا اک وار ہوا کیسکو گوارا

۶۹

واللہ گر اک دم کو وہ ضیغم علم ہو
ہر روح کو اُسدم ہوس ملکِ عدم ہو

۷۰

معصوم کا دلدار سالار امم ہو
اولاد کا اُس عالم و عادل کو الم ہو

۷۱

اسطرح کا والا مہ اسطرح کا انور
اسطرح کا عالم کا عمد اللہ و دلاور
وہ مصدرِ الہام وہ محرم اسرار
وہ اصل اصول کرم و داور و دادار

۷۲

حاصل اگر اک مرد دل آگاہ کو مارا
مارا اگر اُسکو اسد اللہ کو مارا

۷۳

لشکر کو اُلٹ دینگے اُنھین غیظ جب آیا
تیغ اسد اللہ کھنچی اور غضب آیا

۵۸

ہر چیز کو دنیا میں ہے مستور ہر کسینہ
روشن صفت آئینہ ہے طور ہر کسینہ
اللہ کے اسرار سے معمور ہر کسینہ
ظاہر ہے کہ اس گھر میں ہے نور ہر کسینہ

۵۹

اس بیت میں ہے نور خدا نور الٰہی
آگاہ ہوا آگاہ ہوا آگاہ ہوا آگاہ
دادا ہے جو یہ اسد اللہ کا یہ اللہ
حسنین ہیں حیدر کے حسین ابن علی کے

۶۰

ہیں بطن نبی میں جو نبی کے نواسے
ہیں دوش پہ اس گود کے جو شاہ کے پالے
ہیں ہاتھ میں اس ہاتھ کے جو ہاتھ ہے والے
ہیں پاؤں میں اس سر کے جو ہیں پاؤں کے تلوے

۶۱

عالم میں ہے کیا اپنے بھروسا پہ یہ ایماں
اسلام کی رونق کے لیے لیتے ہیں جاں
ہر جنگ میں سر دینے کو تیار رہے ہیں
مشکل میں رسولوں کے مددگار رہے ہیں

۵۶

ہر چند کہ کیا وصف میں اوصاف کا دعویٰ
سورج سا جلا ہے کہیں ممکن ہے چھپا وہ
بیکار ہے ساجھے کا گمان اور کدورت
ممکن ہی نہیں یہ عدم کا جز کرے دعویٰ

۵۷

فرزند علی ہیں حسن و شبیہ پیمبر
ہیں ہوں فلک و خاک سے ظاہر یہ برابر
روشن ہے رخ نسب صورت خورشید منور
واضح ہے کہ ہیں آل نبی آل نبی ہیں

۵۸

ہیں بضعۂ مقبول ہیں حصہ کے صفی ہیں
ہم پلہ کوئی دم میں حکم کا نہ وصی ہیں
دنیا کے کوئی دم میں حکم کا نہ وصی ہیں
کیا بھیجیں وہ جو مست سے بیخبر ہی ہیں

۵۹

حیدر سے جدا ہیں نہ پیمبر سے جدا ہیں
قرآن سے ثابت ہے کہ ہم نور خدا ہیں
دیویگا خدا داد جو بیداد کروگے
بھولے ہوا ابھی تو یہ بہت یاد کروگے

۵۴

ہر قدسی میں کوئی اسکا نہیں ہمسر
جانباز ہے لیکن جگر حیدر صفدر
ہے اسکے لیے گاہ سے گہوارہ کا بستر
جانباز ہے لیکن جگر حیدر صفدر

۵۵

ہیں آپ سے ہیں نبی کی کلاہ و عبا میں
کی شیر خدا نے مدد حضرت موسیٰ
ہیں آپ سے ہیں نبی کی کلاہ و عبا میں
تھا طور پہ بھی نور محمد ہی کا جلوہ

۵۶

ہر ایک سخن اپنا یہ تعلّی میں نہیں ہے
روشن ہے کہ تکرار تجلّی میں نہیں ہے
ہیں سیکڑوں تیغیں علم اک جان کی خاطر
دنیا میں یہی ہوتی ہے مہمان کی خاطر

۶۲

جان دوں ترے نام پہ اک عمر سے ہے جان
کس ہمت کو یہ ہے ہوس جیسے ہو کہاں ہے
افسوس کہ چھوٹے نہ الٰہی کی زبان ہے
سب پانی میں اور دھی ہے تشنہ دہان ہے

۴۴

بولا کہ ولی عہد کو لڑکا ہو یہ جانباز
کھلا ہے نہ سبز و سرخ سے ابھی آغاز
خیمہ میں گہوارہ کی جھولن کا ہے انداز
گہوارہ ہے مہد اس سے فلک پر فخر پرواز

آتی ہے مہک بیاہ کے پھولوں کی بدن سے
کس وقت میں دولھا کو چھڑایا ہے وطن سے

۴۵

تڑپیگا وہ تربت میں جگر بند ہے جسکا
کیا گذریگی اس ماں پہ یہ فرزند ہے جسکا

گلدستۂ عالم ہے کہ مجموعہ ہے تن کا
دولھا کا پسینہ ہے کہ ہے عطر دولھن کا

۴۶

گزری جو شب عقد دولھن سے نہ دلایا
جاگے تھے خوشی میں مگر آرام نہ پایا
قسمت نے اسے سوتا اور بخت کو نہ جگایا
سونے کے سوا اور سہاگ کو نہ بن آیا

دیکھا ہے دولھن کو جو محبت کی نظر سے
اب دیکھتے ہیں بھائی کو حسرت کی نظر سے

۴۷

وہ سنگ ہے پھر سنگ میں گویائی کہاں ہے
گویائی بھی یکسو یہ مسیحائی کہاں ہے

۴۸

حسن و دہان حسینی از گوہر یکدانہ
کیا پیارا ہے جوڑ اس پہ بھلا گلے کا ہے ہار یہ نذرانہ
اکبر سے ہے زینت حق کی اعدا کو ہے اظہار
کس طرح کا ہے زور حق کی اعدا کو ہے اظہار

باندھا ہے کمر بند شہ عقدہ کشا کا
عمامہ ہے سر پر حسن سبز قبا کا

۴۹

فانوس میں شمع کے جو پرتو ہیں ہیں
خیمہ میں کنیزوں کے جو آنسو ہیں ہیں
ہر شخص کی آنکھوں کو جھکائے جو ہیں ہیں
سجدہ میں یہ سر ہے کہ سوئے ہیں ہیں

انداز سراپا سے عجب لطف ملا ہے
جنت کا چمن سامنے آنکھوں کے کھلا ہے

۵۰

رخسار و دہن ہیں کہ دو آئینہ نور
ٹھہرے کہ نہ ٹھہرے کبھی یکساں مہ و حور
تل کی ہے ضیا یا ہے گہن شمع سر طور
گرد لب و دنداں ہیں کہ ہیں لعل و عقیق سے دور

دانتوں سے لڑائے کوئی موتی کی لڑی کو
ہو جائینگے یاقوت کے نگ کوئی گھڑی کو

۵۱

کیا حسن ہے یہ تیرہ کہ صورت نہیں پاتی
یہ لعل یہ صہبا حسن یہ ملاحت نہیں پاتی
ہر روز یہی خوش نقطہ یہ قامت نہیں پاتی
گلدستہ یہ لطافت یہ نزاکت نہیں پاتی

پنجے کے لیے ہیں نہ کلائی کے لیے ہیں
یہ انگلیاں سب عقدہ کشائی کے لیے ہیں

۵۲

دیکھیں جو صفائی کو فرشتے بھی ہیں حیران
یہ شیخ مجلی ہے کہ ہے آئینہ رخشان
خالوں کی ہے کثرت کہ ہے عریاں تن حسن
ہاتھوں کے یہ انگلیوں سے پوچھے کوئی دامن

۳۷

تن دیکھنا تھا تمکو جو بھائی کے سامنے
گویا کہ ہو لی آج برادر سے جدائی
ہاتھ بھی کٹا یا ہین سناتی ہے کلائی
تم اسکے سرہانے کھڑے اور مدد ہی آئی

کیا جانتے تھے ہاتھ سے یون کھوینگے تمکو
تم ہمکو نہ روؤگے ہمین روئینگے تمکو

۳۸

بیٹے کے کٹے ہاتھ کو جب غم سے تکا ہے
خشخوار اگر تو ہو تو خدا ہی ہے یا تم
ہر لطف ترا زخم ہے ہر کام ستم ہے
مقبول مری نہ ہو ای خالق عالم

ہر چند کہ ہدیہ ہے یہ کیا اور ہین کیا ہون
سو بار جیون مرکے تو سو بار فدا ہون

۳۹

نقشا کسی انسان کو اگر دے تو حق ایسا
عالم کے مرقع مین نہین اک ورق ایسا

۳۶

سائے مین پھوپھی جب سے چلنے کے دن آئے
ہر بچہ کی جب پھرنی جب پھرنے کے دن آئے

افسوس مزا عالم فانی کا نہ دیکھا
پھولے نہ تم باغ جوانی کا نہ دیکھا

۴۱

مقتل مین جو ضیغم کی طرح نعرہ زن آئے
تھا شور کہ بھائی کی مدد کو حسن آئے

۴۲

حق نے رخ روشن کو عجب نور دیا تھا
خورشید نے بھی شرم سے منہ پھیر لیا تھا

۴۳

شبیہ حرم حیدر کرار کا ہالا
شاید کہ یہی ماہ دو ہفتے کا اجالا
اک حسن کی تصویر تھا دیکھنے والا

۳۵

دو پانون پہ ہو لی اگر و بکھیر کے بالون
بیٹا کہ گلے سے لگا بھائی نے بھر کے

۴۴

خاصون کو شوکت سے عنایت کا جو ہے باب
لڑنا تو کجا آنکھ ملانے کی نہ تھی تاب
بچہ کی لطافت پہ تصدق گل شاداب
بخشش سے بڑا اجاتا تھا ہر بند نقاب

۴۵

حیران تھا شانے کی صفائی پہ ہر اک کے
یا بازو ون کی جیتی ہے یا حسن کلائی کے
یہ بھی ہے کہ ہر بند ہے شہباز نظر کے

یان دیدۂ آہو بھی نگاہون سے گرے ہین
آنکھین ہین کہ دو شیر نیستان مین کھڑے ہین

۲۸

چلاؤ نہ زہرا سے گل بیبیو ہمیں آؤ
ہمارے بچے دکھلانے کو ابن حسن آؤ
بابا کی صدا آئی کہ دوڑ کر خیمہ سے نکل آؤ
اس باپ کے صدقے کو بنا کر کفن آؤ

بجھتا ہی چراغ آج محمدؐ کی لحد کا
اے لال یہی وقت ہی عمو کی مدد کا

۲۹

جب قوت گویائی کو تلوار نے ماری
دو بول نہ بولی زن و طفل سے کوئی باری
دو طفل نے کہا آؤ یہ تقدیر ہے ساری
آخر ہے کہا مادہ یہ تقدیر ہے ساری

سمجھی ہیں بس اب مجکو نہ سمجھائیے صاحب
کیا زور مرا خیر چلے جائیے صاحب

۳۰

اے آپکے منظور مرا ذبح ہونا
راضی ہے یہ صاحب کو ہے منظور یہ کہنا
تنہا مرا اور آپکا سر دیکھ کے رونا
یہ کون ہے تو سوگ سے دیکھے نہ نہ جانا

اتنا تو کہے جاؤ کہ کب ہوگی ملاقات
دو طفل نے کہا حشر میں اب ہوگی ملاقات

۳۱

کہکر یہ کہا بیبیوں نے دیکھو نہ ہمیں آہ
ہوگا وہیں پیاسا شہ مظلوم کا ہمراہ
زہرا بھی وہیں ہونگی وہیں ہونگے شہنشاہ
صف ہوگی فرشتوں کی در باغ ارم تک

حوریں تمھیں پہونچائینگی فردوس میں ہم تک

۳۲

فرمایا کہ بیبیو نہ ہو اتنا بھی پریشان
بولی زن و طفل کہ خدا باپ سے مرا لال
چلائی کہ مر جائے گی یہ بیبی تمہاری
فرمایا کہ گھبراؤ نہیں ہوگی یہ ہماری

پردیس میں چھوڑے چلے جاتے ہیں وطن کو
اے بیبیو دو کوئی فرزند حسنؑ کو

۳۳

سب بیبیوں نے مل کے یہ فریاد سنائی
دو طفل نظر آیا نہ صغیں بانھے ہوئے بھائی
رخصت ہوا مادر سے یہ کہکر وہ دل افگار
اسوقت نہ آپ آئیے ہم خود ہی ہیں تیار

جو بات مناسب ہو وہ سمجھائیو انکو
لاش آئے جو میری تو نہ دکھلائیو انکو

۳۴

اے خیمہ گہ فاقہ میں جو آئے ہیں بلا زار
دیکھا نظر آیا نہ صغیں بانھے ہوئے یار
رخصت ہوا مادر سے یہ کہکر وہ دل افگار
اسوقت نہ آپ آئیے ہم خود ہی ہیں تیار

جو بات مناسب ہو وہ سمجھائیو انکو
لاش آئے جو میری تو نہ دکھلائیو انکو

۳۵

ڈیوڑھی پہ یہ تقریر کی زینب نے برادر
عباس سے فرمایا کہ اے جان برادر
قاسم سے بھی کہدو کہ نہ گھبرائے مرا ہے مقدر
رخصت ہوئی زینب سے یہ کہکر وہ دل افگار

اب صبر ہو کیونکر دل مضطر سے ہمارے
بھائی کی بھی اولاد چلی گھر سے ہمارے

۳۶

اے آپکے منظور مرا ذبح ہونا
راضی ہے یہ صاحب کو ہے منظور یہ کہنا
تنہا مرا اور آپکا سر دیکھ کے رونا
یہ کون ہے تو سوگ سے دیکھے نہ نہ جانا

اتنا تو کہے جاؤ کہ کب ہوگی ملاقات
دو طفل نے کہا حشر میں اب ہوگی ملاقات

۳۷

بیٹی کے لیے غم سے موئی جاتی تھی بانو
بچے کو لیے گود میں تھراتی تھی بانو

پر خیر چچا بیکس و مجبور ہی بیٹے
جاؤ یہی اللہ کو منظور ہی بیٹے

۱۹

کیوں باپ سے یہ کہتا ہے کہ ہم کو نہ جدا کیجے
بیٹی کو ردا بیٹے کی مصیبت میں عطا کیجے
کیا اچھا ہے بھائی بھائی کا دکھ درد بٹایا

جانے کی رخصت کے طلبگار ہیں مجھسے
سونپا تھا جنھیں وہ بھی تو بیزار ہیں مجھسے

۲۰

مسند پہ بٹھا دیں ہوا دیں کہ ہے یہ بھی ہوا دار
قسمت میں لکھا تھا کہ اکبر ہی ہو سردار
یہ کہتے ہوئے بھائی کے سر پر سے چنور کو

کیا کہیے مقدر تھا عجب واہ ہمارا
رخصت کے مسافر سے ہوا بیاہ ہمارا

۲۱

کہتا ہوا یہ بھائی کے سینے پہ گرا نور
بھائی کا کہا سن کے اٹھایا سر بے گور
بھائی کے گلے لگ کے بہت روئے برادر

خنجر مری گردن سے کوئی دم کو ملیگا
رنڈسالہ نہ تمکو نہ کفن ہمکو ملیگا

۲۲

بھائی کا جنازہ ہے یہ بہنوں کا ہے دولھا
ہے ہے علی اکبر ہے ہے علی اکبر
اکبر کے لئے روتی ہے اکبر کی بہن بھی

ہون کس سے جدا کس کے تصدق کروں تجھکو
الفت تو ادھر کھینچتی ہے موت ادھر کو

۲۳

زندان مصیبت تمھیں رونے کو ملیگا
اور گوشۂ تربت ہمیں سونے کو ملیگا
بھائی کا جنازہ ہے یہ بہنوں کا ہے دولھا

کیا جانیے کیا وقت اجل ہووے گی مشکل
رخصت ہمیں اب دیگی دو کل ہووے گی مشکل

۲۴

بھائی کا جنازہ ہے یہ بہنوں کا ہے دولھا
ہے ہے علی اکبر ہے ہے علی اکبر
اکبر کے لئے روتی ہے اکبر کی بہن بھی

سنتا ہوں کہ اکبر کو ہے رخصت کی طلب آج
ہاں بس محبت ہے ذرا تم پہ غضب آج
فرقت میں قیامت ہے ذرا تم پہ غضب آج

ہون کس سے جدا کس کے تصدق کروں تجھکو
الفت تو ادھر کھینچتی ہے موت ادھر کو

۲۵

ہر بھائی کے تنہا ہمیں صدمے سہنے ہیں
ساتھ اکبر کی طرح عباس سے کب ہم نے جیئے ہیں
اس گل سے کٹھن ہائے جدائی ہے ہمیں کو

سو بار ہون صدقے تو نہ حق اُنکے ادا ہون
مظلوم کا پھر کون ہے گر ہم نہ فدا ہون

۱۱۰
ان باتون پر یہ زینب ناکام کو غش آیا
میدان مین بیمار پہ بیکس کے غش آیا
پھر شور و فغاں کرتے ہوئے خیمہ مین آئے
مقتل مین جو کچھ کار ارادہ تھا وہ کر آئے

۱۱۱
ہر چند بہن دل کو تھی ہر آن لگاتی
جو خواہش نالہ تھی گلے مین گھٹ جاتی
دانتون سے کبھی ہونٹ کبھی کاٹتی تھی لب
کس موقع پہ بھائی کی مصیبت پہ نہ روئی تھی

۱۱۲
کیا راحت و آرام مین جلدی خلل آیا
باتین بھی نہ نکلی تھین کہ پیام اجل آیا
ہر آہ مین سہرے کے بھی پھولون پہ خزان تھی
وہ رشک چمن غم سے جو سرگرم فغان تھی

۱۱۳
لاشہ کا اٹھانا کبھی مشکل نہ ہوا تھا
پہلے کبھی بھائی کا جنازہ نہ اٹھا تھا
کہتا تھا پسر جان چچا جان نہ جاؤ
کیا مجھ سے خفا ہو گئے اب آنکھ ملاؤ

۱۱۴
فریاد کی ماتم کی نہ زاری کی ذرا بھی
بانو نے کہا منہ سے نہ دل مین کی دعا بھی
خاموش تھی آنکھون سے رواں اشک رواں تھے
دولھا کا کفن سنکے کفن پہنے کھڑی تھی

۱۱۵
اکبر کو نہ شبیر کہین اذن وغا دین
جی جائین اگر یہ ہمین مرنے کی رضا دین
چاہا کہ کہے کاش ہماری اجل آئے
کچھ منہ سے نہ نکلا مگر آنسو نکل آئے

۱۱۶
رخصت کا سخن منہ سے نکلتا نہ ہمارے
فرزند بھی جان سے ہوئے صدقے ہمارے
بچون سے نہین بڑھ کے کوئی دنیا مین پیارا
حضرت نے ہمین خون جگر کر کے ہے پالا

۱۱۷
کیا دیکھتے ہو بیاہ ہے صورت کو دولھن کی
اب سیر کرو اٹھ کے شہادت کے چمن کی
پوشاک سے پیدا تھا کہ نوسالہ ہے تن مین
کنگنے سے یہ ثابت تھا کلائی ہے رسن مین

۱۱۸
اس تاش کے جوڑے کو بس اب لاگ لگا دو
سادے ہون جو کپڑے وہ مجھے لا کے پنھا دو

۴۱

جب حضرت زینب نے کہا بھائی پہ مرکے دونون
تھا شور کہ بیٹے گئے بیٹا گئے دونون
پہنچے نہ تھے گھر مین کہ بلاوا گیا دونون
دربار مین مجھ بین ترا بلوا گیا دونون

۴۲

فرمایا کہ بہتر ہے جو بھائی کا ہے ماتم
ہاں جاؤ کرو رخصت جو چھوٹے ہین بڑے ہم
ہاں صاحب ہمت تھے وفا کر گئے دونون
حق دودھ پلانے کا ادا کر گئے دونون

۴۳

ہاں ماتم شبیر کرو اور بہت کم
سنتی ہون بڑا ظلم کیا خوب دغا کی
ہاں ظلم ہے خود وقت عدالت مین ہے ظالم
بین ایسی نہ دیکھی کبھی ایسی نہ سنی تھی

زہرا کی طرح عاشق اولاد تھی زینب
بیٹون کا تو ماتم تھا مگر شاد تھی زینب
کونین مین رتبے مرے پیارون کے بڑے ہین
مین جانتی ہون آج وہ پروان چڑھے ہین

۴۴

دونون کے سرہانے کی طرف بیٹھی تھی زینب
نہ رو کے کہا ماتم کیا نہ خاک اڑائی
پوچھا تو یہ پوچھا کہ کسی کی کمی تو نہ
خوشی سے کہا یاد کرو کسی کی کمی تو نہ

جبتک نہ وہ مارے گئے تھے مجکو قلق تھا
حق بھائی کا مجھپر تھا تو اُنپر مرا حق تھا

۴۵

بچھڑا تھا برس مین جو برادر سے برادر
کیون رو کے ملے پہر نہ جو ہون لوگ دلاور
سنو اسلیے پہر جو ہون ہم آپ سے بہتر
بین شاد ہون ہم آپ ہون ناشاد برابر

تم رو کے نہ مان ہو کے مین روئی نہین لوگو
اکبر سے زیادہ مجھے کوئی نہین لوگو

۴۶

کی بی بی نے فکر کیا ہوگا الٰہی
یہ دونون نے جب ماں کی بھی صورت نہ نہارا
مین نے تو دعا کی تھی کہ پہلے یہی مر جائین
سردے کو رن مین نہ شہ جن و بشر جائین

چلاتی تھی دولت مری سب لٹ گئی لوگو
پردیس مین فرزندون سے مین چھٹ گئی لوگو

۴۷

جب حضرت زینب نے کہا بھائی پہ مرکے دونون
تھا شور کہ بیٹے گئے بیٹا گئے دونون
پہنچے نہ تھے گھر مین کہ بلاوا گیا دونون
دربار مین مجھ بین ترا بلوا گیا دونون

۴۸

بچھڑا تھا برس مین جو برادر سے برادر
کیون رو کے ملے پہر نہ جو ہون لوگ دلاور
سنو اسلیے پہر جو ہون ہم آپ سے بہتر
بین شاد ہون ہم آپ ہون ناشاد برابر

تم رو کے نہ مان ہو کے مین روئی نہین لوگو
اکبر سے زیادہ مجھے کوئی نہین لوگو

۴۹

مطلع ثانی

جب حضرت زینب نے کہا بھائی پہ مرکے دونون
اور گلشن ہستی سے گئے باغ ارم مین
تا حشر جہان تھا نظر شاہ امم مین
زینب نے برا حال کیا بیٹون کے غم مین

چلاتی تھی دولت مری سب لٹ گئی لوگو
پردیس مین فرزندون سے مین چھٹ گئی لوگو

۱۰۱

دونوں کو بھائی سے گلے ملوا کے رو دیئے
دونوں کو باپ پاس بلا کے رو دیئے
آنسو تھمے تو غیر کو رخصت کر کے رو دیئے
زینب کے ساتھ خیمہ میں جا کے رو دیئے

فرمایا بہن اب انھیں آغوش میں لو تم
دو شیر مرے مر گئے پر سا مجھے دو تم

۱۰۲

پھر گود میں لاشوں کو لیا باندھ کے دامن
لینا کسے گلے بار سے دونوں ہوئے بے تن
سیدانیوں کے رونے سے دہلتا تھا نشیمن
تھا شور کہ لو ڈوبی گئی شبیر کی ناؤ

سب روتے تھے کچھ منھ سے نہ فرماتی تھی زینب
غش آتا تھا جب لاشوں پہ جھک جاتی تھی زینب

۱۰۳

وہ بولی کہ ہے ہے نہ فرو بھائی کا ماتم
حضرت کے گماں لال کا گمان میری کمائی
کونین میں غم سے نہ کسی ماں کو ہو ایسی
اکبر جوان غلاموں نے کنوئیں سے نکالی

ماتم کا بھرے گھر میں نہ سامان کرو نگی
لاشوں کو بھتیجوں پہ میں قربان کرونگی

۱۰۴

اکبر کے کفن دفن سے جب ہو گئے فارغ
ہونٹوں پہ تبسم تھا مگر آنکھیں تھیں داغ
بھائی نے نہ بھائی کو دیا ایسا کبھی باغ
دیکھیں نہ انھیں آنکھ اٹھا کر دو جہاں میں

ان دونوں کا ماتم تو نہ زنہار کرونگی
ہاں آپکے فدیہ ہیں انھیں پیار کرونگی

۱۰۵

فرزند کی میت پہ جو آئی پدر اس آن
غم ہو گیا کافور ہوا ضبط کا سامان
فرزند کو بھی کھو کے ہوئے ضبط نہ حیران
ایسا نہ کوئی ہوگا نہ کسی گھر میں ہوا ہے

اولاد کسی کی نہ جدا ہوئے کسی سے
بیٹی کوئی اس داغ کو پوچھے مرے جی سے

۱۰۶

خاموش تھے سب غم سے جو شبیر گرامی
خاموش تھی زینب بھی بصد رنج و الم تھی
حال اس کا سوا اس کے کہ اللہ کو تھا غم تھی
اس کام میں بس بندہ عاجز کی بہن تھی

عزت مری اللہ کو منظور نظر ہے
شبیر کے مداح کا فردوس میں گھر ہے

رباعی

غافل نہ رہے کوئی یہ ہے بزم عزا کی
پیغام یہ ہر کوئی کو ہے شاہ ہدیٰ کی
ہے بیکسی و بے وطنی آل عبا کی
سوچو تو ذرا صبر و رضا کی ہے یہ منزل

جو قافلہ میں سب سے بڑا تھا وہ بیمار
سوتا ہے بچھا خاک پہ اک ٹوٹی سی چٹائی

رباعی

ہے بیکسی و بے وطنی آل نبی کی
ہے بیکسی و بے وطنی آل علی کی
ہے بیکسی و بے وطنی آل ولی کی
ہے بیکسی و بے وطنی آل نبی کی

ہے بیکسی و بے وطنی آل عبا کی
ہے بیکسی و بے وطنی آل علی کی

۹۱

کیا بھائی لبِ لعل کو کھولا نہیں جاتا
کرتا تھا اشارا وہ کہ بولا نہیں جاتا

۹۲

غل تھا کہ نواسوں کو علیؑ کے اجل آئی
سر کھولے ہوئے قبر سے زہراؑ نکل آئی

۹۳

ہنگامہ ہے واں ہر جھپیاں کھانے کو نجابت
رن سے ابھی لاشوں کے اٹھانے کو نجابت

۹۴

لیتے تھے سپر منھ پہ نہ ہٹ جاتے تھے دونوں
تلواروں سے اٹھ اٹھ کے لپٹ جاتے تھے دونوں

۹۵

وہ کہتی تھی دنیا سے سفر کر گئے دونوں
تم جنکی دعا کرتے ہو وہ مر گئے دونوں

۹۶

یہ بھی نہ کہا آئے پسر فوج سے لڑ کر
چھپ رہ گئی ہاتھوں سے کلیجے کو پکڑ کر

۹۷

آثار ہیں فریاد رسولؐ دوسرا کے
نعروں کو میں پہچانتی ہوں شیرِ خدا کے

۹۸

ہاتھ آیا اسے جعفر طیار کا رتبہ
اسکو تو ملا حیدر کرار کا رتبہ

۹۹

ہے ہے نہ کہا آئے پسر فوج سے لڑ کر
چھپ رہ گئی ہاتھوں سے کلیجے کو پکڑ کر

۸۴

پھر تن سے جدا ہونے کو وارث سے مکالمہ ملنے کو مارا
لشکر کے علم کاٹ کے سالار کو مارا
پیدل جگر گوشۂ ذی الجوشن و اصغر کو مارا
تیروں کو فلک کر کے کلیجوں پہ جگر کے
عقدہ جو پڑا ناخنِ تدبیر سے کھولا
نیزے کے ہر اک بند کو شمشیر سے کھولا

۸۵

جس شخص نے میدان میں آ کر کی تباہی
نیزے کی انی پشت سے باہر نکل آئی
جس وقت سنان سینے سے باہر نکل آئی
چلایا کہ لو ہو چکے خاتم سے بھائی
اللہ کس آفت میں مجھے چھوڑ دیا ہے
نیزے نے کلیجے کو مرے توڑ دیا ہے

۸۶

ظالم نے جو بھائی کو مرے بھائی کو مارا
دونوں کے کلیجوں پہ چلی تیغ جو آری
چھوٹے نے بڑے بھائی کو آواز دی ہائی
کیا حال ہے بھائی ہو یہ کیونکر تمہیں ماری
بڑھ بڑھ کے ہٹاتے ہیں بہت اہلِ ستم کو
تصویر تمہاری نظر آتی نہیں ہم کو

۸۷

ظالم نے جو بھائی کو مرے بھائی کو مارا
نزدیک تھا بھائی کرے جسم سے پرواز
گھوڑے کو اٹھا کر وہ چلا صورتِ شہباز
پہنچانے لگے تیر ہزاروں قدِ ممتاز
حائل تھیں صفیں زور سے تلوار کے نکلا
روکا اسے جس نے وہ اُسے مار کے نکلا

۸۸

ظالم نے جو بھائی کو مرے بھائی کو مارا
دونوں کے کلیجوں پہ چلی تیغ جو آری
چھوٹے نے بڑے بھائی کو آواز دی ہائی
کیا حال ہے بھائی ہو یہ کیونکر تمہیں ماری
بڑھ بڑھ کے ہٹاتے ہیں بہت اہلِ ستم کو
تصویر تمہاری نظر آتی نہیں ہم کو

۸۹

ظالم نے جو بھائی کو مرے بھائی کو مارا
نزدیک تھا بھائی کرے جسم سے پرواز
گھوڑے کو اٹھا کر وہ چلا صورتِ شہباز
پہنچانے لگے تیر ہزاروں قدِ ممتاز
حائل تھیں صفیں زور سے تلوار کے نکلا
روکا اسے جس نے وہ اُسے مار کے نکلا

۹۰

ظالم نے جو بھائی کو مرے بھائی کو مارا
دونوں کے کلیجوں پہ چلی تیغ جو آری
چھوٹے نے بڑے بھائی کو آواز دی ہائی
کیا حال ہے بھائی ہو یہ کیونکر تمہیں ماری
بڑھ بڑھ کے ہٹاتے ہیں بہت اہلِ ستم کو
تصویر تمہاری نظر آتی نہیں ہم کو

۴۲
بجلی سی چمکتی ہے جو سو دو تن تک آ کے
تب لڑکے کہ جب تیغ کوئی ہاتھ اٹھائے
راضی ہوں اگر جان مری صبر بتائے
کوئی مرے ناکامی نہ اُمت کو ہنسائے

۴۳
ارشاد کیا حسن نے اے لشکر سبحان
یہ کیا کروں قالب میں تڑپتی ہے مری جان
اے جان برادر میں ترے صدقہ تن کے قربان
لاکھوں سے لڑا ایک کہ ہے یہ بھی طریقہ

۴۴
بجلی سی ادھر اور ادھر ہوتی تھی پیدا
تلوار کو جھپکے سے لپکتے تھے جو ہر دم
اشتے میں ادھر سے وہ ادھر ہو گئی بیدار
تلوار کو جھپکا کہ یہ بولا کہ خبردار

۴۵
تنہے جو سواروں کے چپ و راست سے چمکے
دو بیچ بھی پرچۂ الماس سے چمکے

۴۶
بجلی کی طرح نیچے چل جاتے تھے دونوں
ہر صف کو قلم کر کے نکل جاتے تھے دونوں

۴۷
آن تیغوں سے سب فوج نے منہ پھیر لیا تھا
دو لاکھ کو دو بجلیوں نے گھیر لیا تھا

۴۸
جو سامنے ہی کاٹ کے اس فوج کی صف کو
پھیرا ادھر کی طرف جاتا ہوں تم بائیں طرف کو

۴۹
بجلی سی ادھر اور ادھر ہوتی تھی پیدا
ہر وقت الگ ہو کر نہایت ہی لڑائی
لاکھوں سے کہیں یہ کہ مری بات بجا ئی

۵۰
اک ٹھوکر سے دو ورنہ تھا ناموں کا نشاں بھی
ہوتی تھی فنا ایک ہی صف شکن دو میں
دونوں نظر آتے تھے نہ بجلی نہ کماں بھی

۵۱
دو لاکھ جو بجلی تھے تو ایک برق تھا دونوں
لاکھوں سے تھا اک ایک نہ جرأت میں سوا کم
ہارا اسے جو ادھر سے وہ ادھر ہو گیا پیہم
بجلی کا جو ادھر سے وہ ادھر ہو گیا پیہم

۵۲
تیزاب کا اس شعلۂ آتش میں اثر تھا
آنکھ اسکی جھپک کر جو گھلی خاک پہ سر تھا

۵۳
تکبیر کی ہر بار صدا دیجیو بھائی
گھر جاؤ تو بھائی کو بلا لیجیو بھائی

۵۴
کیا ذکر تھا حلقے میں انہیں فوج عدو کے
بجلی کی طرح نیچے چل جاتے تھے دونوں
ہر صف کو قلم کر کے نکل جاتے تھے دونوں

۵۵
آن تیغوں سے سب فوج نے منہ پھیر لیا تھا
دو لاکھ کو دو بجلیوں نے گھیر لیا تھا

۵۶
آیا جو مقابل کوئی اس سمت سے ہمراہ
تلوار میں اور ادھر سے بجلی سی ادھر ہو
بجلی سی ادھر اور ادھر ہوتی تھی پیدا

۵۷
تیزاب کا اس شعلۂ آتش میں اثر تھا
آنکھ اسکی جھپک کر جو گھلی خاک پہ سر تھا

۵۸
تکبیر کی ہر بار صدا دیجیو بھائی
گھر جاؤ تو بھائی کو بلا لیجیو بھائی

۵۹
آیا جو مقابل کوئی اس سمت سے ہمراہ
تلوار کو جھپکا کہ یہ بولا کہ خبردار
اشتے میں ادھر سے وہ ادھر ہو گئی بیدار
تلوار کو جھپکے سے لپکتے تھے جو ہر دم

۶۰
بجلی سی ادھر اور ادھر ہوتی تھی پیدا
ہر وقت الگ ہو کر نہایت ہی لڑائی
لاکھوں سے کہیں یہ کہ مری بات بجا ئی

۶۱
آیا جو مقابل کوئی تلوار اٹھا کر
دو کر دیا بیچ سے کمر تک پہ لا کر
خنجر کو لگایا مرد و زن پر تو پرے کر
پھر خط سے نکلنے نہ دیا تیغ دکھا کر

۶۲
قرطاس سا پیرزے تن سفاک ہوا تھا
سر سینے تلک مثل قلم چاک ہوا تھا

۶۳
تنہے جو سواروں کے چپ و راست سے چمکے
دو بیچ بھی پرچۂ الماس سے چمکے

۶۴
بجلی کی طرح نیچے چل جاتے تھے دونوں
ہر صف کو قلم کر کے نکل جاتے تھے دونوں

۶۵
آن تیغوں سے سب فوج نے منہ پھیر لیا تھا
دو لاکھ کو دو بجلیوں نے گھیر لیا تھا

۶۶
جو سامنے ہی کاٹ کے اس فوج کی صف کو
پھیرا ادھر کی طرف جاتا ہوں تم بائیں طرف کو

۶۷
بجلی سی ادھر اور ادھر ہوتی تھی پیدا
ہر وقت الگ ہو کر نہایت ہی لڑائی
لاکھوں سے کہیں یہ کہ مری بات بجا ئی

۶۸
اک ٹھوکر سے دو ورنہ تھا ناموں کا نشاں بھی
ہوتی تھی فنا ایک ہی صف شکن دو میں
دونوں نظر آتے تھے نہ بجلی نہ کماں بھی

۶۹
دو لاکھ جو بجلی تھے تو ایک برق تھا دونوں
لاکھوں سے تھا اک ایک نہ جرأت میں سوا کم
ہارا اسے جو ادھر سے وہ ادھر ہو گیا پیہم
بجلی کا جو ادھر سے وہ ادھر ہو گیا پیہم

۷۰
تیزاب کا اس شعلۂ آتش میں اثر تھا
آنکھ اسکی جھپک کر جو گھلی خاک پہ سر تھا

۷۱
تکبیر کی ہر بار صدا دیجیو بھائی
گھر جاؤ تو بھائی کو بلا لیجیو بھائی

۷۲
آیا جو مقابل کوئی اس سمت سے ہمراہ
تلوار کو جھپکا کہ یہ بولا کہ خبردار
اشتے میں ادھر سے وہ ادھر ہو گئی بیدار
تلوار کو جھپکے سے لپکتے تھے جو ہر دم

۷۳
بجلی سی ادھر اور ادھر ہوتی تھی پیدا
ہر وقت الگ ہو کر نہایت ہی لڑائی
لاکھوں سے کہیں یہ کہ مری بات بجا ئی

۷۴
اک ٹھوکر سے دو ورنہ تھا ناموں کا نشاں بھی
ہوتی تھی فنا ایک ہی صف شکن دو میں
دونوں نظر آتے تھے نہ بجلی نہ کماں بھی

۷۵
دو لاکھ جو بجلی تھے تو ایک برق تھا دونوں
لاکھوں سے تھا اک ایک نہ جرأت میں سوا کم
ہارا اسے جو ادھر سے وہ ادھر ہو گیا پیہم
بجلی کا جو ادھر سے وہ ادھر ہو گیا پیہم

۷۶
تیزاب کا اس شعلۂ آتش میں اثر تھا
آنکھ اسکی جھپک کر جو گھلی خاک پہ سر تھا

۷۷
تکبیر کی ہر بار صدا دیجیو بھائی
گھر جاؤ تو بھائی کو بلا لیجیو بھائی

۷۸
آیا جو مقابل کوئی اس سمت سے ہمراہ
تلوار کو جھپکا کہ یہ بولا کہ خبردار
اشتے میں ادھر سے وہ ادھر ہو گئی بیدار
تلوار کو جھپکے سے لپکتے تھے جو ہر دم

۷۹
بجلی سی ادھر اور ادھر ہوتی تھی پیدا
ہر وقت الگ ہو کر نہایت ہی لڑائی
لاکھوں سے کہیں یہ کہ مری بات بجا ئی

۸۰
اک ٹھوکر سے دو ورنہ تھا ناموں کا نشاں بھی
ہوتی تھی فنا ایک ہی صف شکن دو میں
دونوں نظر آتے تھے نہ بجلی نہ کماں بھی

۸۱
دو لاکھ جو بجلی تھے تو ایک برق تھا دونوں
لاکھوں سے تھا اک ایک نہ جرأت میں سوا کم
ہارا اسے جو ادھر سے وہ ادھر ہو گیا پیہم
بجلی کا جو ادھر سے وہ ادھر ہو گیا پیہم

۸۲
تیزاب کا اس شعلۂ آتش میں اثر تھا
آنکھ اسکی جھپک کر جو گھلی خاک پہ سر تھا

۸۳
تکبیر کی ہر بار صدا دیجیو بھائی
گھر جاؤ تو بھائی کو بلا لیجیو بھائی

۸۴
آیا جو مقابل کوئی اس سمت سے ہمراہ
تلوار کو جھپکا کہ یہ بولا کہ خبردار
اشتے میں ادھر سے وہ ادھر ہو گئی بیدار
تلوار کو جھپکے سے لپکتے تھے جو ہر دم

۸۵
بجلی سی ادھر اور ادھر ہوتی تھی پیدا
ہر وقت الگ ہو کر نہایت ہی لڑائی
لاکھوں سے کہیں یہ کہ مری بات بجا ئی

۸۶
اک ٹھوکر سے دو ورنہ تھا ناموں کا نشاں بھی
ہوتی تھی فنا ایک ہی صف شکن دو میں
دونوں نظر آتے تھے نہ بجلی نہ کماں بھی

۸۷
دو لاکھ جو بجلی تھے تو ایک برق تھا دونوں
لاکھوں سے تھا اک ایک نہ جرأت میں سوا کم
ہارا اسے جو ادھر سے وہ ادھر ہو گیا پیہم
بجلی کا جو ادھر سے وہ ادھر ہو گیا پیہم

۸۸
تیزاب کا اس شعلۂ آتش میں اثر تھا
آنکھ اسکی جھپک کر جو گھلی خاک پہ سر تھا

۸۹
تکبیر کی ہر بار صدا دیجیو بھائی
گھر جاؤ تو بھائی کو بلا لیجیو بھائی

۹۰
آیا جو مقابل کوئی اس سمت سے ہمراہ
تلوار کو جھپکا کہ یہ بولا کہ خبردار
اشتے میں ادھر سے وہ ادھر ہو گئی بیدار
تلوار کو جھپکے سے لپکتے تھے جو ہر دم

۹۱
بجلی سی ادھر اور ادھر ہوتی تھی پیدا
ہر وقت الگ ہو کر نہایت ہی لڑائی
لاکھوں سے کہیں یہ کہ مری بات بجا ئی

۹۲
اک ٹھوکر سے دو ورنہ تھا ناموں کا نشاں بھی
ہوتی تھی فنا ایک ہی صف شکن دو میں
دونوں نظر آتے تھے نہ بجلی نہ کماں بھی

۹۳
دو لاکھ جو بجلی تھے تو ایک برق تھا دونوں
لاکھوں سے تھا اک ایک نہ جرأت میں سوا کم
ہارا اسے جو ادھر سے وہ ادھر ہو گیا پیہم
بجلی کا جو ادھر سے وہ ادھر ہو گیا پیہم

۹۴
تیزاب کا اس شعلۂ آتش میں اثر تھا
آنکھ اسکی جھپک کر جو گھلی خاک پہ سر تھا

۹۵
تکبیر کی ہر بار صدا دیجیو بھائی
گھر جاؤ تو بھائی کو بلا لیجیو بھائی

۹۶
آیا جو مقابل کوئی اس سمت سے ہمراہ
تلوار کو جھپکا کہ یہ بولا کہ خبردار
اشتے میں ادھر سے وہ ادھر ہو گئی بیدار
تلوار کو جھپکے سے لپکتے تھے جو ہر دم

۹۷
بجلی سی ادھر اور ادھر ہوتی تھی پیدا
ہر وقت الگ ہو کر نہایت ہی لڑائی
لاکھوں سے کہیں یہ کہ مری بات بجا ئی

۹۸
اک ٹھوکر سے دو ورنہ تھا ناموں کا نشاں بھی
ہوتی تھی فنا ایک ہی صف شکن دو میں
دونوں نظر آتے تھے نہ بجلی نہ کماں بھی

۹۹
دو لاکھ جو بجلی تھے تو ایک برق تھا دونوں
لاکھوں سے تھا اک ایک نہ جرأت میں سوا کم
ہارا اسے جو ادھر سے وہ ادھر ہو گیا پیہم
بجلی کا جو ادھر سے وہ ادھر ہو گیا پیہم

۱۰۰
تیزاب کا اس شعلۂ آتش میں اثر تھا
آنکھ اسکی جھپک کر جو گھلی خاک پہ سر تھا

۶۴
کیا عرش الٰہی پہ جگہ آج ملی ہی
کاندھے پہ نبی کے ہین معراج ملی ہی

۶۵
کرکے شہ دیں حق نے فضا کی ہی دو رنگین
جن خانہ زینوں پہ ہوئے کشتی کی ہی دو رنگین
خونین ہین دو رکعت اولیٰ دو رکعت کی ہی دو رنگین

۶۶
نوکر تھے نبی کے شہ والا کے ہوئے ہین
سب بیکسی کے ساتھی غم آرا کے ہوئے ہین
کنبہ تھا جو شہ کا وہ سب اعدا کے ہوئے ہین

۶۷
کیا ہی شہ والا کی جو ہوا ہی سو ہوا ہی
ہر ظلم ہر اک جور ہر اک ہی سو ہوا ہی
ہر ظلم ہر اک جور ہر اک ہی سو ہوا ہی

۶۸
آتے ہین زبان پر وہی جو کلمہ حق ہین
ہم مصحف ناطق کے صحیفے کے ورق ہین
اس روز سے اب تک کلمہ پڑھتے ہین جنات

۶۹
یوسف کو کنوئین سے یہ یعقوب نے پایا
یعقوب کو یوسف نے شہ یثرب سے بچایا
ابراہیم خلیل آتش نمرود سے بچایا

۷۰
کونین مین ہی آج تلک شور ہمارا
خیبر کا در اکھڑا تو کھلا زور ہمارا
مانا صبر مین اور زہد مین مریم سے زیادہ

۷۱
عزیٰ کا سر نحس و نجس لات سے توڑا
در کفر کا خالق کی عنایات سے توڑا
اسلام کی قوت کو سر اکرد یا نے

۷۲
عالم کو بلا کار خدا کرکے دیا نے
دم مین حق و باطل کو جدا کرکے دیا نے
قبضہ کو ید اللہ کے ہاتھ کرکے دیا نے

۷۳
ہر ایک کی قوت کا اسد اللہ نے مانا
جس شیر کی تلوار کو سب خلق نے مانا
دارا و دہم و جم کی شجاعت کو سکندر نے مانا

۷۴
ہر ظلم ہر اک جور ہر اک ہی سو ہوا ہی
کنبہ تھا جو شہ کا وہ سب اعدا کے ہوئے ہین
ہر ظلم ہر اک جور ہر اک ہی سو ہوا ہی

۷۵
نیزہ کا اگر کام ہو ہر بار ہین بے بار
وان کو ویٹ تیغ کا کرکے ہین بہادر
انسان کا تو کیا ذکر ہی جن ہو گئے ہین جان
جب لڑنے پہ آئے وہ تو کیا سب کے ہین سردار

۷۶
دیر آئے کہ مسکن تھا بہت دور ہمارا
آدم سے جو پہلے تھا وہ ہی نور ہمارا
امت پہ کرور رحم ہی حکم شہ دین ہی

۷۷
مشہور ہی فطرس پہ جو احسان کیا ہی
مشکل کو فرشتون کی بھی آسان کیا ہی
ناچار ہین سبقت کا ہمین حکم نہین ہی

۷۸
وہ کون سا لشکر تھا کہ جسے زیر نہ کیا
کفار مخالف ہین کہ تیغون سے نہ کھائی
لاصبر ہی احد والون کو قوت ہی وہ دی ہی
احد بدر کی بھی شجاعت پہ روشن ہی وہ حالی

۵۵

ہان حضرتِ بزرگ کے چلن بھول جانا
یکبارگی ہو جیسے کسی سے سخن بھول جانا
آداب و تمیز و شرم و سخن بھول جانا
جو بیٹیوں نے کہا وہ سخن بھول جانا

۵۶

گھوڑوں کی پشت سے وہ شہ کا اتر پڑنا
غل تھا یہ بیچ راہ میں لشکر کا رک گیا
خیمہ ایک سے دو سو طنابوں میں تن گیا
پیدا ہوا ہر ایک طرف سلسلہ نیا

۵۷

وہ کتے تھے جرأت تو خداداد ہے انسان
ان گیسوؤں میں نکہتِ مشک تتری ہے
تشویش نہ کیجے نہیں سب یاد ہے انسان
سنبل کو بھی گلزار میں شوریدہ سری ہے

۵۸

گھوڑوں کی پشت سے وہ شہ کا اتر پڑنا
غل تھا یہ بیچ راہ میں لشکر کا رک گیا
خیمہ ایک سے دو سو طنابوں میں تن گیا
پیدا ہوا ہر ایک طرف سلسلہ نیا

۵۹

پیشانیاں روشن ہیں ستاروں سے زیادہ
خم ابروؤں کے نشہ میں ہیں خمخانہ سے زیادہ
مجروں کے نشانوں پہ ہے تلوار سے زیادہ
کلغی کی ہے توقیر سپر سے زیادہ

۶۰

پیچھے نہ ہٹو گویہ جوانمرد بڑے ہیں
دو طفل کہیں لاکھ سواروں سے لڑے ہیں

۶۱

رہوار کو تیزی تھی چلنے میں صبا پر
آفت میں غزالوں کو گرفتار کیا تھا
دو چاند کے ٹکڑے نظر آتے تھے ہوا پر
نرگس کو انھیں آنکھوں نے بیمار کیا تھا

۶۲

کلغی کی ہے جہاں تیغ وہاں کھیت پڑے ہیں
چھوٹے ہیں جو اس گھر کے وہ تم سب سے بڑے ہیں

۶۳

گھوڑے تھے کہ وہ کوہ کی چوٹی پہ ہوا تھا
ہر گام پہ تھا معرکہ ہر گام پہ غل تھا
ہر سم سے زمیں پر شررِ برق جدا تھا
ہر ٹاپ پہ اک چشمۂ خورشید بنا تھا

۶۴

لاشوں ہی سے میدانِ وفا پاٹ دیے ہیں
اک ضرب میں جبریل کے پر کاٹ دیے ہیں

۴۴۸

بچھڑے ہوئے کیا چاہتے ہیں ملنے سے پیارو
ممکن ہو تو ہم لوگ ملیں اور وہ ملا کر
فرمان گئی ہے یہ امامت ہوئی تکرار
محمود و ایاز کی کہی ایک ہے سرکار

بھائی کی مصیبت میں مدد کرتے ہیں بھائی
ناداروں کا ہادی یہ نہیں رد کرتے ہیں بھائی

۴۴۹

اک دل ہے اور اس میں کسک بھائی جان کی
اب خود وہ صبر ہیں کہ جگر کھا کے رہ گئے
روکے کسی سے خشک جگر جا رہا ہو جیسے

کچھ غم نہیں گو راہِ عدم خوف کی جا ہے
پیچھے جو رہے جاتے ہیں اُنکا بھی خدا ہے

۴۵۰

بھائی کی بہن بھی ہے بہن بھائی کی مادر
چھوٹے کو کریم الدین تھے گویا علی اکبر
چھوٹے کسی بھوکے کو کیا صبر نے باہر
جاتا ہے جہاں کہہ کے نواسے پہ نثار علی اصغر

لازم نہیں وہ بات کہ مان جس میں خفا ہو
صدقہ تمھیں دیتی ہوں کہ رد انکی بلا ہو

۴۵۱

آفاق میں عزت رہے محتاج غنی ہو
وہ بات نہ کیجے کہ مری دل شکنی ہو
میدان میں شجاعت پہ رکھا ہاتھ کہ پیش
ناموس سے بہتر نہ ہو کچھ خواہر و دختر

گھر باپ کا ویران کیے جاتے ہو پیارو
زینت مرے لشکر کی لیے جاتے ہو پیارو

۴۵۲

آنکھوں کے تلے بہن یہ غلطاں نہ کیجیو
ہمراہ ہیں بی بی کے کہ ہیں ساتھ کے پیش
ہمراہ کیے جاتے ہیں بچے کہ پس و پیش
ہے آپ کو اس لاش پہ ہونا نثر و پیش

لاش آئے جو رن سے تو نہ دم مارو یا آماں
گہوارۂ اصغر پہ ہمیں وار یو آماں

۴۵۳

ہے ہے یہ مصیبت ہو مرے بھائی پہ صابر
فرمایا کہ بہن صبر ہیں ہوں صبر کو صابر
اچھا یہ کہو بی بی کو بھی کچھ ہیں سمجھاتے
بچوں کو نہ بچوں کا خدا حافظ و یاور

منظور یہ تھا ہوں نہ جدا ساتھ سے میرے
دو اور جواہر یہ چلے ہاتھ سے میرے

۴۵۴

کیا دل تھا نہ روتی تھی نہ گھبراتی تھی زینب
سمجھاتی ہوئی ساتھ چلی جاتی تھی زینب
دو روز کے پیاسو تمھیں اللہ کو سونپا
حیدر کے نواسو تمھیں اللہ کو سونپا

۳۷

بیٹوں کو بیبیوں کے حضور رخصت و دعا

جھک جھک کے جو سمجھاتی ہوئی آتی ہین زینبؑ
بیٹون کو رخصت کے لیے لاتی ہین زینبؑ

۳۸

بیٹون مین انھین آپنے محسوب کیا ہی
لونڈی نے تو دونون کو غلامی مین دیا ہی

۳۹

ہر بار مرے پانؤن پہ جھک جاتے تھے دونون
سمجھاتی ہین کیا خود مجھے سمجھاتے تھے دونون

۴۰

دونون کا بیبیون سے رخصت ہونا

تسمت سے یہ دونون رِ لحظہ پائے ہین تمنے
ہتھیار انھین کس لیے بندھوائے ہین تمنے

۴۱

اللہ سلامت مرے اس لال کو رکھے
دنیا مین خدا آپکے اقبال کو رکھے

۴۲

کچھ غم نہ کرین آپ یہ محتاج خوشی ہی
ان دونون کے مرنے کی مجھے آج خوشی ہی

۴۳

دونون کا میدان مین جانا

بیٹون کی محبت سے بیبی کانپ رہی ہی
نہر آئی نہ فرصت کبھی اتنی مری بیاہ

۴۴

قائم رہین مامون یہ دعا کرتے ہین دونون
سوتے مین بھی حضرت کا یہ دم بھرتے ہین دونون

۴۵

جو کچھ ہی مرے پاس وہ قربان ہی بھائی
دو بیٹے ہین اور ایک مرا جان ہی بھائی

۲۸

جلوہ بتول کا ہو کہ وہ کاظم کے ہوتے
میدان بیچ عابد زین العابدین ہوتے
سر بزم میں مرا نام ہوتے
بھتیجے کی طرح روئے اسلام ہوتے

پھر بیاہ ہو مہلت جو اجل ایکے برس دے
اللہ انھیں چھوٹی سی تلواروں میں جس دے

۲۹

وہ کیا دن ہو گا کیا ہو گی وہ ساعت پیارو
خلعت تن میں سجے آؤں میں بیوی تمہارو
عمامہ دیکھوں فرق پر زلفوں کو سنوارو
دولھا سا میاں تمکو بنا کے تو سنوارو

مختاری فرزند ید اللہ کا دن ہے
مہندی کی یہی شب ہے یہی بیاہ کا دن ہے

۳۰

اکبر انھیں مارے جو ہوئے وہ بیاہ کی بالی
آگے ہی سے جو بیاہ کے گھر لیجئے بھالی
تھوڑے ہی سے جو بھائی کا لگا لیجئے بھالی
سمجھا کریں گے بھی کوئی اب بیچ لالی

روئونگی مگر شاد بھی اس آن تو ہولوں
پروان چڑھے آؤ میں قربان تو ہولوں

۳۱

پھر کون کہے لینے کو دولہا کی بلائیں
پھر کون بنے نیگ کو ٹھکلیں نظر آئینگی تمہاری
اس وقت تو بیٹیوں کی بھی نت ہوں بلائیں
کر دیکھیو بابا کہیں قدموں پہ گری باری

ماں شاد تھی پر غم کے بھی پہلو نکل آئے
چاہا کہ نہ روؤں مگر آنسو نکل آئے

۳۲

کہتے تھے یہ اصغر سے کہ بھیا کے سوا کون
سب اہل حرم روئینگے بابا غم دلا کر
فرمائے گی کس کو بہو چھوٹی بہن اپنی
بھتیجے سے کہیو کہ چچی یاد کریں گی

سن لیں نہ کہیں شاہ یہ کیا ہوتا ہے لوگو
شادی میں کسی کی بھی کوئی روتا ہے لوگو

۳۳

جب سے یہ بھتیجی تمہیں بیاہ کر چلی گھر
سب بیبیاں کہتی تھیں کہ بی بی کی ہے خواہر
جس بی بی کے بھائی نہ ہو دنیا میں برادر
بیٹوں سے کہا شکر کرو تم کہ چچا گھر

صندوق سے آمان نہ ابھی لائیو سہرے
اب بیٹوں کے تابوت پہ بندھوائیو سہرے

۳۴

حق ہے مرا جھگڑا میں کیے بن نہ رہونگی
خوش ہو کہ خفا نیگ لیے بن نہ رہونگی

۳۵

بیاہ کا کیا ذکر کیا ہاں میں زبان نے
شاید یہ مرے بھائی کے ارمان نکالے
ایجاد ہو ایسی ہی مصیبت کے نرالے
میں باندھوں گی سہرا تو بندھیں گے سہرے

ہے ہے شہ والا کی کمر کھل گئی ہو گی
خدمت میں بہن آئی تو کیا کر گئی ہو گی

۳۶

بانو نے کہا کیا ہے جو ہو بیاہ کی باری
ہو لی میں بھی جاتی ہے بھتیجوں کی سواری
میدان کی طرف جاتی ہے بھتیجوں کی سواری
شادی نہیں ماتم ہے کہ روؤں گی سواری

فدیہ انھیں دیتی ہیں شہ کون و مکاں کا
کیا کہتی ہو تم بیاہ کہاں نیگ کہاں کا

۱۹

ایک بھائی اسے دوڑکے مدد کو بلائے
آکر دم سادگی کہ بھوکے کو اوائی کو بھی

شیرانہ رہے ایک دلیرانہ رہے ایک
جب بھیڑ پڑے ایک کا پروانہ رہے ایک

۲۰

چھاتی پہ گرے تیر تو ابرو پہ نہ بل آئے
چھاتی نہ ہو بہت سے پہ بھی کام جو چل جائے

لوگ ایسے ہی جانبازون کو روتے ہین جہان مین
شیرون کے پسر شیر ہی ہوتے ہین جہان مین

۲۱

جل جائے وہ گھر ایک صف جنگ سے جلائے
جیسی کی طرح ایک سے ایک آگے نکلے جائے

لشکر پہ چپ و راس چڑھے جائیو واری
روندے ہوئے اعدا کو بڑھے جائیو واری

۲۲

دیکھون تو پرے ازبر و زیر کرے دیا کے
دو حملون مین اس جنگ کو زیر کرے دیا کے

خون مین تمام اعدا کو تر کرے دیا کے
اک آن مین سب سینے کو بر کرے دیا کے

تقریر کرین ڈر کے تو تھرّ سند نہ ہونا
اعدا سے کسی بات مین تم بند نہ ہونا

۲۳

سرتن سے بہت کو نسے دلدار نے کاٹے
چار آئینہ کس شیر کی تلوار نے کاٹے

اعدا سے کہا تم نے کہ ہم جنگ کرین گے
جیتے نہ پھرین گے یہ قسم کھاتی ہون واری

۲۴

ہتھیار لگا لانے کا تو فن سیکھے ہو واری
اک آن مین لڑائی کا چلن سیکھے ہو واری

تقریر شنیدنی و زبن سیکھے ہو واری
جنگ آزمائی کا سخن سیکھے ہو واری

تقریر کرین ڈر کے تو تھرّ سند نہ ہونا
اعدا سے کسی بات مین تم بند نہ ہونا

۲۵

پانی کے لیے قبلۂ عالم سے پھرینگے
دیکھو یہ جواب اس کو کہ اس دم سے پھرینگے

سرکٹ کے تنون سے قدم شہ پہ گرینگے
پانی کے لیے قبلۂ عالم سے پھرینگے

۲۶

پانی جو پیا دودھ کی تھی دھار خبردار
کیون بھائی کا دودھ کیا تھا تلوار خبردار

دو روز کی جو تشنہ دہانی مین مزا ہی
یہ شہد مین لذت ہی نہ پانی مین مزا ہی

۲۷

دونون کی جو کی جنگ تو ہاتھون کی صفائی
خوش ہو کے یہ فرمانے لگی شاہ کی مائی

بیٹے تمہین بخشی ہی خدا نے یہ لڑائی
کم سن ہو بہت اسلیے سمجھاتی ہون واری

۱۱۰

کہتے تھے یہ کہ ہاتھ میں تلوار لیجئے
دشمن سے جب تک آپ کی ہو جنگ ہاتھ روکئے
ہم کو بھی ہے جہاد کی مطلق اجازت
ہم بھی ہیں ساتھ ساتھ ہمارا بھی وار ہے

کیا جانیے کس بات پہ یہ ہم سے خفا ہیں
ہمتو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ باپ کی جا ہیں

۱۱۱

ہمت کو کسی مشکل کو بھی مشکل نہیں سمجھے
شاید یہ ہمیں جنگ کے قابل نہیں سمجھے

۱۱۲

جانبازوں کے نزدیک نہیں راہِ عدم دور
نہ فوجِ ستم دور نہ یہ دور نہ ہم دور

مردوں کا دلیروں کا یہی کام ہے آسان
لڑیے جو اکیلے تو بڑا نام ہے آسان

۱۱۳

شہ کے قدم پاک پہ سر دیکے پھرینگے
یاران سے سر شمر و عمر لیکے پھرینگے

۱۱۴

جس کام کے تم ہو یہ اُسی کام کا دن ہے
کسطرح سے سبقت نہ کرو نام کا دن ہے

۱۱۵

اچھا ہمیں لاکھوں سے لڑنے کی نہ دو داد
پیچھے جو ہٹیں باپ کو تو جھاڑیں ہمیں اولاد
میدان سے بھاگے تو ہمیں ہیں نہ تمہارے
ہم کو یہ سزا دیجئے ہم ہیں جو گنہگار

۱۱۶

آپس کی عداوت کا یہ ہرگز نہ ہمیں پاس
جھگڑا ہمیں بھاتا ہی نہیں اور نہ ہیں پیاسے
ہوتے ہیں جو دشمن ہمیں اعدا سے ہمیں بیر
سرکار کے ہم چھوٹے ہیں سرکار ہے ہم پر

۱۱۷

باندھی ہے کمر دونوں ستمگاروں نے شہ پر
اک شمر پہ حملہ کرے اور ایک عمر پر

۱۱۸

کہتے تھے کہ ہم جب تک احمد نہ ہو غمخوار
اور فکرِ اسلام ہے پیہم ہمیں ہر بار
کہتے تھے رضا علی کی ہے ہم پہ عنایت
لڑتے تھے رضا علی کی ایک طرف سے ہے یہ کار

مشکل نہیں کچھ فوجِ دغا باز سے لڑنا
صدقے گئی تم بھی اُسی انداز سے لڑنا

۱۱۹

ہاں دیکھ لیا عون و محمد نے بھی تم کو
ہاں دیکھ لیا تم نے بھی اصغر کے علم کو
ہاں دیکھ لیا تم نے بھی اکبر کے سِتم کو
ہاں دیکھ لیا تم نے بھی عباس علم کو

میدان میں جرّی نام پہ دیتے ہیں سر اپنے
ایک ایک الگ لڑکے دکھادو ہنر اپنے

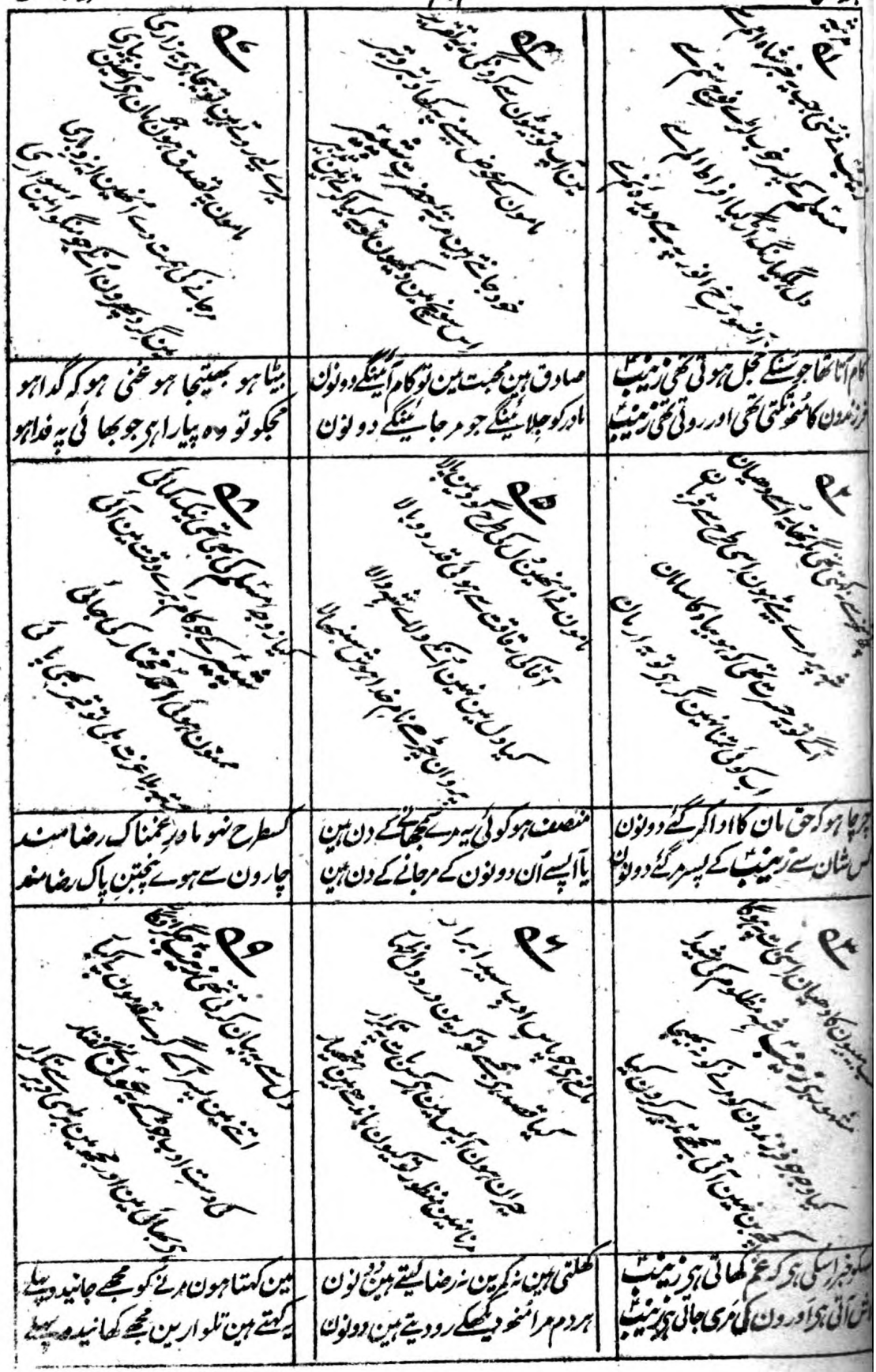

۱۷۶

بچے مرے قربان ہوے احسان خدا کا
اے بیبیو صدقہ ہی یہ شاہِ شہدا کا

۱۷۷

آنکھیں جو ہوئین صدقے گئی اتنا نہین سوتے
اسطرح تو جاگے ہوے دولھا نہین ہوتے

۱۷۸

ہی ہی چمنِ دہر مین پھولے نہ پھلے تم
جب فصلِ بہاری کے دن آئے تو چلے تم

۱۷۹

گر ضبط اسی طرح سے فرمائینگی زینب
یہ ماتم اولاد ہی مرجائینگی زینب

۱۸۰

کیا خلق مین ہو سونے کا نقشا نہین ہوتا
ایسا تو کوئی نیند کا ماتا نہین ہوتا

۱۸۱

جیتی ہی وہ ماں جسکے گذر جانے کے دن تھے
یہ بیاہ کی راتین تھین کہ مرجانے کے دن تھے

۱۸۲

زخمی ہوے شبیر تو جان اپنی مین دونگی
اچھا مین تمھین دونون سے ماجائے کو لونگی

۱۸۳

دنیا کو نہ دیکھا کہ اجل آ گئی بچو
ہی ہی یہ تمھین کسکی نظر کھا گئی بچو

۱۸۴

افسردہ نہو غنچۂ امید کھلیگا
کھلجائینگی آنکھین وہ صلہ بچو ملیگا

۱۶۳
ہاں دیکھ لے اے بہن دلِ بے تاب کو ذرا
چھوٹے ہوئے ہیں ہوش سے اصحاب کو ذرا
بابا پہ جو حضور کے ہیں بیچ کو ذرا

۱۶۴
لو چاک گریبان کیے آتے ہیں شبّر
معصوموں کے لاشوں کو لیے آتے ہیں شبّر

۱۶۵
موت آئے کہ داغوں سے دل اب گیا زینبؑ
دونوں یہ نہیں مر گئے ہیں مر گیا زینبؑ

۱۶۲
مشتاق تھے تم سیدِ ذیجاہ کو دیکھو
مرتے ہوئے دیدارِ شہنشاہ کو دیکھو

۱۶۳
فرمایا کہ لو لختِ جگر آئے تمہارے
لو دودھ انھیں بخشو پسر آئے تمہارے

۱۶۴
سمجھے کہ گرفتارِ ستم آج ہے مامون
وہ جانتے تھے پانی کو محتاج ہے مامون

۱۶۱
ہم دونوں غلاموں کا نہ غم کھائیو بھائی
سر پیٹیں جو اماں انھیں سمجھائیو بھائی

۱۶۲
دونوں نے کہا ہوں کہ اوس شاہ کے دلدار
شبّر سے یہ کہتے تھے ہوئے غم سے گرفتار

۱۶۳
سیدانیوں کے لیے آتے ہیں شبّر
لاشوں کو لیے آتے ہیں شبّر

۱۶۴
ہوتی ہے بہت تشنہ دہانی جو ہماری
ہے کیا ہمیں اس بات کی بھی شاہ کو خواری

۱۶۵
بس ہو گئے آثار غریبانہ ہمارے
ہیں ہونٹ کھلے جاتے ہیں تالو میں ہیں چھالے

۱۶۶
فرمایا دل اِن دونوں سے واللہ خوشی ہے
میں اِن سے خوشی ہوں مرا اللہ خوشی ہے

۱۶۵
پھر کی نہ کوئی بات سفر کر گئے دونوں
آنسو تھے رواں آنکھوں سے اور مر گئے دونوں

۱۶۶
کانپے جو قدم گر کے سنبھلنے لگی زینبؑ
منھ خون بھرے چہروں سے ملنے لگی زینبؑ

۱۵۴

جو پاس ہی جسکے وہ عطائے شہ دین ہی
کہدے مرے مانجائے کا حق کس پہ نہین ہی

۱۵۵

لوٹا ہی فلک بہت شہنشاہ نجف پر
زینب کو چلو لیکے بس اب ماتمی صف پر

۱۵۶

اب خلد مین داوی کے قریبی جائینگے دونون
کیا پیٹنے رونے سے چلے جائینگے دونون

۱۵۷

کیون رووٹون مین دنیا مین جو دلبند نہین ہین
کیا اکبر و اصغر مرے فرزند نہین ہین

۱۵۸

زینب کی طرف دیکھکے یہ کہتے تھے برادر
ہی ہی نہ کرو صاحبو پھر جائینگے شبیر
پھر کون ہی زینب کا جو پھر جائینگے شبیر

۱۵۹

کس عمر مین ہستی کا چمن چھوڑ رہے تھے
گودی کے پلے خاک پہ دم توڑ رہے تھے

۱۶۰

پامالی کو ان دونون کی اسوار بڑھینگے
بچون کے سراب کٹکے نشانون پہ چڑھینگے

۱۶۱

قائم رہے اقبال محمد کے خلف کا
بس نام بھرے گھر مین نہ لو ماتمی صف کا

۱۶۲

پھٹتا تھا جگر آنکھ سے کھل سکتی تھی غش سے
ہونٹون پہ زبانین نکل آئی تھین عطش سے

۱۴۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۴۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۵۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۵۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۵۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۵۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۳۶
دو بچے بچے تھے ماں کے سوا اور دن نہ تھا
دم بھر میں بیاہ دن کو یہ بالکل اتر گیا
جیتے رہیں یہ بیچ بچاؤ اور دھرا دیا
جان آگئی جب بھائی کو بھائی نظر آیا

۱۳۷
کہتا تھا بڑا بھائی بن سے چھوٹے سے کلام
ہے خیمہ جلا بانو کو بھی بانو سے کیا کام
اب جلد چلو سے دو تو نہ کاہیں ہم شام
خیمے کو ہوئی آگ بھی آجائیگا بانو نام

۱۳۸
دو بچے بچے تھے جو نیزے کے تلے سے
اک بھائی لپٹ جاتا تھا بھائی کے گلے سے
آنکھیں تو ستمگاروں کی تیغوں سے لڑی ہیں
چپکے رہو اماں درِ خیمہ پہ کھڑی ہیں

۱۳۹
جنگل میں جو یہ بیبیاں نہیں ہیں تو کچھ نہیں
ہم بھی اگر جیتے رہے پھر اہل جنگ سے
خون سر کا بہا منہ پہ تو گھبرا گئے دونوں
دو لاکھ کی تیغوں کے تلے آگئے دونوں

۱۴۰
بچوں کو بھائی سے جو ہوا پیار دیکھنا
بچے کی بھائی کی الفت کا اور اثر تھا بھائی
ہمدرد بھائی کا تھا بھائی
تم سا نہیں صفدر کوئی واللہ برادر
کیا خوب لڑے سلک اللہ برادر

۱۴۱
اس نہر کا پانی تو پیو اے شہ دیں چل کے
یہ سن کے کہا بانو نے کیا بات ہے بی بی
ہیں بارہ برس بعد میں بالغوں کی ابھی عمر
بچوں سے نہیں کام کچھ اس وقت ہے بی بی

۱۴۲
دیکھو نہ ادھر پیاس سے گویا کہ تعب ہے
اماں ہمیں گر دودھ نہ بخشیں تو غضب ہے
کیونکر متحمل ہو دل اس رنج و محن کا
گھر لٹتا ہے بھائی مری ناداریں کا

۱۴۳
ہم لوگ محق کیا نہیں اس آب رواں کے
تالو میں خلش ہوتی ہے کانٹوں سے زباں کے
دریا کو بھی دیکھینگے نہ اب آنکھ اٹھا کے
پیتے بھی تو پہلے شہ والا کو پلا کے

۱۴۴
تازہ ہیں دو پھول ہیں جعفر کے چمن کے
مرجائیگا باپ انکی خبر سنکے وطن سے

۱۲۹
دن سے بڑھے کان سے کیچل آئے
چوٹی کو دکھلاتے ہوئے جوہر نکل آئے
چار آئینہ میں تیر کی باہر نکل آئے
صابون سے دو تار برابر نکل آئے

۱۳۰
تھوڑے تھے بھالا کبھی بان کبھی آن
بجلی میں تو پھر تے تھے بگولوں میں تھے طوفان
بان تھے جو سکتے تو اڑا دیتے تھے پیکان
بجلی تھے کسی جا تو کہیں آب رواں تھے

۱۳۱
کے اب تھے دو دن سے پیادے رکاب کے
ارمان تھا کسی کو نہ بھالے کی آب کے
نکلا کسی کے منہ سے نہ کلمہ عتاب کے
نخچیر تھے سب واسطے اک بوتراب کے

۱۳۲
شیروں نے جو مارا ابھی تو رو داروں کو مارا
جب آنکھ ملی چن کے نمو داروں کو مارا

۱۲۸
اب کے نیچے کسے جھکتے نہیں دیکھا
لی کو بڈھے پانی میں رکتے نہیں دیکھا

۱۲۹
دستانے کہیں تھے کہیں ساعد میں تھا بکتر
جبغے اُن دونوں کے اٹھتے تھے برابر
خفتان خوف سے دلاوروں میں چھپا تھا تھر تھر

۱۳۰
ہو سکتی تھی بجلی سے بسرعت نہ ہرن سے
جھونکے تھے ہوا کے کہ نکلی جاتے تھے سن سے

۱۳۱
دس بیس جو مر جاتے تھے تالوں سے کچل کے
بڑھ سکتا نہ تھا اک بھی احاطہ سے اجل کے

۱۳۲
بیدست تھے علموں کو جو بیدین لیے تھے
بچوں نے جو انون کے نشان چھین لیے تھے

۱۲۸
ے الحین طاقت یہ نہ تھی پیر و جوان کی
درت نظر آنے لگی تیغ دو زبان کی

۱۲۹
سرداروں کے سر تن سے جدا کر کے پھرے وہ
دربار میں اک حشر بپا کر کے پھرے وہ

۱۳۰
اُلٹی ہوئی صف دیکھ کے ہنس دیتا تھا بھائی
بھائی کی طرف دیکھ کے ہنس دیتا تھا بھائی

۱۳۱
نکجا فرس تیز قدم ہو گئے دونوں
جب بھیڑ بڑی کچھ تو بہم ہو گئے دونوں

۱۳۲
شیروں کی طرح نیچ پہ جھلتے تھے دلاور
اعدا کے رسالوں کو بھگاتے تھے دلاور
دریا کی طرح موج میں آتے تھے دلاور

۱۲۸
ارمان سے بڑھے کان سے کیچل آئے
چوٹی کو دکھلاتے ہوئے جوہر نکل آئے
چار آئینہ میں تیر کی باہر نکل آئے
صابون سے دو تار برابر نکل آئے

۱۲۹
تھوڑے تھے بھالا کبھی بان کبھی آن
بجلی میں تو پھر تے تھے بگولوں میں تھے طوفان
بان تھے جو سکتے تو اڑا دیتے تھے پیکان
بجلی تھے کسی جا تو کہیں آب رواں تھے

۱۳۰
کے اب تھے دو دن سے پیادے رکاب کے
ارمان تھا کسی کو نہ بھالے کی آب کے
نکلا کسی کے منہ سے نہ کلمہ عتاب کے
نخچیر تھے سب واسطے اک بوتراب کے

۱۳۱
شیروں نے جو مارا ابھی تو رو داروں کو مارا
جب آنکھ ملی چن کے نمو داروں کو مارا

۱۲۸
اب کے نیچے کسے جھکتے نہیں دیکھا
لی کو بڈھے پانی میں رکتے نہیں دیکھا

۱۲۹
دستانے کہیں تھے کہیں ساعد میں تھا بکتر
جبغے اُن دونوں کے اٹھتے تھے برابر
خفتان خوف سے دلاوروں میں چھپا تھا تھر تھر

۱۳۰
ہو سکتی تھی بجلی سے بسرعت نہ ہرن سے
جھونکے تھے ہوا کے کہ نکلی جاتے تھے سن سے

۱۳۱
دس بیس جو مر جاتے تھے تالوں سے کچل کے
بڑھ سکتا نہ تھا اک بھی احاطہ سے اجل کے

۱۳۲
بیدست تھے علموں کو جو بیدین لیے تھے
بچوں نے جو انون کے نشان چھین لیے تھے

۱۲۸
ے الحین طاقت یہ نہ تھی پیر و جوان کی
درت نظر آنے لگی تیغ دو زبان کی

۱۲۹
سرداروں کے سر تن سے جدا کر کے پھرے وہ
دربار میں اک حشر بپا کر کے پھرے وہ

۱۳۰
اُلٹی ہوئی صف دیکھ کے ہنس دیتا تھا بھائی
بھائی کی طرف دیکھ کے ہنس دیتا تھا بھائی

۱۳۱
نکجا فرس تیز قدم ہو گئے دونوں
جب بھیڑ بڑی کچھ تو بہم ہو گئے دونوں

۱۳۲
شیروں کی طرح نیچ پہ جھلتے تھے دلاور
اعدا کے رسالوں کو بھگاتے تھے دلاور
دریا کی طرح موج میں آتے تھے دلاور

مطبوعہ منشی نولکشور لکھنؤ

۱۱۸
انکھیاں نسب میں جعفر طیار کا پسر
سب پڑھتے تھے کلام علی صاحب اسلام
بیٹا جو پڑھے نام علی کیسے وہ گلام
دل کیا ہے تیغ حرب کا دریا ہے صبر کا

جعفر کا جو کچھ ذکر کیا بعد علی کے
مجرے کو علم جھک گئے سب فرط خوشی کے

۱۱۹
آنکھیں بند کئے تھے شہ دیں حضرت شبیر
دیکھے پہ اور ہر جو کی پھیلے تھے نظر تیر
ہر وقت تھا بھالوں کے چھیدنے کا تصور
ہتھیار علم کیجیے اب کس سے ہے تاخیر

کہیے تو جدا ہو کے ستمگاروں پہ جائیں
اسواروں پہ ہم آپ کے غداروں پہ جائیں

۱۲۰
فرمایا بڑے بھائی سے ہے سنسکرت میں بھالا
تم جان ہو دشمن کی ہے ہر وقت بھالا
بھالے کی مری آن ہے بھالے کی مری شان
کر دیتے ہیں سر کوبی سے بھالے کی ہوا دان

بازو ہوں قوی ہاتھ سے گر ہاتھ نہ چھوٹے
سر تن سے اتر جائے مگر ساتھ نہ چھوٹے

۱۲۱
تلواروں میں تن تن کے چلو جیسا کہ میں نے
ان بچھوؤں سے ہاتھوں کا ہنر دیکھا ہے تم نے
ہم سینہ سپر تم پہ ہوں تم ہم کو بچاؤ
ہم تیر ہیں تم ترکش جرار بنو بھائی

ہم شیروں پہ رستم کا بھی منھ پڑ نہ سکیگا
جب دو ہوئے اک دل تو کوئی لڑ نہ سکیگا

۱۲۲
ہوتے تھے ادھر پیچ دھرے جاتے تھے دونوں
جس ہاتھ پہ بھالا تھا اسی ہاتھ پہ تھا خون
گر ہاتھ پہ بھالا کبھی تلوار پہ آیا
خالی نہ پھرا جب سے گئے خون میں ڈوبے

ہر نیچہ بجلی تھا ستمگاروں کے حق میں
ڈوبے ہوئے تھے دو مہ نو خون کی شفق میں

۱۲۳
آنکھوں میں تھا ہر ایک کی ہر وقت یہ نیزہ
بس گھنٹہ یہ نیزے دونوں نے برابر
دو بجلیاں کوندیں کہ لرزنے لگا لشکر
نیزوں کے نیستان میں دم بھر میں وہ نیزہ

برباد کیا رو میں سواروں کو دبا کے
رہوار بھی اسوار تھے گھوڑوں پہ ہوا کے

۱۲۴
اختر تھی نہ ڈوبے کسی خونخوار کی گردن
سر کھولا جھکے منھ تھکے تلوار کی گردن
دو چار کے منھ تھک گئے دو چار کی گردن
اسوار کا سر لے گیا رہوار کی گردن

دو نیچے بجلی سے گذرتے تھے کہ سر سے
آدھے ہوئے جاتے تھے لعین جان کے ڈر سے

۱۲۵
ان بچھوؤں سے تلوار کی تھے کاٹ سے صدما
تھیں کھنچی ہوئی ہاتھوں میں جو شمشیر سراسر
شمشیر جو اٹھتی تھی تو ہوتا تھا یہ منظر
تھے جانور آہن سب کاٹی دیکھنے والے

نازاں اپنے ہنر پر تھا شجاعان عرب کو
نیزوں کو قلم کر کے ندارد کیا سب کو

۱۲۶
دو بھوؤں سی تھیں تیغ کی تیغا میں نظر آئی
معمور کمر ہاتھوں کی کرامت نظر آئی
کرنے کی ہر اک کے علامت نظر آئی
رو ہے کی سپر بھی نہ سلامت نظر آئی

بیوجہ نہ پھر جاتے تھے منھ اہل جفا کے
دریا کے تھپیڑے تھے طمانچے تھے قضا کے

۱۰۹
یہ کہہ کے بڑھے آگے جو ہمشیر کے ہمشیر
ان دونوں کا منھ دیکھ کے رونے لگے شبیر
فرمایا بھرا آتا ہی مرا دیکھ کے ہمشیر
اچھا ہین رضا مند جو ہون بھوجی بھتیجی

۱۱۰
اور سیدۂ پاک نواسی ہی نبی کی
فیاض کی ہمشیر ہی بیٹی ہی سخی کی
ہمشیر ہی بھائی کی ہی بھتیجی ہی ولی کی
ناخن مین دلیرون کے سب انداز و ادا تھے
بچے تھے مگر بچۂ ضرغام خدا تھے

۱۱۱
پہنچے جو بھتیجے آخری بار کے ہمراہ
خورشید سے آگے ہے مہ نو بنے گا وہ ماہ
کی عرض فلک دیکھے گا یہ شبیر کا جاہ
مشہور ہے یہ بھی کہ بھتیجون پہ چچا ہون
مان ڈیوڑھی سے چلائی کہ رخصت ہو مبارک
سرکار شہنشاہ سے خلعت ہو مبارک

۱۱۲
میدان مین جب شاہ نے دو فوج کو دیکھا
گویا کہ یہ ہیں حضرت حیدر کے نواسے
خیمون پہ گرا ابر کا جھونکا سا تو برسے
یوسف سے فزون حسن گرانمایہ ہی انکا
یہ دھوپ بیابان مین نہین سایہ ہی انکا

۱۱۳
اور انسا کوئی غرب سے تا شرق نہین ہی
دو ٹکڑے ہین اک سیب کے کچھ فرق نہین ہی

۱۱۴
سلطان دو عالم نے جو یہ علم کیا واری
ہر دو ان پہ سے صدقے ہوئی اور دلھا کی سواری
لو دولھا سے لپٹی ہوئی ہون بیبیان ساری
صدقے گئی نیزون کو ہلاتے ہوئے جاؤ
شکلین مجھے پھر پھر کے دکھاتے ہوئے جاؤ

۱۱۵
ناخن مین جو شان انکی تھی دندان سے ظاہر
چھاتی سے لگائے تھے دو فرزند برابر
شمشاد سے قامت تھے دو فرزند برابر
کیا ہی شہ والا کے تھے دو فرزند برابر
دے کون جواب انکا کہ دم بند تھا سب کا
وان قافیہ تھا تنگ شجاعان عرب کا

۱۰۱

لاکھوں ہوں تو کیا ڈر ہے شجاعانِ عرب کو
اقبال سے آقا کے بھگا دیتے ہیں سب کو

۱۰۲

کون آنکھ ملا سکتا تھا شیروں سے عرب کے
جب کرتے تھے نعرے قدم اُٹھ جاتے تھے سب کے

۱۰۳

جی جائیں جو مولا ہیں مرنے کی رضا دیں
ایسا نہو قاسم کو حضور اذن عطا دیں

۱۰۴

حملوں سے اُلٹ دینگے پرے فوجِ عدو کے
بھوکے ہیں یہ زخموں کے پیاسے ہیں لہو کے

۱۰۵

لیں پہلے ہم ایک ایک کی جان اسپہ لڑی تھی
عقبیٰ کا جو سودا تھا تو قیمت بھی کڑی تھی

۱۰۶

شہ نے کہا یہ داغ تو وشوار ہی ہم پر
اُن دونوں نے سر رکھدیے ماموں کے قدم پر

۱۰۷

مقبول ہیں وہ جو مری امداد کرینگے
اس جنگ کو بھی لوگ بہت یاد کرینگے

۱۰۸

تھا حشر بپا تیغ زناں بہتی تھیں لہو کی
بچوں نے اُلٹ دی تھیں صفیں فوجِ عدو کی

۱۰۹

جھوٹے نہیں ہم آپ ابھی دیکھ لیں سب کے
آثار تو رضا کے ہیں مرنے کی شب سے

۹۱
ایک یک جوان زور و جگر کی کو سنوارے
بجھنے کے لگے بندھنے لگے ٹوٹے ہوئے تارے
درپیش سے ہر اک جگر افگار پہ آرے

۹۲
کم سن کئی لڑکوں کا جو اعدا سے ہوا سامنا
سوکھے ہوئے پتوں کی طرح کانپتے تھے سب
رو کے ہوئے بالوں کو وہ کھڑے کیے تھے سب

۹۳
ہتھیار جو باندھے تھے تو کیا تن پہ کھلے تھے
سب بیچ تو لوہے ہوئے مرنے پہ تلے تھے

۹۴
آئے جو وہ بیکس کے مقابل میں دلاور
اک شور ہوا فوج میں اور کانپ گئے سر
ہر ایک کی جانب سے ہوا نعرۂ حیدر

۹۵
دیکھا ان کو جو خورشید نے کیا ہو کے برافروز
اولاد کیا سر فلک ماہ حسین نے
کی دشت پہ اک حسرت سے نظر عرش بریں نے

۹۶
کھولا جو علم حیدر کرار کے نانے
لوے کی طرح نور دوں نسیم کے نانے
ہر دل کو اتارا فلک نیلوفری نے
پرچم جو کھلا کھولدیے بال پری نے

۹۷
آن تازہ نہالوں میں نمودار یہی تھے
اس گلشن بیکدرنگ کے مختار یہی تھے

۹۸
اللہ ری شوکت شرفا و نجبا کی
اسلام کا لشکر تھا کہ قدرت تھی خدا کی

۹۹
کی عرض کہ لڑنے کو شریر آتے ہیں مولا
کیا حکم ہے اب پیاسوں پہ تیر آتے ہیں مولا

۸۴
شبیر نے جا کے اصغر بے شیر کو اٹھایا
پیارے سے منہ پہ منہ رکھ کر پیار کو بلایا
عاشق کو مہر و الفت کی یاد کر کے رویا
جلدی سے ہاتھ خیمہ کے در پر کو بڑھایا

وہ اوج پر رتبہ یہ حشم اُسکے لیے ہے
زیب اُس سے علم کی ہے علم اُسکے لیے ہے

۸۵
بانو نے جو عباس دلاور کو بلایا
تسلیم کی اور گھر کا بھرم اُنکے تئیں پایا
کی عرض کہ قربان ادا کے تئیں جاؤں
مشکل میں تمہیں نے مجھے مشکل سے بچایا

ادنیٰ جو ابھی تھا اُسے اعلا کیا مولا
قطرے کو ترے فیض سے دریا کیا مولا

۸۶
سب بیٹے گئے صورتِ عباس دلاور
نازاں ہو اخو دار و اوج پہ ایک جا شہ
پہنے ہوئے تھا جیغہ و جوشن و مغفر
بیٹھا تھا بہ ہیبت اسد اللہ کا ہمنام

وہ پاؤں رکابوں کے لیے باعثِ فخر تھے
خورشید کے قدموں کے تلے دوشِ نوتھے

۸۷
جب آگئی تھی سنتے ہی اس خوشخبری کو
پنجہ بھی اشارے سے بلاتا تھا جری کو
سلطانِ دو عالم کی غلامی کے صلے ہیں
سب اوج یہ نعلین اُٹھانے سے ملے ہیں

ایک ایک جوان عربی رشکِ ملک تھا
اللہ کے لشکر کا علم سر بہ فلک تھا

۸۸
فرمایا کہ بھیا تمہیں بھائی کی قسم ہے
جلدی سے سوار اور کہیں جانا نہ تھمنا
حاضر ہو جو میں نام خدا کہہ کے بلاؤں
ارشاد کیا شب کو علم بھائی کو دینا

رکھیے اِسے کاندھے پہ یہ ہے آپکا عہدہ
لو بھائی مبارک ہو تمہیں باپ کا عہدہ

۸۹
ہر چند کہ ہے ہے کیا بہتیرا مگر بیبی
حضرت نے کہا راہ خدا میں ہے ضرر بھی
حاضر ہے اگر جان بھی کام آئے تو حاضر
ہاں بہن ہو تمہیں بیبیوں میں بار تمہارے

تھا دل میں جو کچھ وہ بخدا ہو نہیں سکتا
بھائی ترا حق مجھسے ادا ہو نہیں سکتا

۹۰
کیا فیض ہے اری تھا گذرتا نہ کسی راہ
طالع تھا اور دھر مہر انور تھا عیاں شاہ
تابندہ و خورشید تھی فوجِ شہ ذیجاہ
پرتو سے تجلی تھی کہ اللہ ری اللہ

بالا تھی چمک مہرِ منور کی چمک پر
ضو اُسکی زمین پر تھی ضیا اسکی فلک پر

شبیر نے نام اسپہ
شہ دیر پہ دیر و زیر
کر گاش سیاہ بود
دیبا اسم کہ کہ است
از شب دو زیر چہ دیز
بمعنی رنگ است ۱۲
سید فقیر حسن
۸۴ مہر کہ کہ دیم
خدا داد ہی کہ باشد
مؤدہ مسرت باشد
دلیل و دلیل ہا
بشارت دادن
صلہ بخشیدن
آرزو کردن
کہ بمعنی فرمودن
فرمان است ۱۲
منہ

۷۶

آنکھیں سے آنسوؤں کی طرف ایک سرد بھاری
دیکھو گی جس قدم تو زمین پر نکلے گی آری
جس موت سے بھاگی تھی اسی موت پہ واری
بے جان ہوئے بعد اُٹھائے تو اٹھائے
دیکھو جو مرو نگی بھی تو ناراض مرو نگی

۷۷

اعدا کو دم میں دم کی تباہی دکھاؤ گے
اجلال حسن شوکت شبیر دکھاؤ گے
جھپٹے کی طرح جوہر شمشیر دکھاؤ گے
خورشید امامت سے قرابت میں قریں ہو
تم شیر ہو شیروں کے حسینوں کے حسیں ہو

۷۸

خاقان کا رتبہ شہ دیں کا مقام ہے
ہاں غازیو یہ دشت دغا انتقام ہے
ہر حرف اک پیام ہے ہر لفظ نام ہے
یوں آئیو جوار آئینہ پہنے ہوئے بر میں
جس طرح علی بعد ظفر آئے تھے گھر میں

۷۹

دیکھو کسی کی ہو نہ خبردار خبردار
تیروں کے مینہ میں کاہلی سے جائے نہ کوئی وار
کھیلو یہ جان کھیل ہے کھیلو جو کھیل یار
تیروں کے سامنے سے ہٹے جو وہ ہے شکار
کھیلو یہ جان کھیل ہے کھیلو جو کھیل یار

۸۰

جب ہاتھ دونوں جنگ میں تلوار لے چکے
ہمراہ تھوڑے سے جو بچے تھے سوار لے چکے
جب ہمت علی سے سب اسلحہ کار لے چکے
پھر ذوالفقار حیدر کرار ہو غضنفر
جبریل آسماں سے ہوا زار ہو غضنفر

۸۱

تیروں سے جو انوں کے جگر توڑ کے آؤ
خیبر کی طرح کوفے کا در توڑ کے آؤ
وہ اور کسی سے نہ جھکینگے نہ جھکے ہیں
غربت میں نہ فرق آئے کہ سر بیچ چکے ہیں

۸۲

فتنے کی آندھیوں کی طرح جنگ جو چلے
بجلی کا اسد اللہ کے ہو جان پہ گلے
تیغوں میں وہ صفیں ہوں جو تیروں سے نہ ہلے
کوفے کو تہ و بالا کرو شام کو لیلو
کوفے کو تہ و بالا کرو شام کو لیلو

۸۳

دو اور جلا آئینۂ تیغ عرب کو
لو روم کو قبضے میں تو قابو میں حلب کو
جلدی ہے لڑائی کی ادھر فوج ستم کو
ارشاد جسے ہو وہ بڑھے لیکے علم کو

سلام

جو ارشاد ہو

گشتہ و گردد

دفتر ماتم کہنہ شد

دفتر ماتم کہنہ شد

سید انیس حسین

۶۴
زندگی کی جو ہو سکے قوت نہ رہے گا
نفس سے یہ کہیے گی وہ صاحب الوقتی
دونوں کو اشارے سے بلا لیتی ہے تیغ

۶۵
کچھ کہنا ہی سن لیں اسے فرصت انھیں گر ہو
عباسؑ نہ دیکھیں نہ شہِ دیں کو خبر ہو

۶۶
اس امر میں خاطر نہ کریں اور کسی کی
میں خوش ہوں بجا لائیں وصیت کے علی کی

۶۷
یہ کہتے ہی تھی نزع کے آغاز کی ہچکی
کچھ ٹوٹ سے جانے کی صدا آئی جگر میں
اس وقت میں ہو گوش نہ منصف کے خبردار

۶۸
دور روز سے بھائی پہ کھلا ظلم ستم کا
چھوٹے سے ہیں قدموں پہ جھکا دیتے ہیں سر کو
کھیل اس کو نہ سمجھو یہ ہے مشکل کا زمانہ

۶۹
آقا کی غلامی سے ہے عہدہ کو لی بھائی
چھوٹا سا ہے بھائی کا بھی اک چھوٹا سا لشکر
عاشق کا تو عاشق ہی ہے دل دار کا دلدار

۷۰
بگڑو گی گلہ گر کسی اسلوب کرو گے
عباسؑ سے کیا تم مجھے محجوب کرو گے

۷۱
جب دل ہوا ناراض تو فرزند کہاں کے
کس کام کے وہ لال جو کام آئے نہ ماں کے

۷۲
رخصت کے لیے تیغ و سپر باندھے ہوئے ہیں
ہم صبح سے مرنے پہ کمر باندھے ہوئے ہیں

۷۳
یہ وقت ہے امداد امامِ ازلی کا
دے چھوٹے سے ہاتھوں میں خدا زورِ علیؑ کا

۷۴
ہو عید مجھے گر ترے سر کو ہو سنانِ
ان صدقے گئی سر قلم شاہ پہ واروں

۷۵
یہ کہتے ہی گھبرا کے بلائیں کہ صدا دی
گھر لٹتا ہے میرا تمھیں منصب کی پڑی ہے

۷۶
دیکھو ابھی ہم دونوں سے ہو جاؤ گی بیزار
کچھ بھی نہیں نامردوں سے خدمتگار وفادار

۷۷
بچو تمھیں ایسا نہ سمجھتی تھی میں زنہار
کیا باتیں ابھی بھائی کی بھاتیں نہیں تم کو

۷۸
ہرگز نہ ابھی کچھ شہِ ذیجاہ سے کہنا
کہنا بھی تو رخصت کے لیے شاہ سے کہنا

۷۹
ناکارہ ہوں پر ہاتھ میں تلوار ہے میری
ہے عہدہ کو لی بھائی سے بڑھ کر مجھے منصب

۸۰
مشکل ہے بہن بھائی کا ہو ساتھ جدا بھی
میدان میں زخمی ہوئے گر قاسمِ والا

۸۱
کیا دل میں تمھیں امر ہیں سلطانِ امم کے
دیکھو گی نہ پھر منھ مجھے گے پاس علم کے

۵۵

[illegible] حضرت کی مین خدمت گذاری
[illegible] میدان سے ابھی آئینگے بھوکی بھاری
وہ کہتی تھی مین بیکس و مظلوم کے واری
[illegible] ان نظر آتا ہے وہ تنہا کی ہمارے

[illegible] لڑائی نہین گر فوج شقی سے
[illegible] آپ سفارش مری کرتے تھے پھوپھی سے

۵۶

[illegible] کہ جلد آئے خدا خیر سے بیمار کی بیٹی
[illegible] کہون کہتے ہوئے بیٹے سے کہ مرنا ہے تجھے کل
[illegible] بیٹے کو جو بیمار ہو تو ماں کو ہے کل کیا
[illegible] پانی جو پیے بیٹا تو ماں کی ہے بھلائی

[illegible] جبار و کے مجھے یاد کریگی
[illegible] مین جو یہ فریاد کریگی

۵۷

[illegible] کی دعا بہر سکینہ کی ہے ہر آن
[illegible] کی تباہی کی خبر دیتے ہین حضرت
[illegible] ہی ہوس ہی یہ عجب دیدۂ حیرت
[illegible] مجھے ہمراہ گوارا نہین ہرگز

[illegible] آپکے جاؤنگی جو اس دار محن سے
[illegible] مری گردن تو نہ باندھے گا رسن سے

۵۸

[illegible] کی ان باتون پہ رونا تھا سبھون کا
ماتم مین کسی دل کو نہ تھا صبر کا یارا
حضرت کو بھی ضبط کی نہ تھی بیٹی کی گوارا
[illegible] بھی آنکھ سے گودے ہی نہارا

جسدم وہ چھٹی جیتے ہی جی مرگئے شبیہ
کس درد سے روتے ہوئے باہر گئے شبیہ

۵۹

[illegible] مطلع دوم
[illegible] اے امیر امم آیا ہے
[illegible] مین کہ بہتر ہون کہ ہون نیزون پہ سر آیا
[illegible] کہ سلام اسکا کہ ہے تیغ و سپر آیا
[illegible] دولت و اقبال و حشم سے علم آیا

جاتی تھی چمکنے مین ضیا عرش تلک اسکی
خورشید کو پنجے مین لیے تھی چمک اسکی

۶۰

[illegible] کہتے تھے فرزندان والا گہر اس کو
دیکھین یہ ہما سایہ فگن ہو کے کدھر اس کو
[illegible] نام پہ سب لاتے تھے لشکر
[illegible] دیتے تھے منہ سے جھپٹ کر

اک عشق ہے اس شیر سے سلطان امم کو
بھائی کو کبھی دیکھتے ہین گاہ علم کو

۶۱

[illegible] کہ پرشور کرے تھے یہ ہم
[illegible] علم لینے کو ماموں کے ہیں ہم
کیون بھائی علم لینے کو جاتے ہین ہیں ہم
[illegible] ہیں ہم آگاہ مرے عم

واقف ہین سبھی حیدر و جعفر کے شرف سے
حق پوچھو تو حقدار ہین ہم دونون طرف سے

۶۲

[illegible] بھی علمدار کی نانا بھی علمدار
[illegible] ہے بزرگون کے ہین منصب علمدار
کہتا تھا بڑا عرش کا ہے قبضہ مین نہار
[illegible] ہین بادشہ کونین و مکان و مالک و قہار

عہدہ تو بڑا یہ ہے کہ ماموں پہ فدا ہون
چپکے رہو اماں نہ کہین سنکے خفا ہون

۶۳

[illegible] علم کے مخترع ہین یہ ہمارے
[illegible] ہین انہین کے سبب سے یہ ہوا ہے
[illegible] شاہ خوش ہوئے ہیں
[illegible] بھائی کو دعا دیتے ہین ہر گام

آقا جسے چاہین علم فوج خدا دین
مشتاق اجل ہین ہمین مرنے کی رضا دین

۴۴۹
اس قصر کی بنا ہو اداریں پہ یہ قدرت
اک شہر سمیٹ دیکھو ہو مٹھی میں یہ قدرت
دیبل کا بت شکستہ ہو نابودگی کی علامت
یہ نیزہ پہ قوی ہاتھ یہ اطاعت یہ ریاضت

کونین میں یہ صاحب اقبال و شرف ہیں
عالم ہوں کہ ان لوگوں کے دل میری طرف ہیں

۴۵۰
کس منہ سے کہوں ہے یہ مصاحف میں یہ دیکھو
مطلوب ہیں یہ کیس میں یہ صف میں یہ دیکھو
مقصود سے فرقوں کو سطر کی طرف میں یہ دیکھو
یہ نیزہ پہ قرآن کی عبارت ہے یہ دیکھو

صادق ہیں ولی سے مرے ان سب کے دلارے
انکا وہ صلہ ہے جو رسولوں کو ملا ہے

۴۵۱
یہ کس کی ہے تصویر کہ ہے نور کا پیکر
یہ کس کی ہے تصویر کہ ہے نور کا پیکر
یہ کس کی ہے تصویر کہ ہے نور کا پیکر
یہ کس کی ہے تصویر کہ ہے نور کا پیکر

اس نخل ریاضت کے ثمر انکو ملینگے
جو عرش کے نیچے ہیں وہ گھر انکو ملینگے

۴۵۲
اس مرثیہ کو سنتے ہی سب ہوش سے ہیں باہر
اس مجلس رفیع سے آئے گا جو اک نامی ہے
یہ جمع ہے جگہ وہ صفا ایک ایک نامی ہے
یہ نعمت ہے کہ قربان شہنشاہ حجازی

ڈیوڑھی پہ شگفتہ تھا چمن خلد بریں کا
جیسے ہیں تلاطم تھا دراج حرم دین کا

۴۵۳
آمادہ سفر کیلئے ہر کل ہے
ہونا ہے تمہیں آج ہم آغوش ابد سے
درپیش ہے جنگ و جدل اس فوج کے دل سے
آقا بھی کئی دن میں نکلتے ہیں محل سے

ہاں صف شکنو نوبت ہے نصرت کی فضا کا
کھلتا ہے پھریرا علم فوج خدا کا

۴۵۴
ہاں ہوش و حواس اپنے بجا رکھیو سبھی لوگ
ہاں ہوش و حواس اپنے بجا رکھیو سبھی لوگ
ہاں ہوش و حواس اپنے بجا رکھیو سبھی لوگ
ہاں ہوش و حواس اپنے بجا رکھیو سبھی لوگ

اس نخل ریاضت کے ثمر انکو ملینگے
فردوس میں نانا سے حضور آج ملینگے

۴۵۵
ہاں لوگ ابھی روزہ کشائی نہ کریں گے
اب ہوگی ملاقات شہنشاہ ہر سے
سیدانیاں سب کو دعا دیتی ہیں گھر سے
صف باندھے کھڑے آپ در دولت پر آئے

کوثر پہ تمہیں خلعت نور آج ملینگے

۴۵۶
شہ نے کہا بیٹی کا سوا آپکے کوئی نہیں بابا
سینہ پہ رکھی ہوتا ہے کلیجہ پہ رکھی ہے
وہ کہتی تھی اصغر کو میں اچھا بھی لیا ہے
شب بھر میں اسی خوف سے سوئی نہیں بچی

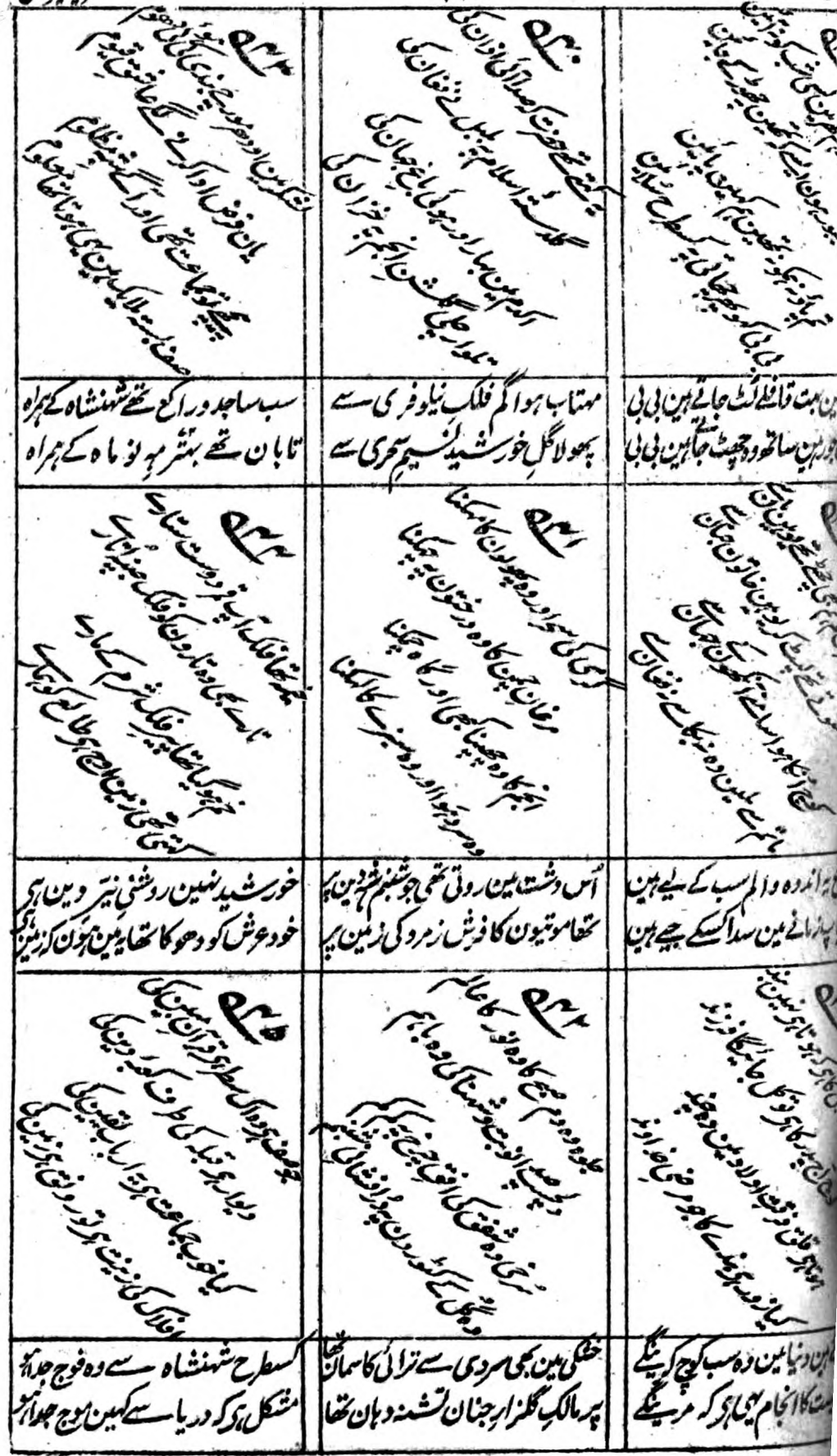

۴۰
منزل میں بہت قافلے لٹ جاتے ہیں بی بی
یوں جو رہیں ساتھ وہ چھٹ جاتے ہیں بی بی

۴۱
مہتاب ہوا گم فلکِ نیلوفری سے
پھولا گلِ خورشید نسیمِ سحری سے

۴۲
سب ساجد و راکع تھے شہنشاہ کے ہمراہ
تابان تھے بہتر مہ و نو ماہ کے ہمراہ

۴۳
کیا کیا نہ دلاسے کیے ہر بات میں غم کی
کچھ آنکھ ہوا اشک سے آنچل نہ بھیگا

۴۴
اُس دشت میں روتی تھی جو شبنم شہِ دیں پر
تھا موتیوں کا فرش زمرد کی زمین پر

۴۵
خورشید نہیں روشنیِ نیّرِ دیں ہے
خود عرش کو دھوکا تھا یہ میں ہوں کہ زمیں ہے

۴۶
ہو ہو کے فنا اور ولادت میں ہو مبدل
کیا دورِ فلک ہے کہ جو مرضی نہ ہو اوّل

۴۷
خشکی میں بھی سردی سے ترائی کا سماں تھا
پر مالکِ گلزارِ جنان تشنہ دہاں تھا

۴۸
کسطرح شہنشاہ سے وہ فوج جدا ہو
مشکل ہے کہ دریا سے کہیں موج جدا ہو

۴۹
جو صف تھی وہ اک سطر تھی قرآں میں یقیں کی
کیا خوب جماعت تھی ادا باب یقیں کی

۲۸

روکر علی اکبر نے بہنوں کی شہ سے رخصت
پڑھتے جو نبی دیر سے وہ چار نشیمیں
دیکھی جو نبی دیر سے وہ چار نشیمیں
قدموں پہ محبت سے گری دور سے گر کر

بیتاب جو پایا بہت اس تشنہ دہن کو
شبیر نے لپٹا لیا چھاتی سے بہن کو

۲۹

فرمایا بہن تجھ نے بنایا ہے کیا جمال
نیزے پہ چڑھا ہو کے چادر ہے زرد بال
ہاتھا ہے جگر افگار سے بھی فاطمہ کا لال
دم تن سے مرا گھٹ کے نکلا جائیگا زینب

رو لیجو جب رونے کا وقت آئیگا زینب

۳۰

جیتا ہوں میں اور راہ ابھی سے یہ تلاطم
یہ کرب یہ دکھ درد یہ بیزاری یہ ماتم
ہوتے ہیں مرے ہوش و حواس اس کو دیکھ کر
خنجر سے تڑپتے ہوئے کس طرح سے بچے تم

تڑپو گی تم اسطرح تو مر جائینگے بچے

۳۱

تلوار کسی سے ابھی اٹھتی نہیں بہن جی
سینہ ابھی تیروں سے ابھی چھنا نہیں بہن جی
گردن پہ کسی سے ابھی پھیرا نہیں بہن جی
مر جائیگا بھائی تجھے خنجر نہ لگے گا

بس صبر کرو جی سے گذر جائینگے بچے

۳۲

فرمایا بہن تو نے جو یہ دل میں ٹھانی
بھائی تجھے عابد کی قسم ہے مری جانی
خالق سے تجھے اپنے ہے بیٹی کی نگہبانی
بھائی کی بلا لینا بہن خلق سے آگے

وسواس طبیعت کو بہلنے نہیں دیتا

۳۳

ہے ہے کسی ظالم نے بھی بچے کو ستایا
ہر وقت پھرا نظر آتا ہے وہ ویران
سمجھا نہ کسی سے کچھ دل جو بہلتا ہے نہ ان کا
پھرتا ہے اکیلا وہ انھوں کے تلوں کا

بازو مرے کٹنے کو رسن لاتا ہے کوئی

۳۴

تو دھیان سے بیٹی ذرا ہو جا مخاطب
فرزند کا بیان نظر آتے ہیں بیکس
اماں کبھی جلائی ہیں یوں لکھ کے ستم سر
بیٹی نہ بھیگا ترا مظلوم برادر

کیا لیٹی ہے بستر پہ کدھر دھیان ہے زینب

۳۵

بیٹی ذرا بھائی کا کہنا سنیو بیکار
سونا تو گیا آپکے ہمراہ ہمارا
ہون جاگتی ہون اور دھیان ادھر ہی ہے تمہارا
گردون پہ چھری نہ لگے صبح کو بھائی

نیند آئی ہے بیٹی کو سلا جائیے با

۳۶

حضرت نے کہا بہن تری فرقت کی فغاں
اللہ ترا بیکس نہیں سوتی ہو جہاں
خیمہ میں کہاں لاکھ حفاظت و آرام کہاں
خیمہ باپ کے بچے تو نہیں چین کے گھر کے

اچھی نہیں عادت یہ نہ رویا کرو بیٹا

پہلو میں کبھی ماں کے بھی سوئو

۲۱

...ون کے سبب جسم کی طاقت مین کمی ہی
...ے طالب قوت ثابت قدمی ہی

۲۲

اکبر سے اشارہ کیا مڑکر کہ یہ کیا ہی
کی عرض پھوپھی جان کے رنجکی صدا ہی

۲۳

گودی مین اٹھائین اُسے یا اسکو سنبھالین
دو روز کے فاقے مین وہ کس کس کو سنبھالین

۲۰

...کھلائین جو سردار کو چھوڑین
...قبول کی سرکار کو چھوڑین

۲۴

نعلین کہین چادر پُر نور کہین ہی
اُسوقت سے بسمل کی طرح چین نہین ہی

۲۱

وہ کہتی ہی تا صبح یونہین روؤنگی اماں
بابا ہی جب آوینگے تو مین سوؤنگی اماں

۲۲

...کار دن سے ڈرنا
...ہین جینا ہمین مرنا
...کے بدولت نہین کچھ سے گذرنا
...ل مین کرنا

۲۵

...ہزارون سے وغا ہو تو مزا ہی
...ہے ادا ہو تو مزا ہی

۲۶

...ہین ہر ایک سے ایما
...ایک کو اندیشہ ہر ایک کو دھڑکا
...چھتا ہی وہ کیا کہتی ہین بھیا
...ہے بچے کی نہین ماں

۲۳

اب پیاسون کی فریاد بھی بابا نہین سنتے
حضرت مرے رونے کی صدا کیا نہین سنتے

۲۴

...ون در پہ کیون نہین آتے
...کیون نہین آتے
...کیون نہین آتے
...کیون نہین آتے

۱۰

درویش ہی کل فوج تھی یک تنہا سے لڑائی
بیان تھوڑا سا ہے پر ہے بڑی خوبی سے لڑائی
بے مدد ایسے کہاں حیدرِ کرار کے بھائی
ہوئی بھائی کی حمیت کہ بھرے گھر کی صفائی

اِس غم سے سدا اشکوں سے مُنھ دھوتی تھیں اماں
کل دن وہ ہی جسد کے لیے روتی تھیں اماں

۱۱

دربار میں حاضر تھے جو اعیان و دلاور
اک سمت کو بیٹھے تھے اور اک سمت پیمبر
اک سمت کو ادھر حضرتِ والا کے مصاحب
اک سمت کو ادھر فوجِ عرب صف بہ صف آگے

شبیرؑ محبت سے سخن کرتے تھے سب سے
عباسؑ علی سامنے بیٹھے تھے ادب سے

۱۲

گر دم مجھے جانے کو سب شاہ کے انصار
عباسؑ سے کہتا تھا وہ کل کا وہ دلاور
تم ہو علمدار اجی تم ہو سپہ کے سردار
ہے ہے ہے بڑے کام کا اے دل شکر کفار

بیدینوں کو راحت مری منظور نہیں ہے
شبخون جو اودھر سے ہو تو کچھ دور نہیں ہے

۱۳

اے جانِ پدر آج کا یک خواب سنا تو
حضرت کو ہمارے کہ ہے شب دیر سے آنی
دل یاد خدا کرتے تھے آنکھوں میں تھا پانی
بے چین تھے بیٹھے ہوئے کرتے تھے بیانی

فرمایا بڑا اجر ہے بیداریِ شب کا
اے تشنہ لبو وقت ہے یہ طاعتِ رب کا

۱۴

اب جمع ہیں آخر جو یہ خیموں میں ستمگار
ہے وقت کہ تم سے کہیں ہم بھی سخن آج
ہے وقت کہ ہو جائے ادا حق رفاقت
ہے وقت کہ ہو جائے ادا حق رفاقت

مشکل نہ کسی رنج کو سمجھے نہ بلا کو
بندہ وہی بندہ ہے جو بھولے نہ خدا کو

۱۵

تم اس کے علمدار و وزیر و معین ہو کہ جس کے
موجود ہے جب تک کہ یہ اللہ کا ہے نام
ہے نام خدا ساتھ تو کیا خوف و الم ہے
ہے نام خدا ساتھ تو کیا خوف و الم ہے

عشقِ گلِ تر ظلم کے خاروں میں نہ بھولے
معشوق کو تلواروں کی دھاروں میں نہ بھولے

۱۶

یہ صلب سے فرزند کی ہے پہلی جدائی
دم بھر میں ہے بھائی کا بھتیجے کا بھی بھائی
دنیا کو یہ بھائی کا نمونہ ہو دکھائی
کٹنے میں رگوں کے نہ صدا آہ کی نکلے

تکبیر میں ہوں لشکرِ اللہ وہی میں
سب محو ہوں یا وجنابِ احدی میں

۴۵

جز فوج کفار کوئی نہ ہو سامنے لیلاۓ شب تار کی
پر دل میں ہیں سادات کے بیم و رجا آنے کی آس
فریاد و فغاں روح امیر عرب آئی
خیمے کی طنابوں پہ تھا خنجر شہ دیں آس

۴۶

شب بھر نہ ملی عالم تنہائی میں غافل
تھی رات بھی اشفتہ کے ماتم میں مشابہ
کیا ہاتھ کا شادی تھی ہر اک دل کی فزا ہوں
مقتل تھا جہان شاہ کا واں بنتی تھی زہرا

۴۷

شب بھر کے بلکنے پہ جو رحم آیا تھا زاری
غش آ گئی تھی بالی سکینہ کی پیاری
چلائی تھی اصغر کو کہ وہ پیر کی پیاری
بابا حضرت علی اسی جان ہماری

۴۸

افسوس کہ پانی کا تو قطرہ نہیں گھر میں
اور آگ لگی ہے مرے ننھے سے جگر میں

۴۹

ظلمت کی سیاہی تھی کہ ماتم کی گھٹا تھی
آندھی سی یہ طغیان تھی کہ زلزلہ بلا تھا
شعلہ نہ تھا وہ تھی شعاع رخ شہ دیں کا
خیمہ بھی امیر عرب انظار آتا تھا کالا

۵۰

خاک اڑتی تھی منہ پر حرم شیر خدا کے
تھا چین جبیں فرش بھی جھونکوں سے ہوا کے

۵۱

اک کرب تھا بسمل کی طرح جان حزیں پر
اٹھتی تھی کبھی اور کبھی گرتی تھی زمیں پر

۵۲

ظلمت کی سیاہی تھی کہ ماتم کی گھٹا تھی
آندھی سی یہ طغیان تھی کہ زلزلہ بلا تھا
شعلہ نہ تھا وہ تھی شعاع رخ شہ دیں کا
خیمہ بھی امیر عرب انظار آتا تھا کالا

۵۳

خاک اڑتی تھی منہ پر حرم شیر خدا کے
تھا چین جبیں فرش بھی جھونکوں سے ہوا کے

۵۴

اک کرب تھا بسمل کی طرح جان حزیں پر
اٹھتی تھی کبھی اور کبھی گرتی تھی زمیں پر

۵۵

ظلمت کی سیاہی تھی کہ ماتم کی گھٹا تھی
آندھی سی یہ طغیان تھی کہ زلزلہ بلا تھا
شعلہ نہ تھا وہ تھی شعاع رخ شہ دیں کا
خیمہ بھی امیر عرب انظار آتا تھا کالا

۵۶

خاک اڑتی تھی منہ پر حرم شیر خدا کے
تھا چین جبیں فرش بھی جھونکوں سے ہوا کے

۵۷

اک کرب تھا بسمل کی طرح جان حزیں پر
اٹھتی تھی کبھی اور کبھی گرتی تھی زمیں پر

رباعی

کیونکر دل غمزدہ نہ فریاد کرے
جب ملک کو جیش بیدار باد کرے
اجڑی ہوئی ملکت کو بسا دیتا ہے
ماتا کو یہ دعا کہ بیٹا شاد کرے

رباعی

ہر چند کہ بخشندہ و خوش دین ہے آواز
پر لفظ یہ دار شاہ دیں ہے آواز
سنکر اسے گر نہ ہو حسین کا شیدا
ماتم کہ بیان ہو کیا حزیں ہے آواز

رباعی

بالیدہ ہوا ان دعا سے بھی بھلا
ظل علم صاحب معراج ہوا
اب چاہیے کیا بخت سے ملاقات ہوا
بخشی ہے خدا نے حضرت کا علم

رباعی

انسان نہ ہو عقل و ہوش سے جاتا ہے
اور صاحب جیش کوش سے جاتا ہے
کیوں کر نہ ہو خوش تو بلا سے پیغمبر
نازک بدن کا لاکھ غش سے جاتا ہے

رباعی

تھا حسن ہی کا لاکھ غش سے جاتا ہے
تا رگ میں جان ہے نہ ہوش سے جاتا ہے
ہر چند کہ ہے شیر خدا کا بیٹا
پر فوج میں آکر نہ جوش سے جاتا ہے

رباعی

آنکھوں کو بھی کھولنا نہ ہو بس سے دشوار
پھر فوج میں آکر نہ ہو جوش سے دشوار
کیا فوج میں آنا ہے کہ ہے ہے ہے ہے
ہو جائے جو ہر شخص کو ہوش سے دشوار

۱۲ منہ

۱۲۹
[illegible] حسین کا بیٹا ہے دلیر بس
مقتل میں ہر طرف ہے یہی گفتگو بس
اصغر کا دل بھی بیت میں گھوڑے کے ہے بس
اب ہو نہ ہو یہی ہے حسین بے وضو بس

۱۳۰
جسدم سنی امام نے غصہ کا آہ
بھائی پہ بیاہ کے بھتیجے کو بلا کے
رو کر کہا قریب سے کیا کہتے ہو چچا
بولا کہ پیاس سے ہے گلا خشک اے عمو

۱۳۱
شاباش حق دوستی پہ حقیت ہے تو
قربت بھی اب دکھا کہ ہمارا اجل ہے تو

کھینچی جو شہ نے آہ دلِ بیقرار سے
نکلی تڑپ کے فاطمہ زہرا مزار سے

تو حشر تک امام دو عالم کے ساتھ ہے
ماتم ترا حسین کے ماتم کے ساتھ ہے

۱۲۸
[illegible] کی بیاس جو بڑھی جب
[illegible] ہو گئی سب
بولا یہ شہ سے تیر کہ ہو حکم تو ابھی سب
[illegible] کے مارے جلتے ہیں سب

۱۳۲
آئے بخیمہ سے جو شہ ذی حشم
آواز دی بہن کو کہ لے آ علی کا غم
آنسو نکل پڑے یہ سنا کر بھائی کا ماتم
سر کاٹنے کی فکر میں جو تھے وہ ہٹ گئے

۱۳۳
[illegible] کی ذوالجناح پہ جب
[illegible] کے لب
[illegible] کے ہاتھ سے رکاب
[illegible] کے ہاتھ سے رکاب

۱۲۷
[illegible] کی ذوالفقار
[illegible] کی ذوالفقار
[illegible] کی ذوالفقار
[illegible] کی ذوالفقار

زینب یہ روئی شہ کے فدائی کہ رو دیئے
جیسے بہن تڑپتی ہے بھائی کے سامنے

۱۳۴
ذوالفقار کو لیا جو حسین آبدار نے
بھائی حسین آیا ہے تیغ و سپر لیے
ہے ہے حسین آپ ہیں میدان کے لیے
سو لاکھ ہیں جوان سے بہتر ہیں ایک سے

۱۳۵
[illegible] کی ذوالفقار
[illegible] کی ذوالفقار
[illegible] کی ذوالفقار
[illegible] کی ذوالفقار

مقبول بارگاہِ خدائے قدیر ہیں
شاہانِ خلق سب اُسی در کے فقیر ہیں

۱۱۸

ارکانِ صف جنگ میں مژگانِ تیغ تھے
خونِ عدو سے غرق جو ابدانِ تیغ تھے
دستِ امان کے تھے یہ گریبانِ تیغ تھے
ہر اک بدن کے واسطے مہمانِ تیغ تھے

تیغوں کی کچھ خبر تھی نہ ڈھالوں کا ہوش تھا
نیزہ ہر اک سوار کو اک بار دوش تھا

۱۱۹

دہشت سے سر کشوں کے تنِ خاک داں میں تھا
نیزہ جو پھرگیا کسی زیرِ گماں میں تھا
ترکش میں تیر گر کسی زیرِ کماں میں تھا
ہر تیر بالیقیں دلِ دشمن نشاں میں تھا

وا نستہ سر کشوں نے جو کار خطا کیا
تقدیر نے نشانۂ تیرِ قضا کیا

۱۲۰

افلاک پر جو تیغ کا جوہر گیا چمک
انگشتِ دست و پا کی طرح سر گیا چمک
پیکِ خیال وہم سے بڑھ کر گیا چمک
ہر سو ادھر چمک گیا ہر سو گیا چمک

جس غول پر گرا تو اڑا اس شکوہ سے
پرواز کبک کرتا ہے جسطرح کوہ سے

۱۲۱

بجلی کی تیغ شعلہ فشاں چار سو چمکی
میدان میں بھاگتی ہوئی آہو سی چوکڑی
دم میں ہزاروں کاہوں کا بھر لے گیا بیڑی
اس کا کہ جو قدم سے بھی تیز اور پھرتی

یہ اوجِ تیغ قدرتِ حق سے عیاں ہوا
گویا ہلالِ عید شفق سے عیاں ہوا

۱۲۲

ظلمات تھی تن زمین پہ جوں پرتوِ ضیا
زنگی اور دھوپ تھی سیہ و سرخ کا ملا
گردن جدا تنوں سے ہوئی اور دھڑ جدا
شانے سے ہاتھ ہاتھ سے تیغ و سپر جدا

پستی پہ جب چمک کے بلندی سے آئی تھی
گاہے زمین زمین کے تلے تھرتھراتی تھی

۱۲۳

یوں جستہ جستہ کی سمند نے لاشوں کو روند کر
بجلی فلک سے گرتی ہے جسطرح کوند کر

۱۲۴

جس سمت کو پھرا ہے یہ تیر دکھا دیئے
اجزا سے جسم خاک پہ ابتر دکھا دیئے
چشمِ غضب نے شیر کے تیور دکھا دیئے
ہاتھوں نے دست و تیغ نے جوہر دکھا دیئے

۱۲۵

ترکش سے جب چلا کیا تو بر دکھا دیئے
آیا ادھر تو بر ادھر تو بر دکھا دیئے

اعدا کے ہوش برق اجل نے اڑا دیئے
ڈھالوں کے پھول تیغ کے پھل نے اڑا دیئے

۱۲۶

یوں تن سے سر جدا کیا جیسے شجر سے بار
دو ہو گیا وہ صاف کیا جیسے ایک وار

ہر صف میں اس جری کی لڑائی کا شور ہے
ہر غول میں بھی کی دوہائی کا شور ہے

۱۰۹

[illegible]

...زار حرب گرم جو تھا سرد ہو گیا
...دہشت سے ابنِ سعد کا منھ زرد ہو گیا

۱۱۰

[illegible]

...جو رُخ پہ فزوں مہر و ماہ سے
...بلا ہی نور کا سر کار شاہ سے

۱۱۱

[illegible]

...پر حلال عدو پر حرام ہے
...ابنِ فاطمہ میں فیضِ عام ہے

۱۱۲

[illegible]

زہرا کا نور عین تھا سدا کفیل ہے
پیاسو چلو کہ چشمۂ کوثر سبیل ہے

۱۱۳

[illegible]

پہنچا ہی ہیں آ کے نہ کافر کا ساتھ دو
دستِ خدا کے لال کے ہاتھوں میں ہاتھ دو

۱۱۴

[illegible]

پڑھتے ہوئے درود ملک ساتھ آئے ہیں
یہ سب شرف حسین کے صدقے سے پائے ہیں

۱۱۵

[illegible]

بار ورا ستے کچھ اسکے نہونے کا غم نہیں
دشمن کا ہو جو دوست وہ دشمن سے کم نہیں

۱۱۶

[illegible]

پہلے ہی جنکے وار چلے تھے سو چل گئے
دیکھی جو تیغِ حُر کی چمک دم نکل گئے

۱۱۷

[illegible]

غل تھا کہ آج خاتمہ لشکر کا ہو گیا
اک اک قدم پہ ڈھیر تن و سر کا ہو گیا

۱۰۱
اٹھنے کیلئے بیٹھ گئے بیٹھ کے پھر اٹھ نہ سکے
رہوار سے تو باندھ کے دست و عنان گرے
بازو ہے بے پر و قوت سے پر و توان گرے
ہاتف نے دی ندا کہ ہوا اب یہ بے کسی

۱۰۲
اس فوج میں بکا ہوں میں تنہا غریب ہوں
پھرتا جدھر کسی کی ملاقی نہیں کوئی
سوتی تھی تیری فوج کہ یکبارگی جو شب
لیکن مسافروں پہ یہ شامی پڑی جو شب

۱۰۳
آخر کہا یہ شہ نے کہ اے بے وفا گروہ
ہوگا وہیں مقام کیا بانی جب سفر
خادم کو اب سفر ہے کیا شاہ نے حکم
بیٹھے کہ کوچ کوچ ہے منزل ہے منزلیں

میزان مغفرت میں گناہوں کو تولدو
جنگل میں رات پھرتے ہی پھرتے ہوئی سحر
بچھڑے جب ایسا دوست تو نیساں ہو کل سحر
باندھے ہیں اسنے ہاتھ درِ خلد کھولدو
مرنا تھا جس جگہ وہیں آکر سحر ہوئی
رخصت تو دی پر آنکھوں سے آنسو نکل پڑے

۱۰۴
واللہ جو غلام ارادے کرے تمام
دیکھا جو حوصلہ نے یہ بیکار و بے نیام
گھوڑے سے کر دیا کہ میں ای فخر انام
وہ تیغ سے کہ جس کی سپر ہو فلک مدام

۱۰۵
ٹیکے کا ہاتھ کھولدیا اسکے شانے سے
لپٹا لیا گلے سے بہت سر کو چومکر
پوچھا غبار بھر سے کہ رویا تھا کس لئے
فرسے کو پھیر کر دیا تم اسکے سامنے

۱۰۶
عباس نامدار پہ جب یہ پڑی نظر
کی عرض کیا غلام نے کیا ہے حضور کو
عباس نے کہا کہ ہمیں کیا ہے خیر ہے
شبیر نے کہا کہ ہوا تجھ کو کیا ہے

محجوب ہوں بہت شہِ والا صفات سے
حُر کے قدم کی آکے ملک خاک لیگئے
شبیر اے جان نثار امامِ انام ہیں
بندے کے ہاتھ قطع کرو اپنے ہات سے
مہماں کو اپنے پنجتنِ پاک لیگئے
تو جنکا میہمان ہے میں اُنکا غلام ہوں

۱۰۷
بیٹا علی اکبر کے جو ہمشکل نبی کا تھا
جب سامنے سے لاش کے رخصت کا دن ہوا
ہمراہ ابھی تیرے ساتھ ہیں حیدر بھی
بیٹھا ہوا وہ رو کے یہ کہتا تھا شاہ سے
تنہا نہیں حسینؑ پیمبر بھی ساتھ ہیں

۹۱

بڑھ کر بزرگ فوج عدو کی طرف چلے
مرقد میں بیقرار ارتضا حیدر آفریں
مولا تھا ہو اسپ پہ جو شمشیر ہو بکف
تھا کام یہ جری خبر رایت فوج خدا کا تھا

حضرت جو اپنی فوج عدو کو غرور تھا
ظلمت ادھر تھی کفر کی یاں حق کا نور تھا

۹۲

بولا یہ ابن فاطمہ پیغمبر زمن
ہان ابن فاطمہ کہ ہیں پیغمبر کے دو پسر
کہنے لگا کہ قہر خدا سے ڈرا ہے تو
بولا یہ جو کہ قہر خدا سے ڈرا ہے میں

خون کسکا ہو گا تیرہ یہ کسکو لگائیگا
یا سینۂ نبی کو نشانہ بنائیگا

۹۳

بولا کہ ہاں ہے تجھ سے مخاطب شہ انام
تجھ پر ہے اسکا بھائی بھتیجے کا اور امام
غافل ہیں جنکے ذبح کرینگے تری امام

اس کثرت سپاہ پہ تو ڈر سے زرد ہے
ٹھوڑوں کا جو شریک ہو جا کہ وہ مرد ہے

۹۴

بولا کہ ہاں ہے تجھ سے مخاطب شہ انام
تجھ پر ہے اسکا بھائی بھتیجے کا اور امام
غافل ہیں جنکے ذبح کرینگے تری امام

ایسے نہیں کہ دوست کو اپنے خجل کریں
تو بھی اگر چلے تو خطا ہیں خجل کریں

۹۵

بولا کہ ہاں ہے تجھ سے مخاطب شہ انام
تجھ پر ہے اسکا بھائی بھتیجے کا اور امام
غافل ہیں جنکے ذبح کرینگے تری امام

ہان ہان کیا کہے یہ وہ سن سے نکل گیا
آئی صدا کہ چاند گہن سے نکل گیا

۹۶

بولا کہ ہاں ہے تجھ سے مخاطب شہ انام
تجھ پر ہے اسکا بھائی بھتیجے کا اور امام
غافل ہیں جنکے ذبح کرینگے تری امام

اس کثرت سپاہ پہ تو ڈر سے زرد ہے
ٹھوڑوں کا جو شریک ہو جا کہ وہ مرد ہے

۹۷

بولا کہ ہاں ہے تجھ سے مخاطب شہ انام
تجھ پر ہے اسکا بھائی بھتیجے کا اور امام
غافل ہیں جنکے ذبح کرینگے تری امام

دست خدا پدر ہی شہ کائنات کا
ہاتھ آئیگا اسی میں وسیلہ نجات کا

۹۸

بولا کہ ہاں ہے تجھ سے مخاطب شہ انام
تجھ پر ہے اسکا بھائی بھتیجے کا اور امام
غافل ہیں جنکے ذبح کرینگے تری امام

ہان ہان کیا کہے یہ وہ سن سے نکل گیا
آئی صدا کہ چاند گہن سے نکل گیا

۹۹

بولا کہ ہاں ہے تجھ سے مخاطب شہ انام
تجھ پر ہے اسکا بھائی بھتیجے کا اور امام
غافل ہیں جنکے ذبح کرینگے تری امام

چلکر امام پاک کے دامن کو تھام لو
فردوس ہاتھ آئے وہ ہاتھوں سے کام لو

۸۴



اک نوجوان ہی مین اُسے پہچانتا نہین
سب مانتے ہین پر وہ ہری مانتا نہین

۸۵



سرسبز ہونے دے نہ محمدؐ کے باغ کو
جلدی بجھا مزارِ علیؑ کے چراغ کو

۸۶



اعدا مین تو ہماری محبت کی بو نہین
وہ ہی تو حُر ہی اور کی یہ گفتگو نہین

۸۴



آہون کے ساتھ آنکھون مین آنسو بھر آتے ہین
مانند بید عضو بدن تھر تھراتے ہین

۸۵



واجب ہی احترام محمدؐ کی آل کا
ہی کیا قصور فاطمہؑ زہرا کے لال کا

۸۶



تلوارین تول تول کے اعدا کو تکتے تھے
شملے چھٹے تھے دوش پہ گیسو لٹکتے تھے

۸۴



بجھ ہی اُسے کسی کو یہ پاس ادب ہین
آپس مین جنگ ہو تو کچھ اسکا عجب نہین

۸۵



امت کو چاہیے مدد آل رسولؐ کی
پاؤ گا کیا اُجاڑ کے کھیتی بتولؑ کی

۸۶



دریا کو تکنے لگتے تھے بھائی کو
بڑھتے تھے مثل شیر ترائی کو

۷۶

[illegible] کی چال سے کیا زور چل سکے
[illegible] دہم نہ آگے نکل سکے

۷۷

حلقے میں تھے امام کو قدسی لیے ہوئے
تھے جبرئیل فرق پہ سایہ کیے ہوئے

۷۸

گردوں پہ کسطرح ہو اختر نہ ماند ہوں
اک چاند کے شریک جہان چار چاند ہوں

۷۹

[illegible] فوج کو نیزے سنبھال کر
[illegible] زمین پہ ہتیار ڈال کر

۸۰

داؤد کی زرہ شہ والا کے بر میں تھی
اور ذوالفقار حیدر صفدر کمر میں تھی

۸۱

ناوک فگن کمین میں ہیں کہیں نیزہ دار ہیں
میدان سے تا بہ نہر ہزاروں سوار ہیں

۸۲

[illegible] سے دلیرو بڑھے چلو
ہوئے شیرو بڑھے چلو

۸۳

چہرہ عرق سے تر تھا جو سبط رسول کا
رومال ہاتھ میں تھا جناب بتول کا

۸۴

پانی سپاہ شام سے نا ممکن ہے
دریا تلک [illegible] محال ہے

۶۴
فوج نے کیا کیا نہ ستم اہل حرم پر
مردوں کا بھی بچنا ہوا دشوار نہ ہر گز
بچوں کا خدا حافظ اگر ہو تو خدا سے
بچتے نہیں دشمن کے ستم سے کبھی ہرگز
ہے ہے کبھی ان لاکھوں کے لشکر کی لڑے گی
یہ ایک حسینی علم سبز پہ ہرگز

رہنے تو رکھتے ہوں شہ خیبر شکن سے ہم
بندھوائیں ہاتھ جان بچا کر رسن سے ہم

۶۵
کہنے لگا یہ اصغر ناشاد کے پدر
آئی صدا حسین یہ باتیں نہ کیجئے
ہو جائیں لال لال ابھی دشمنوں کا وار
ہو جائیں لال لال ابھی دشمنوں کا وار
ہو جائیں لال لال ابھی دشمنوں کا وار
ہو جائیں لال لال ابھی دشمنوں کا وار

پنجہ میں کس طرح نہ وہ بچہ دلیر ہو
دادا بھی جسکا شیر ہو بابا بھی شیر ہو

۶۶
اترے ہیں طبل جنگ کی سنتے ہی صدا
رخصت حرم سے ہو کے چلے شاہ کربلا
لشکر علم لیے ہوئے عباس باوفا
لشکر علم لیے ہوئے عباس باوفا
لشکر علم لیے ہوئے عباس باوفا
لشکر علم لیے ہوئے عباس باوفا

تسلیم ساری فوج نے کی باندھ کر ردا
ہے ہے حسین کے ہوئے خیر میں اسکی پناہ میں
حیران شاہ و حسینی سپاہ ہیں

۶۷
تھا زینب سیاہ کا پیمبر ہی علم
حمزہ جہاد کرتے تھے لیکر ہی علم
ہاں فتح حضرت جعفر ہی علم
خود دوش پر اٹھاتے تھے حیدر ہی علم

صدقے سے شہ کے ہوگیا یہ فن خصیب ہو
سایہ میں اس علم کے شہادت خصیب ہو

۶۸
حامل علم ہے علم دار حامل علم
زد سے آفتاب فلک سا ہر ظل علم
آئی کہ بوسے خلد پہ اترے ہے دم بدم
یوں شان سے چلے کہ وہ اقبال چل علم

ایسا علم ہو دوش پہ ایسے جوان کے
عباس کے نثار تصدق نشان کے

۶۹
نکلا حرم سرا سے امام فلک جناب
نیچے شرف سے جھک گئے خیمے طنابہائے
گھوڑے پہ جلوہ گر ہوئے فرزند بوتراب
گھوڑے پہ جلوہ گر ہوئے فرزند بوتراب
گھوڑے پہ جلوہ گر ہوئے فرزند بوتراب
گھوڑے پہ جلوہ گر ہوئے فرزند بوتراب

دیکھی جو شہ نے فوج تو لشکر پہ کی نگاہ
آنکھوں کے سامنے سے سواری نکل گئی
گویا چمن سے باد بہاری نکل گئی

۷۰
خالی ہیں بادروں سے جلو خانہ و در
ڈیوڑھی اداس ہو گئی اور راستے
۷۱
ہاں کیجئے کسی جگہ ہو پیادے کے ہمرکاب
خادم کسی مقام پہ بازو ہے یا ظفر
یکسو ہوا جو ساتھ سے فرزندان گلعذار
یکسو ہوا جو ساتھ سے فرزندان گلعذار
یکسو ہوا جو ساتھ سے فرزندان گلعذار
یکسو ہوا جو ساتھ سے فرزندان گلعذار

۷۲
ہر سمت بجلی
ہر سمت بجلی

۷۶

شعلے ہیں یا شرار ہیں یا برق کی لپک
فرسودہ ہوش رعد و شغب سے ہیں گوش و چشم
رستم کے تن سے ہوتے ہیں ٹکڑے ہر اک قدم
ہوگا انکی چال سے کیا زور چل سکے
جنکے سمند دہم نہ آگے نکل سکے

۷۷

ہاں کس کی روح خوف سے محو وقار ہے
دشمن کی روح خوف سے محو فرار ہے
دیندار سر فروش سخی نامور ہے کل
رانوں میں کوہ ہے تو بغل میں سمندر ہے
کس کا جگر ہے جو کہ ہو ان کا مقابلہ
ہے کون جو فوج کو نہ ترے سنبھال کر

۷۸

ہاں کس کی ہے مجال جو ٹھہرے سوار ہو
حملے ہیں تجھ امام کو قدسی لیے ہوئے
ہے کس کا دل جو ان سے کرے کارزار ہو
تھے جبرئیل فرق پہ سایہ کیے ہوئے
کس کا جگر ہے جو کہ ہو ان کا مقابلہ
ہے کون جو فوج کو نہ ترے سنبھال کر

۷۹

ہاں کس کی ہے مجال جو ٹھہرے سوار ہو
گردوں پہ کس طرح ہو اختر نہ ماند ہوں
ہے کس کا دل جو ان سے کرے کارزار ہو
اک چاند کے شریک جہان چار چاند ہوں
کس کا جگر ہے جو کہ ہو ان کا مقابلہ
ہے کون جو فوج کو نہ ترے سنبھال کر

۸۰

ہاں کس کی ہے مجال جو ٹھہرے سوار ہو
ناوک فگن کمین میں کہیں نیزہ دار ہیں
ہے کس کا دل جو ان سے کرے کارزار ہو
میدان سے تا بہ نہر ہزاروں سوار ہیں
کس کا جگر ہے جو کہ ہو ان کا مقابلہ
ہے کون جو فوج کو نہ ترے سنبھال کر

۸۱

ہاں کس کی ہے مجال جو ٹھہرے سوار ہو
پانی سیاہ شام سے پا نا محال ہے
ہے کس کا دل جو ان سے کرے کارزار ہو
دریا تلک نگاہ کا جانا محال ہے
کس کا جگر ہے جو کہ ہو ان کا مقابلہ
ہے کون جو فوج کو نہ ترے سنبھال کر

۶۴
رشتہ تو رکھتے ہون شہ خیبر شکن سے ہم
بندھوائین ہاتھ جان بچا کر رسن سے ہم

۶۵
آئی صدا حضور زہیر ارسلان سے ہم
کہتے تھے کل حسین سے باتین چبا چبا کر

۶۶
بچپن مین کسطرح نہ وہ بچہ دلیر ہو
دادا بھی جسکا شیر ہو بابا بھی شیر ہو

۶۷
رستے مین طبل جنگ کی آئی جو کان صدا
رخصت حرم سے ہوکے چلے شاہ کربلا

۶۸
حمل علی ہے مذہب علم و عمل علم
فرمے سے آفتاب فلک پر ہے دو علم

۶۹
طالع حرم سے ہوئے غلامان بوتراب
نیچے شرف سے جیسے غلامان آفتاب

۷۰
صدقے سے شہ کے ہمکو یہ عزت نصیب ہو
سایہ مین اس علم کے شہادت نصیب ہو

۷۱
ایسا علم ہو دوش پہ ایسے جوان کے
عباس کے نثار تصدق نشان کے

۷۲
آنکھون کے سامنے سے سواری نکل گئی
گویا چمن سے باد بہاری نکل گئی

۷۳
خالی بہادرون سے جلوخانہ ہو گیا
ڈیوڑھی اُداس ہو گئی ویرانہ ہو گیا

۷۴
چہرون کی روشنی سے خجل شمع طور ہے
لشکر نہین حسینؑ کا دریائے نور ہے

۷۵
مرکب پہ بیچ مین خلف بوتراب ہے
دو چودھوین کے چاند مین اک آفتاب ہے

۳۷
زندہ ہو جو گی آپکے بعد ای شہ زمن
کیا بازوؤں میں کس کے بندھیگی مری رسن
ہو ہو کے بیکسی میں جدا کی جو فکر ہے
بھائی کو تو قتل ہو گیا جینی ری ہیں

۳۸
ڈرتا ہوں اے حسین میں بھائی حسن نہیں
مرنے کا کچھ اجھا باپ کے مرنے کا غم نہیں
انکی مفارقت کا ہیں آنکھوں تلے ہو سم
ہوتا جو اختیار تو کیا مر نہ جاتے ہم

۳۹
بھائی کو کھو کے آئی ہو اجڑے مکان میں
ایسا نہ سخت جان کوئی ہو گا جہان میں
تڑپے بہت لحد پہ گریبان پھاڑ کے
آخر پھر آئے انکو بقیعہ میں گاڑ کے

۴۰
شان آخری شباب کی ماں کو دکھائے ہو
دولھا بنے جوانی میں مرنے کو جاتے ہو

۴۱
فرمایا یہ امام نے لاشے پہ لاش سے
بھائی کے ساتھ بھی نہ ملی میں تو ہائے ہائے
ہے ہے حسن کے ساتھ نہ دیکھا تمہیں میاں
سب بخشتا نکالے زرہ دونوں بیبیوں کی

۴۲
شہ دیکھتے تھے آنکو جو غم کی نگاہ سے
بچے بلک بلک کے لپٹتے تھے شاہ سے

۴۳
شان و شکوہ ختم تھی اُس خوش نہاد پر
گویا کہ علیؑ نے کسی تھی جہاد پر

۴۴
فرمایا بیبیوں سے کہ اب جان جان سے
بھائی کو کر رخصت اے بی بی جہان سے
ہے ہے کہاں سے لاؤں تمہیں صبر اے بہن
ہے ہے کہاں سے لاؤں تمہیں صبر اے بہن

۴۵
شان و شکوہ ختم تھی اُس خوش نہاد پر
گویا کہ علیؑ نے کسی تھی جہاد پر

۴۶
ہے ہے کہاں سے لاؤں تمہیں صبر اے بہن
ہے ہے کہاں سے لاؤں تمہیں صبر اے بہن

۴۷
جو مصلحت کرو ہم کو اسمیں عذر نہیں
بھائی بن کے ساتھ مرنے سے خوشتر نہیں
ہو جائے تین جوان لیکر بیاہ سے جدا
کیا ہے جہان سے نبی و علیؑ کے ساتھ
دنیا میں کون مرتا ہے بی بی کسی کے ساتھ

۴۸
منھ پھیر پھیر کر جو وہ میدان کو تکتے تھے
جنکے پسر تھے انکے کلیجے دھڑکتے تھے

۴۹
ہمکو علیؑ کی تیغ دو دم لا کے دو بہن
عباسِ نامور کو علم لا کے دو بہن

۵۰
کیا بازوؤں میں کس کے بندھیگی مری رسن
ہو ہو کے بیکسی میں جدا کی جو فکر ہے
بھائی کو تو قتل ہو گیا جینی ری ہیں

۲۸

ہے ہے شاہ دیں کے ہوا خیمہ سے جو باہر
دشت ادب کو جھک کے ملائک کیا ہے سر
اک فوج میں ہے ہر طرف اس شیر حق کی دھر
ہے ذکر حضرت خدا کرین طاعت خدا

جیسے ہین تلملکہ ہی حرم غل مچاتے ہین
پیاسون یہ تیر لشکر اعدا سے آتے ہین

۲۹

ہے ہے شہ زمن نے اٹھائے جو ہاتھ دم
دشمن جانماز پہ رکھدی بایں ستم
رو رو دعا یہ کی کہ الٰہی ترے حرم
تو دیکھ لی کہ آتے ہین اس شہ پہ تیر و خم

سب سے کہا کہ بہنون سے رخصت کو جاتے ہین
باندھو کمر جہاد پہ تم ہم بھی آتے ہین

۳۰

ہے ہے حسین ہو گئے جب فوج سے جدا
زینب نے اک پکار سے کی سب کو ہوشربا
رو کر کہا کہ ہے ہے خدا کی پناہ ہے
تم پر ہمارے بعد ستم ہے ستم ہے

لیجا کے تم کو کونسی جا گہ چھپاؤ گے
قربان ہو گئی کہین ابتو بچاؤ گے

۳۱

ہے ہے حسین ہو گئے جب فوج سے جدا
بیکس خطاب یہ کیا سب نے اشقیا
بیٹی سے رو کے کہنے لگے شاہ کربلا
ہے ہے ہمارے بعد خدا ہو تمہارا حامی

دشمن تمہارے باپ کے سب اہل شام ہین
قربان ہو پدر یہ اجل کے پیام ہین

۳۲

ہے ہے حسین ہو گئے جب فوج سے جدا
زینب نے یہ پکار کے کی سب سے التجا
بھائی کے ہو جہاد پہ تم ہم بھی آتے ہین
بیٹی سے کہا حسین نے ہمراہ لے چلو

مظلوم ہین غریب ہین اور دردمند ہین
پانی بھی ہم پہ بند ہی رستے بھی بند ہین

۳۳

ہے ہے حسین ہو گئے جب فوج سے جدا
زینب نے یہ پکار کے کی سب سے التجا
بھائی کے ہو جہاد پہ تم ہم بھی آتے ہین
بیٹی سے کہا حسین نے ہمراہ لے چلو

مظلوم ہین غریب ہین اور دردمند ہین
پانی بھی ہم پہ بند ہی رستے بھی بند ہین

۳۴

ہے ہے حسین ہو گئے جب فوج سے جدا
زینب نے یہ پکار کے کی سب سے التجا
بھائی کے ہو جہاد پہ تم ہم بھی آتے ہین
بیٹی سے کہا حسین نے ہمراہ لے چلو

مظلوم ہین غریب ہین اور دردمند ہین
پانی بھی ہم پہ بند ہی رستے بھی بند ہین

۳۵

ہے ہے حسین ہو گئے جب فوج سے جدا
زینب نے یہ پکار کے کی سب سے التجا
بھائی کے ہو جہاد پہ تم ہم بھی آتے ہین
بیٹی سے کہا حسین نے ہمراہ لے چلو

مظلوم ہین غریب ہین اور دردمند ہین
پانی بھی ہم پہ بند ہی رستے بھی بند ہین

۳۶

ہے ہے حسین ہو گئے جب فوج سے جدا
زینب نے یہ پکار کے کی سب سے التجا
بھائی کے ہو جہاد پہ تم ہم بھی آتے ہین
بیٹی سے کہا حسین نے ہمراہ لے چلو

مظلوم ہین غریب ہین اور دردمند ہین
پانی بھی ہم پہ بند ہی رستے بھی بند ہین

۲۱

اعضا ذلیل ہونگے جو ضعف سے نکلے تھے
اور جسم پاک خاک شفاعت سے بنائے تھے
بیٹے خیر صدق و صفا سے بنائے تھے
دست کرم نے قبر و لحد سے بنائے تھے

۲۲

یہ کہکے شاہ نے پیمبر اور دھر سلام
وہ آخری نماز جماعت ہوئی تمام
لینے چلے فاطمہ کو ابھی یہ تھے اہتمام
بڑھ بڑھ کے جو لگانے لگے تیر اہل شام

۲۳

دیکھو جزا تو لاکھ کرو میں شہ حجاز
دیکھو جو بڑھ چکے کہ نہیں پڑھ چکے نماز
ان نیزوں سے بچکے نہ آئینگے آج باز
الشدشش خضر کرے سر کو دراز

۲۴

اور لکھدیا تھا روز ازل سر نوشت میں
ہونگے حسینؑ سے پہلے بہشت میں
اُٹھے نہ شہ یہ محو تھے یاد اِلٰہ میں
یا تک کہ آئے تیر کئی خیمہ گاہ میں

۲۵

جیتے رہیں وہ میری قضا کا بہانہ ہو
بھائی کے بدلے سینہ زینبؑ نشانہ ہو

۲۶

ہونگے بلال پڑھی جو تھی اذان میں
نیزے بھی تھے تیر بھی تھے اور خنجر و تبر
کھا کھا کے تیر خون کا دریا بہائینگے
پاسے نمازیوں کے گلے کاٹے جائینگے

۲۷

گھبرا کے بچے بچوں کو سب نے اٹھا لیا
اصغرؑ کو ماں نے چھاتی کے نیچے چھپا لیا
آئے نہ گر تو دھیان نہ پردے کا لاؤنگی
خیمے سے میں نکل کے سپر ہونے آؤنگی

۲۸

جلاد ان میں تھے جو ستم ایجاد تھے بہت
دیکھے جو تیر کے تو دھواں ہو گیا غضب
چلائیں بیبیاں کہ دھواں کا نہیں سبب
جھپٹے کو کوئی امن کا گوشہ نہیں اب

۲۹

بھائی کے بھی تھے پناہ شہ بحر و بر بھی تھے
تلوار بھی حسینؑ کی تھے اور سپر بھی تھے

۳۰

بچوں کو لیکے چھپنے لگیں اور دھر ادھر
چھروں سے کٹ رہے تھے پرے بھی پرے پرے
گھبرا کے ہاتھیوں کے بھی پاؤں اکھڑ گئے
چلائیں بیبیاں کہ کوئی ہے کہاں کا لو خبر

۳۱

شاید مسافروں پہ ستم بے سبب ہوا
کس پر چلے یہ تیر ارے کیا غضب ہوا

۳۲

ان اہل بیت میں یہ تھا طرز عمل مقرر
معروف ذکر تھے شہ و اصحاب و دوستان
اٹھا کے صف نماز سے عباس نامور
بس جا بجا کھڑے ہوئے عون و محمد جوان

| | | |
|---|---|---|
| ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ |
| وہ رات اور وہ دشت وہ بیکس غریب کی جھلک<br>خورشید کی زمین سے مخفی آسمان تک<br>سب دیکھ کر جھکاتا تھا سر آسمان تک<br>اٹھا تھا اک بگولہ کہ ثابت تھا اک بگولہ | ظاہر تھا حضرت شہ دوعالم کی ہر طرف<br>ایک ایک جبین خورشید زینت ہر طرف<br>نرغہ تھا دشمنوں کا مظلوم ہر طرف<br>تنہا حسین ابن علی بے کس و غریب | سیدھے کیے الف کی طرح ہاتھ دونوں اور<br>جھکنا پڑا کمر کو جبین تک نہ لے گئی<br>ہر موئے تن میں آنکھ تھی ہر آنکھ میں تھا نور<br>پیشانیوں سے صاف عیاں تھا یقین دل |
| خوشبو سے ہر بشر کا معطر دماغ تھا<br>وسعت سے اُسکے صحن کا دل باغ باغ تھا | کہتے تھے ہائے جائے کدھر جستجو کریں<br>پانی نہیں کہ قبلۂ عالم وضو کریں | حق سے دعا قنوت میں کوثر کے جام کی<br>طاعت خدا کی تھی تو اطاعت امام کی |
| ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ |
| ظاہر میں گو حسین تھا اک بے کسوں کا بیں<br>پر جس طرف اُسکے دو سو تھا جبریل تھے قریں<br>ظاہر میں اک گلشن فردوس کا مکیں<br>پوشیدہ تھا نگاہ سے پردہ میں شاہ دیں | نظارہ حرم سے کرتے تھے امام زمن<br>ناگاہ سن کے لشکر اعدا سے بیچ و شیون<br>ہر گوشہ دی اذان جو آواز دردناک<br>ہر سو بھر گئے ہوئے گرد و نواح خاک | وہ جانماز صبح کا خونیں لہو میں تر<br>دیکھے جو کوئی سامنے آنکھوں میں تھا بھنور<br>دنیا و دیں سے جو بہ ارادت ہو بے خبر<br>کرتا تھا سجدہ شکر جو ہر ہر موئے بدن پر |
| جلوے سے حسن رخ کے شہ کائنات کے<br>آئینہ ہائے نور تھے نقبے قنات کے | آگے بھون کے شاہ حجازی کھڑے ہوئے<br>پیچھے صفین جما کے نمازی کھڑے ہوئے | لب پر درود اشکوں سے آنکھیں بھری ہوئی<br>تلوار پر سجدہ گاہوں کے آگے دھری ہوئی |
| ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ |
| کرسی ہیں یہ صفائے صباحت پہ عرش پر<br>دل عرش کا بھی لوٹ گیا اُسکے فرش پر | جیسا امام ویسی ہی ابرار فوج تھی<br>ہر صف خدا کے نور کے دریا کی موج تھی | کس آفت عظیم میں ثابت قدم رہے<br>آقا کا دم بھرا کیے جبتک کہ دم رہے |

۷۶

آنکھیں سے آنسوؤں کی طرف ایک سرد ہوا
زہرا کی قسم تھوڑے میں دیکھی نہ بھلا
جس وقت سنو گی کہ سر ان دونوں پہ گوارا
اس وقت میں کہتی ہو کہ ہوگا مرا دودھ گوارا

۷۷

اعدا کو مرے دودھ کی تاثیر دکھا دو
اجلال حسن شوکت شبیر دکھا دو
جھرکی طرح جو شیر خدا تیر دکھا دو
فن تن کے میدان میں تقدیر دکھا دو

۷۸

یہ سن کے کہا بانو نے اے جان برادر
ہاں خاطر ناشاد سے اب ہو گئے باہر
پر حوصلہ ہارا نہیں جرار دلاور
لینی ہے ابھی تیغ و بالا ہو وہ تلوار کہ آج

۷۹

جانے ہوئے بعد اُنکے تو ماتم نہ کرو گی
دیکھو جو مرو گی بھی تو ناراض مرو گی
خورشید امامت سے قرابت میں قریں ہو
تم شیر ہو شیروں کے حسینوں کے حسیں ہو
یوں آئیو چار آئینہ پہنے ہوئے بر میں
جسطرح علی بعد ظفر آئے تھے گھر میں

۸۰

یہ سن کے کہا بانو نے ہے ہے مرے مولا
ہے ہے مرے سردار مرے شاہ مرے ولی
جز فقر نہیں پاس کوئی اور دولت
ہے ہے مرے آقا مرے مختار مرے ولی
تیروں سے جو اُنکے جگر توڑ کے آؤ
وہ اور کسی سے نہ جھکینگے نہ جھکے ہیں
خیبر کی طرح کوفے کا در توڑ کے آؤ
غربت میں نہ فرق آئے کہ سر بیچ چکے ہیں

۸۱

دیکھو کسی دشمن پہ جو ہوں خیبر و دارا
شیروں کے یہ ہیں کام یہ کہتے تھے علی بھی
یہ ہیں جو گلا کاٹ رہے ہیں تہ خنجر
کہتے ہیں یوں گلا کاٹ رہے ہیں تہ خنجر
دونوں ہیں صفین جنگ میں جب کھیت پڑے ہیں
دو اور چلا آئینہ تیغ عرب کو
جرات کے لشکر سے علی یوں ہی لڑے ہیں
لو روم کو قبضے میں تو قابو میں حلب کو

۸۲

جنگل کی طرح جنگ کی تیاری کیجیو
پنجے اسد اللہ کے ہو جان پہ کیجیو
تیغوں میں دھنستے ہی چلے جاتے ہیں یہ
کوفے کو تہ و تیغ کرو شام کو لیجیو
جلد کہی ہے لڑائی کی اودھر فوج ستم کو
ارشاد جسے ہو وہ بڑھے لیکے علم کو

سلام

جو ارسال خدمت فرخندہ و آغاز کرد

بخامہ ہیچ کس فرزند دلبند

دفتر شعر ہائے دلکش خود را

سید محمد حسین

۶۴
زینب کی جو یہ بات سنی سر کو جھکا کر
سب سے یہ مخاطب ہوئے فضہ سے یہ کہکر
دونوں کو اٹھا رستے سے دنیا کی خبر کر

۶۵
کیا بات ہے کیوں آج ہے یہ رنج کا عالم
کچھ ہم سے بھی ظاہر ہو سبب گریہ و ماتم
اس وقت میں ہوتا نہیں رونے کا مقدم

۶۶
اکبر یہ کہا باپ سے ہو کر ادب آگاہ
کیا ہم سے خفا ہو گئی وہ مادر دلخواہ
دیکھو ابھی آتی ہیں وہ دونوں سوئے خرگاہ

۶۷
بگڑو گی گلہ گر کسی اسلوب کرو گے
عباسؑ سے کیا تم مجھے محجوب کرو گے
کیا دل میں تمھیں امر میں سلطان امم کے
دیکھو گی نہ پھر منھ جو گئے پاس علم کے

۶۸
عباسؑ نہ دیکھیں نہ شہِ دیں کو خبر ہو
اس امر میں خاطر نہ کریں اور کسی کی
رخصت کے لیے تیغ و سپر باندھے ہوئے ہیں
ہم صبح سے مرنے پہ کمر باندھے ہوئے ہیں

۶۹
آقا کی غلامی سے جو عہدہ کوئی پایا
مجھ بندۂ بیکس کو بھی عاشق نے بلایا
عاشق کا تو عاشق ہے یہ ارکان کا ارکان

۷۰
یوں کہتے گئے جوش میں عباسؑ دلاور
شاہوں کے غلاموں کی بھی کیا ہوتی ہے ٹھوکر
ہم مالک ہیں جیسے یہ ہیں ویسے ہیں برابر

۷۱
یہ کہتی تھی زینبؑ کہ مادر عقب پردہ کھڑی ہے
کچھ ٹھٹکے سے دروازے پہ ہر گام کھڑی ہے
گھر لٹتا ہے میرا تمھیں منصب کی پڑی ہے

۷۲
ہر گز نہ ابھی کچھ شہِ ذیجاہ سے کہنا
کہنا بھی تو رخصت کے لیے شاہ سے کہنا
یہ وقت ہے امداد امامِ ازلی کا

۷۳
دور و زدیک جمالی ہے یہ ظلم و ستم کا
تم فکر علم میں ہو مجھے سودا ہے علم کا
چھوٹے ہیں قدم اس کو نہ سمجھو یہ علم کا
وہ چھوٹے سے ہاتھوں میں خدا زور دے علیؑ کا

۷۴
زینبؑ نے کہا بیٹے یہ باتیں کرو اس سے
بس اب ہمیں اندیشہ نہیں فوج عدو سے
ان صدقے گئی مرتے ہیں ہم تو شہ دیں پر
ہو عید مجھے گر ہو شہِ دیں کو ضرر کچھ

۷۵
اکبر یہ کہا باپ سے ہو کر ادب آگاہ
کیا ہم سے خفا ہو گئی وہ مادر دلخواہ
دیکھو ابھی آتی ہیں وہ دونوں سوئے خرگاہ

۷۶
کیا دل میں تمھیں امر میں سلطان امم کے
دیکھو گی نہ پھر منھ جو گئے پاس علم کے

۵۸

ناوان کی ان باتون پہ گھبرا کے یہ اصغر نے
ماتم مین کسی دل کو نہ تھا صبر کا یارا
حضرت کو بھی فرقت تھی بہتیجے کی گوارا
ڈیوڑھی تلک آنکھ سے گو دھندلا تھا نظارا

جسدم وہ چھٹی جیتے ہی جی مرگئے شبیر
کس درد سے روتے ہوے باہر گئے شبیر

۵۹

جسدم در دولت پہ امیر آکے رکا یہ
پیغام کیا اسلام کا اندر بہ یہ بھیجا
کہدو کہ امام آئے ہین اب لیجیے صدقہ
جاتی تھی چمکنے مین ضیا عرش تلک اسکی
خورشید کو پنجے مین لیے تھی چمک اسکی

۶۰

اکبر مین یہ کہتے ہی رفیقان دلاور
اک عشق ہی اس شیر سے سلطان امم کو
بھائی کو کبھی دیکھتے ہین گاہ علم کو

۶۱

واقف ہین سبھی حیدر و جعفر کے شرف سے
حق پوچھو تو حقدار ہین ہم دونون عمر سے

۶۲

کہتا تھا بڑا یہ ہی کہ ماموں پہ فدا ہون
چپکے رہو اماں نہ کہین سنکے خفا ہون

۶۳

آقا جسے چاہین علم فوج خدا دین
مشتاق اجل ہین ہمین مرنے کی رضا دین

۴۹

اس نخل ریاضت کے ثمر انکو ملینگے
جو عرش کے نیچے ہین وہ گھر انکو ملینگے

فردوس مین نانا سے حضور آج ملینگے
کوثر پہ تمھین خلعتِ نور آج ملینگے

۵۱

۵۲

بیٹی کا سوا آپکے کوئی نہین یا
شب بھر مین اسی خوف سے سوئی نہین

۴۸

صادق ہین ولی اسکے مرے ان سب نے مانا
انکا وہ صلہ ہی جو رسولون کو ملا ہی

۵۰

ہان صف شکنو دقت ہی نصرت کی دعا کا
کھلتا ہی پھریرا علم فوج خدا کا

۵۲

شبیر کے پہلو سے نہ ہٹتی تھی سکینہ
بڑھتے تھے تو دامن سے لپٹتی تھی سکینہ

۴۷

کونین مین یہ صاحبِ اقبال و شرف ہین
عالم ہون کہ ان لوگون کے دل میری طرف ہین

۴۹

قربان تمھین ہونا ہی محمد کے پسر پر
کہتے ہین کہ کوثر کو کسو گلشنِ جنت کے سفر پر

۵۱

ڈیوڑھی پہ شگفتہ تھا چمن خلد بریں کا
جیسے مین تلاطم تھا دراے شہِ دین کا

۴۰

گھبرا کے جو بیبیون کی نظر کوچ کی طرف
محمل ہوئے سوار ادھر کوچ کی طرف
بچے بھی ہو لیے ادھر کوچ کی طرف
بی بی کی سمت دیکھ کے لشکر کی سمت سے

۴۱

گلدستۂ حضرت کی صدا آئی اذان کی
اکبر میں بہار اور ہوئی باغ جہان کی
تلوار علی کی گلشن آخر میں خزان کی
پیغام شہ اسلام میں بلبل نے فغان کی

۴۲

مہتاب ہوا گم فلک نیلوفری سے
پھولا گل خورشید نسیم سحری سے
سب ساجد و راکع تھے شہنشاہ کے ہمراہ
تابان تھے بہتر مہ نو ماہ کے ہمراہ

۴۳

بان وفا اور اکبر نے لگائے نعرۂ ظالم
پیچھے تو چچا تھے بھی آگے ہی ہیں ہم
صف بستہ ملائک ہیں ہمی ہوتے ہیں معلوم

۴۴

ہیں بیبیاں جو ہمراہ چھٹ جاتے ہیں بی بی
ہر سو سے ہیں ساتھ وہ چھٹ جاتے ہیں بی بی
کھل جاتے ہیں ہو اسے سمٹ جاتے ہیں بی بی
محمل سے لپٹ کر لبوں پہ ہاتھ سے آنکھوں پہ جان سے

۴۵

اس دشت میں روتی تھی جو شبنم شب دین پر
تھا موتیوں کا فرش زمرد کی زمین پر
خورشید نہیں روشنی نیر دین ہے
خود عرش کو دھوکا تھا یہ میں ہوں کہ زمین ہے

۴۶

گرمی کی سحر اور وہ پھولوں کا مہکنا
رخسان حسین کا وہ درخشاں پہ چمکنا
انجم کا وہ چھپنا کبھی اور گاہ چمکنا
وہ سرد ہوا اور وہ سبزے کا مہکنا

۴۷

خشکی میں بھی سردی سے ترائی کا سماں تھا
ہر مالک گلزار جنان تشنہ دہان تھا
کسطرح شہنشاہ سے وہ فوج جدا ہو
مشکل ہے کہ دریا سے کہیں موج جدا ہو

۴۸

جلوہ وہ دم صبح کا وہ نور کا عالم
دریا وہ شفق کی طرف چرخ بریں کی
وہ شبنم سے کرہ دین پہ افشاں زمیں کی
سرخی وہ سنہرا وہ شعاعوں کا دمکنا

۴۹

کیا نور سے ہر ذرۂ خاکی تھا درخشاں
دیوار ہر قبلہ کی طرف کعبۂ دیں کی
کیا خوب جماعت ہے ادا بہ یقین کی
ہر فوج کی زینت ہے کہ نور رخ زمیں کی

۲۸

روکر غلام کہتا تھا بانو سے یہ کہ بی
پڑھتے ہو سب نماز مصیبت کے واسطے
دیکھی ہو بھی دیر سے وہ جاء نماز بی
قسمون ہے محبت کی گری کا دو ذرا پنکھا

بیتاب جو پایا بہت اس تشنہ دہن کو
شبیر نے لپٹا لیا چھاتی سے بہن کو
ہر چند کہ ساعت نہیں ٹلتی ہے قضا کی
بچ جاؤن تو کیا دور ہے قدرت سے خدا کی
کیا لیٹی ہے بستر پہ کدھر دھیان ہے زینب
شبیر اسی رات کا مہمان ہے زینب

۲۹

فرمایا بہن تجھ کو بنایا ہے کیا بھال
ترسے ہے صبا ہو نہ خدا در پہ کبھی زوال
ہاتھا ہے بھر اخاک سے یہ کہہ کے بھر بھر آئے
بی فاطمہ کا لال
نہیں چھینا ہے یہ

دم تن سے مرا گھٹ کے نکل جائیگا زینب
رو لیجیو جب رونے کا وقت آئیگا زینب

وسواس طبیعت کو بہلنے نہیں دیتا
مجبور ہون دل مجکو سنبھلنے نہیں دیتا
نیند آئی ہے بیٹی کو سلا جائیے با
بس ہو چکیں باتین اب ادھر آئیے

۳۰

جیتا ہون میں اور راہ ہی سے تیرے تلطم
یہ کہہ کے بہن کو دیر تک روتے رہے سرور
تھی بی بی کو بھی کسطرح تسکین کا یہ دم
خیمے سے نکل دیکھی جو کسطرح سے بھی رات

بس صبر کرو جی سے گذر جائینگے بچے
تڑپو گی تم اسطرح تو مر جائینگے بچے

۳۱

تلوار کسی نے ابھی تولی نہیں بجز
سینہ ابھی تیروں سے چھلنی نہیں بجز
گردن پہ کسی نے ابھی پھیرا نہیں خنجر
جائیگا بھائی تجھ پہ ابھی تین طمانچے

بازو مرے کٹنے کو رسن لاتا ہے کوئی
سر پر سے ردا چھینے لیے جاتا ہے کوئی

۳۲

فرمایا کہ خوش ہون جو ہون بی بی بجا ہے
بھائی نے تجھے اللہ اسی واسطے جنا ہے
خالق نے تجھے عابد کی بیٹی سے بنایا ہے
بھائی کی بلا لیکے بہن خلق سے جائے

وسواس طبیعت کو بہلنے نہیں دیتا
مجبور ہون دل مجکو سنبھلنے نہیں دیتا

۳۳

آنا ہی سکینہ کی بہن کا مجھے دھیان
ہر وقت ہے پیش نظر آتا ہے وہ بیان
سمجھانے سے بجھتا ہے نہ دل ہے نہ ہے جان
پھر جائے ہے آنکھون کے تلے دون کا سماں

باز و مرے کٹنے کو رسن لاتا ہے کوئی
سر پر سے ردا چھینے لیے جاتا ہے کوئی

۳۴

تو جاگ کے بیتاب ہو سو جاتی ہے جو بی
فرماتے ہیں بھائی ہین یون کوئی ہے بیکس
امان کبھی جاتی ہین یون کوئی ہے بیکس
بیٹی نہ بھیگا ترا مظلوم ہے برادر

۳۵

بولی کہ ابھی تھا کسی ظالم نے پکارا
سونا تو گیا اسکے تصور میں ہمارا
بین جاگتی ہون اور جہان تھا ہے سارا
گردون پہ چھری نہ لگے جب تک ہمارا

۳۶

حضرت نے کہا بہن سنی تو نے فغان
اللہ تجھے بیک نہیں سونی ہو گی جان
غربت مین کہان راحت و آرام کہان
بن باپ کے تیرا تو نہیں چین کہیں
اچھی نہیں عادت یہ نہ رویا کرو
پہلو مین کبھی مان کے بھی سویا کرو

۲۱

[illegible] کے سبب جسم کی طاقت میں کمی ہے
[illegible] طلب قوتِ ثابت قدمی ہے

۲۲

اکبر سے اشارہ کیا مڑ کر یہ کیا ہے
کی عرض پھوپھی جان کے رنجی کی صدا ہے

۲۳

گودی میں اُٹھائیں اُسے یا اسکو سنبھالیں
دو روز کے فاقے میں وہ کس کس کو سنبھالیں

۲۴

[illegible] کے دکھلائیں جو سردار کو چھوڑیں
[illegible] قبول کی سرکار کو چھوڑیں

۲۵

نعلین کہیں چادرِ پُر نور کہیں ہے
اُس وقت سے بسمل کی طرح چین نہیں ہے

۲۶

وہ کہتی ہے تا صبح یوہیں روؤنگی اماں
بابا ہی جب آوینگے تو میں سوؤنگی اماں

۲۷

[illegible] ہزاروں سے وغا ہو تو مزا ہے
[illegible] سے ادا ہو تو مزا ہے

۲۸

مانگو یہ دعا غیب سے بیکس کی مدد ہو
صدقے کرو مجکو کہ بلا بھائی کی رد ہو

۲۹

اب پیاسوں کی فریاد بھی بابا نہیں سنتے
حضرت مرے رونے کی صدا کیا نہیں سنتے

۱۰

درویش ہر کمیں سے لڑائی
بیان مفصل
بیٹھے تھے اس طرح کہ جھکائے ہوئے تھے سر
ہیبت سے ان کی ہلتے نہ تھے بھولے سے شجر
ہر ایک تھا بشکل مصور کھڑا ہوا
ہر ایک تھا بشکل مصور کھڑا ہوا

اس غم سے سدا اشکوں سے منھ دھوتی تھیں اماں
کل دن وہ ہے جسد کے لیے روتی تھیں اماں

۱۱

دربار میں حاضر تھے رفیقان دلاور
کی عرض کہ ادھر فوج ہے ادبار پہ لشکر
اک سمت سے قاسم تھے اور اک سمت برادر
عباس علی سامنے بیٹھے تھے ادب سے

شبیر محبت سے سخن کرتے تھے سب سے
مشکل نہ کسی رنج کو سمجھے نہ بلا کو
بندہ وہی بندہ ہے جو بھولے نہ خدا کو

۱۲

گر ذکر ہو عباس علمدار کا اے جاں
عباس سے کہتا تھا وہ کل کا رجز خواں
ہیبت سے ہوئے زرد تھے سب فوج کے ارکاں
ڈر تھا کہ کرے ذکر نہ عباس دلاور

بیدینوں کو راحت مری منظور نہیں ہے
شبخون جو اودھر سے ہو تو کچھ دور نہیں ہے

۱۳

ہر چند کہ ہے رات بہت ہم کو سفر کی
نام آور سکارے ہے ورد صف ہر کی
موجود ہے ہر سمت سے لشکر ستم گر کی
بہتر ہے کہ اب کوچ کریں رات بسر کی

شبخون کا ہے خوف جو یاں رات رہے ہم
لشکر کے نگہبان بنے ساتھ رہے ہم

۱۴

اب کوچ کی آخر ہے زمانہ نہیں اچھا
یہ وقت ہے یہ موقع و یہ ٹھکانہ نہیں اچھا
بے وقت کوچ کرنا مجھے جانا نہیں اچھا
بہتر ہے کہ اب رات یہیں صبح کریں ہم

مشکل نہ کسی رنج کو سمجھے نہ بلا کو
بندہ وہی بندہ ہے جو بھولے نہ خدا کو

۱۵

دم بھر کے لیے ہو نہ جدا یاد سے تیری
دن رات رہے ورد زباں یاد سے تیری
ہر سانس ہو اک نالۂ فریاد سے تیری
ہر رنگ میں ہو الفتِ اللہ کی جھلک

تکبیر میں ہو شکرِ اللہ دعا میں
سب محو ہوں یا وجہِ احد ہی ہو ادا میں

۱۶

ہو صاحبِ سجادہ حسینؑ ابن علیؑ کا
دم بھر نہ ہو غافل کہ ہے یہ وقت ولی کا
ذکر اس کو سمجھنا ہے کہ ہے ذکر نبی کا
ذکروں کو یہ سمجھے کہ ہے گلدستہ ذکر کا

تسبیح ہو ہر دم یہ تمنا ہو ہمیں بس
ہر سانس کہے لا الہ الا اللہ ہو یا حق

رباعی

کیونکر دل غمزدہ نہ فریاد کرے
جب ملک کوچ کا نقارہ بیداد کرے
ماتم کو یہ دعا کہ یہ خدا وند کریم
آجری ہو ملک کو آباد کرے

رباعی

ہر چند کہ خستہ و حزیں ہوں ہر آواز
ہر قافیہ دار شاہ دیں ہے ہر آواز
سنکر یہ اگر کہے کہ ہے کیا جی
ہم کہتے ہیں ان کی نشیں ہے ہر آواز

رباعی

بالیدہ ہوں ارمان و امید بھر آج ملا
ظلِ علم صاحب معمر آج ملا
اب جا کے یہ کہنے کا ہوا ہے ہم کو
بعد از شصت سے یہ حضرت کا علم آج ملا

رباعی

انسان کی فکر عقل و ہوش و ہوا تا ہے
اور صاحب جیتے کو دیکھ کر ہوا تا ہے
کیوں کر نہ ہو شیر خوش ہوا تا ہے

رباعی

تا رکاب کی جا بجا ہے
تا رکاب کی جا بجا ہے

رباعی

کیا کہوں کہ ہے کیا ہے
کیا کہوں کہ ہے کیا ہے

۱۲۹
[illegible] کی بیبیاں ہوئی دلگیر بس
[illegible] میں ہر طرف سے ہوا شور بس
احداد و بلا دیتے ہیں گھوڑے کو جگہ بس
امت ہے بیقرار کہ ہے کس کی سیر بس

۱۳۰
جسدم تنی امام امم نعش پر گری
چلائی یا حسین پکارا کہ ہائے پدر
دوڑے کنارِ نہر سے فوجوں سے بیخبر
بچے میں پیٹنے لگی زینب برادر

۱۳۱
دوڑی سراسیمہ جو صبا سوئے قتلگاہ
آئی بجز سے بی بی کہ اے حضرت الٰہ
آواز دی بہن نے کہ اے مونس حزیں
آ کر لپٹ گئے شہ والا سے دم بدم

۱۳۲
زانوئے سرد کیجئے یا شاہ بحر و بر
محبوب کبریا ہیں ادھر شہ ادھر قمر
یکجا ہیں باپ بھائی ہیں اس سمت اس طرف
کہنے لگی کہ دل میں ہیں ارمان بیشتر

۱۲۸
[illegible] کی بیاس ہری جب
[illegible] سب
[illegible] ہوا شہ بیقرار کہ شہ دل سب
[illegible] ہے جلنے لگا حسین

۱۲۹
[illegible] ہوئی جو تن پہ لگے اس دلیر کے
[illegible] حسین کو منہ پھیر پھیر کے

۱۳۰
[illegible] کی بیاس ہری جب
[illegible] سب
[illegible] ہوا شہ بیقرار کہ شہ دل سب
[illegible] ہے جلنے لگا حسین

۱۳۱
[illegible] ہوئی جو تن پہ لگے اس دلیر کے
[illegible] حسین کو منہ پھیر پھیر کے

۱۳۲
[illegible] کی بیاس ہری جب
[illegible] سب
[illegible] ہوا شہ بیقرار کہ شہ دل سب
[illegible] ہے جلنے لگا حسین

۱۳۳
[illegible] ہوئی جو تن پہ لگے اس دلیر کے
[illegible] حسین کو منہ پھیر پھیر کے

۱۲۸
[illegible] کی بیاس ہری جب
[illegible] سب
[illegible] ہوا شہ بیقرار کہ شہ دل سب
[illegible] ہے جلنے لگا حسین

۱۲۹
[illegible] ہوئی جو تن پہ لگے اس دلیر کے
[illegible] حسین کو منہ پھیر پھیر کے

۱۳۰
[illegible] کی بیاس ہری جب
[illegible] سب
[illegible] ہوا شہ بیقرار کہ شہ دل سب
[illegible] ہے جلنے لگا حسین

۱۳۱
[illegible] ہوئی جو تن پہ لگے اس دلیر کے
[illegible] حسین کو منہ پھیر پھیر کے

۱۳۲
[illegible] کی بیاس ہری جب
[illegible] سب
[illegible] ہوا شہ بیقرار کہ شہ دل سب
[illegible] ہے جلنے لگا حسین

۱۳۳
[illegible] ہوئی جو تن پہ لگے اس دلیر کے
[illegible] حسین کو منہ پھیر پھیر کے

۱۲۸
[illegible] کی بیاس ہری جب
[illegible] سب
[illegible] ہوا شہ بیقرار کہ شہ دل سب
[illegible] ہے جلنے لگا حسین

۱۲۹
[illegible] ہوئی جو تن پہ لگے اس دلیر کے
[illegible] حسین کو منہ پھیر پھیر کے

۱۳۰
[illegible] کی بیاس ہری جب
[illegible] سب
[illegible] ہوا شہ بیقرار کہ شہ دل سب
[illegible] ہے جلنے لگا حسین

۱۳۱
[illegible] ہوئی جو تن پہ لگے اس دلیر کے
[illegible] حسین کو منہ پھیر پھیر کے

۱۳۲
[illegible] کی بیاس ہری جب
[illegible] سب
[illegible] ہوا شہ بیقرار کہ شہ دل سب
[illegible] ہے جلنے لگا حسین

۱۳۳
[illegible] ہوئی جو تن پہ لگے اس دلیر کے
[illegible] حسین کو منہ پھیر پھیر کے

۱۲۸
[illegible] کی بیاس ہری جب
[illegible] سب
[illegible] ہوا شہ بیقرار کہ شہ دل سب
[illegible] ہے جلنے لگا حسین

۱۲۹
[illegible] ہوئی جو تن پہ لگے اس دلیر کے
[illegible] حسین کو منہ پھیر پھیر کے

۱۳۰
[illegible] کی بیاس ہری جب
[illegible] سب
[illegible] ہوا شہ بیقرار کہ شہ دل سب
[illegible] ہے جلنے لگا حسین

۱۳۱
[illegible] ہوئی جو تن پہ لگے اس دلیر کے
[illegible] حسین کو منہ پھیر پھیر کے

۱۳۲
[illegible] کی بیاس ہری جب
[illegible] سب
[illegible] ہوا شہ بیقرار کہ شہ دل سب
[illegible] ہے جلنے لگا حسین

۱۳۳
[illegible] ہوئی جو تن پہ لگے اس دلیر کے
[illegible] حسین کو منہ پھیر پھیر کے

۱۱۸

تیغوں کی کچھ خبر تھی نہ ڈھالوں کا ہوش تھا
نیزہ ہر اک سوار کو اک بارِ دوش تھا

۱۱۹

دہشت سے سرکشوں کے قدم رانڈ مر گئے
تیغ چھوٹ کر گری کہ زمین پر بھی گر گئے
ترکش سمیت گر کے کمانوں کے حلقے اترے گئے
گھوڑے بلا سوار گئے شور مچ گیا

۱۲۰

دانستہ سرکشوں نے جو کار خطا کیا
تقدیر نے نشانۂ تیرِ قضا کیا

۱۲۱

یہ اوجِ تیغ قدرتِ حق سے عیاں ہوا
گویا ہلالِ عید شفق سے عیاں ہوا

۱۲۲

پستی پہ جب چمک کے بلندی سے آئی تھی
گاہے زمین زمین کے تلے تھرتھراتی تھی

۱۲۳

دو کا سر جھپٹ کے تیر سے بھی کاٹی
دو کی کمر کو کاٹ کے تلوار نکل گئی
نالے اور چیخ کے دو ادھر سے نکل گئی
دو کے گلے کو کاٹ کے خنجر سے نکل گئی

۱۲۴

ضربت سے وار آئینہ والے بھی دنگ تھے
کہنے کو تھی وہ تیغ پہ بجلی کے رنگ تھے

۱۲۵

یوں جست کی سمند نے لاشوں کو روند کر
بجلی فلک سے گرتی ہے جسطرح کوند کر

۱۲۶

اعدا کے ہوش برق اجل نے اڑا دیے
ڈھالوں کے پھول تیغ کے پھل نے اڑا دیے

۱۲۷

ہر صف میں اس جری کی لڑائی کا شور تھا
ہر غول میں بھی کی دوہائی کا شور تھا

۱۲۸

جس غول پر گرا تو اڑا اس شکوہ سے
پرواز کبک کرتا ہے جسطرح کوہ سے

۱۰۹

[illegible]

[…]بازار حرب گرم جو تھا سرد ہو گیا
دہشت سے ابن سعد کا منھ زرد ہو گیا

۱۱۰

[illegible]

[…] جو رخ پہ فزوں مہر و ماہ سے
خلعت ملا ہے نور کا سرکار شاہ سے

۱۱۱

[illegible]

[…] پہ حلال عدو پر حرام ہے
[…] ابن فاطمہ میں فیض عام ہے

۱۱۲

[illegible]

زہرا کا نور عین تھا اسکا کفیل ہے
پیاسو چلو کہ چشمۂ کوثر سبیل ہے

۱۱۳

[illegible]

پہنے ہی ہیں آ کے کافر کا ساتھ دو [?]
دست خدا کے لال کے ہاتھوں میں ہاتھ دو

۱۱۴

[illegible]

پڑھتے ہوئے درود ملک ساتھ آئے ہیں
یہ سب شرف حسین کے صدقے سے پائے ہیں

۱۱۵

[illegible]

یارو اسے کچھ اسکے نہونے کا غم نہیں
دشمن کا ہو جو دوست وہ دشمن سے کم نہیں

۱۱۶

[illegible]

پہلے ہی جنکے وار چلے تھے سو چل گئے
دیکھی جو تیغ حر کی چمک دم نکل گئے

۱۱۷

[illegible]

غل تھا کہ آج خاتمہ لشکر کا ہو گیا
اک اک قدم پہ ڈھیر تن و سر کا ہو گیا

۱۰۱
اٹھنے کی طاقت نہ رہی ضعف سے جو خوار ہوئے
دوستوں سے تو وہ بیمار ہوئے ہی تھے
بازوئے شہ نے بھی دو شانوں سے بیکار کیا
ہائے عباس علمدار ہوئے ہی تھے

۱۰۲
احسان مفت کرتے ہیں اہل کرم جتا کر
پوچھا جو اس نے حال تو میں رو دیا بھر آ کر
سوتی تھی تیری فوج کہ بیدار ہو گئی
لیکن نہ اس کو دیکھ سکے آنکھ بھر کے ہم

۱۰۳
ہو گا کہاں مقام کیا بانی نے جب سفر
خادم کو اب سفر میں کہیے یا شاہ بحر و بر
بولے کہ ہم کو ساتھ نہ لے جائے گا کوئی

۱۰۴
میزانِ مغفرت میں گناہوں کو تولدو
جنگل میں رات پھرتے ہی پھرتے بشر ہوئی
بچھڑے جب ایسا دوست تو کیونکر کسی کو کل
باندھے ہیں اسنے ہاتھ درِ خلد کھولدو
مرنا تھا جس جگہ وہیں آ کر سحر ہوئی
رخصت تو دی ہے پر آنکھوں سے آنسو نکل چلے

۱۰۵
دانستہ چھوڑ دیتے ہیں اہل کرم جو جنگ
پوچھا کہ کون ہے تو کہا یہ غلام ہے
دیکھا جو ہو کے کوچ کہا یہ غلام ہے
لیٹا لبِ فرات سکینہ کا نام لے
گھوڑے سے کر کے کہا میں ادنیٰ غلام ہے
پوچھا غبار بیٹھ کر کیا نام ہے تیرا
فرمایا کوچ کر کے کہ میں ادنیٰ غلام ہے
فرمایا کوچ کر کے کہ میں ادنیٰ غلام ہے

۱۰۶
محبوب ہوں بہت شہِ والا صفات سے
حُر کے قدم کی آ کے ملک خاک لیگئے
عباس نے کہا تھا کہ ادنیٰ غلام ہوں
شیدا ہے جان نثار امامِ انام ہوں
مہمان کو اپنے پنجتنِ پاک لیگئے
تو جنکا میہمان ہے میں اُنکا غلام ہوں

۱۰۷
تجھ سے جدا ہوئے ہیں شہ دیں کے جانثار
بیٹا ہے تو بھی ساتھ نہ ہو گا کوئی ترا
جب تک بدن میں جان رہی ساتھ سے نہ ٹلے
امید وار جب کہ تھے شاہ زمن کے ہم
رکھا قدم رکاب میں فاقہ کشوں نے جب
دیکھا کہ اس سے کہتے تھے شاہ زمن کے ہم
ہم پہلے داغ خویش و برادر کے دیکھ لیں
تو ہمکو دیکھ ہم تجھے جی بھر کے دیکھ لیں

۹۱

مرقد میں پیمبر اور راجو نہیں ہوتے
تھا ناز یہ جس پر وہ علی تو نہیں ہوتے

کثرت پہ اپنی فوج عدو کو غرور تھا
ظلمت ادھر تھی کفر کی یاں حق کا نور تھا

۹۲

ایسے نہیں کہ دوست کو اپنے خجل کریں
تو بھی اگر چلے تو خطائیں نجل کریں

ہاں ہاں کیا کہیے یہ وہ سخن سے نکل گیا
آئی صدا کہ چاند گہن سے نکل گیا

۹۳

اس کثرتِ سپاہ پہ تو ڈر سے زرد ہے
ٹھوکر ون کا جو شریک ہو جا کر وہ مرد ہے

دست خدا پدر ہے شہ کائنات کا
ہاتھ آئیگا اسی میں وسیلہ نجات کا

۹۴

اب سر پر آ گئی ہے قضا صبر کیجیے
یہ وقت ہے رضائے خدا صبر کیجیے

چلکر امام پاک کے دامن کو تھام لو
فردوس ہاتھ آئے وہ ہاتھوں سے کام لو

۸۴

اک نوجوان ہی مین اُسے پہچانتا نہین
سب مانتے ہین پر وہ ہجری مانتا نہین

۸۵

سرسبز ہونے دے نہ محمدؐ کے باغ کو
جلدی بجھا مزار علیؑ کے چراغ کو

۸۶

اعدا مین تو ہماری محبت کی بو نہین
وہ ہی تو حُر ہی اور کی یہ گفتگو نہین

۸۲

آہون کے ساتھ آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے
مانند بید عضو بدن تھر تھراتے ہین

۸۳

واجب ہی احترام محمدؐ کی آل کا
ہی کیا قصور فاطمہؑ زہرا کے لال کا

۸۴

نلوارین تول تول کے اعدا کو تکتے تھے
شعلے چھٹے تھے دوش پہ گیسو لٹکتے تھے

۸۱

کیا کیا خطا نہ فعل سرزد ہوئے ہین آج
ہی ہی نہ کیون کہ آپ سے بیگانے ہین آج

۸۲

ہمت کو چاہیے مدد آل رسولؐ کی
پاؤن گا کیا اُجاڑ کے کھیتی بتولؑ کی

۸۳

دریا کو تکنے لگتے تھے بھائی کو دیکھ کے
بڑھتے تھے مثل شیر ترائی کو دیکھ کے

۷۳
آہن بدن شجاع جو ہر شیر سب کے ہیں
شعلے ہیں زیر دست و شمشیر سب کے ہیں
نعرہ ہے ہر بہادر دلگیر سب کے ہیں
جنگی قدم ہے شیر کا آواز شیر ہے

۷۴
آہو کو اُن کی چال سے کیا زور چل سکے
جنبش سمند و ہم نہ آگے نکل سکے
حلقے ہیں تیغ امام کو قدسی لیے ہوئے
تھے جبرئیل فرق پہ سایہ کیے ہوئے

۷۵
گرد و دن پہ کسطرح ہووا اختر نہ ماند ہوں
اک چاند کے شریک جہاں چار چاند ہوں

۷۶
دشمن کی روح خوف سے جنگی کرے فرار
دیندار مرد خوش ہو تو ہوں جلی سے اور
راہوں میں کوہ ہوں تو ہوں جلی سے اور

۷۷
داؤد کی زرہ شہ والا کے بر میں تھی
اور ذوالفقار حیدر صفدر کمر میں تھی

۷۸
ناوک فگن کہیں ہیں کہیں نیزہ دار ہیں
میدان سے تا بہ نہر ہزاروں سوار ہیں

۷۹
پانی سیاہ شام سے پا نا محال ہے
دریا تلک نگاہ کا جانا محال ہے

۸۰
بالا سے دوش حضرت زینب کی تھی سپر
ہو جسطرح سے شمع شبستاں کے پیش پر
چادر بنی ہوئی تھی عجب طرح کی سپر
تھے دو غلام خاص مگر ان کے دوش پر

۸۱
رومال ہاتھ میں تھا جناب بتول کا
چہرہ عرق سے تر تھا جو سبط رسول کا

۶۴

حضرت کے آگے فوج ستم کے کھڑے ہوئے
دونوں کا بیٹھنا ہوا دشوار زین پر
بیٹے گئے خون میں جو شجاعت کے بین پر
کھائی بھی آج اکھڑوں سے لڑنے کی ہار نے

رشتہ تو رکھتے ہوں شہِ خیبر شکن سے ہم
بندھوائیں ہاتھ جان بچا کر رسن سے ہم

۶۵

کہنے لگے کہ آپ سے رخصت ہوا بدار
آئی صدا حضور سے ہمراہ ایک بار
ہو ناصرِ لالِ اہلِ وفا کا وفا شعار

بچپن میں کس طرح نہ وہ بچہ دلیر ہو
دادا بھی جسکا شیر ہو بابا بھی شیر ہو

۶۶

رخصت ہوئے حسین سے جب نوجوان حسن
لی ساتھ علمدار کی باوفا بہن
لشکر میں لے گئی انہیں بانو بچا کے تن

کل تھا کہ ہونگے حشر میں اسکی پناہ میں
حیدر کی نشان ہے حسینی سپاہ میں

۶۷

صدقے سے شہ کے ہمکو یہ عزت نصیب ہو
سایہ میں اس علم کے شہادت نصیب ہو
خود دوش پر اٹھائے جو قاسم کا نعش عم

ساتھ علمدار کے تھے علمدار اور بھی
ہمراہ تھے حسین کے سردار اور بھی

۶۸

حق حق علی ولی ہے علمدار حق علم
ذرے سے آفتاب فلک پر کرے رقم
آئی ہوا کہ خلد بھر آیا سرور و غم
پیشانیوں پہ بھی تھا وہ اقبال کا چشم

ایسا علم ہو دوش پہ ایسے جوان کے
عباس کے نثار تصدق نشان کے

۶۹

نکلے حرم سرا سے امام فلک جناب
نیچے شرف سے جیسے خیاباں ہوا گلاب
گھوڑے پہ جا بجا کہ ہوا فرد لاجواب
دیکھی بلندی اس نے نہ پستی جگہ کبھی

آنکھوں کے سامنے سے سواری نکل گئی
گویا چمن سے بادِ بہاری نکل گئی

۷۰

خالی بہادروں سے جلوخانہ ہو گیا
ڈیوڑھی اُداس ہو گئی ویرانہ ہو گیا

۷۱

چہروں کی روشنی سے خجل شمع طور ہے
لشکر نہیں حسین کا دریائے نور ہے

۷۲

مرکب پہ بیچ عین خلف بوتراب ہے
دو چودھویں کے چاند ہیں اک آفتاب ہے

۵۵
ہمشیر سلامت آئینگے جب سر پر علم
تب دونگی تمکو تہنیت عہد و علم
ہاتھون کو چومو ملکر کہو بھیا اسپر غم
کیجو صلاح صبر کر اشکر ادھر ہی کو

۵۸
بن بائی اپنی جانی ہی ہر جوری نہ بان
ہونگی اگر تو مجھے بلاوینگے کہان
وہ دن علم کا آج بچالو ہماری جان
صدقہ علم کا آج بچالو ہماری جان

۶۱
جب کہ تو دم ہے بہن کے بیوا رہ وش نہ ہو
کونین مین کسیکا برادر والی کونا مور
رکھتی نہین کسیکو اور مین یا شاہ بحر و بر
آقا کی نیز نذر کو لائی ہے یہ پسر

ہے بڑی امید ہی زہرا کی جائی کو
بھیا تمہین سے لیگی بہن اپنے بھائی کو

سوے فرات جاتے ہو شاہِ امم کے ساتھ
چھوٹی سی ایک مشک بھی لے لو علم کے ساتھ

قائم رکھے کریم محمد کی آل کو
بچون پہ صدقے کیجیے اس لونہال کو

۵۹
بھیا تمہین ہے بھائی نہین تم ہو غلام
بھر جائے گا جبتک مین جیونگی کرونگی کام
کیا تم سے کوئی جو دیکھ سکے جانب امام

۶۲
خالق سے ہے دعا شہ دیں کی ہر ایک دم
وارث ہو اہل بیت کے قدموں پہ ہو قدم
ہون راہ مین امام کی گر جان بھی ہو کم
ہاتھون سے دو جہان کو لوٹا گئے صنم

۵۹
غربت ہو اور بلا ہو علم شاہ بحر و بر
سنتا ہے کون ہو جو مدد کو نہ آئے گھر
جبتک ہو دم کروبلا مین پانی کی نہ خبر

مشکیزہ خالی نہر سے لیکر نہ آؤنگا
پانی نہ یان ملیگا تو کوثر پہ جاؤنگا

دعویٰ برابری کا نہین گو عزیز ہون
یہ آپکے غلام مین اِنکی کنیز ہون

۶۰
ناگہ سنا جو زوجہ عباس نامدار
بر سے کی لون بلا مین مین صدقے ہو ذوالفقار
ہمراہ لیکے بچون کو آئی جہان مین زار
آئی حضور سرور و سالار کربلا

۶۳
بھیا تمہارے بھائی کے بیٹے ہین یہ غلام
تم بھی تو ہو چکے ہو بلا وہ الانام
لے جایئے بھتیجون کو علی اصغر کے نام
چھوٹی سی ایک تیغ منگا دیجیے ہمین

پہلے تو بڑھکے شاہ امم کی بلا مین لین
پھر دونون ہاتھ اٹھا کے علم کی بلا مین لین

پہلے سبھون سے رن کی رضا دیجیے ہمین

۴۸

اس منصب بزرگ کا حقدار ہی نہیں
جعفر کے ورثہ دار ہیں کامگار ہی نہیں
آل نبی کا ہوں ہے مدد گار ہی نہیں
ہر روز ان سے میرا علاقہ ہے ہی نہیں

بھائی بھی ہے جری بھی ہے اہل وفا بھی ہے
حکم علی بھی ہے یہی حکم خدا بھی ہے

۴۹

عباس کوئی اور برادر ہے ہی نہیں
ان آٹھ دن سے بھائی پہ ظاہر وہ جانثار
شاید اخیر صلح کا بھائی کوئی طور

بچے ہو تمکو فکر ہے نام و نشان کی
مجکو پڑی ہے سبط پیمبر کی جان کی

۵۲

ذرے پہ کی یہ مہر کہ خورشید کر دیا
دامن کو میرے دولت ایمان سے بھر دیا

۴۷

فرمان کا دیئے لگے نذر نیاز سے گلزار
بیٹے کو کم ہیں جعفر و عباس نامدار
ہاں دیکھیں کیا اشارہ کرے اس علم کی اور
حکم امام دین مبین ہے بجا ہے کیا

چپکے کھڑے رہو نہیں جا گہ کلام کی
واجب ہر امر میں ہے اطاعت امام کی

۵۰

بھائی کے دونوں بیٹوں کو اپنے پہ کر نثار
لے آئیں دونوں شاہ نے پیچھے بلا کے دفعتہ
نشان علم کو دیکھ کے روئے شہ امم

پنجے کی تا بہ چرخ چہارم ضیا گئی
بولے علی علم کے پھریرے سے آگئی

۵۳

مد نظر ہے ہر دم یہ دولت کے ہیں گدا
سب بادشاہ اس در دولت کے ہیں گدا
ادنیٰ فخار خلق دو عالم کے ہیں گدا

طوبیٰ سے اس نشان کا سایہ بلند ہے
اسوقت عرش سے مرا پایہ بلند ہے

۴۶

قابل علم اٹھانے کے کب ہیں یہ ہاتھ سن
دو روز سے ضعیف ہوا آپ کا بدن
ظاہر ہوا ہے تیور سے اسطرح کا گمان
جھکنے لگی زمیں پہ یہ اسطرح آسمان

جعفر کے ورثہ داروں میں تم لاکلام ہو
پر کیا شرف یہ کم ہے کہ شہ کے غلام ہو

۵۱

عباس کی امام نے آگے کی یہ طلب
حضرت کے روبرو گئے عباس باادب
بھائی نے سر جھکا لیا شانہ کیا ادب
اس حوصلہ پہ جھلیں گی تجھ پر ہزار میں

یہ مرتبہ کسی کو مقدر نے کم دیا
لو ہم نے اپنی فوج کا تمکو علم دیا

۵۴

ہمشیر کے قدم پہ گرا باصد افتخار
زینب نے اٹھا کے پیار کیا بوسے دیئے ہزار
بھیا خدا کے واسطے بھائی کی لاج مار

ایذا ہو دھوپ سے نہ تنہ خوشخصال کو
رکھیو علم کے سایہ میں زہرا کے لال کو

۴۰
زندہ ہو گی ایک بعد ای شہر مین
کیا بازو دن مین کس کے بھیگی آستین
ہی ہی کیا کیا حسرتین دل مین رہ گئین
بھائی کو تو قتل ہو گیا بھتیجی رہ گئین

۴۱
وہ زرہ وہ خود وہ تیغ وہ جوشن وہ تیر وہ
مرنے پہ اختیار تھا ان کے نہ غیر کو
ہوتا جو اختیار تو کیا مرنے دیتے ہم

۴۲
وہ بھائی کا بھتیجے کا بھانجے کا باپ کا
ہر ایک کی شہادت کا ہین ان پہ ہر غم
ہر ایک کی شہادت کا ہین ان پہ ہر غم

بھائی کو کھو کے آئی ہی اجڑے مکان مین
ایسا نہ سخت جان کوئی ہو گا جہان مین

تڑپے بہت لٹھر یہ گریبان پھاڑ کے
آخر پھر آئے اُنکو بقیعہ مین گاڑ کے

شان آخری شباب کی ماں کو دکھاتے ہو
دولھا بنے جوانی مین مرنے کو جاتے ہو

۴۳
اکبر کی شان دیکھ کے بالو نہ نامدار
خوش ہو رہی تھی کہ کبھی ایسی دلی نہ تھی
لیکن بلا مین دور سے کہتی تھی بار بار
صدقے ہو مین تمہارے اور تمہاری شان پر

۴۴
سب سے بڑھی تھی شوکت حیدر کی آن پر
نیزہ مین تھی سنان کہ جوہر علی کی شان
حملہ کا رعب تھا کہ تھی جعفر کی شان
حملہ کے دیکھتے تھے شہ و شاہ دو جہان

شان و شکوہ ختم تھی اُس خوش نہاد پر
گویا کہ علی نے کسی تھی جہاد پر

۴۵
نیزہ سے رہ کے رہ گئے لگ کر سپر مین
لاکھ اُترکان کا صندوق اُڑ گیا
قائم تھے کوہ بھاگ گئے دشت و در مین
اکبر کو دو دعا مہ محبوب نور العین

ہمکو علی کی تیغ دو دم لا کے دو مین
عباس نامور کو علم لا کے دو مین

۳۰

ذاکر اثار رضا منہ سے نکلنے نہ پائے
پیچھے کھڑے ہوئے کس کس کے کیوں کہ اٹھ جائے
دست ادب کو جوڑے کہے اس شہ سے کون
اے حضرت حضور کریں بلا عنت خدا

بچے ہیں تشنہ کام حرم غل مچاتے ہیں
پیاسوں پہ تیر لشکر اعدا سے آتے ہیں

۳۱

یہ سنتے ہی بھائی کے دھر آتی ہیں
یہ کس خطا پہ پیارے لگائے ہیں انتظار
بیٹی سے رو کے کہتے تھے شاہ کربلا
بی بی ابھی نہ جاؤ ابھی ہے بہت نہار

دشمن تمہارے باپ کے سب اہل شام ہیں
قربان ہو پدر پہ اجل کے پیام ہیں

۳۲

فرزند فاطمہؑ کی بلاؤں کو رد کرو
زینبؑ تباہ ہوتی ہے نانا مدد کرو

۲۹

بھائی کے سر پہ فوج سے جب شمر آ گیا
تلوار کھینچ لی علم سر پہ آ گیا
روکے کہا کہ بھائی کے لاشے پہ ظلم ہے
ہمشیر پر بھی تیغ کا ہونا ستم ہے

سب سے کہا کہ بہنوں سے رخصت کو جاتے ہیں
باندھو کمر جہاد پہ تم ہم بھی آتے ہیں

۳۰

زینبؑ نے کہا کہ بھائی کا لاشہ ہے بے کفن
روکر کہا کہ بہن نہ ہو اتنا بھی تو حزیں
بھائی نے بہن سے کہا کہ ہے ہے نہ کر بکا
لاشے پہ میرے آہ و بکا کر کے اور کیا

مظلوم ہیں غریب ہیں اور دردمند ہیں
پانی بھی ہم پہ بند ہے رستے بھی بند ہیں

۳۱

بھائی نے جب یہ سنکر کہا ہے ہے کیا کروں
میں صدقے جاؤں کیا کروں تدبیر میں فدا
اب بھی کہا کہ میں نہیں میں ان کی جا
شہ نے کہا کہ میں نہیں میں ان کی جا

مرجائیگا حسینؑ تو جی بھر کے رو

۳۲

بھائی کے سر پہ جھک گئی وہ اس طرح
بھائی کا سر تھا زانو پہ بیبی کا تھا یہ حال
پیوند سر پہ تھے کہ ہے بیبی کی یہ قسم
بھائی کے منہ پہ بیبی کے منہ پر تھا یہ حال

ہر اک عزیز گنج شہیدان میں سو

۲۹

ذاکر اثار رضا منہ سے نکلنے نہ پائے
پیچھے کھڑے ہوئے کس کس کے کیوں کہ اٹھ جائے
دست ادب کو جوڑے کہے اس شہ سے کون
اے حضرت حضور کریں بلا عنت خدا

بچے ہیں تشنہ کام حرم غل مچاتے ہیں
پیاسوں پہ تیر لشکر اعدا سے آتے ہیں

۳۰

زینبؑ نے کہا کہ بھائی کا لاشہ ہے بے کفن
روکر کہا کہ بہن نہ ہو اتنا بھی تو حزیں
بھائی نے بہن سے کہا کہ ہے ہے نہ کر بکا
لاشے پہ میرے آہ و بکا کر کے اور کیا

مظلوم ہیں غریب ہیں اور دردمند ہیں
پانی بھی ہم پہ بند ہے رستے بھی بند ہیں

۳۱

بھائی نے جب یہ سنکر کہا ہے ہے کیا کروں
میں صدقے جاؤں کیا کروں تدبیر میں فدا
اب بھی کہا کہ میں نہیں میں ان کی جا
شہ نے کہا کہ میں نہیں میں ان کی جا

مرجائیگا حسینؑ تو جی بھر کے رو

۳۲

بھائی کے سر پہ جھک گئی وہ اس طرح
بھائی کا سر تھا زانو پہ بیبی کا تھا یہ حال
پیوند سر پہ تھے کہ ہے بیبی کی یہ قسم
بھائی کے منہ پہ بیبی کے منہ پر تھا یہ حال

ہر اک عزیز گنج شہیدان میں سو

۲۹

ذاکر اثار رضا منہ سے نکلنے نہ پائے
پیچھے کھڑے ہوئے کس کس کے کیوں کہ اٹھ جائے
دست ادب کو جوڑے کہے اس شہ سے کون
اے حضرت حضور کریں بلا عنت خدا

بچے ہیں تشنہ کام حرم غل مچاتے ہیں
پیاسوں پہ تیر لشکر اعدا سے آتے ہیں

۳۰

زینبؑ نے کہا کہ بھائی کا لاشہ ہے بے کفن
روکر کہا کہ بہن نہ ہو اتنا بھی تو حزیں
بھائی نے بہن سے کہا کہ ہے ہے نہ کر بکا
لاشے پہ میرے آہ و بکا کر کے اور کیا

مظلوم ہیں غریب ہیں اور دردمند ہیں
پانی بھی ہم پہ بند ہے رستے بھی بند ہیں

۳۱

بھائی نے جب یہ سنکر کہا ہے ہے کیا کروں
میں صدقے جاؤں کیا کروں تدبیر میں فدا
اب بھی کہا کہ میں نہیں میں ان کی جا
شہ نے کہا کہ میں نہیں میں ان کی جا

مرجائیگا حسینؑ تو جی بھر کے رو

۳۲

بھائی کے سر پہ جھک گئی وہ اس طرح
بھائی کا سر تھا زانو پہ بیبی کا تھا یہ حال
پیوند سر پہ تھے کہ ہے بیبی کی یہ قسم
بھائی کے منہ پہ بیبی کے منہ پر تھا یہ حال

ہر اک عزیز گنج شہیدان میں سو

۲۱

[illegible] دن آگے دفات بنائے تھے
اور جسم پاک خاک سے صاف بنائے تھے
بہتر غسل صمد نے وصاف بنائے تھے
ہستی کے کام نوع نے اوصاف بنائے تھے

[illegible] لکھ دیا تھا روز ازل سر نوشت میں
[illegible] پینگے حسینؑ سے پہلے بہشت میں

۲۲

یہ ذکر تھا شاہ نے پیمبر اور دھر سلام
وہ آخری نماز جماعت ہوئی تمام
لبیک فاطمہؑ کا ابھی پڑھتے تھے امام
بڑھ بڑھ کے جو لگانے لگے تیر اہل شام

آگے نہ شہ یہ محو تھے یا وا آلہ میں
یا تک کہ آئے تیر کئی خیمہ گاہ میں

۲۳

جیتے رہیں وہ میری قضا کا بہانہ ہو
بھائی کے بدلے سینہ زینبؑ نشانہ ہو

۲۰

[illegible] جماعت کی اور اور دھ
[illegible] ہی تھی کہ چین سے نصف آرائی کر
[illegible] تھا بلال پڑھتی تھیں تلوار میں تکبیر
نیزے بھی نیزہ ہوتے تھے اور خود تبر

[illegible] تھا کہ آج خون کا دریا بہائینگے
[illegible] نمازیوں کے گلے کاٹے جائینگے

۲۴

[illegible] دن سے بھی بیچ اہل بیت
دیکھے جو تیر آتے تو ہوتے تھے بے طرب
چلاتیں بیبیاں کہ کوئی ہم کو نہ نہیں ہے اب
چھپنے کو کوئی امن کا گوشہ نہیں ہے اب

گھبرا کے منھ بچوں کو سب نے اٹھا لیا
اصغرؑ کو ماں نے چھاتی کے نیچے چھپا لیا

۲۵

دیکھو تو لاڈلا کدھر ان سے حجاز
ان تیروں سے بچائے انھیں بڑھ چلے نماز
اللہ رے خضر کرسی زمرد کو دراز

آئے نہ گر تو دھیان نہ پردے کا لاؤنگی
خیمے سے میں نکل کے سپر ہوئے آؤنگی

۲۶

جانکہ کوئی کہ سکینہؑ ہے بیقرار
اور بھوکی پیاسی بیٹھی ہے اصغرؑ کی یادگار
آنکھیں لگی ہیں در سے کہ بابا ہیں شہسوار
گھر میں نہ کوئی ہے نہ پھوپھی ہے نہ غمگسار

بھائی کبھی تھے پناہ شہ بحر و بر بھی تھے
تلوار بھی حسینؑ کی تھے اور سپر بھی تھے

۲۷

[illegible] تھے ان [illegible] یہ تا [illegible]
[illegible] ذکر تھا شہ [illegible]
[illegible] عباس نامور [illegible]

شاید مسافروں پہ ستم بے سبب ہوا
کس پر چلے یہ تیر ارے کیا غضب ہوا

۲۸

[illegible] کو [illegible]
[illegible] سب [illegible]
[illegible] ہو [illegible]
[illegible] تھی کوئی [illegible]

[illegible] دینگے تن پاش پاش کو
[illegible] سے روند ڈالینگے سید کی لاش کو

۱۰

روانع اور وہ تیر کی جھلک
خورشید کی زمین سے بھی آسمان تلک
سب دیکھ کر یہ کہتے تھے اُٹھا ہے اک بگولا
اُٹھا تو کیا بگولا یہ تھا اک جہان تلک

۱۱

کافر ہر اک جفا پہ دعا گو ہر اک عدو
ایسا کہاں ہے خلق میں خورشید کا جو خو
خورشید سا کہاں کوئی ظالم پہ مہربان
شبنم کی طرح کون ہے دشمن پہ اشک بو

۱۲

کہتے تھے ہائے جائے کدھر جستجو کریں
پانی نہیں کہ قبلۂ عالم وضو کریں

۱۳

نکلا حرم سے کعبے کے شہ امم کا چاند
مجلس بنی کہ بیت کا بیت الحرم کا چاند
ہاشم کی اذان جو پہ اذان جو پہ اذان تھا
اک گنبد بلند پہ گنبد حرم کا چاند

۱۴

آگے سبھوں کے شاہ حجازی کھڑے ہوئے
پیچھے صفین جما کے نمازی کھڑے ہوئے

۱۵

ہر سمت صف جمی تھی کہ قرآن کھلا ہوا
اور قبلہ رو امام تھا منہ کعبہ کا ہوا
صف کا جو صف سے جوڑ ملا تھا ملا ہوا
جیسا امام ویسی ہی ابرار فوج تھی
ہر صف خدا کے نور کے دریا کی موج تھی

۱۶

حق سے دعا قنوت میں کوثر کے جام کی
طاعت خدا کی تھی تو اطاعت امام کی

۱۷

وہ جانماز صبح کو خونابہ رنگ تھا
دیکھا جو سجدہ گاہ کو آنکھوں میں خون آیا
دنیا کو روتے روتے جو آنکھوں میں آب تھا
لب پر درود اشکوں سے آنکھیں بھری ہوئی
تلوار میں سجدہ گاہوں کے آگے دھری ہوئی

۱۸

کس آفت عظیم میں ثابت قدم رہے
آقا کا دم بھرا کیے جب تک کہ دم رہے

| | | |
|---|---|---|
| ۱۰ مرثیہ<br>۱ جب کہکشاں سے جلوہ مہ نو ہوا عیاں<br>ہوتے نگاہ فرق سے پیدا نشان صبح<br>گردوں سے کی جو سیر کرنے لگے اختران صبح<br>ہارِ سحر ہوئی بلند صدائے اذان صبح | ۲ بدلی گلشن ظلمات سے جو سوئے گلزار صبا<br>آئی بہار بن میں لگی ہونے جانفزا<br>وہ جا کے گرگے غنچہ شاخ گلستان<br>وہ جا کے گرگے غنچہ شاخ گلستان | ۳ کی دشت کربلا کی زمین نے آسمان<br>صحرا در و دیوار مکلل بہ مہ و کہکشاں<br>چھٹکے ہوئے ستارے تھے ریگ رواں پہ جا بجا<br>نیزے فراز نیزہ پہ تھی شمع کہکشاں |
| ۱ ہر چند نور نظر سے رواں شب تار ہو گیا<br>عالم تمام مطلع انوار ہو گیا | ۲ دکھلائے طور بادِ سحر نے شمیم کے<br>پژمردہ ہو کے رہ گئے غنچے نجوم کے | ۳ سرسبز جو درخت تھا وہ نخل طور تھا<br>صحرا کے ہر نہال کا سایہ بھی نور تھا |
| ۱ گردوں پہ رنگ چہرۂ مہتاب فق ہوا<br>سلطان غرب و شرق کا نظم و نسق ہوا | ۲ النسان زمین پہ محو ملک آسمان پہ<br>جاری تھا ذکر قدرتِ حق ہر زبان پہ | ۳ جلوہ تھا آسمین برجِ امامت کے ماہ کا<br>دربان تھا جبرئیل اُسی بارگاہ کا |
| ۱ صبح فروغ فردوس بیگانگی ہوئی<br>ظلمت کی چراغوں کو پروانگی ہوئی | ۲ نافے کھلے ہوئے وہ گلوں کی شمیم کے<br>آتے تھے سرد سرد وہ جھونکے نسیم کے | ۳ پڑھنا درود آ کے ملائک کا ورد تھا<br>سائے کے بدلے نور قنا توں کے گرد تھا |

۱ مرثیہ
مجموعہ نظم سین
بادگیر اگر وہ بندہ نظم
سین خلاصت
ترکیب اضافت تشبیہ

۱۳۷

دختر فاطمہ سامان عزا کرنے لگی
فضہ پردے کے اور سر آکے بکا کرنے لگی

۱۳۸

شاہ و اولاد کو اک ذبح شدہ دیکھ چکی
ہاں بھی مظلوم بہن ماں بھی جو ہو تھی معلوم
ہوں جو ان اسکی کہ یہ کہتے ہی بکا کرنے لگی

۱۳۹

اجر ہو گا تمھیں اس شکوں سے جو نمود ہو گی
اسکو یون رو دو کہ جسطرح مجھے رو دو گی

۱۴۰

تھا پہ وہ دوست کہ جان اسپہ فدا ہوتی ہو
فاطمہ اپنا پسر کہکے اسے روتی ہو

۱۴۱

ادھر آتا تھا کہ تیری اجل آتی بچا لی
گھر مین سادات کے دعوت بھی کھانی بچا لی

۱۴۲

بس انیس اب یہ دعا مانگ کہ داری ہو بعید
کھونے کے طبقے کو تو سردار کو آباد

۱۴۳

عشرۂ ماہ عزا نا کشی مین گذر
سال بھر شہ کے غلامون کو خوشی مین گذر

۱۴۴

رباعی

کس طور سے کاٹا جب طور ہوا
کیون جبر سے خالی آدمی زاد ہوا
بس بات کے کہنے مین اور فلک اور

۱۲۶

دوست کے ہجر مین کب دشمنِ جان آیا ہے
کوئی اے چشم کو بھائی کہ حسینؑ آیا ہے

۱۲۷

حشر تک خلق مین یہ ذکر غم انگیز رہا
تو تو بچپن کے غلامون سے بھی کچھ تیز رہا

۱۲۸

شکر صد شکر ہے پھر عید کا دن آیا ہے
بھائی بھائی سے ملا عید کا دن آیا ہے

۱۲۹

عرض کی حسن نے رخ خود نظر آتا ہے
فرش سے عرش تلک نور نظر آتا ہے

۱۳۰

ہے یہ رضوان کی صدا دیکھ ای شاہ کے مہمان یہ گھر تیرا ہے

۱۳۱

سکر اکرکے طرف عالم بالا دیکھا
شہ والا نے جو سوئے در زہرا دیکھا

۱۳۲

ممالک اور بھی بھائی کے ہیں تو نے غلام
جہان بھر مین ترے واسطے ہین دام انعام

۱۳۳

ملک الموت بھی کہتا ہے مبارک تجھ کو
خلعت شیر خدا لائے ہین اللہ اللہ

۱۳۴

ہے یہ رضوان کی صدا دیکھ ای شاہ کے مہمان یہ گھر تیرا ہے

۱۳۵

طائر روح نے پرواز کی بطحا کی طرف
پتلیان رہ گئین پھر کر شہ والا کی طرف

۱۳۶

دوست کے ہجر مین کب دشمنِ جان آیا ہے
کوئی اے چشم کو بھائی کہ حسینؑ آیا ہے

۱۳۷

حشر تک خلق مین یہ ذکر غم انگیز رہا
تو تو بچپن کے غلامون سے بھی کچھ تیز رہا

۱۳۸

شکر صد شکر ہے پھر عید کا دن آیا ہے
بھائی بھائی سے ملا عید کا دن آیا ہے

۱۳۹

عرض کی حسن نے رخ خود نظر آتا ہے
فرش سے عرش تلک نور نظر آتا ہے

۱۴۰

ہے یہ رضوان کی صدا دیکھ ای شاہ کے مہمان یہ گھر تیرا ہے

۱۴۱

سکر اکرکے طرف عالم بالا دیکھا
شہ والا نے جو سوئے در زہرا دیکھا

۱۴۲

ممالک اور بھی بھائی کے ہیں تو نے غلام
جہان بھر مین ترے واسطے ہین دام انعام

۱۴۳

ملک الموت بھی کہتا ہے مبارک تجھ کو
خلعت شیر خدا لائے ہین اللہ اللہ

۱۴۴

ہے یہ رضوان کی صدا دیکھ ای شاہ کے مہمان یہ گھر تیرا ہے

۱۴۵

طائر روح نے پرواز کی بطحا کی طرف
پتلیان رہ گئین پھر کر شہ والا کی طرف

۱۲۶

دوست کے ہجر مین کب دشمنِ جان آیا ہے
کوئی اے چشم کو بھائی کہ حسینؑ آیا ہے

۱۲۷

حشر تک خلق مین یہ ذکر غم انگیز رہا
تو تو بچپن کے غلامون سے بھی کچھ تیز رہا

۱۲۸

شکر صد شکر ہے پھر عید کا دن آیا ہے
بھائی بھائی سے ملا عید کا دن آیا ہے

۱۲۹

عرض کی حسن نے رخ خود نظر آتا ہے
فرش سے عرش تلک نور نظر آتا ہے

۱۳۰

ہے یہ رضوان کی صدا دیکھ ای شاہ کے مہمان یہ گھر تیرا ہے

۱۳۱

سکر اکرکے طرف عالم بالا دیکھا
شہ والا نے جو سوئے در زہرا دیکھا

۱۳۲

ممالک اور بھی بھائی کے ہیں تو نے غلام
جہان بھر مین ترے واسطے ہین دام انعام

۱۳۳

ملک الموت بھی کہتا ہے مبارک تجھ کو
خلعت شیر خدا لائے ہین اللہ اللہ

۱۳۴

ہے یہ رضوان کی صدا دیکھ ای شاہ کے مہمان یہ گھر تیرا ہے

۱۳۵

طائر روح نے پرواز کی بطحا کی طرف
پتلیان رہ گئین پھر کر شہ والا کی طرف

۱۲۶

دوست کے ہجر مین کب دشمنِ جان آیا ہے
کوئی اے چشم کو بھائی کہ حسینؑ آیا ہے

۱۲۷

حشر تک خلق مین یہ ذکر غم انگیز رہا
تو تو بچپن کے غلامون سے بھی کچھ تیز رہا

۱۲۸

شکر صد شکر ہے پھر عید کا دن آیا ہے
بھائی بھائی سے ملا عید کا دن آیا ہے

۱۲۹

عرض کی حسن نے رخ خود نظر آتا ہے
فرش سے عرش تلک نور نظر آتا ہے

۱۳۰

ہے یہ رضوان کی صدا دیکھ ای شاہ کے مہمان یہ گھر تیرا ہے

۱۳۱

سکر اکرکے طرف عالم بالا دیکھا
شہ والا نے جو سوئے در زہرا دیکھا

۱۳۲

ممالک اور بھی بھائی کے ہیں تو نے غلام
جہان بھر مین ترے واسطے ہین دام انعام

۱۳۳

ملک الموت بھی کہتا ہے مبارک تجھ کو
خلعت شیر خدا لائے ہین اللہ اللہ

۱۳۴

ہے یہ رضوان کی صدا دیکھ ای شاہ کے مہمان یہ گھر تیرا ہے

۱۳۵

طائر روح نے پرواز کی بطحا کی طرف
پتلیان رہ گئین پھر کر شہ والا کی طرف

۱۱۹

جتنے مجروح تھے دم اُنکے نکل جاتے تھے
شیر بھی نام علیؑ سُنکے دہل جاتے تھے

۱۲۰

اپنا جانبازی کا غازی جو صلا پاتا تھا
مسکراتا ہوا تسلیم کو جھک جاتا تھا

۱۲۱

آگیا موت کے پنجے مین نہ کچھ دیر لگی
فرق پر گرز لگا دوش پہ شمشیر لگی

۱۲۲

خادم حضرتِ زہراؑ و علیؑ گرتا ہی
خاک پر اب وہ سعید ازلی گرتا ہی

۱۲۳

کس سے اسوقت کہون مین جو فلق پہ چمکا ہی
لاش اُٹھاؤ کہ یہ مہمان کا حق مجھپر ہی

۱۲۴

اسپہ جب سخت گھڑی ہوگی تو کام آوے
لاش کیا قبر مین مہمان کی ہم جاوے

۱۲۵

ایسا دی رُتبہ کوئی خلق مین کم
مرے مہمان کا مری گود مین دم نکلے

۹۱

کہیں دم لینے کی مہلت تھی نہ بسمل کے لیے
تھی جگر کے لیے برچھی تو چھری دل کے لیے

۹۲

نہ بچا تار نفس خلق میں جینے کے لیے
چاک دامن کے فقط رہ گئے سینے کے لیے

۹۳

ضرب کوروک کے دشمن کو فنا کرتی تھی
دمبدم فوج ستمگر بھی ثنا کرتی تھی

۹۴

کہیں دم لینے کی مہلت تھی نہ بسمل کے لیے
تھی جگر کے لیے برچھی تو چھری دل کے لیے

۹۵

جلگئے خرمن ہوا یوں خاک کہ خوشہ نہ ملا
کشمکش میں کہیں چھپنے کو بھی گوشہ نہ ملا

۹۶

زور تھا مجھ میں نہ ایسا نہ وفا کی طاقت
سب ہی یہ سبط پیمبر کی دعا کی طاقت

۹۷

تھا زبس صید زبوں کاٹ کے سر چھوڑ دیا
گرد بیٹھے تھے جو دشمن تو جگر چھوڑ دیا

۹۸

جب سواروں کے پیر رکاب پہ تل جاتے تھے
بند سب ناخن شمشیر سے کھل جاتے تھے

۹۹

تھا کبھی شیر سا بپھرا ہوا شمشیروں میں
کبھی نیزوں کے نیستان میں کبھی تیروں میں

۱۰۰

پھر کر جو اک نے فرس کو جو ذرا گرما یا
غیظ میں آ کے گھوڑا بھی غضب کر گیا یا
نیزہ سانچ مخالف پہ جھپٹ کر گرا یا
زور دکھلا کے ہوا ہو گیا جس جس نے سنا

اُسکا قاتل تھا جو دشمن شہِ عالی کا تھا
کاٹ ہر نعل مین شمشیر ہلالی کا تھا

۱۰۱

حملہ کرنا تھا کہ صفین کو برہم کر دیا
ٹوٹ کر جس پہ گیا ایک کو پیہم کر دیا
جو مقابل ہوا بیدم کر دیا
دیکھ بھالا تھا کہ پامال عدو کا کر کے

اسکے انسون سے جو ساحر ہو وہ جل جاتا ہے
سحر پریون کا اسی طرح سے چل جاتا ہے

۱۰۲

چشم ہر جنگ کی جانب نگراں تھا ہر سو
پل مین ہر گوشہ سے آ صفین مین برپا تھا غُو
چشم ہر جنگ کی پتلی کو سمجھتا تھا عدو
ڈھونڈھتا تھا کہ کہان ہے وہ ستمگر اُسکا

شور تھا دیکھیے کیونکر یہ بلا ٹلتی ہے
اسقدر جلد تو سیفی بھی نہین چلتی ہے

۱۰۳

حملہ کرتا تھا جدھر صف کی صف الٹ جاتی تھی
آگ برسا کے جو بجلی سوے بڑھ جاتی تھی
کس کی شامت تھی جو سامنے آ جاتی تھی
آگ کی طرح جدھر تیغ چمکتی جا تھی

زخم سینون کے گریبان کی طرح پھٹتے تھے
چال کیا تھی کہ ہزارون کے گلے کٹتے تھے

۱۰۴

جس طرف ابر کی مانند وہ جا کر برسا
بجلیان چل گئین اس شخص نے جدھر دیکھا
کھڑے جاتے تھے جو کوئی تھا مقابل آیا
آگ برسا دیا اس شخص نے جدھر دیکھا

اسکے پانی مین کفِ مار سیہ گھولا ہے
باڑھ ہے یا ملک الموت نے مُنھ کھولا ہے

۱۰۵

جس طرف تیغ کو وہ تول کے جا کر مارا
ہاتھ قدموں پہ گرا سر کا پتہ تک نہ ملا
جس طرف ہاتھ اٹھایا کیا بیڑا پار
دیکھتے دیکھتے لاشون کی لگا دی بنیاد

کس مین ہے یہ جو تڑپ زیرِ فلک میرے
تیغ کرتی تھی اشارا یہ چمک میرے

۱۰۶

شور تھا برق ہے جلوہ گری نکلی ہے
جان لینے کو اجل بن کے بری نکلی ہے
جس طرف آنکھ اٹھی تھی نہ بچا کیے پھرتی تھی
ایک بجلی تھی مگر لاکھ جگہ گرتی تھی

جوش طوفان کا دکھا کردہ خوش اسپ
خون کے دریا مین ہر اک کشتیِ تن

۹۹۱

واہ کیا فیض ہے ساقی ترے میخانہ میں
دُرد ہے خاک کو خونِ خمِ پیمانہ میں
ذرہ ہے مہر میں دریا ہے جو ہے قطرہ میں
چوبِ خشک اک شجرِ طوبیٰ کا ہے ہر دانہ میں

۹۹۲

تن ہے ہر غنچہ شبو رنگ گلرنگ تر و تازہ ہے
خاکِ نعلینِ مبارک کی عجب غازہ ہے

۹۹۳

دَور دَور آج سے میرا ہے زمانہ میرا
کبھی خالی نہیں ہوتا ہے خزانہ میرا

۹۹۴

مجکو فرشتے کی نوکر خدا نے فرد کیا
فرد بخشا ہے پیمبر کے برادر نے مجھے
بخشے پایا ہے حسین ابنِ علی کے صدقے
کہ فرشتہ ہوں ولا یا ہوں دکھایا جوہر
غنچہ ہوں لالہ ہوں دیکھا جو ہوں خنجر نے مجھے

۹۹۵

ہے یہ دشمن کو مرے سامنے ہوکیا حسرت
تکتے ہیں منھ مرا ہوں منھ سے نکلنے کی طرف
فوجِ دشمن ہے کہ اک بحرِ عمیق
واسطے ڈوبنے کے لوگ ہیں جو یم میں اتر رہے

۹۹۶

ہے یہ دشمن کو مرے سامنے ہوکیا حسرت
تکتے ہیں منھ مرا ہوں منھ سے نکلنے کی طرف
فوجِ دشمن ہے کہ اک بحرِ عمیق
واسطے ڈوبنے کے لوگ ہیں جو یم میں اتر رہے

۹۹۷

ایک سعید کے عطا دیتے ہیں جو نام
اسمِ اعظم ہے یہ کہتے ہیں جو نام
گر ہو دعا کا یہ ہو ہر کہ ہے نیک کلام
خوشا کسے کہ ہوا تا بہ آخر نیک انجام

۹۹۸

پیشوا سے کہیں پیرو بھی بدی کرتے ہیں
شکرِ احسان جنابِ احدی کرتے ہیں

۹۹۹

حُر کا منھ سُرخ ہوا فوجِ ستم زرد ہوئی
شعلۂ تیغ سے بجلی کی چمک گرد ہوئی

۱۰۰۰

تھا جو کاٹا تو لہو اس سے نہ جاری آئی
فاقہ کش کے بدن میں کہاں طاقت باقی
ہوش بیجا ہوئے دشمن کے جو آواز سنی
لیلۂ ہرجوں کو بڑھا فوج کا انبوہ گراں
بان طوفانِ بلا تیر برستے ہیں یہاں
خاک پر ڈھیر ہوئے کشتوں کے پشتے بے شمار

۱۰۰۱

گلشنِ دہر میں لو بادِ بہاری آئی
فاقہ میں غل ہے کہ سلیمان کی سواری آئی

۱۰۰۲

ہے یہ دشمن کو مرے سامنے ہوکیا حسرت
تکتے ہیں منھ مرا ہوں منھ سے نکلنے کی طرف
فوجِ دشمن ہے کہ اک بحرِ عمیق
واسطے ڈوبنے کے لوگ ہیں جو یم میں اتر رہے

۱۰۰۳

ہے یہ دشمن کو مرے سامنے ہوکیا حسرت
تکتے ہیں منھ مرا ہوں منھ سے نکلنے کی طرف
فوجِ دشمن ہے کہ اک بحرِ عمیق
واسطے ڈوبنے کے لوگ ہیں جو یم میں اتر رہے

۱۰۰۴

ہے یہ دشمن کو مرے سامنے ہوکیا حسرت
تکتے ہیں منھ مرا ہوں منھ سے نکلنے کی طرف
فوجِ دشمن ہے کہ اک بحرِ عمیق
واسطے ڈوبنے کے لوگ ہیں جو یم میں اتر رہے

۱۰۰۵

ہے یہ دشمن کو مرے سامنے ہوکیا حسرت
تکتے ہیں منھ مرا ہوں منھ سے نکلنے کی طرف
فوجِ دشمن ہے کہ اک بحرِ عمیق
واسطے ڈوبنے کے لوگ ہیں جو یم میں اتر رہے

۸۸

کہیں ایسا نہو بچہ کوئی بیجان ہو جائے
پہلے یہ تازہ غلام آپ پہ قربان ہو جائے

۸۹

دمبدم یاں سے جو آواز بکا جاتی تھی
گریۂ آلِ محمدؐ کی صدا آتی تھی

۹۰

قدر اندازوں کو جانوں کے ادھر آتے تھے
تیر ترکش میں نہ تھے آگ کے پر کاتے تھے

۹۱

آج رتبہ ترا خیل شہدا میں ہو گا
شب کو تو صحبتِ محبوبِ خدا میں ہو گا

۹۲

دوسرے دوش پہ تھیلے کے جو بل کھاتے تھے
کاکل حور کے سب پیچ نکلے جاتے تھے

۹۳

متق نور سرِ راہ نظر آتا ہے
جلوۂ قدرتِ اللہ نظر آتا ہے

۹۴

سب کو ایذا عوضِ آب و غذا ملتی ہے
دودھ اصغرؑ کو نہ عابدؑ کو دوا ملتی ہے

۹۵

خود روی کی جو ضو تا بہ فلک جاتی تھی
چشمِ خورشید میں بجلی سی چمک جاتی تھی

۹۶

صحبتِ اہل دلا دل کو جلا کرتی ہے
مس کو اک آن میں اکسیر طلا کرتی ہے

۷۳
ہیں رضامند ہوں کسو اسطے مضطر ہی تو
مجکو عباسؑ دلاور کے برابر ہی تو

۷۴
اُنھیں قدموں کا تصدق تھا کہ ممتاز ہوے
اِسی سرکار کے خلعت سے سرافراز ہوے

۷۵
ہر درشت جرم پہ بھی صبح و مسا ہوتی ہی
یا نسے ہوتی ہی خطا وانسے عطا ہوتی ہی

۷۶
خرم سب محو کیے حق نے ترے دفتر سے
آج پیدا ہوا گویا شکم مادر سے

۷۷
اپنے کیسے سے نہ دام اور درم دیتے ہین
جب وہ خالق ہین دیتا ہی تو ہم دیتے ہین

۷۸
دور سے اہل خطا تیر جو برساتے تھے
رنقا سایہ مین ڈھالون کے لیے آتے تھے

۷۹
مرد تے پہ جو ہو نیر تابان ہو جاتے
آپ جس مور کو چاہین وہ سلیمان ہو جاتے

۸۰
وہ غنی ہی کہ ہی محتاج زمانہ اُسکا
کبھی خالی نہین ہوتا ہی خزانہ اُسکا

۸۱
فاتحہ پڑھ کے یہ شمشیر و سپر باندھی ہی
آج اِس عزم پہ خادم نے کمر باندھی ہی

۶۴

جاؤ لینے کو عجب رتبہ شناس آتا ہے
مرا مہمان مرا عاشق مرے پاس آتا ہے

۶۵

نہ وزیروں میں یہ ہمت نہ شہنشاہ میں ہے
سب مرے درد کا درمان تری درگاہ میں ہے

۶۶

جو شہیدست ہیں تکتے ہیں شہنشاہ کا ہاتھ
آپکا ہاتھ زمانے میں ہے اللہ کا ہاتھ

۶۷

پار دریا ہے خطا سے مری کشتی اے دل
دوزخی بھی ترے صدقے سے بہشتی ہووے

۶۸

یہ تو کیدنکر کہوں میں لائق تعزیر نہیں
مگر اسود سے زیادہ مری تقصیر نہیں

۶۹

ہوں سرافراز جو اتنا ہی کرم ہو جاوے
نام قمبر کے غلاموں میں رقم ہو جاوے

۷۰

ابر رحمت کی طرف جا یہ صدا دیتے ہیں
آ ترے دامن دولت کا پتا دیتے ہیں

۷۱

دیکھیے گر کو سمندر سے آزادی کی
آئیے جلد خبر لیجیے فریادی کی

۷۲

لشکر کربط رسول الثقلین آتے ہیں
لے بہادر ترے لینے کو حسینؑ آتے ہیں

۵۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جاں سوے ابن شہ شاہ عرب جاتا ہون
مے شگر جو بجاتا تھا تو اب جاتا ہون

مرد ہی جسکی یہ ہمت سے ارادہ ہوئے
ہان برادر تری توفیق زیادہ ہوئے

جاں اٹھا بانگ جو شیدائے شہ عالی ہی
فوج الله دو بنی مین تری جا خالی ہی

۵۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غل ہوا سید والا کا ولی جاتا ہی
تو طرفدار حسینؑ ابن علیؑ جاتا ہی

فوج قدسی تری ہمت کی ثنا کرتی ہی
فاطمہ آج ترے حق مین دعا کرتی ہی

باغ زہرا مین نسیم سحری جاتی ہی
غل تھا دربار سلیمان مین پری جاتی ہی

۵۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ہی غلام اور بہت اظلم ہین
[illegible] آواز کرا ہی تری حر ترے حامی ہم ابن

غضب الله کا شبیر کی ناراضی ہی
بخت تجھسے ہین راضی تو خدا راضی ہی

کیا سبک سوے چمن باد بہاری پہونچی
ہم یہین رہگئے واں حر کی سواری پہونچی

۴۸

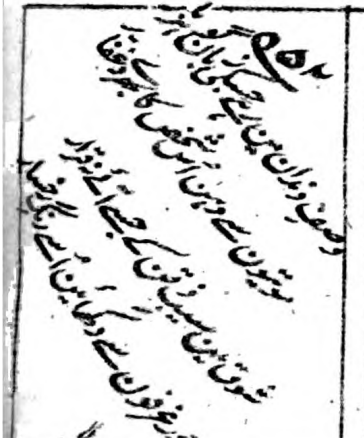

جام کوثر کا نہ لے تو مجھے جوش آتا ہے
آنکھیں چھینٹوں سے تو بیہوش کو ہوش آتا ہے

۴۹

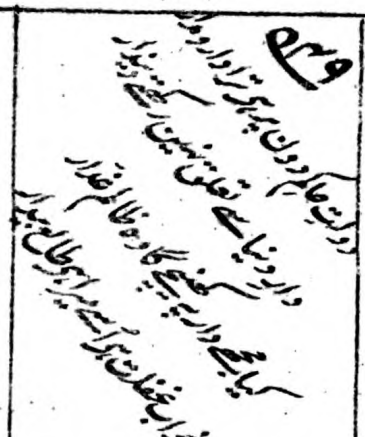

کسی سردار نے یہ اوج نہ پایا ہوگا
دار طوبیٰ کا مرے فرق پہ سایا ہوگا

۵۰

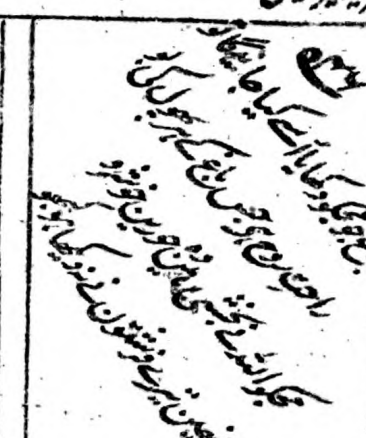

وہ مبدم چاہنے والوں کے لہو گھٹتے ہیں
یہ گلا وہ ہے گلے جسکے لیے کٹتے ہیں

۵۱

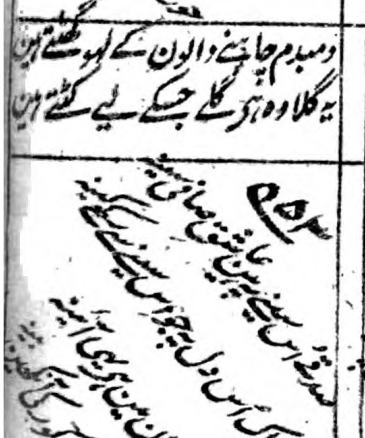

مہربان ہوں تو ابھی عقدہ کشائی ہووے
وہ نہ بخشیں تو خدا تک نہ رسائی ہووے

۵۲

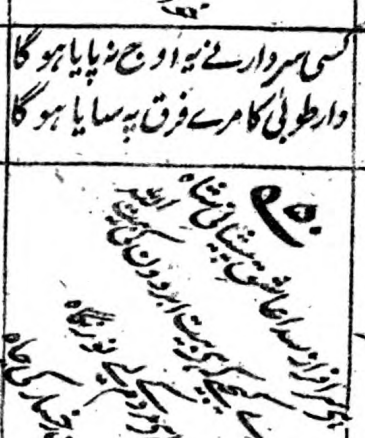

عاشق لب کو خدا لعل و گہر دیتا ہے
وہ دہن چشمۂ کوثر کی خبر دیتا ہے

۵۳

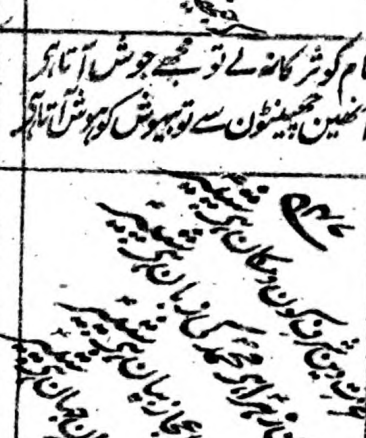

فیض پاتا ہے وہ جس دل میں لہو ہوتی ہے
چشم کو انکی زیارت سے جلا ہوتی ہے

۵۴

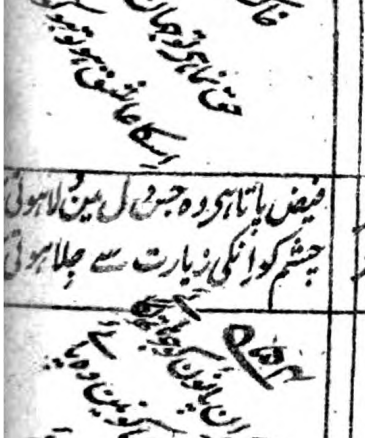

گھر کا اب دھیان نہ بچوں کا الم ہے مجکو
خانہ بربادی شبیر کا غم ہے مجکو

۵۵

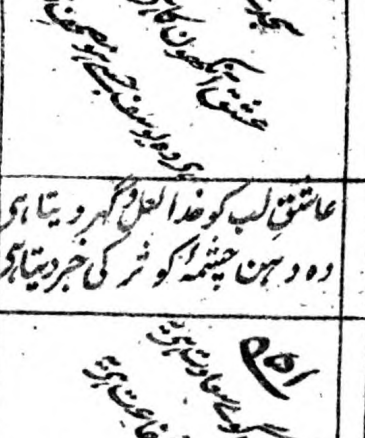

شب معراج رسول دوجہاں سمجھا ہوں
اسکے ہر تار کو میں رشتۂ جاں سمجھا ہوں

۵۶

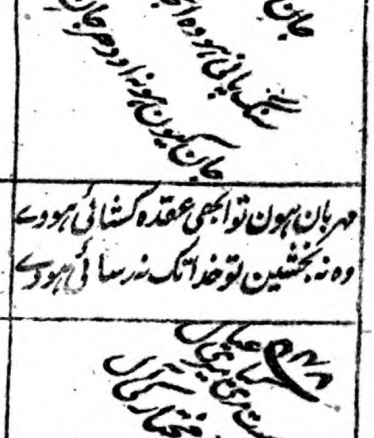

صدقے کر دینگے سر ان پانوں پہ ہم
دوش احمد پہ رہے جو یہ قدم ایسے

۳۷

[illegible] کی دھوکا دیا حضرت نے جمال
[illegible] یکایا یہ بلوی کہ ہوا ایسا ہی نہال
[illegible] قمر یا قوت مین ہو یا جوہر لعل
[illegible] آگون سے یہ ہوا شیر مین یہ شکتی ہے یہ بال

[illegible] لقمۂ حق نمک کو بھی فراموش کیا
[illegible] کیا تجھے بادۂ تسنیم نے بیہوش کیا

۳۸

[illegible] ہن جہان دیدہ ہون سب جو ہے دنیا مین ہری
[illegible] قرۃ العین محمد کی ہے نظر ہی تیری
[illegible] ہون ہی جسکی خصلتین اور جسکی ہے یہ سیرت
[illegible] جسم خاکی ہے ادھر جان ادھر ہے تیری

[illegible] راہ مین کچھ جو سلوک اور نوازش کی ہے
[illegible] نے فرزند یا اللہ سے سازش کی ہے

۳۹

[illegible] ہے یہ بیٹا ہی ہے جو ہین باپ کا سرور
[illegible] کھینچگا عمدہ اخبار یہ جو ہین مشہور
[illegible] حاکم شہر ہی جا بوہ و سر اوسکا فور
[illegible] گر مجھے دار پہ کھینچے تو یہ ہے کیا مقدور

[illegible] سب تری قوم کے سر تن سے جدا ہونگے
[illegible] ن و فرزند گرفتارِ بلا ہونگے

۴۰

[illegible] نفع اس مین ہے کیا جس مین ہو دین کا نقصان
[illegible] آنکھین کھلینگی جب اسے جو دیکھیگا ادھر
[illegible] نجر قامت سرور پہ جو ڈالیگا نظر
[illegible] سر پہ رکھیگا ترا بھی یہ بڑا افسر

[illegible] الفتِ زلف سے بھی پیچ مین تو آئیگا
[illegible] خال رخ دیکھا تو گھر خانے لگ جائیگا

۴۱

[illegible] پریشانی سر کا ہو سر مین خیال
[illegible] فواسی ماہ مین نقصان ترا ہونگا کمال
[illegible] سب مین ہو جائیگا آگشت نما تجھکو مثال
[illegible] نیزہ و شمشیر و سپر کی محبت کا ہے سال

[illegible] عشقِ رخسار مین رتبہ ترا گھٹ جائیگا
[illegible] منھ پہ کہتا ہون کہ چہرہ ترا کٹ جائیگا

۴۲

[illegible] کلمہ گو ہون کیا پیغمبر سے تجھکو آشنا
[illegible] سب پہ روشن ہے یہ دشمن کی ثنا ہے کیا
[illegible] نگی کی بات پہ دشمن کی طرف جاتا ہے کیا
[illegible] ہوئی بارہ ہی جنگ مین ثنا کیا

[illegible] الفتِ آل مین مرے تو خوش اقبالی ہے
[illegible] سنگ ہے انکی محبت سے جو دل خالی ہے

۴۳

[illegible] کلمہ گو ہون زبان پر کلمہ ہے ایمان ہے
[illegible] ہن سمجھتے یہ ہون دنیا مین یہی عرفان ہے
[illegible] کسی انسان کا دنیا مین یہی ایمان ہے
[illegible] اپنا محبوب و مولیٰ جسکو خدا فرماے

[illegible] کیون ترے سامنے مکرون کہ نہین بخشا ہے
[illegible] ہان مجھے شاہ نے فردوسِ برین بخشا ہے

۴۴

[illegible] اگر زبان بند کرا دو یا ہو
[illegible] قابل لعن ہے تو اور ترا سردار
[illegible] ابن زیاد ہے تو ہے تو اور ترا سردار
[illegible] ہے کیا لعنت تجھ پر اور ابن امام ابرار

[illegible] اک زمانہ صفتِ آل عبا کرتا ہے
[illegible] آپ قرآن مین خدا انکی ثنا کرتا ہے

۴۵

[illegible] اصغر کی محبت مجھے اے سفر مزار
[illegible] خاک پا اسکا ہون مین ہون وہ سر پہ تاج
[illegible] جسکو کاندھے پہ چڑھاتے ہین محمد بہ معراج
[illegible] اسے آقا سا سمجھتی ہون کہ نہین ہے ممکن

[illegible] ہے آقا سا سمجھتی ہون کہ نہین ہے ممکن

۲۸

[illegible]

قصور تھا ابن ید اللہ نے جان بخشی کی
دین و دنیا کے شہنشاہ نے جان بخشی کی

۲۹

[illegible]

ہر مسلمان پہ نبی زادے کا حق ہوتا ہی
بچے روتے ہین تو سینہ مرا شق ہوتا ہی

۳۰

[illegible]

ہی ہی غربت کی عجب شام و سحر ہوتی ہی
تیسرا دن ہی کہ فاقون مین بسر ہوتی ہی

۳۱

[illegible]

مختصر سخن حق مین جو شک لائے وہ کافر ہو جائے

۳۲

[illegible]

جنتی ہی جسے حاصل یہ شرف ہوگا
جو ادھر ہوگا خدا اُسکی طرف ہوگا

۳۳

[illegible]

مقتلِ خورشیدِ ہی روشن وہ شرف اِنکا ہی
یہ وہ بندے ہین کہ اللہ پہ حق جنکا ہی

۳۴

[illegible]

اپنے مجرم کی گنہگار کی امید ہین یہ
ذرّہ پرور جنھین کہتے ہین وہ خورشید ہین یہ

۳۵

[illegible]

سن چکا ہون ہین کہ مضطر ہی کئی راتون سے
الفتِ شاہ ٹپکتی ہی تری باتون سے

۳۶

[illegible]

کونسا باغ تجھے شاہ نے دکھلایا ہی
کہین کوثر کے تو چھینٹون مین نہین آیا ہی

۱۹

پوچھا کسی نے یہ کسی کا ہے مکاں
بولی کنیز وہ کسی سردار کی ہے ماں
یہ سن کے پھر یہ پوچھا کہ ہے کون صاحب عالی
کہا کہ زوجۂ شاہ شہیداں ہے بی بی

کس کا یہ خود ہے یہ تیغ دو سر کس کی ہے
کس جری کی یہ کمان ہے یہ سپر کس کی ہے

۲۰

یہ سن کے آگے بڑھا قصر کی طرف وہ لعیں
ایک حملے میں فنا ہو گئے دو لاکھ کمیں
چل سکتے نہ تیر نہ تلوار نہ نیزہ
کام آیا کیا ایک نے سب کے یہ تن تنہا

شیر ہوں لخت دلِ غالب ہر غالب ہوں
میں جگر بند علیؑ ابنِ ابیطالب ہوں

۲۱

یہ سنتے ہی وہ ملعون ہوا غصے سے بیتاب
کہا کہ لے تجھے اب قبر میں بھیجتا ہوں شتاب
تھا سامنے خیمہ میں ایک نیزہ بردار
یہ چھوڑ کر اسے آیا وہ ملعون غدار

لشکر میں پر اسکی جو نہ ہم ہو جاتے
تو اک وار میں سو ٹکڑوں سے قلم ہو جاتے

۲۲

یہ سن کے بولا وہ ملعون کہ اے ابن علی
تجھ سے کچھ میں نہیں ڈرتا ہوں تو ہے شیر اگر
ہے تجھ میں اور مجھ میں فرق یہ اے بے ادب
میرے ہاتھ میں ہے تیغ دو سر تیرے ہاتھ میں ہے لب

چلتی تلوار تو جنگل تھا دو بالا ہوتا
پھر نہ حرِ خلق میں ہوتا نہ رسالا ہوتا

۲۳

یہ سن کے بولا امام زمان کہ اے ملعون
میں ہوں فرزند علی کا نہیں ہے مجھ کو جزع
سید خیر البشر کے دیتا ہوں تیرے سر کی سنان
تھا یہ مدت سے ارادہ کہ ہو اک روز یہ جان

جز لا زم ہے ہر اک دین میں اسلام میں
کچھ تردد نہیں سر تن سے اتارا جائے
کوئی بندہ نہ مرے ہاتھ سے مارا جائے

۲۴

یہ سن کے بولا وہ ملعون کہ اے شاہ زماں
کر دیجیے اذن تو اک دم میں کروں ان کو رواں
کر کسی شخص کو بھیجو دیکھے کہ سب ہیں یا کہ کمی
یہ چھوڑ کر تو نہ جائے کہیں راہ میں بھی

اسی جنگل میں مع نفع ٹھکانے کر دوں
یہ چھوڑ کر تو نہ جائے کہیں راہ میں بھی

۲۵

یہ سن کے بولا وہ ملعون کہ اے شاہ زماں
مجھے دیجیے اجازت تو کروں ان کو رواں
نہ ہو کوئی بھی باقی سب کو ابھی کر دوں فنا
مجھے دیجیے اجازت تو کروں ان کو رواں

کرم سائی کو شر کو دکھا دو بھائی
جتنا پانی ہے وہ پیاسوں کو پلا دو بھائی

۲۶

یہ سن کے بولا وہ ملعون کہ اے شاہ زماں
مجھے دیجیے اجازت تو کروں ان کو رواں
نہ بچے گا کوئی لگوں گا جو میں ان کے تئیں
مجھے دیجیے اجازت تو کروں ان کو رواں

جبیں آیا نہ مجھے بے انھیں آرام دیے
تھا جو اک جام کا پیاسا اسے دو جام دیے

۲۷

یہ سن کے بولا وہ ملعون کہ اے شاہ زماں
مجھے دیجیے اجازت تو کروں ان کو رواں
نہ بچے گا کوئی لگوں گا جو میں ان کے تئیں
مجھے دیجیے اجازت تو کروں ان کو رواں

بھائی پھر آؤ جو پانی کی طلبگاری ہے
چشمۂ فیض حسینؑ ابنِ علیؑ جاری ہے

۱۱۱

کوئی ہم طلعت خورشید کو لاتا نہ نظر آیا
بارہ ہی شیروں نے صف جنگ میں آ کر کی لڑائی
چین ظلمت کے کرے کالیں تھیں بھگا

واں لعینوں نے درِ ظلم و ستم کھولدیا
بڑھے عباسؑ نے یاں سبز علم کھولدیا

۱۱۲

سخنِ حق کی طرف کانوں کو مصروف کرو
شورِ باجوں کا مناسب ہو تو موقوف کرو

شمع ایمان ہوں اگر سرِ مرا کٹ جائیگا
یہ مرقع ابھی اکدم میں اُلٹ جائیگا

۱۱۳

آگ گھٹا چھا گئی ڈھالوں پہ سیہ کاروں کی
برق ہر صف میں چمکنے لگی تلواروں کی

چھیڑنا اُنکو سرِ دودوں کا بھی ناساز ہوا
رعب فرزندِ نبیؐ سرمدؑ آواز ہوا

ابھی نظروں سے نہاں نور جو میرا ہو جائے
محفلِ عالمِ امکان میں اندھیرا ہو جائے

۱۱۴

اسدِ حق کے گھرانے کا یہ دستور نہیں
میں نبیؐ زادہ ہوں سبقت مجھے منظور نہیں

وطن آواروں پہ یہ قرق ہے کیوں بانی کا
کیا زمانے میں یہی طور ہے مہمانی کا

بخدا دولتِ ایمان اسی دربار
سب بزرگوں کا تبرک مری سرکار

۴۱

جھنڈا فلک پہ میدانِ محشر میں گاڑ کر
ایک دم میں لاکھ سوار دشمن کے مار کر
تلوار دونوں ہاتھ سے جس جا پہ جھاڑ کر
گھوڑا پھرا جو شاہ کا ہر سو دھاڑ کر

ڈھونڈھو ولی راہِ خدا کام بھی کیا نیک ہوا
پاک طینت تھی تو انجام بھی کیا نیک ہوا

۴۲

الفرد الفرد حرِ صفدر و غازی کا نصیب
جان محبوبِ الٰہی سے فدا کی جس نے
جس پہ الطافِ ملاقاتِ علی کی برسے
ہے یہی کام کہ جنت میں ہو ایسا ہی سبب

صدقے ہو جائے اِسے عشق دلی کہتے ہیں
اِسکو دنیا میں سعید از لی کہتے ہیں

۴۳

کیوں نہ بالیدہ ہو اُس باغ میں جس کا مالی
جسکو سرسبز کرے خود اسدُ اللہ کا لال
ہو گیا فاطمہ کے باغ میں آکر نہال
وہ شجر بار کا بعد سینچے پہ جو ہے خوش حال

کھل گیا غنچۂ دل عذر جو منظور ہوئے
صورتِ برگِ خزاں دیدہ گنہ دور ہوئے

۴۴

وارثِ مسندِ طٰہٰ سے ہے جو نسبت والا
خیر کیا فضل خدا ہو گیا اللہ اللہ
پیشوا اُن کو ملے آپ سے ہو جس پہ عنایت
خضر قسمت نہ بتا دیں کیسے فردوس کی راہ

دن تو دن رہے جو وہ قریب ایسا ہو
رات ایسے ہوں اگر ہو تو نصیب ایسا ہو

۴۵

آپ کی نسل سے کیسے کی طرف چھوٹے ہیں
کوئی حضرت کا بھتیجا کوئی نواسے ہیں
فاطمہ کوثر و شبر سے بجا ہو گیا انجام بخیر

نیک جو امر ہیں دل پر وہی ٹھن جاتے ہیں
جب خدا چاہے تو بگڑے ہوئے بن جاتے ہیں

۴۶

ہر کمان اور کمان آپ کی ہو سکتی ہے
بخت سے زیر ہے ہر بخت کا طالع یاور
دل معاند ہو گیا سینے میں تو پایا نہ گزر
جیسے ہر نکتہ میں ہر حرف میں ہر لفظ میں نقطہ

عمل نیک ہر اک وقت میں کام آتے ہیں
ذکرِ خیر اُسکے موئے پر بھی ہوئے جاتے ہیں

۴۷

کس لیاقت سے ہوا ہر اک امر میں طاق
تجھ پہ قربان کہ کیسی کی بھلی ہوں توفیق
خلق طینت میں ہے کیسی کی ہوئی ہے توفیق
کیسی کی ہوں تجھ پہ عنایت میں ہوئی ہے توفیق

اوج دیندار کو ہے دین کو سدا پستی ہے
اصل جس تیغ کی اچھی ہے وہی کستی ہے

۴۸

ہر کمان اور کمان آپ کی ہو سکتی ہے
بخت سے زیر ہے ہر بخت کا طالع یاور
دل معاند ہو گیا سینے میں تو پایا نہ گزر
جیسے ہر نکتہ میں ہر حرف میں ہر لفظ میں نقطہ

عمل نیک ہر اک وقت میں کام آتے ہیں
ذکرِ خیر اُسکے موئے پر بھی ہوئے جاتے ہیں

۴۹

جب ہوئی تیغ کشی معرکۂ جنگ میں عزم
آمد آمد کی ہوا در کا سنوارا ہر گھر
ہر طرف تیغ کی تھی برق کی صورت جوہر
ہر طرف خنجر و شمشیر کا تھا نور ظہور

عمل ہوا جنگ کو اللہ کے پیارے نکلے
اے فلک دیکھ زمین پہ بھی ستارے نکلے

۴۱ نادر بخش بھتی سوداگر ۱۲

رباعی

کانوں میں سدا حرف پریشانی کا
دیکھا جو دم آنکھ اٹھا کے ویرانی کا

مشہور علاج دردِ سر اک صندل
ہاں خاک کف پائے حسن ہے پیشانی کا

ہر ایک نفس سے جرعہ درد پیدا ہے
سینہ ہے دلِ شکستہ وہ بیٹھا غار

ہر بوند سے صد صنعت صد پیدا ہے
ہر اشک ہے قدرت کا عجب چشمہ جار

ہاں جوش میں آ میر سخن عالی ہو
یوں طبع میں ہر ان کی روانی ہو

ہر شعر سے جوں چشمہ حیواں جاری
ہر شعر سے جوں چشمہ حیواں جاری

رباعی

لا ریب ہے مضمون کمال رفعت کا
سب جس میں بجز گل ہے ثنا وحدت کا

ہے گلشن معنی کی ہر اک بیت گلی
ہاں بھی ہے وہ نکتہ دقائق حکمت کا

رباعی

اعداد کو شیر حق نے کھایا ہے پچھاڑ
اب غنچہ نہیں کھلا کرامی صولت کا

غنچہ ان غنچہ دہن کا بند کھلا خاطر کا
نزہت جو ہوئی بند کھلا خاطر کا

رباعی

کلام آتش زبان کی ہے ہر اک میں
ہر گز نہ ہوئی بجھی کسی کی ہر اک میں

یارب یہ سخن کی شعلہ شمع کی ہے
سوزش ہے جو عشق کی ہر اک میں

۱۰۹

[illegible] عالم کی ہیں نظر کی طرف سے [illegible]
کس طرح نہ روؤں ترا احسان ہے بھائی
[illegible] ہے تو نے [illegible] کو موری تو ڈرا
فرقت سے تری آہ اگر کوئی مری توڑا

[illegible] کوئی لاکھوں سے لڑائی نہیں کرتا
وہ تو نے کیا مجھے کہ بھائی نہیں کرتا

۱۱۰

[illegible] صدقے کیے ہیں [illegible]
[illegible] کے تلے زانو پہ [illegible] کو لیا
[illegible] سے کف پا سے [illegible] کو لگایا
آنکھوں سے لہو پونچھ کے ماتھوں کو [illegible]

[illegible] اپنے نمکخوار پہ احسان نہیں کرتے
حضرت پہ اٹھا کے مجھے قربان نہیں کرتے

۱۱۱

[illegible] شہزادہ عالم [illegible] اس [illegible]
محبوب خدا آئے ہیں خادم کو [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] قدموں پہ گرا دو

[illegible] حسن سبز قبا آتی ہے مجھکو
[illegible] کی زہرا کی صدا آتی ہے مجھکو

۱۱۲

[illegible] گلشن دنیا سے سدھارے
[illegible] ہیں [illegible] پیاسے مارے
[illegible] کو ہلاکت ہے مظلوم بیچارے
[illegible] اے [illegible] بیچارے

ہم رہ گئے تم ہمسے دغا کر گئے بھائی
صدقے ابھی ہوتے تھے ابھی مر گئے بھائی

۱۱۳

[illegible] عاشق [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

تا زیست ترے ہجر میں فریاد کرونگا
خنجر کے تلے بھی میں تجھے یاد کرونگا

۱۱۴

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

یاں رونے کو اسکے زن و فرزند نہیں ہیں
مظلوم مسافر کے اگر ہیں تو ہمیں ہیں

۱۱۵

خاموش انیس اب کہ یہ [illegible]
[illegible] کی [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

میزان عدالت میں جو اعمال تلینگے
عقدے گہر اشک کے اسوقت کھلینگے

۱۱۶

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

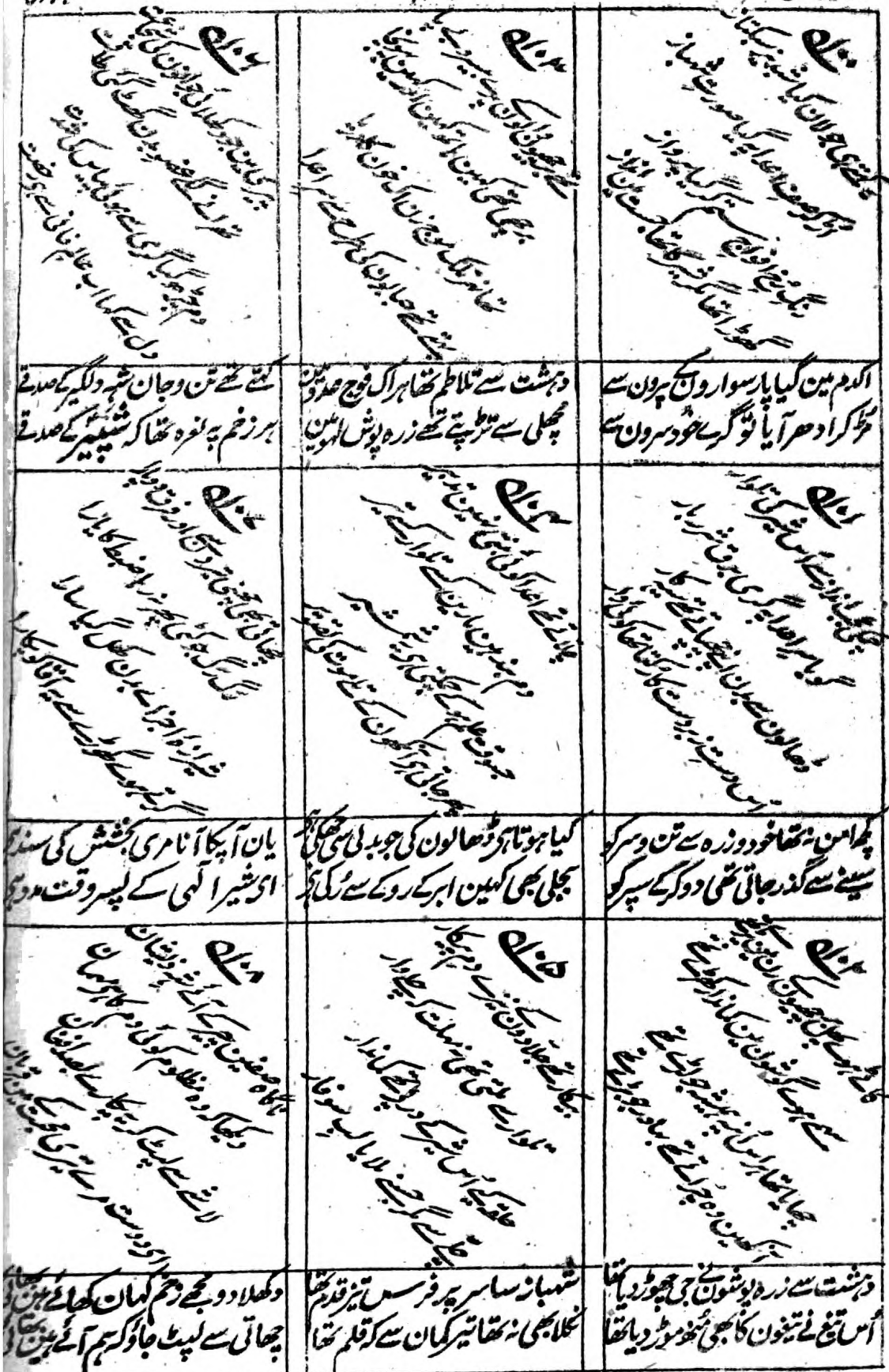

۱۰۱
دیکھتے ہی جوانان کیا شیر نر کا بچہ
اژدر وصف اعدا کیا صورت شہباز
رنگ بدلا فوج افواج سے کر گیا پیدا راز
گھوڑا اٹھا کر شیر خدا جب ان پر ہوا تاز
اکدم میں گیا پار سواروں کے پرون سے
مڑ کر ادھر آیا تو گرے خود سروں سے

۱۰۲
دہشت سے تلاطم تھا ہر اک فوج عدو میں
مچھلی سے تڑپتے تھے زرہ پوش لہو میں
بجلی بھی کہیں ابر کے روکے سے رکی ہے
تھا نعرہ کہ یک لخت صفیں الٹ کے گری ہے
بڑھتے تھے صفوں سے صفیں ٹکرا کے گرے تھے
کٹتے تھے تن و جان شہ دلگیر کے صدقے

۱۰۳
دیکھا جو کھلا ان جوانوں کی لڑائی
ہر زخم پہ نعرہ تھا کہ شبیر کے صدقے
دم بند ہوئی سب کی تو حیرت سے یہ آئی
بولا کہ شہ دیں کے ہیں یہ سب ہی پسر آئی
جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہیں فاطمہ جائی
پھر جائیں ابھی ہاتھ کے اک تیر میں سب کے

۱۰۴
ڈھالوں پہ سنبھلتے تھے اس شیر کی تلوار
گویا پسر حیدر کرار تھے سب کے
اس دست و بازو پہ بہادر تھے سب کے
کیا کہیے کہ کیا حوصلہ و صبر تھا سب کا
کیا ہوتا ہے ڈھالوں کی جو بدلی سی تھی اک آن
بجلی بھی کہیں ابر کے روکے سے رکی ہے

۱۰۵
بچھائے تھے اعدا کی صفوں نے بھی بچھونے
تلوار سے بڑھ کر تھے سپر پر وہ سپر کے
جھپٹے تھے جو ہر سمت سے وہ شیر نر کے
ہر ضرب پہ منہ پھیر لیا حیدر صفدر کی
یاں آپکا آنا مری بخشش کی سند ہے
ای شیر الٰہی کے پسر وقت مدد ہے

۱۰۶
کاہے کو ہوئے جمع جو چھیڑوں نے یہ چھیڑا
سب کاٹ کے پھینکے صفیں ہر سمت کو ہر سو
ہر سمت سے گھوڑوں کو اٹھا کر کیا یورش
جھپٹے تھے جو ہر سمت سے وہ شیر نر کے
دہشت سے زرہ پوشوں نے جی چھوڑ دیا تھا
اس تیغ نے تینوں کا بھی منہ موڑ دیا تھا

۱۰۷
شہباز سا سر پر فرس تیز قدم تھا
نکلا بھی نہ تھا تیر کماں سے کہ قلم تھا
دکھلا دو مجھے زخم کہاں کھائے ہیں تم نے
چھاتی سے لپٹ جاؤ کہ ہم آئے ہیں تم نے

۹۱

آغاز ارادہ ہی جو امام زمن کا
مظلوم ہر اک سینہ ہے دل اہل وطن کا
ہر جنگ میں اکبر سی نہ تلوار چلی ہے
مرحب نہ کسی معرکہ میں پہلوان جلی ہے

تلوار نہ دیگی تو ہاتھوں سے لڑونگا
ہر طرح سے مر کر اسی میدان میں گڑونگا

۹۲

ہے ہے ترے کاہر سے کوئی بھی نہ بچا کوہ
نیزوں کا ہر اک بند انھیں ہاتھوں سے ہوا کوہ
ہاتھ اور تو کیا کہ ہر اک ایک کا پھرا کوہ
جیتا نہ ظلوم سے دشمن کا پھرا کوہ

پھر ڈھال کی حاجت نہیں مشتاق اجل کو
دانتوں سے چبا جاؤنگا تلوار کے پھل کو

۹۳

ہے جنگ پہ آمادہ ہر اک صف کا بہادر
ہر سمت سے ہے تیغ و سناں کا ہدف سر
کٹ کٹ کے گرے ہاتھ تو ٹھوکر سے ہوئے پر
پھر جا نہ سکے تیغ سے سر ہو گئے پتھر

کھا سکتے نہیں دیو و دلیروں کا طمانچہ
کرتا ہے مرے ہاتھ کی شیروں کا طمانچہ

۹۴

شبیر سے بیکس کی یہ اعدا کی چڑھائی
اور ظالم و کم ظرف سے ہے ہے یہ لڑائی
کس نے ہو غضب اسکے نواسے سے یہ ٹھانی
پیدا ہوئی اک آگ جسکے لیے ساری خدائی

فرزند پیمبر پہ جفا کرتے ہو یارو
گھر لٹتا ہے زہرا کا یہ کیا کرتے ہو یارو

۹۵

بولے کہ کرو واقعہ سبط شہ دیں کا
بولی کہ ہر اک زن ہے عزادار حسین کا
کہتے ہیں کہ بنیاد ہے اس گھر کی بکا پر
شبیر ہے ہر مرد کے ہر زن کے بھی بابا

کون اسکے سوا دوش محمد کا مکین ہے
شبیر سا آقا کوئی دنیا میں نہیں ہے

۹۶

یوں آپکے اعوان کا ہے آج نشانہ
ساغر ہے اسکا سینہ جسکو ہے مے عشق پلانا
قبضہ میں ہے دولت نہ ریاست نہ خزانہ
دولت ہے فقط دین ہے باقی ہے زمانہ

لازم ہے کنارہ پسر شیر خدا سے
ہو اسکا ملازم جو سپر بھر دے طلا سے

۹۷

ہر چند کہ ہے ہاتھ میں اک تیغ دو دم کا
ہر چند بہادر ہے تو ہے زور بھی تم کا
ہر چند کہ ہے تیر بھی ہر ایک ستم کا
ہر چند کہ ہے تیر بھی ہر ایک ستم کا

لازم ہے کہ ہو عبد شہ دیں کا ثنا گر
گو لخت دل صاحب معراج ہے شبیر
حاصل تجھے کیا ہوگا گر محتاج ہے شبیر

۹۸

ہے ہے ترے کاہر سے کوئی بھی نہ بچا کوہ
نیزوں کا ہر اک بند انھیں ہاتھوں سے ہوا کوہ
ہاتھ اور تو کیا کہ ہر اک ایک کا پھرا کوہ
جیتا نہ ظلوم سے دشمن کا پھرا کوہ

کیا دیگا کوئی جو مجھے آقا نے دیا ہے
شبیر سے فردوس میں گھر مجھ نے لیا ہے

شب بخیر کی میر ۱۲

۸۴

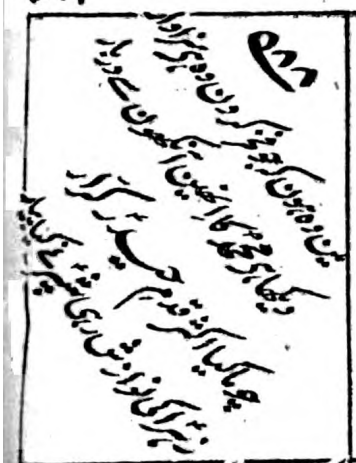

کہتی ہے اجل منزل ہستی سے سفر ہے
شب گذری جوانی کی یہ پیری کی سحر ہے

۸۵

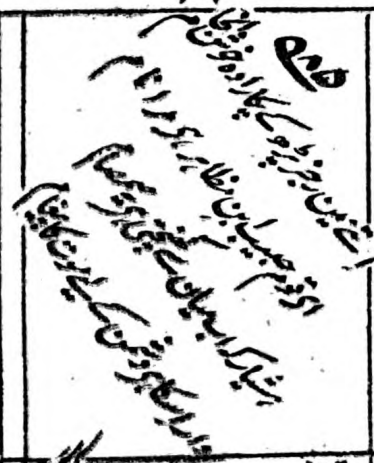

یہ تیغ نہیں وہ جو دم حرب رکیگی
مین تجھسے رکونگا نہ مری ضرب رکیگی

۸۶

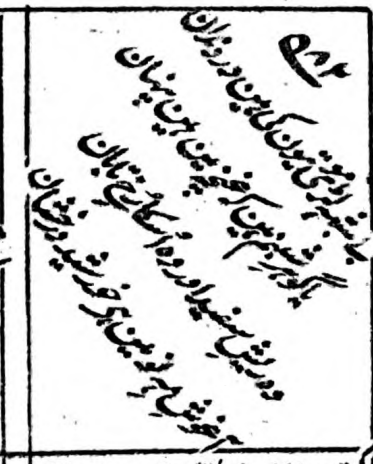

بچپن سے مجھے عشق امام دوجہان ہے
اب ساتھ ہے شبیر کا اور سیر جنان ہے

۸۳

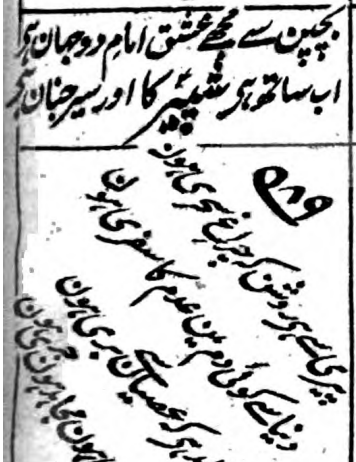

ہر تیغون کی دھارون سے گذرنا کوئی دم کو
ہر دم یہ دعا ہے کہ نہ لغزش ہو قدم کو

۸۷

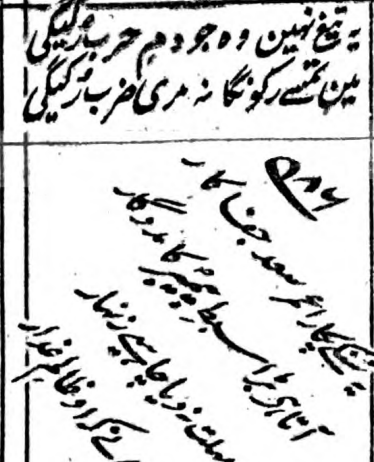

مین تیری طرح دشمن شبیر نہین ہون
ہون پیر تو واللہ پہ بے پیر نہین ہون

۸۸

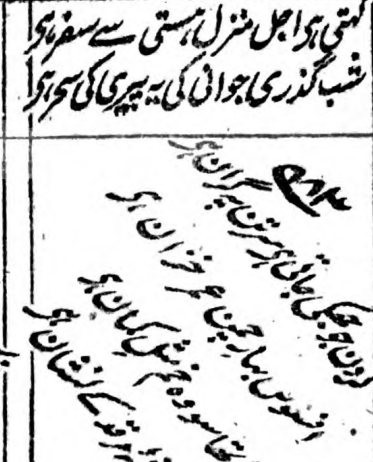

بیخوف چلا جاتا ہون مین شیر کے منھ پر
دعوی ہے تو آؤ مری شمشیر کے منھ پر

۸۴

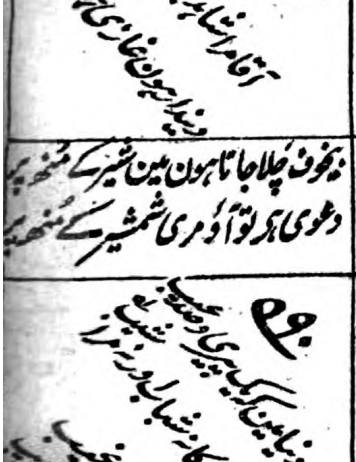

اک ہاتھ مین وہ تیغ جو لاکھون پہ چلی ہے
اک ہاتھ مین دامان حسینؑ ابن علیؑ ہے

۸۷

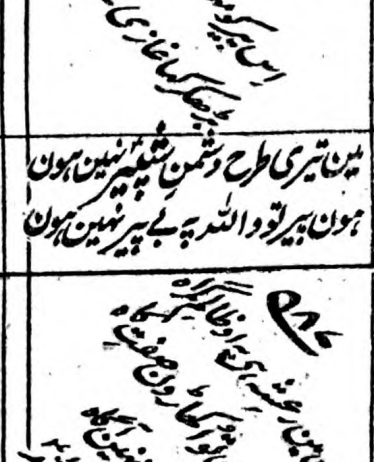

پیری سے جو ہے پشت خمیدہ تو بجا ہے
جس خاک مین جانا ہے ادھر سر بھی جھکا ہے

۹۰

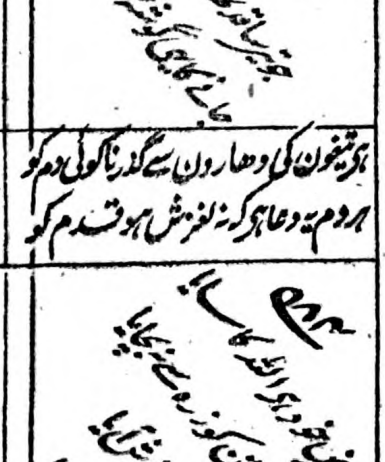

تلوارون سے سو ٹکڑے اگر ہوکے گر
اُس قبلۂ دین سے نہ پھرا ہون نہ پھرا

۷۴

دیکھا جو مسلم بھائی کو دریا پہ سرنگوں
ہمت نے کام کرنا کیا اس گھڑی کہ جس
مارا تڑپ کے ہاتھ کو اس نے کہ ناگہاں
جھک کر وہ ترکماں کی طرف سے پھرا جدھر

۷۵

دیکھا یہ بھائی نے کہ ہے اک تیر کی ہوا
رکھ لی سپر پہ آنکھ کہ ہے ہے خدا کی مار
دو کو گرا چکا تھا وہ ظالم جفا شعار
تیر اک اور آیا سوئے شاہ نامدار

۷۶

اب کون بچاویگا شہ جن و بشر کو
سب چھوڑے چلے جاتے ہین زہرا کے پسر کو
پیشانیِ پُر نور پہ عالم تھا قمر کا
یہ چاند تھا شب کا وہ ستارا تھا سحر کا

۷۷

جب شہ نے سنی ابن ظاہر کی یہ تقریر
بچپن کا خیال آیا اور روئے گلے شبیر
فرمایا کہ مجبور ہوں جو خواہش تقدیر
دیکھا نہ ہوا ہو صدمہ کسی نے کسی کا بھیا

۷۸

حضرت نے کہا کیا کہون کیا ہوتا ہی بھیا
بچپن کا مراد دست جدا ہوتا ہی بھیا
رخسارون کو تر کرتے ہین اشک آنکھون سے ڈھلکر
رہ جاتی ہین پلکین کف افسوس کو ملکر

۷۹

گو پیچھے رہ جاتے ہین پھر آئینگے ہم بھی
منزل پہ سر شام پہونچ جائینگے ہم بھی
لب ایسے کہ یاقوت بھی گر جائے نظر سے
بن پانی مگر خشک ہین چوبیس پہر سے

۶۴
بچپن کی راہ الفت ہی میں ہیں آگاہ
کھیلا ہوا ہے اس سن و سال کا شہ دیں
ہر سن کی ہر اک بات تھی اک درس بصیرت
ہر عمر کے ہر عہد کے ہر سال کا شہ دیں

۶۵
کیا دن تھے سو اک کھیل کے کچھ غم نہ ذرا تھا
گیسو تھے اٹے خاک سے کرتا بھی پھٹا تھا
لڑکوں کا وہ سردار تھا کھیل اور تھا وہیں
اور پیار سے ہر دوست کا دامن بھی بٹا تھا

۶۶
نہ کھیل پہ رغبت نہ تماشے پہ نظر تھی
خاکِ کفِ پا میرے لیے کحل بصر تھی
ناگاہ وہیں ان کی بہن آئی نظر آئی
اور چار طرف نور کی اک بھیڑ لگا آئی

۶۷
کہتے تھے کہ ہم دوڑتے ہیں آئیے نانا
جب جانیں کہ اس وقت ہمیں پائیے نانا
اور آپ کو ہر چند کہ لیجاتے وہ بہلا
پر ان سے نہ بہلے کہ گلے آپ کے آ لگا

۶۸
ڈر ہے مرے آرام کا نقشہ نہ بگڑ جائے
کانٹا کوئی ان پھول سے تلووں میں گڑ جائے
ہاتھوں کو نہ جھٹکا دو کہ بس کھا کے گرے وہ
لو آؤ گلے سے لگو بھائی سے اچھا ہیں ہار سے

۶۹
پھر دوڑ کے آغوش میں بھر لیتے تھے بھائی
بھائی سے وہ کرتی تھی محبت کی ادائی
اور پیار میں ہر بات پہ ہوتی تھی بڑائی
ان سے کوئی کھیلے ہو کہ ہو ان کو لڑائی

۷۰
ناگاہ وہیں ان کی بہن آئی نظر آئی
اور چار طرف نور کی اک بھیڑ لگا آئی
خوشبو سے یہ عالم تھا کہ پھولوں کا ہے انبار
استادہ کمر باندھے تھا ہر سو در و دیوار

۷۱
بچپن کی راہ الفت ہی میں ہیں آگاہ
کھیلا ہوا ہے اس سن و سال کا شہ دیں
ہر سن کی ہر اک بات تھی اک درس بصیرت
ہر عمر کے ہر عہد کے ہر سال کا شہ دیں

۷۲
کیا دن تھے سو اک کھیل کے کچھ غم نہ ذرا تھا
گیسو تھے اٹے خاک سے کرتا بھی پھٹا تھا
لڑکوں کا وہ سردار تھا کھیل اور تھا وہیں
اور پیار سے ہر دوست کا دامن بھی بٹا تھا

۷۳
نہ کھیل پہ رغبت نہ تماشے پہ نظر تھی
خاکِ کفِ پا میرے لیے کحل بصر تھی
ناگاہ وہیں ان کی بہن آئی نظر آئی
اور چار طرف نور کی اک بھیڑ لگا آئی

۷۴
کہتے تھے کہ ہم دوڑتے ہیں آئیے نانا
جب جانیں کہ اس وقت ہمیں پائیے نانا
اور آپ کو ہر چند کہ لیجاتے وہ بہلا
پر ان سے نہ بہلے کہ گلے آپ کے آ لگا

۷۵
ڈر ہے مرے آرام کا نقشہ نہ بگڑ جائے
کانٹا کوئی ان پھول سے تلووں میں گڑ جائے
ہاتھوں کو نہ جھٹکا دو کہ بس کھا کے گرے وہ
لو آؤ گلے سے لگو بھائی سے اچھا ہیں ہار سے

۷۶
پھر دوڑ کے آغوش میں بھر لیتے تھے بھائی
بھائی سے وہ کرتی تھی محبت کی ادائی
اور پیار میں ہر بات پہ ہوتی تھی بڑائی
ان سے کوئی کھیلے ہو کہ ہو ان کو لڑائی

۷۷
ناگاہ وہیں ان کی بہن آئی نظر آئی
اور چار طرف نور کی اک بھیڑ لگا آئی
خوشبو سے یہ عالم تھا کہ پھولوں کا ہے انبار
استادہ کمر باندھے تھا ہر سو در و دیوار

۷۸
بچپن کی راہ الفت ہی میں ہیں آگاہ
کھیلا ہوا ہے اس سن و سال کا شہ دیں
ہر سن کی ہر اک بات تھی اک درس بصیرت
ہر عمر کے ہر عہد کے ہر سال کا شہ دیں

۷۹
کیا دن تھے سو اک کھیل کے کچھ غم نہ ذرا تھا
گیسو تھے اٹے خاک سے کرتا بھی پھٹا تھا
لڑکوں کا وہ سردار تھا کھیل اور تھا وہیں
اور پیار سے ہر دوست کا دامن بھی بٹا تھا

۸۰
نہ کھیل پہ رغبت نہ تماشے پہ نظر تھی
خاکِ کفِ پا میرے لیے کحل بصر تھی
ناگاہ وہیں ان کی بہن آئی نظر آئی
اور چار طرف نور کی اک بھیڑ لگا آئی

۸۱
کہتے تھے کہ ہم دوڑتے ہیں آئیے نانا
جب جانیں کہ اس وقت ہمیں پائیے نانا
اور آپ کو ہر چند کہ لیجاتے وہ بہلا
پر ان سے نہ بہلے کہ گلے آپ کے آ لگا

۸۲
ڈر ہے مرے آرام کا نقشہ نہ بگڑ جائے
کانٹا کوئی ان پھول سے تلووں میں گڑ جائے
ہاتھوں کو نہ جھٹکا دو کہ بس کھا کے گرے وہ
لو آؤ گلے سے لگو بھائی سے اچھا ہیں ہار سے

۸۳
پھر دوڑ کے آغوش میں بھر لیتے تھے بھائی
بھائی سے وہ کرتی تھی محبت کی ادائی
اور پیار میں ہر بات پہ ہوتی تھی بڑائی
ان سے کوئی کھیلے ہو کہ ہو ان کو لڑائی

۸۴
ناگاہ وہیں ان کی بہن آئی نظر آئی
اور چار طرف نور کی اک بھیڑ لگا آئی
خوشبو سے یہ عالم تھا کہ پھولوں کا ہے انبار
استادہ کمر باندھے تھا ہر سو در و دیوار

۵۵

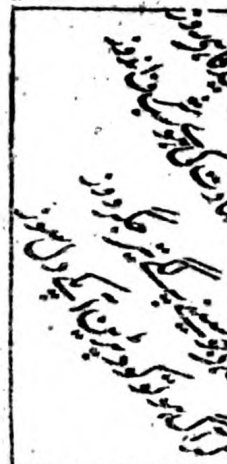

جب سر مرا خنجر سے جدا ہوئیگا بابا
کیا جانیے ناموس پہ کیا ہوئیگا بابا

۵۶

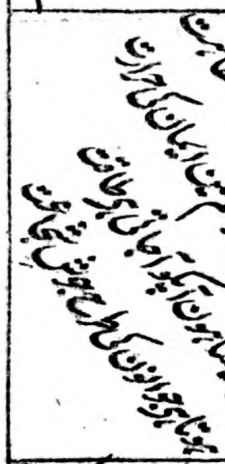

باران رخ پر نور پہ کیا ہوئیگا بابا
ہمشیرہ پہ بیکس کی جفا ہوئیگا بابا

۵۷

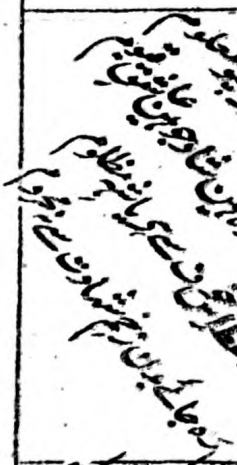

اس وقت کہاں جائیگا یہ بیکس و بیکار
ہر سو ہے اجل خیمہ پہ یورش میں ہے کفار

۵۸

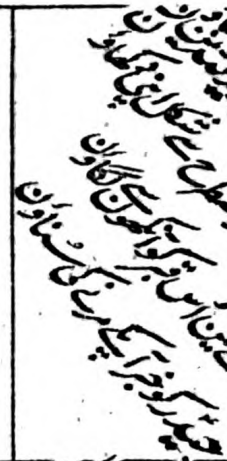

فرمائینگے شبیر سے منھ موڑ کے آیا
تلواروں میں بچے کو مرے چھوڑ کے آیا

۵۹

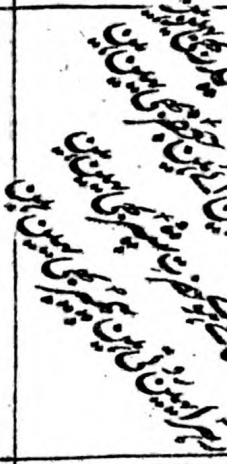

حضرت پہ جو ظلم و ستم و جور و جفا ہے
دور و زسے یاں ہائے حسینا کی صدا ہے

۶۰

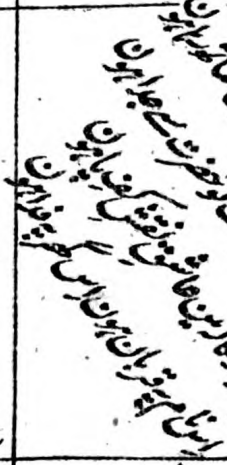

جیتا ہے سدا جو یہ شرف پاتا ہے مولا
اسطرح کا مرنا کسے ہاتھ آتا ہے مولا

۶۱

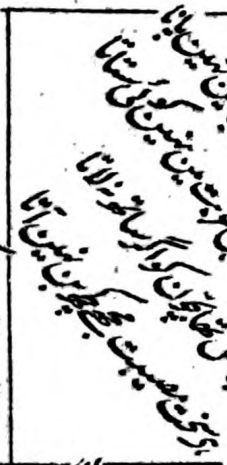

مجروح ہوں تیروں سے جو میدان ستم میں
ہاتھ آئے ضعیفی کا عصا راہ عدم میں

۶۲

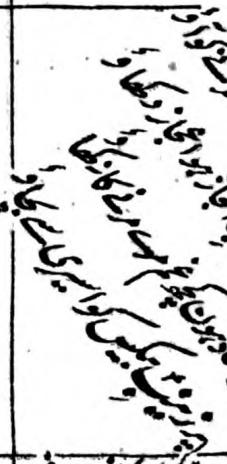

بے سر دیے مولا مجھے آرام کہاں ہے
گو پیر ہوں پر دل مرا مرنے پہ جواں ہے

۶۳

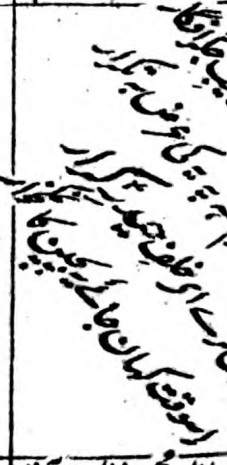

کچھ ضعف نہیں آپکے قدموں کی قسم ہے
سر بار ہے تن پر کمر اس واسطے خم ہے

۴۹

اب دیر جو ہوتی ہے مرے دل کو قلق ہے
بچپن کا جو خادم ہو کچھ اُسکا بھی تو حق ہے

۴۸

پیاسا ہے دمِ حرب عشر آجائیگا رن میں
پانی بھی نہیں ہے جو چواؤنگا دہن میں

۴۷

بھوکا نہ رکھو رحم اسیروں پہ روا ہے
بازو بھی بندھا ہو کہ علیؑ عقدہ کشا ہے

۴۶

ہے کون رفیقوں میں بجز یاس ہمارے
اک چاہنے والا تو رہے پاس ہمارے

۴۵

مشہور وہ دربار شہِ عقدہ کشا ہے
دنیا میں غریبوں کے لیے امن کی جا ہے

۴۴

تم ساقیِ کوثر ہو زمانے پہ عیاں ہے
یہ تیسرا دن ہے کہ لبِ تشنہ دہاں ہے

۴۳

جو دوست ہے میرا اُسے بچتا ہوں میں
بھائی تجھے بھائی سے سوا جانتا ہوں میں

۴۲

اک ضرب کو فریاد یا پیر دل سے نچاہا
خون کا عوض اپنے بھی تو قاتل سے نچاہا

۴۱

حضرت سے بھی ہوں دور وطن سے بھی جدا ہوں
امداد کو پہونچو کہ مصیبت میں پھنسا ہوں

۴۰

ہے عالمِ طفلی سے تجھے جس سے محبت
وہ آج ہے دنیا میں گرفتارِ مصیبت

۳۹

اب آبِ دم شمشیر سے خون اُسکا بہا ہے
حضرت کا یہ بھائی ہے کہ جسکا یہ گلا ہے

۳۸

اس عالمِ بیری میں کرے کون تدبیر
رعشہ ہے یہ بیت اتھوں میں اعضا میں ہے تشویش

۳۷

آنکھوں کا ہے یہ حال کہ تھرتا ہے تصور
ہاتھوں میں ہے یہ زور کہ اٹھتی ہے نہ شمشیر

۳۶

اب دیر جو ہوتی ہے مرے دل کو قلق ہے
بچپن کا جو خادم ہو کچھ اُسکا بھی تو حق ہے

۳۵

ہے کون رفیقوں میں بجز یاس ہمارے
اک چاہنے والا تو رہے پاس ہمارے

۳۴

مشہور وہ دربار شہِ عقدہ کشا ہے
دنیا میں غریبوں کے لیے امن کی جا ہے

۳۳

تم ساقیِ کوثر ہو زمانے پہ عیاں ہے
یہ تیسرا دن ہے کہ لبِ تشنہ دہاں ہے

۳۲

جو دوست ہے میرا اُسے بچتا ہوں میں
بھائی تجھے بھائی سے سوا جانتا ہوں میں

۳۱

اک ضرب کو فریاد یا پیر دل سے نچاہا
خون کا عوض اپنے بھی تو قاتل سے نچاہا

۳۰

حضرت سے بھی ہوں دور وطن سے بھی جدا ہوں
امداد کو پہونچو کہ مصیبت میں پھنسا ہوں

۳۹
[illegible] کی تیغ سے ظلم کی بنا بیٹھ گئی
[illegible] سے جو ٹوٹ کے آواز گئی
غل تھا کہ [illegible] کا لہو ہے شامل
بیٹا بھی مرے گا [illegible]

۴۰
[illegible] کی خبر جو لے کے چلا تھا قاصد
[illegible] کا ہوا [illegible]
[illegible] کا [illegible] کے نکالا
[illegible] قتل [illegible]

۴۱
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]

۴۲
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]

۴۳
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]

۴۴
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]

۴۵
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]

۴۶
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]

۴۷
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]

۴۸
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible]

۲۸

تھی صبح شب حضرت شبیر کی اجل کا
دیکھا بھی نہ تھا ان نے کسی روز یہ منھ کا
ہاتھوں نے نہ شانوں سے کبھی دور کیا تھا
قسمت نے یہ کس کو ہے کہ بستر پہ سلایا

دولھا کی نشانی تو کلیجے پہ دھری تھی
اور رانگ میں صندل کے عوض خاک بھری تھی

۲۹

کیا وصف جناب علی اکبر ذی جاہ
حسن نبوی خلق حسن خلق میں آگاہ
اٹھارہ برس کا سن و سن اور وہ صاحب تمکین
تھا شور کہ انسان ہے کہ حور کہ پری تھی

شوکت ہر سراپا میں رسول دوسرا کی
ایسے بھی بشر ہوتے ہیں قدرت ہے خدا کی

۳۰

کیا عرض نظر جائے جو اس رعنا پر
جن میں نظر آتی تھی تلوار بھی تیور
کیا خوں نظر جاتے تھے جو اس رعنا پر
بل کھاتے تھے جوبن میں جو وہ قہر خدا کی

پانی تھے جگر پیاس سے اولاد علی کے
خشکی میں تباہی تھی سفینے پہ تھی کے

۳۱

غازی تھے بہادر تھے ولی ابن ولی تھے
سب قوت بازوے حسین ابن علی تھے

غل تھا کہ عجب شوکت و شان شہ دیں ہے
ذرے سب اسی کے ہیں یہ خورشید زمیں ہے

جوڑے ہوئے تیروں کو جمائے ہوئے صف کو
رخ سب کے جگر گوشۂ زہرا کی طرف کو

۳۲

عباس علمدار صف آرائے وغا تھے
بس زینت اسلام تھے دیں کا تھے دیا تھے
کہتے ہیں کہ بیس اور تھے بھائی کے برابر
پر حیدر صفدر کے برابر کوئی کیا تھا

بیدینوں کے رخ قبلۂ ایماں کی طرف تھے
ہفتاد و دو تن لاکھ سواروں میں گھرے تھے

۳۳

ہاتھوں کو جو فرق صف دشمن پہ اٹھایا
کھلتے ہی نہ تھے منھ کہ یہ دعوی سنا یا
ہے ہے علی اکبر سا جواں ہو نہ کسی کا
ہم سا بھی نہ ہو کوئی پسر شاہ زمن کا

دنیا سے مٹا دینگے نشان آج سبھی کے
بچہ بھی نہ چھوڑینگے حسین ابن علی کے

۳۴

کیا دل تھا سمندر کی طرح جوش پہ تھا دل
جوشن میں نظر آتی تھی تلوار بھی تیور
کیا خوں نظر جاتے تھے جو اس رعنا پر
بل کھاتے تھے جوبن میں جو وہ قہر خدا کی

۱۹

چمکے گی تلوار کھلیں شیر کے جوہر
دیکھیں تو بھلا کیسے ہیں کیسے کرو با بیس
میدان سے پھر آگون ہزاروں کو بھگا کر
بان دیکھیں تو کیسے ہیں تہور کا ہے کیا رنگ

۲۰

دولہا کے کہیں کیسے یہ سہرے کو ہلا کر
کہتے ہیں کہ شمشیر سے کی یاوری کو دو یارا
خالی کیا کس شیر نے دریا کا کنارا

۲۱

فوج ستم آرا کے نشان لیکے پھرا گون
گر شاہ کا نشان کسکا در کوفہ پہ جا کر

۲۲

وہ چاند سے رخ گرد نیمی سے اٹے تھے
اور ماتمی کپڑون کے گریبان پھٹے تھے

۲۳

وہ خاک فلک فرش کا جو از سر نو ہے
سجے دواغ غم کا جو ازل سے ہے لہو ہے
لب خشک تھے اور چہرہ پہ انسو نہ لہو ہے
دنیا تھی فراموش انھین یاد وہ تھے ہین

۲۴

کہتے تھے کہ بابا تو نہ اب آکے ملینگے
آقا کے ہراول سے ہین جا کے ملینگے

۲۵

ہوار کو چمکا کے ہزارون پہ گرا گون
فوج ستم آرا کے نشان لیکے پھرا گون

۲۶

وہ چاند سے رخ گرد نیمی سے اٹے تھے
اور ماتمی کپڑون کے گریبان پھٹے تھے

۲۷

اکدم مین فنا ہونگے جو لاکھون ہین تو کیا چیز
روباہ ہین وہ ہم پسر شیر خدا ہین

۲۸

دولہا کے کہیں کیسے یہ سہرے کو ہلا کر
کہتے ہیں کہ شمشیر سے کی یاوری کو دو یارا
خالی کیا کس شیر نے دریا کا کنارا

۲۹

فوج ستم آرا کے نشان لیکے پھرا گون
گر شاہ کا نشان کسکا در کوفہ پہ جا کر

۳۰

وہ چاند سے رخ گرد نیمی سے اٹے تھے
اور ماتمی کپڑون کے گریبان پھٹے تھے

۳۱

اکدم مین فنا ہونگے جو لاکھون ہین تو کیا چیز
روباہ ہین وہ ہم پسر شیر خدا ہین

۳۲

دولہا کے کہیں کیسے یہ سہرے کو ہلا کر
کہتے ہیں کہ شمشیر سے کی یاوری کو دو یارا
خالی کیا کس شیر نے دریا کا کنارا

۳۳

فوج ستم آرا کے نشان لیکے پھرا گون
گر شاہ کا نشان کسکا در کوفہ پہ جا کر

۳۴

وہ چاند سے رخ گرد نیمی سے اٹے تھے
اور ماتمی کپڑون کے گریبان پھٹے تھے

۳۵

اکدم مین فنا ہونگے جو لاکھون ہین تو کیا چیز
روباہ ہین وہ ہم پسر شیر خدا ہین

۱۱۵

کھائے تبر و تیر یہ غمخواری کا حق تھا
وہ کر گئے غازی جو وفاداری کا حق تھا

۱۱۶

دنیا مین یہ تحصیل سعادت کا صلا تھا
آقا بھی انھین سبط پیمبر سا ملا تھا

۱۱۷

ایسا کسی سردار نے لشکر نہین پایا
لشکر نے بھی ایسا کبھی سردر نہین پایا

۱۱۸

بڑھ بڑھ کے گلا رکھتے تھے شمشیر دو دم پر
سر کٹ کے جو گرتے تھے تو آقا کے قدم پر

۱۱۹

پانی مین وہ لذت نہ وہ کھانے مین مزا ہے
جو آج کے دن حلق کٹانے مین مزا ہے

۱۲۰

میدان مین مجبور رنگ سے مرنے پہ تلے تھے
حیدر کے مرقع کے ورق رن مین کھلے تھے

۱۲۱

وہ فاطمہ کے نخل جو پھولے نہ پھلے تھے
مقتل مین ستمگارون کی تیغون کے تلے تھے

۱۲۲

مرجانے کی فاقے مین قسم کھائے ہوئے تھے
پانی کا جو تھا قحط تو مر جھائے ہوئے تھے

۱۲۳

یہ دیر ہے کیون اس سے بھلا فا
میدان مین چمکنے لگین تیغین تو

۱۴ مثنث

کیا فوج حسینی کے جوانان حسین تھے
آگاہ دل و دارا برار تھے کہ اصحاب یقین تھے
غنچے دہن و سرو قد و ماہ جبین تھے

ایک ایک کے مرقد پہ فدا ہوتی ہے زہرا
عاشور سے بس آج تلک روتی ہے زہرا

۱۵

کیا ہوش ربا صبح کی ہنگام لڑائی تھی
ہر سمت سے تلوار کی جھنکار سنائی
ہر گام پہ اک معرکۂ نفس کشائی

کیا چاند سے منہ حور سے قامت کی بنائی تھی
گویا ملک اترے تھے لباس بشری میں

۱۶

کیا صبح تھی وہ جس میں شہادت کی تھی ٹھانی
دی جنگ کی اذن اور ہوئی فوج روانی
کیا ہوش ربا تھی وہ شہ دیں کی جوانی

کیا حسن خدا نے تھا اسے روز دکھایا
بیداری شب زندہ دلی کی تھی گواہی

۱۷

کیا ہوش ربا صبح تھی وہ جس میں لڑے تھے
ہر سمت سے تلوار کی جھنکار سنائی
ہر گام پہ اک معرکۂ نفس کشائی

کیا حسن خدا نے تھا اسے روز دکھایا
بیداری شب زندہ دلی کی تھی گواہی

۱۸

کیا ہوش ربا صبح تھی وہ جس میں لڑے تھے
ہر سمت سے تلوار کی جھنکار سنائی
ہر گام پہ اک معرکۂ نفس کشائی

کیا حسن خدا نے تھا اسے روز دکھایا
بیداری شب زندہ دلی کی تھی گواہی

۱۹

کیا ہوش ربا صبح تھی وہ جس میں لڑے تھے
ہر سمت سے تلوار کی جھنکار سنائی
ہر گام پہ اک معرکۂ نفس کشائی

کیا حسن خدا نے تھا اسے روز دکھایا
بیداری شب زندہ دلی کی تھی گواہی

۲۰

کیا ہوش ربا صبح تھی وہ جس میں لڑے تھے
ہر سمت سے تلوار کی جھنکار سنائی
ہر گام پہ اک معرکۂ نفس کشائی

کیا حسن خدا نے تھا اسے روز دکھایا
بیداری شب زندہ دلی کی تھی گواہی

رباعی

رعب سے شور و بکا سے تھرا تے ہیں
سب طرف غلغلہ ہے بجلا تے ہیں
آواز ہے یہ کہ گرفتہ یہ غلغلہ ہیں
آتے ہیں دوڑے جھک جھک کے علم آتے ہیں

رباعی

ایک ایک قدم لغزش مستانہ ہے
گلزار بہشت اپنا میخانہ ہے
ہر سمت ہیں حسن کی کرشمے کیا کیا
ہر آنکھ میں شیشہ ہیں قلب پیمانہ ہے

رباعی

ہنگام صبح و حرب و پیکار کا وقت
ہے ساز و برگ جنگ آرا ہے
کھنچا ہوا ہے تیر کمان میں
پیچھے اب چوبدار رکاب آرا ہے

رباعی

شاہان جہان سب ہیں گرد آلود
ہر ایک ہے کم دست سخا سے چیدہ
یوسف جو ہیں یوسف ہیں آدم ہیں نوح
سب کی منزل میں کام آئے چیدہ

رباعی

خاموشی میں بیان لذت گویائی ہے
آنکھیں جو ہیں بند عین بینائی ہے
دو دست کا جھگڑا ہے دہن کا دعویٰ
دعویٰ جب گم شدہ تنہائی ہے

رباعی

جو ہے اس کا رواں میں رہنما انیس
پیچھے کبھی قافلے سے رہتا نہیں
اک عمر در از تیری کوتاہی ہے

۴۵

چیخیں اگر خوشی سے تو بیجا جو کیجیے
اظہار حشر ہجر میں ان کا جو کیجیے
نیزوں پہ چڑھ کے ہوگی بپا نوحہ و بکا
چلائیں فاطمہ کہ اٹھا کربلا کا
بیکس ہوں تشنہ کام ہوں تیغوں سے چور ہوں
یارب گواہ رہیو کہ میں بے قصور ہوں

۴۶

شہ ذبح ہو گئے نہ کسی کو خبر ہوئی
ہے ہے ذرا سی عمر میں میں بے پدر ہوئی

۴۷

یارب بحق حضرت ختم الرسل کہا
یارب بحق حیدر کرار و بوتراب
یارب بحق فاطمہ و حسنین اصغرین
کہہ کر یہ اس نے نعرۂ ہیہات لب کیا

۴۸

ہم سب کے چین اب ہے افلاک اٹھ گئے
ہے ہے جہان سے پنجتنِ پاک اٹھ گئے

۴۹

بنت علی کی تھی کہ جگر پر لگا وہ تیر
ہاتھوں سے دل کو تھام کے چلائی بیکسی
غش کھا کے گر پڑی جو زمیں پر وہ بیکسی
چلائی ہائے خانۂ زہرا لٹا ترا

۵۰

ہے ہے لہو بھری ہوئی زلفیں لٹکتی ہیں
ہے ہے گلو بریدہ پہ آنسو ٹپکتی ہیں
ہے ہے غریب بیکس و بے آسرا حسین
ہے ہے ذبیح ماریۂ جور و جفا حسین

۵۱

لوٹا بلا کے لشکرِ جور و جفا نے کیا
پیاسا کیا شہید سرِ خونفشاں کو
دیکھا نہ ایک آنکھ سے بھی زخم ایک لال کو
ہے ہے خبر کرو اسے دور اجلال کو

۵۲

دیکھیں بغور زخم تنِ پاش پاش کے
ٹکڑے اٹھائیں آگے بیٹے کی لاش کے
فرما رہے ہیں شیرِ خدا مرحبا تجھے
دیتی ہے روح فاطمہ زہرا دعا تجھے

۵۳

سر پیٹتے ہیں عاشق و مشتاق و بے خودش
ہے ہے حسین بے کفن و بے دفن و بے سرش
ہے ہے حسین بے کفن و بے دفن و بے سرش
ہے ہے حسین بے کفن و بے دفن و بے سرش

۵۴

ہر پا ہو جب یہ حشر تو کیا دل کو کل پڑے
باہر سب اہلِ بیت محمدؐ نکل پڑے

۱۳۷

بجلی سی کوندی صف پہ ادھر سے ادھر گئی
ہر مرکب عدو پہ ہوا کو دو کر غضب گری
تیغ دو سر تھا جس پہ چلی اس کو سر گری
کٹتا تھا یوں جو ٹہنی کہ بلبل اڑا کری

چل پھر کے اس کی فوج ستم دردناک تھی
گردن پہ تھی کبھی تو کبھی زیر خاک تھی

۱۳۸

آگاہ اس فریب سے کرار ابن مرتضیٰ
سمجھے یہ چیخ کر کہ ہے شاہ زمن رضا
کس کا یہ خوف ہے کہ نہ ہو مطمئن رضا
وعدے پہ چھوڑتے ہیں کہیں اس کو ہم رضا

ہم منتقم ہیں اس سے نہ تو انتقام لے
اے صابروں کے فخر بس اب ہاتھ تھام لے

۱۳۹

اعدا نے کائنات کا دفتر الٹ دیا
نیزوں سے لاش شہ کو زمین پر الٹ دیا

۱۳۶

دولا کے پھیرا فوج نے چاروں طرف کیا
ہالہ کسی کو طرح نہ فرصت کا دے سکا
بجلی سی دونوں بازوؤں میں تھی گھٹا چڑھی
دم میں ہلال عید کا خرمن ہوا سبھی

زخموں کو اس نے آتش سوزاں بنا دیا
ہر نخل قد کو سرو چراغاں بنا دیا

۱۴۰

آواز غیب سنتے ہی شہ کے امام کی
کی ذوالفقار میان میں اور رکھ لی تھام کی
گردن پہ ایک ہاتھ کی لگائی کہ دو شام کی
فرمایا بس خدا کی ہے مرضی خدا کی

رک جا کہ خاتمہ ہوا جنگ و جدال کا
اب سر چڑھیگا نیزے پہ زہرا کے لال کا

۱۴۱

بولا فوج سے جو سعد ستمگار روسیاہ
دیتی ہے یہ بشارت فتح و ظفر نگاہ
ہے ہے یہ کیا کیا کہ ہوا سر قلم گناہ
راحت کا بعد فتح سر انجام کیجیو

زہرا کے گھر کو لوٹ کے آرام کیجیو

۱۴۲

اس بات کی زبان سے نکلنے کی دیر تھی
دو بانوؤں میں چھپنے کی بھی دیر تھی
گرنے کی دیر تھی کہ سنبھلنے کی دیر تھی
اک جست میں سوار کے چلنے کی دیر تھی

غل تھا کہ اے نبی کے نواسے پناہ دے
اور دشت بانو روز کے بیاسے پناہ دے

۱۴۳

کھائی سنان جو غش میں دل دردناک پر
گر ہی نشین عرش گرا فرش خاک پر
زینب نے دی دوہائی تو نکلا حرم کا در
زانو سے شہ کا سینہ زخمی دبا لیا

۱۴۴

پوچھی جو بات خون میں گویا ڈبو گیا
بولا کہ ہے ہے ہاتھ لگا تو حسین کا
ہاتھ اس کا بڑھ کے تن سے جدا کر دیا گیا
بھاگا کہ ہو نہ ہو یہ ہے قاتل حسین کا

اعدا کے دل سے ہوش و حواس و خرد گئے
ہاتھ اس کے کٹ کے گر پڑے اور ہاتھ کے گئے

۱۴۵

اس بات کی زبان سے نکلنے کی دیر تھی
دو بانوؤں میں چھپنے کی بھی دیر تھی
گرنے کی دیر تھی کہ سنبھلنے کی دیر تھی
اک جست میں سوار کے چلنے کی دیر تھی

غل تھا کہ اے نبی کے نواسے پناہ دے
اور دشت بانو روز کے پیاسے پناہ دے

۱۴۶

کھائی سنان جو غش میں دل دردناک پر
گر ہی نشین عرش گرا فرش خاک پر
زینب نے دی دوہائی تو نکلا حرم کا در
زانو سے شہ کا سینہ زخمی دبا لیا

۱۴۷

پوچھی جو بات خون میں گویا ڈبو گیا
بولا کہ ہے ہے ہاتھ لگا تو حسین کا
ہاتھ اس کا بڑھ کے تن سے جدا کر دیا گیا
بھاگا کہ ہو نہ ہو یہ ہے قاتل حسین کا

اعدا کے دل سے ہوش و حواس و خرد گئے
ہاتھ اس کے کٹ کے گر پڑے اور ہاتھ کے گئے

۱۴۸

اس بات کی زبان سے نکلنے کی دیر تھی
دو بانوؤں میں چھپنے کی بھی دیر تھی
گرنے کی دیر تھی کہ سنبھلنے کی دیر تھی
اک جست میں سوار کے چلنے کی دیر تھی

غل تھا کہ اے نبی کے نواسے پناہ دے
اور دشت بانو روز کے پیاسے پناہ دے

۱۴۹

کھائی سنان جو غش میں دل دردناک پر
گر ہی نشین عرش گرا فرش خاک پر
زینب نے دی دوہائی تو نکلا حرم کا در
زانو سے شہ کا سینہ زخمی دبا لیا

۱۵۰

پوچھی جو بات خون میں گویا ڈبو گیا
بولا کہ ہے ہے ہاتھ لگا تو حسین کا
ہاتھ اس کا بڑھ کے تن سے جدا کر دیا گیا
بھاگا کہ ہو نہ ہو یہ ہے قاتل حسین کا

اعدا کے دل سے ہوش و حواس و خرد گئے
ہاتھ اس کے کٹ کے گر پڑے اور ہاتھ کے گئے

۱۴۵ پھیرا لگا کے خیمۂ خرگاہ سے پھرا
آثار صبح حشر ہویدا ہوئے جہاں
شبنم کی چھیڑ ہوگی نہ بلبل کی تان میں
چلائے یا حسین اٹھا کے امام فلک وقار

بیکس ہوں تشنہ کام ہوں تیغوں سے چور ہوں
یارب گواہ رہیو کہ میں بے قصور ہوں

۱۴۶ یارب بجی نہ ہووے کسی دشمنان مصطفیٰ
یارب بجی حرمت رہے اولاد مرتضیٰ
کیا کیا ستم سہے ہیں یہ اصغر کا خون بہا
چلائی یا حسین صدا عرش کانپ گئی

آ جائے التجا یہی مجھ دل ملول کی
امت کو بخشدے مرے نانا رسول کی

۱۴۷ ہر چند بے گناہ ہوں پر بے خطر ہوں میں
ہر شب ہے شب برات کہ خوش بام و در ہوں میں
دنیا سے بادشاہ امم کر گئے حجاب
چلائی فاطمہ کہ یتیم و پسر ہوں میں

ہر بار ہو جب یہ حشر تو کیا دل کو کل پڑے
باہر سب اہل بیت محمدؐ نکل پڑے

۱۴۸ دیکھا اکبر نے خیمہ گاہ سے باہر کی نظر
دیکھا کہ آفتاب کو نیزے پہ ہے چڑھا
دیکھا کہ جسم پاک پہ کپڑا نہیں ہے کوئی
چلائے یا حسین صدا عرش کانپ گئی

شہ ذبح ہو گئے نہ کسی کو خبر ہوئی
ہے ہے ذرا سی عمر میں بے پدر ہوئی

۱۴۹ بنت علی کی ناک سے خون بہا جو زار زار
ہاتھوں سے دل پکڑ کے کہا روکے بار بار
منہ پیٹ کے زمین پہ گری چھوڑ اختیار
چلائی یا حسین صدا عرش کانپ گئی

ہم سب کے چین اب ہے افلاک اٹھ گئے
ہے ہے جہان سے پنجتنِ پاک اٹھ گئے

۱۵۰ ہے ہے شہید خنجر ظلم و جفا حسینؑ
ہے ہے گلو بریدۂ راہ خدا حسینؑ
ہے ہے غریب و بیکس و بے آسرا حسینؑ
ہے ہے ذبیح لشکر اعدا حسینؑ

ہے ہے لہو بھری ہوئی زلفیں لٹکتی ہیں
ہے ہے رگوں سے خون کی بوندیں ٹپکتی ہیں

۱۵۱ لوٹا بلا کے گھر سے تجھے کس کی ماں نے
پیاسا کیا شہید تجھے کس ستمگر نے
دیکھا جو تجھ کو ہو گئی بیہوش ہر پری
کیا کیا ستم کیے ہیں یہ اصغر کے لال کے

دیکھیں بغور زخم تن پاش پاش کے
ٹکڑے اٹھائیں آ کے بیٹے کی لاش کے

۱۵۲ اس کی انیس خیر ہو مجلس میں بار ہو
فردوس میں ہو عاشق و حور لب و خوش
اے ماہ حسینؑ کاظم و ہم زاد و ہم نشیں
کس کام کا ہے تیرے سوا کس میں ہوش

فرما رہے ہیں شیر خدا مرحبا تجھے
دیتی ہے روح فاطمہ زہرا دعا تجھے

سلام

۳۳۶

بجلی سی کوندی صف پہ غضب ناک ہو گئی
ہر سمت قتل ہونے لگا وہ برق تھی گری

چل پھر سے اُسکی فوج ستم دردناک تھی
گردون پہ تھی کبھی تو کبھی زیرِ خاک تھی

۳۳۷

ہم منتقم ہین اِسنے نہ تو انتقام لے
اے صابرون کے فخر لبِ اب ہاتھ تھام لے

اعدا نے کائنات کا دفتر الٹ دیا
نیزون سے لاشِ شہ کو زمین پر الٹ دیا

۳۳۸

دولا کھ میرو تیغ برسنے لگی جب
بجلی سی ہر طرف فوج کو دبنے لگی تب

زخمون کو اُسنے آتشِ سوزان بنا دیا
ہر نخل قد کو سرو چراغان بنا دیا

۳۳۹

اُدھر غضب سے تیغ کے دم کرکے ذوالفقار
گردن پہ ایک ہاتھ سے رکھکے دوسرا وار

رُک جا کہ خاتمہ ہوا جنگ و جدال کا
اب سر چڑھیگا نیزے پہ زہرا کے لال کا

۳۴۰

ہر ہر قدم پہ ہوتی تھی اک ضرب کارگر
ہر وار تھا کہ ہوتا تھا دشمن پہ کوہ در

راحت کا بعد فتح سر انجام کیجیو
زہرا کے گھر کو لوٹ کے آرام کیجیو

۳۴۱

اُس تیغ کی تڑپ سے یہ دریا تھا موجزن
روباہ بن گئے تھے دلاور جو تھے تہمتن

خل تھا کہ ابنبی کے نواسے پناہ دے
اے دوشبانہ روز کے پیاسے پناہ دے

۳۴۲

کھائی سنان جو غش مین دلِ دردناک پر
گر ہی نشین عرش گرا فرش خاک پر

زینب نے دی دوہائی تو غنچہ کو پھر
زانو سے شہ کا سینۂ زخمی دبا

لہ نا کام شہ لب پہ چھکے ہر جھپٹون کے وار

۱۲۶
اکبر اٹھا جو بہر مبارز زمین سے گرد
اولاد و والدہ کی ہوئی دم بدم نمود
کی شاہ دیں نے ظلم پہ ظلم و ستم دہائی
گودی میں مر گیا جو پسر بیسویں بھائی

پھٹ جائے کیوں جگر نہ شہ دو سخن صال کا
ماتم اودھر جوان کا ادھر خرد سال کا

۱۲۷
چلائے شہ کہ اے شہ مظلوم کے پسر
اصغر تو کیوں گرے ہے لہو میں تڑپ کے سر
فرمایا شہ نے ہائے مرے بھائی کے پسر
گھر میں لب فرات سے آیا ہے کام کر

جاتے ہیں ہم بھی اب وہیں اصغر جہاں گئے
جتنے تمھیں طلب ہے وہ سوئے جنان گئے

۱۲۸
کہنے لگے کہ ہم کو بھی اے شہ اجازت
فرمایا شہ نے ہائے نہیں اس کی مجھ کو طاقت
کہنے لگے کہ ہم کو بھی ہے شوق شہ کی رخصت
ہم بھی تمھارے پاس کوئی دم میں آتے ہیں

طبقے زمین کے روح امین کے پروں پہ تھے
یاں سر پڑے تھے خاک پہ اور تن سروں پہ تھے

۱۲۹
بانو نے جو سنا کہ گئے لال غش سے آہ
بیٹے کے لاشے پر سے اٹھا کر وہ ماہ و جاہ
بیٹا کہاں ہے بیٹا کہاں ہے پکار کر
آئی ہوا کی طرح سے خیمے کے پار کر

سینے پہ میرے تیر لگاتا تو غم نہ تھا
بچہ مرا بہ ناقۂ صالح سے کم نہ تھا

۱۳۰
بانو نے جب کہا کہ کہاں ہے علی کا لال
ہاتھوں سے کی سپر کو الگ حضرت علی
ثابت ہے تیر کھا کے بھائی سے یہ ہوا
اب سوئے خیمہ آتے ہیں عباس خوش ادا

ہم بھی تمھارے پاس کوئی دم میں آتے ہیں
تم یہ نہ جانیو کہ ہمیں چھوڑے جاتے ہیں

۱۳۱
بانو نے جب سنا کہ گئے حضرت علی
بیٹے کی لاش دیکھ کے بولی وہ ماہ وش
بیٹا کہاں ہے بیٹا کہاں ہے پکار کر
آئی ہوا کی طرح سے خیمے کے پار کر

جان سرکشوں کی جانب ملک عدم چلی
ایسی ہوا بھی گلشن عالم میں کم چلی

۱۳۲
بانو نے جب سنا کہ گئے حضرت علی
بیٹے کی لاش دیکھ کے بولی وہ ماہ وش
بیٹا کہاں ہے بیٹا کہاں ہے پکار کر
آئی ہوا کی طرح سے خیمے کے پار کر

بہنیں ہیں بیقرار بھتیجے بھی بیحواس ہے
مادر کی گود خالی ہے جھولا اداس ہے

۱۳۳
بانو نے جب سنا کہ گئے حضرت علی
بیٹے کی لاش دیکھ کے بولی وہ ماہ وش
بیٹا کہاں ہے بیٹا کہاں ہے پکار کر
آئی ہوا کی طرح سے خیمے کے پار کر

دل دشمنوں کے خنجر ابرو سے کٹ گئے
الٹی جو آستین تو پہرے سب الٹ گئے

۱۳۴
بانو نے جب سنا کہ گئے حضرت علی
بیٹے کی لاش دیکھ کے بولی وہ ماہ وش
بیٹا کہاں ہے بیٹا کہاں ہے پکار کر
آئی ہوا کی طرح سے خیمے کے پار کر

کیا ضرب تھی کہ فتح کا دروازہ کھل گیا
اجزائے جسم نحس کا شیرازہ کھل گیا

۱۱۸

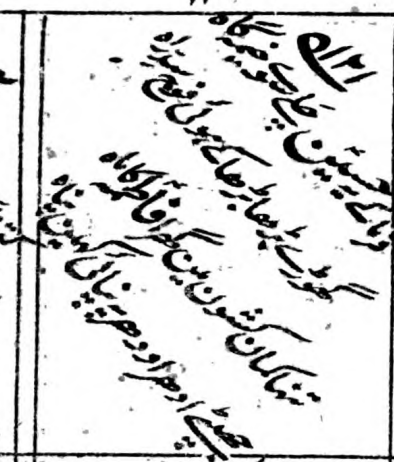

کچھ شرم بھی ہو شرط مسلمان کے واسطے
دے حکم آبِ اصغرِ نادان کے واسطے

۱۱۹

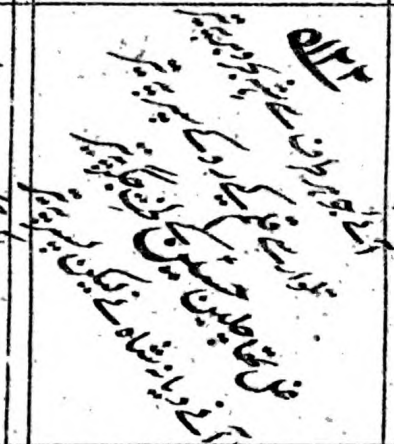

پیاسا کریں گے ذبح ہم اس نونہال کو
پانی نہ دینگے بانوئے بیکس کے لال کو

۱۲۰

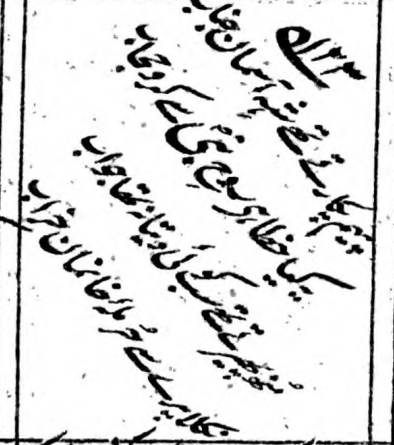

خیراب کچھ آرزو نہیں اس آبدشت کی
لہرا رہی ہیں سامنے نہریں بہشت کی

۱۲۱

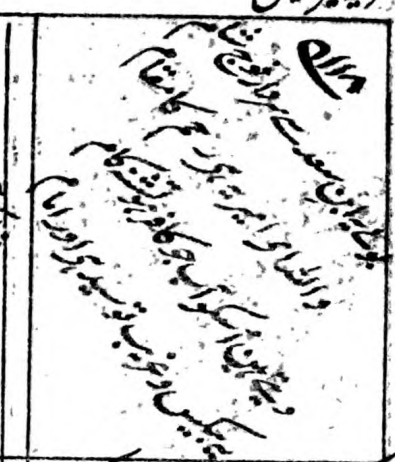

چھایا ستم کا ابر شہِ نامدار پر
تیروں کا مینھ برسنے لگا شیر خوار پر

۱۲۲

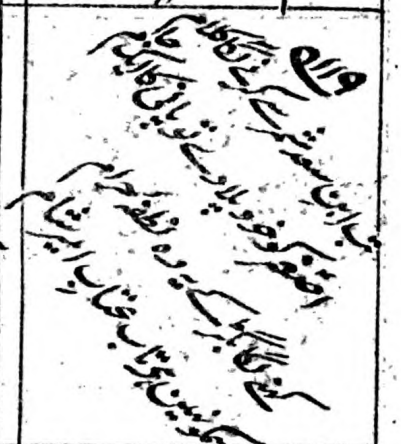

آنسو رواں تھے آنکھوں سے بچے کے حال پر
مثلِ کمان جھکے ہوئے تھے اپنے لال پر

۱۲۳

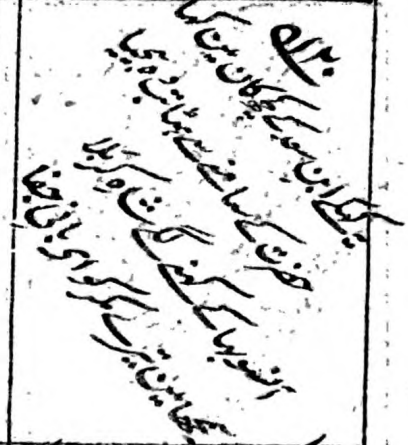

جلدی کمان میں جوڑ کے سرکش نے تیر کو
تاکا نگاہ و قہر سے حلقِ صغیر کو

۱۲۴

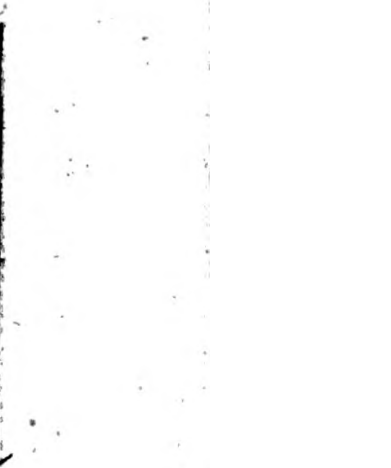

چوتھا جگر میں تیر جو حرملہ نے مارا
حضرت نے سر کو پیٹ لیا ہل گیا زمانہ
تڑپی لحد میں روح رسا

۱۰۹

[illegible] گلا خشک تھا بلکہ طور حسن
[illegible] ستارہ سحری کا تھا نور حسن
[illegible] ہوا تھا جو طشت طرح مہ نو سے نظر حسن

چھیدیں وہی گلا یہ لعینوں کے جی میں تھا
یاں کنٹھ بیٹھ جانے سے دم دھک دھکی میں تھا

۱۱۰

[illegible] تھا اس لب سے
[illegible] دس بچوں کا آئینہ جلوہ گر ہے
[illegible] صاف صورت آئینہ جلوہ گر ہے
[illegible] ہوگیا تھا شکار آہوئے حرمین میں

چھاتی میں دمبدم جو دم اسکا اٹکتا تھا
ہر لکھنے ہاتھوں کو دیدہ، پٹکتا تھا

۱۱۱

[illegible] حضرت خلق کو دیکھتے تھے بحر و بر
[illegible] اسکو آتی تھی نظر
[illegible] آنسو رواں تھے آنکھوں سے نہر کی طرح

آنکھوں کی جستجو تھی شہ خوش صفات کو
تکتے تھے چشم یاس سے نہر فرات کو

۱۱۲

[illegible] کا بچہ پکارا کہ اے جناب
[illegible] اگر نہر سے
[illegible] دودن سے خشک ہے
[illegible] آب

سیراب سب چرند و پرند اور پیاسے ہم
شکوہ ترا کرینگے رسول خدا سے ہم

۱۱۳

[illegible] صدا دی کہ اے شاہ
[illegible] کہنا ہے کچھ سے ظالم کہ دم
[illegible] فوج سے ظالم کہ دم
[illegible] ناخدا ہے جو ہے

خادم تجھے ساتھ ہاتھ مین عہدے لیے ہوے
اور ایک شخص چتر کا سایہ کیے ہوے

۱۱۴

[illegible] بچے پہ ظلم صاحب ایمان سے دور ہے
چھوٹے سے میہمان کی خاطر ضرور ہے

۱۱۵

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

تجکو قسم ہے روح رسالت مآب کی
ٹپکا دے اسکے حلق مین اک بوند آب کی

۱۱۶

[illegible] دیکھے ہوے
[illegible] ہوے
[illegible] ہوے
[illegible] ہوے

مضطر تمام فوج کے پیر و جوان ہوئے
آنکھون سے مرکبون کے بھی آنسو رواں ہوئے

۱۱۷

[illegible] ہے کوئی آن کا ہونٹون پہ جان ہے
اسکا قصور کیا ہے کہ یہ بے زبان ہے

۱۰۱

دشمن کمین میں اور ظالم کمیں میں تھا
دو جانبان چھپائے ہوئے زیر آسمان
اک تیر کا نشانہ تھا سینہ حسین کا
حضرت پکارتے تھے کہ دو دن کا پیاسا ہوں
جسکا پسر ہو نین یہ اُسی کے نواسے ہیں

۱۰۲

ہنستا تھا غنچہ دل کو کوئی بھا گیا ہے یاد
اتنا تھا جوش گنج شہیدان کربلا
بچے کے دُر بہ پیکان کی تھیں آرسی حسین
صدمے سہون کلیجے پہ کس کس کے داغ کے
افسوس پھول جھڑ گئے سب سیر باغ کے

۱۰۳

ہنستا ہوا وہ منہ کہ جو دیکھا تھا بار بار
جسکے لبون پہ ہنسنے سے موتی تھے آبدار
باچھون سے تھا نمود دہن کا عجب بہار
ننھے سے دل کو ماں سے بچھڑنے کا درد تھا
رن کی ہوائے گرم سے جسم اُسکا سرد تھا

۱۰۴

روئے امام اُسکی جوانی کے واسطے
دریا پہ قتل ہو گیا پانی کے واسطے

۱۰۵

تھا فرطِ غش سے ننھا سا منکا ڈھلا ہوا
بانہے ہوے تھا مٹھیان مُنھ تھا کھلا ہوا

۱۰۶

آثار مرگ پھول سے رُخ پر نمود تھے
ہچکی لگی ہوئی تھی مسوڑھے کبود تھے

۱۰۷

صدمے سے حال سبطِ نبی غیر ہو گیا
تا ظہر سب کا خاتمہ بالخیر ہو گیا

۱۰۸

سائے میں دامن خاف بوتراب کے
رُخسار تھے کہ پھول کھلے تھے گلاب کے

۱۰۹

تھی ناز کی میں اُسپہ خزان مار یا
تالو سے لگ گئی تھی زبان مار یا

نسداوی ریختہ کہ کہ ہو کر نین بجال زار

۹۱
ہر دم فروغ کاکلِ پُر کلام تھا
شکرِ خدا کہ اپنی زبانوں کو تھا تھا
ایک ایک دل سے عاشقِ شاہ انام تھا
آنکھوں میں اشکِ شاہ سے احباب کا تھا تھا

۹۲
دیکھا جو ذوالجلال نے ذوقِ نماز کو
ثابت کیا ملک نے خلد کے مشتاق اول ہیں
ہر شخص نشۂ سے پڑھے جعلی میں ہیں چور
ذکر و دعا سے نور سے پیشانیوں پہ نور

۹۳
ہر سو سے فوجِ شام میں بجنے لگا دہل
تیغیں کمر پہ چمکنے لگیں بر چھیوں کے پھل
کڑکے ہیں کمانیں آنے لگے ناوکِ اجل
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں

۹۴
ہیں شاہ کے یہ نیک و بد شیعہ و خیر خواہ
ہاں اے جہاد روز ہے جوہر دکھاؤ آج
جوں غنچے نکل گئے وہ جوان ہیں کہ شاخ
نرغی لبوں پہ آ گئی بابا گل مراد

۹۵
جس غول پر جھپٹ کے گرے صورتِ اجل
بھاگے وہ لوگ چھوڑ کے دشت میں کر حد
لاکھوں میں ایک مارِ کوئی کر سکا نہ رد
نعرہ ہر ایک ضرب پہ تھا یا علی مدد

۹۶
غازی ستمگروں سے وغا کر کے مر گئے
حق نمک جو تھا وہ ادا کر کے مر گئے

۹۷
قربان بندہ پروری سرور ہیں تن
کھا کھا کے تیر کہتے تھے وہ غیر اپنے ہیں
مرنے کی بے خوشی تھی کہ اعضا ہیں زخم تن
اٹھتے تھے شیر بیشۂ ہیجا وہ صف شکن

۹۸
جب وا ہوئے جنان کے وہ خاکساں کے در
فرزندِ فاطمہ کو نہ تھا ہوش کا نہ غم
صدمے سے ہو گئے تھے بیاں اشک غم سے نم
چمکی جو اُنکی تیغ تو بجلی چمک گئی
شیروں کی آنکھ خوف کے مارے جھپک گئی

۹۹
دشمن کو ہو جو مرگ کا ارمان بے طرح
وہ تیغ ہو جو مرگ کا ارمان بے طرح
پیدل ہو تیغ کی جو ضرب سے جوان بے طرح
گرتے تھے وہ ایک کو دو اور دو اور چار

۱۰۰
تن تن کے ہو نٹ چاب کے تھم کے رہ گئے
تیروں کے زخم شاہ کو دکھلا کے رہ گئے
بیدست ہو گئے تو یہ جوہر دکھا گئے
لو ہیکو مثلِ شیرِ درندہ چبا گئے

۱۰۱
ہر حال میں وہ لوگ رضا جوئے شاہ تھے
رُخ اُنکے مثلِ قبلہ نما سوئے شاہ تھے
ایک ایک تشنہ لب نے ہزاروں سے جنگ کی
بڑھ بڑھ کے پیدلوں نے سواروں سے جنگ کی

۱۰۲
ذرہ نہ مہر و ماہ میں اور انمیں فرق تھا
اک اک جوان حسن کے دریا میں غرق تھا
دو کرتے تھے وہ مجمعِ قوم جہول میں
گھوڑوں کو عرض میں تو سواروں کو طول میں

۱۰۳
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں

۱۰۴
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں

۱۰۵
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں

۱۰۶
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں
ہر سو سے تیروں پر ہوئے تیر انداز جمع ہیں

۸۴

فرصت کسے تھی بیٹھ رہے اپنے گھر میں آج
تنہا ہمارے بعد جو بی بی رہیں گی آج
تب تھا یہ عید کا شہ والا گہر میں آج

۸۵

جو ان پہ قدم بڑھاتا تھا فرش زمین پہ تھا
بچھنے کو فرش تھا سو فلک زیر پا تھا
خاروں کی پالکی کا یہ کھلا تھا
گویا فرش بھی ابر بن ہوا تھا

۸۶

جگنو بھی ایک نور کی چادر تھا دوش پر
ہمت تھا ایک ایک شہ والا گہر میں آج
ہر سنگ ریزہ رشکِ درِ شب چراغ تھا

۸۷

وہ صبح اور وہ جلوہ خورشید خاوری
وہ صبح اور وہ شان جواں سال حیدری
وہ نور اور وہ رونق چہرہ کہ ہر کرن
سو کوس جا رہی تھی سنانِ حیدری

۸۸

جو پا جو اس حشم سے نکلتا تھا گھر میں آج
صف باندھ کر کھڑے تھے شہ والا گہر میں آج
کھولا نشان رایتِ نصرت لہو میں آج
غل پڑ رہا تھا کرتے ہیں کیا کرّ و فر میں آج

۸۹

ظاہر ہیں گرد رفقا شاہ کے فلیل
پیش خدا اگرچہ حقیقت میں ہیں ذلیل
جرأت میں ہے بلا کی شجاعت میں ہیں عدیل
گرم جان دینے میں ہیں غضب صورت خلیل

۹۰

کرتے تھے جاں نثاری پہ بیعت جو بار بار
حاضر تھا کہنے سے سب شاہ کے حضور
لب بستہ گرد شاہ تھے گرد شہ صبور
بیعت ہر اک سے لیتے تھے شاہ فلک وقار

۹۱

سر تاجِ عرش تھا جو مکیں صدر زین پر
صدقے سوار ہے شہ گردوں رکاب کے
قدسی پروں کو فرش کیے تھے زمین پر
گویا ستارے جاتے تھے ساتھ آفتاب کے

۹۲

رخسار آفتاب سا تابندہ تھا حسین
چہرے پہ نور تھا کہ تجلی کا تھا یقین
گیسو عنبر سرشت تھے دوش پر مشکبیں
ماتھے پہ چاند تھا کہ ہویدا تھا نور دیں

۹۳

جنکے تنوں میں جان نہ تھی زندہ ہو گئے
ذرے زمین پہ اختر تابندہ ہو گئے
تھا یہ زمین کا قول کہ عنبر سرشت ہوں
کہتی تھی گردِ نکہتِ باغِ بہشت ہوں

۹۴

فاقوں میں صبر و شکر سے دل آشنا کیے
جانباز تھے جری تھے مجاہد تھے شیر تھے

۲۸

رخصت کا لانے کے لیے ابن سعد کا بھیجنا اور آپ کا وصیت کرنا

اب صبح ہوئی بھائی کو رخصت کیا شہ نے
لو اور کوئی دم میں ہے اب کوچ کی نوبت
بہنوں کو بلا کر کہا ہے وقت ہے رخصت
ہے ہے کوئی دم میں ہے اب کوچ کی نوبت

۲۹

آپ کا بیمار ہونا اور حضرت زینب کا خیمہ سے باہر نکلنا

دیکھو دیار کرب و بلا میں ہوا ہے کیا
کیوں بہنیں روتی ہیں یہ ہوا ہے کیا
کیوں بہنیں روتی ہیں یہ ہوا ہے کیا
کیوں بہنیں روتی ہیں یہ ہوا ہے کیا

۳۰

حضرت کا فاطمہ کو بھی کہلا بھیجنا کہ تو غل نہ مچانا

دیکھو تو رقیہ سے یہ کہتے ہیں شہ انام
بھائی کو تو بہت ہیں شقاوت سے تشنہ کام
اے خوش خصال خواہر کم سن یہ التزام
تو تو بچپن کے غلاموں سے بھی کچھ نہ کہیو آج

۳۱

حضرت کا خیمہ سے نکلنا اور لشکر کا دیکھنا

ہمراہ اپنے لشکر اعدا کو لے چلے
سب سے الگ حسین ہوئے جلوہ گر عیاں
لشکر کی طرف عالم بالا نظر کیا
حشر تک خلق میں یہ ذکر غم انگیز رہا

۳۲

حضرت کا گھوڑے پر سوار ہونا

ہے ہے حسین گھوڑے پر جب زین کس چکے
ملکہ کا دل بھی کرتا ہے خدمت کی التجا
خلوت سے شیر خدا کے نکلتے ہیں اشرار
دیکھیے آپکے نانا کی سواری آئی

۳۳

حضرت کا خیمہ سے نکلنا اور بہنوں کا رونا

جب گھر سے شہ نکلتے ہیں روتی ہیں بیبیاں
ہے ہے حسین جاتے ہیں اب کربلا کی راہ
ہمشیر ہر برادر و خواہر کی یہ پکار
ننگے سر احمد مختار کی پیاری آئی

۳۴

حضرت کا بہنوں کو تسلی دینا

فرماتے ہیں بہنوں سے شہ دیں کہ خدا را
بہنیں یہ سنکر عرض کرتی ہیں برادر
کوچ اب نزدیک ہے اے رشک مہ بہنوں کو
باتیں بھی ابتو زبان سے نہیں کی جاتی ہے

۳۵

حضرت کا گھوڑے پر سوار ہونا

ہے ہے حسین گھوڑے پہ جب زین کس چکے
آیا ہاتف غیبی کہ پھرو اے شہ ابرار
شہ نے یہ سنا اور پھرے بہنوں کی طرف
طائر روح نے پرواز کی طوبا کی طرف

۳۶

حضرت کا بہنوں کو وداع کرنا اور روانہ ہونا

ہے ہے حسین بہنوں سے رخصت کو جب آیا
کہتے ہیں بہنوں سے شہ والا کہ بہنو
ہمشیر یہ سنکر ہوئی بیتاب و بیقرار
پتلیاں رہ گئیں پھر کر شہ والا کی طرف

۱۱۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جتنے مجروح تھے دم اُنکے نکل جاتے تھے
شیر بھی نام علیؑ سُنکے دہل جاتے تھے

۱۱۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حشر برپا تھا سواروں پہ فرس لوٹتے تھے
دو بیہ چار ایک پہ دو پانچ پہ دس لوٹتے تھے

۱۲۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اپنا جانبازی کا غازی جو صلا پاتا تھا
مسکراتا ہوا تسلیم کو جھک جاتا تھا

۱۲۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آگیا موت کے پنجے مین نہ کچھ دیر لگی
فرق پر گرز لگا دوش پہ شمشیر لگی

۱۲۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خادم حضرتِ زہراؑ و علیؑ گرتا ہی
خاک پر اب وہ سعید ازلی گرتا ہی

۱۲۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کس سے اسوقت کہون مین جو فلق پہ ہی
لاش اُٹھاؤ کہ مہمان کا حق مجھ پہ ہی

۱۲۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسپہ جب سخت گھڑی ہوگی تو کام آوے
لاش کیا قبر مین مہمان کی ہم جا دیں گے

۱۲۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایسا دی رتبہ کوئی خلق مین کم نکلے
مرے مہمان کا مری گود مین دم نکلے

۱۲۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چمن ہستی مہمان کو اجڑتے
ایڑیان خاک پہ زخمی کو رگڑتے

۱۰۹

کہین دم لینے کی مہلت تھی نہ بسمل کے لیے
تھی جگر کے لیے برچھی تو چھری دل کے لیے

۱۱۰

نہ بچا تار نفس خلق مین جینے کے لیے
چاک دامن کے فقط رہ گئے سینے کے لیے

۱۱۱

ضرب کوروک کے دشمن کو فنا کرتی تھی
دمبدم فوج ستمگر بھی ثنا کرتی تھی

۱۱۲

نہ ہوا تھا کہ ہو اشہ پر جان سے قربان آئی
لاش پر بھائی کی بھائی کے بھی جان آئی

۱۱۳

جلگئے خرمن ہوا لیون خاک کر خوشہ نہ ملا
کشمکش مین کہین چھپنے کو بھی گوشہ نہ ملا

۱۱۴

زور تھا مجھ مین نہ ایسا نہ دعا کی طاقت
سب ہی یہ سبط پیمبر کی دعا کی طاقت

۱۱۵

تھا کبھی شیر سا پھرا ہوا شمشیرون مین
کبھی نیزون کے نیستان مین کبھی تیرون مین

۱۰۰

پھر کر لگی آگ فوج کو جوش آگیا پھر
غیظ میں آکے گھوڑا بھی غضب کر گیا
نیزہ سناں جو مارا اسے دم میں جہنم کر گیا
روز وداع آج کا دن یاد آگیا

اُسکا قاتل تھا جو دشمن شہِ عالی کا تھا
کاٹ ہر نعل میں شمشیر ہلالی کا تھا

۱۰۱

چشمِ مہر جو دیکھ کر اسے نظر کرتا ہے
بازو وہ طرار کہ آنکھوں میں پھرا کرتا ہے
سحر پریوں کا اسی طرح سے چل جاتا ہے

اِسکے افسوں سے جو ساحر ہو وہ جل جاتا ہے

۱۰۲

شور تھا دیکھیے کیونکر یہ بلا ٹلتی ہے
اسقدر جلد تو سیفی بھی نہیں چلتی ہے

۱۰۳

زخم سینوں کے گریبان کی طرح پھٹتے تھے
چال کیا تھی کہ ہزاروں کے گلے کٹتے تھے

۱۰۴

اِسکے پانی میں کفِ مارِ سیہ گھولا ہے
باڑھ ہے یا ملک الموت نے منھ کھولا ہے

۱۰۵

کس میں ہے یہ جو تڑپ زیرِ فلک میرے ہے
تیغ کرتی تھی اشارا یہ چمک میرے ہے

۱۰۶

تین منزل تھا کہ ہر صف کی صفائی نہ گئی
کھا گیا خاک مگر خاک پر آئی نہ گئی
سیکڑوں خون کیے اور کہیں کائی نہ گئی

شور تھا برق ہے جلوہ گری نکلی ہے
جان لینے کو اجل بن کے پری نکلی ہے

۱۰۷

جسپہ جاتی تھی نہ بیجان کیے پھرتی تھی
ایک بجلی تھی مگر لاکھ جگہ گرتی تھی

۱۰۸

جوشِ طوفان کا دکھا کر وہ خوش اسلوبی
خون کے دریا میں ہر اک کشتیِ تن ڈوبی

۹۹۱

وہ کیا فیض ہار سے سرکا شہ عالم ہین
ذرہ خاک کو خورشید کیا اسکو ہم ہین
ذرہ ہو مہر مین دیکھا نہ نبی نے ایسا
چودہی کا چمکتا ہوا اک چاند ہین
ہین ہر خوشبو رخ گلرنگ تر و تازہ ہی
فال نعلین مبارک کی عجب غازہ ہی

۹۹۲

مجکو فرش شہ کونین کی خوشی نے
فرد فخر انبیا کے بہر ہونے
بخت یاور ہین سکندر سے غلام اسکے ہونے
تاج وہ لایا ہون دیکھا جو بھی خسرو نے
دور دور آج سے میرا ہی زمانہ میرا
کبھی خالی نہین ہوگا خزانہ میرا

۹۹۳

ایک سید کے مٹانے مین ہین کتنون کے نام
اسکے آباؤ اجداد کو ہی جانتا ہے خاص و عام
گر وہ دانا کو نہ ہو کس کو ہی ہے ننگ کلام
خوشنما کب ہے وہ نسخہ جو نہ موجس مین ہو لام
شکر احسان جناب احدی کرتے ہین
پیشوا سے کہین پیرو بھی بدی کرتے ہین

۹۹۴

جان ہو بار ہو سکے ہو نہ ادا ایسا
حرز ہو بازو پہ ہو گلے مین ہو تو ایسا
ہو نہ جب سے ہو وہ ہو کب ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
گلشن دہر مین لو باد بہاری آئی
کان مین غل ہی سلیمان کی سواری آئی

۹۹۵

نور روشن کو ہو سکتا ہو کیا ایسا خسرو
تاکے آباؤن مین ہو ایسا نہ قدم ایسا نہ خسرو
نور دہ ہو کہ سکے دیکھین نظر غیب سے
دامن اس کا ہو جسے دیکھین نظر غیب سے
چرخ کا منہ سرخ ہوا فوج ستم زرد ہوئی
شعلۂ تیغ سے بجلی کی چمک گرد ہوئی

۹۹۶

ہان اطاعت مین ہو ہر دین ہو ایسا ہو نہ
لیلۃ جبرئیل کو ہو جو ہو ایسا ہو نہ
فاتح خیبر ہو کہ ہو ایسا ہو نہ
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
مجکو بھی دیکھکے بیدار نہین ہوتے ہو
ہی غضب آنکھین تو کھولے ہو مگر سوتے ہو

۹۹۷

ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا

۹۹۸

ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا

۹۹۹

ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا
ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا ہو نہ ایسا

۸۵

کہین ایسا نہو بچہ کوئی بیجان ہو جائے
پہلے یہ تازہ غلام آپ پہ قربان ہو جائے

۸۶

دمبدم یان سے جو آواز بکا جاتی تھی
گریۂ آلِ محمدؐ کی صدا آتی تھی

۸۷

قدر اندازون کو جانون کے ادھر آنے تھے
تیر ترکش مین نہ تھے آگ کے پر کالے تھے

۸۸

آج رتبہ ترا خیلِ شہدا مین ہو گا
شب کو تو صحبتِ محبوبِ خدا مین ہو گا

۸۹

دوسرے دوش پہ تھیلے کے جو بل کھاتے تھے
کاکلِ حور کے سب پیچ نکلے جاتے تھے

۹۰

سب کو ایذا عوضِ آب و غذا ملتی ہے
دودھ اصغرؑ کو نہ عابدؑ کو دوا ملتی ہے

۹۱

خودِ رومی کی جو ضو تا بہ فلک جاتی تھی
چشمِ خورشید مین بجلی سی چمک جاتی تھی

۹۲

صحبتِ اہل دلا دل کو جلا کرتی ہے
مس کو اک آن مین اکسیر طلا کرتی ہے

۷۴
دوڑ کر جو جو ہم سے پاس شہ جوش سے گئے
ہر سمت سے بچانے لگا کر کسا ہوا
ہین سب فدا بخشی ہے اللہ سے اللہ تھے

۷۵
کون تھا جو ہم سے آگے رہا لڑنے کے لیے
آپ زمین پر جو ہوا مالک دو عالم تھے کون
اک خدا اور تھے وہان حضرت قنبر تھے کون

۷۶
ہر درشت جرم پہ بھی صبح و مسا ہوتی ہے
یا نسبے ہوتی ہے خطا وانسے عطا ہوتی ہے

۷۷
فخر کیون باندھا ہے یا حق نے کیا ہے کون سا
سہل کر دینا اسے گر اور کو مشکل ہو کام
جان اسکے بھائی پر فدا کرنا ہے بہتر صد دل
غازہ و رام و حور و قصر اب ہے بہت عادل

۷۸
اپنے کیسے سے نہ دام اور درم دیتے ہین
جب وہ خالق ہین دیتا ہی تو ہم دیتے ہین

۷۹
دور سے اہل خطا تیر جو برساتے تھے
رفقا سایہ مین ڈھالون کے لیے آتے تھے

۸۰
ہم سب محو کیے حق نے ترے دفتر سے
آج پیدا ہوا گویا شکم مادر سے

۸۱
ہر درتے پہ جو ہو نیر تابان ہو جائے
پاجس مور کو چارہین وہ سلیمان ہو جائے

۸۲
وہ غنی ہی کہ ہی محتاج زمانہ اُسکا
کبھی خالی نہین ہوتا ہی خزانہ اُسکا

۸۳
فاتحہ پڑھ کے یہ شمشیر و سپر باندھی ہی
آج اس عزم پہ خادم نے کمر باندھی ہی

۹۴

جان کا ہو جو علم امامت سے منور میں آگاہ
اُنکی نجات کی طرف سے فرشتے دیتے ہیں گواہی
دست دعا کی طرح ہے دامن کی طرح ہے پناہ
شکر کرو کہ تم نے نہ دیکھا اُس شخص کا منہ کالا

۹۵

کی نذر دن سے تلاطم میں ہے دریائے سخا
عرصہ نوح ہے یاں مرگ کا ہے ایسا ہی سماں
دست دعا ہیں کہ ہے کشتی کی طرح بادباں
شکر کرو کہ تم نے نہ دیکھا اُس شخص کا منہ کالا

۹۶

اکبر رحمت کی طرف جا یہ صدا دیتے ہیں
دیکھیے فرد کو سندان سے آزادی کی
ہاتھ باندھے ہوئے ہیں بیڑیاں پہنے ہوئے ہیں
اُٹھیے جلد خبر لیجیے فریادی کی

۹۷

اے شہ دیں ترے صدقے سے بہشتی ہوئے
یہ تو کہیے کہ فلک کیوں ہیں لائق تعزیر نہیں
مگر اسود سے زیادہ مری تقصیر نہیں
ہوں سرافراز جو اتنا ہی کرم ہو جائے
نام قمبر کے غلاموں میں رقم ہو جائے

۹۸

جاؤ لینے کو عجب رتبہ شناس آتا ہے
سب مرے درد کا درماں تری درگاہ میں ہے
جو شہید ستم ہیں تکتے ہیں شہنشاہ کا ہاتھ
آپکا ہاتھ زمانے میں ہے اللہ کا ہاتھ

۹۹

مرا مہمان مرا عاشق مرے پاس آتا ہے
جان آجائے جو مولا دو عالم ہیں کفیل
آپ ہیں مالک و سرکار جناب احمدی
اُن کی خدا و نبی غلام علی غلام نبی

۱۰۰

پار دریائے خطا سے مری کشتی ہو جائے
دوزخی بھی ترے صدقے سے بہشتی ہو جائے
ہوں سرافراز جو اتنا ہی کرم ہو جائے
نام قمبر کے غلاموں میں رقم ہو جائے

۱۰۱

ذکر یہ تھا کہ صدا در سے آئی کیا ہے
اے شہ دیں ترے صدقے سے بہشتی ہوئے
یہ تو کہیے کہ فلک کیوں ہیں لائق تعزیر نہیں
مگر اسود سے زیادہ مری تقصیر نہیں
ہوں سرافراز جو اتنا ہی کرم ہو جائے
نام قمبر کے غلاموں میں رقم ہو جائے

۱۰۲

اکبر رحمت کی طرف جا یہ صدا دیتے ہیں
دیکھیے فرد کو سندان سے آزادی کی
ہاتھ باندھے ہوئے ہیں بیڑیاں پہنے ہوئے ہیں
اُٹھیے جلد خبر لیجیے فریادی کی

۵۵

ہاں سوے ابن شہ دیں و حرب جاتا ہون
لے سنگر جو بچاتا تھا تو اب جاتا ہون

۵۶

غل ہوا سید والا کا ولی جاتا ہی
تو طرفدار حسینؑ ابن علیؑ جاتا ہی

۵۷

غل تنہا ہی غلام اور بہت اظلم ہین
آئی آواز کہ ای حر ترے حامی ہم ہین

۵۸

ہاں برادر تری توفیق زیادہ ہوے
فوج اللہ و نبی مین تری جا خالی ہی

۵۹

فوج قدسی تری ہمت کی ثنا کرتی ہی
فاطمہؑ آج ترے حق مین دعا کرتی ہی

۶۰

غضب اللہ کا شبیرؑ کی ناراضی ہی
بخشن تجھے ہین راضی تو خدا راضی ہی

۶۱

باغ زہرا مین نسیم سحری جاتی ہی
غل تھا در بار سلیمان مین پری جاتی ہی

۶۲

کیا سبک سوے چمن باد بہاری پہونچی
ہم ہین رہگئے واان حر کی سواری پہونچی

۴۷

نام کوثر کا نہ لے تو مجھے جوش آتا ہے
انھیں چھینٹوں سے تو بیہوش کو ہوش آتا ہے

۴۸

مہربان ہوں تو ابھی عقدہ کشائی ہووے
وہ نہ بخشیں تو خدا تک نہ رسائی ہووے

۴۹

عاشقِ لب کو خدا لعل گہر دیتا ہے
وہ دہن چشمۂ کوثر کی خبر دیتا ہے

۵۰

شب معراج رسولِ دو جہاں سمجھا ہوں
اسکے ہر تار کو میں رشتۂ جاں سمجھا ہوں

۵۱

گھر کا اب دھیان نہ بچوں کا الم ہے مجکو
خانہ بربادیِ شبیرؑ کا غم ہے مجکو

۵۲

دمبدم چاہنے والوں کے لہو گھٹتے ہیں
یہ گلا وہ ہے گلے جسکے لیے کٹتے ہیں

۳۷

[illegible] کی ہو کار کھلی دیا حضرت عباس نے جولاں
[illegible] لگایا سا یہ لوٹون کہ ہو ایسا ہی نہاں
[illegible] قہر یا قوت بین ہو خیبر بین ہو بازوے حیدر لال
[illegible] کرون سے یہ وہ شمشیر بین پیکی ہی بیدرلال

[illegible] حق نمک کو بھی فراموش کیا
[illegible] تجھے بادۂ تسلیم نے بیہوش کیا

۳۸

[illegible] جہان دیدہ ہون سب نے خبردار کیا
[illegible] نظر کی تیز
[illegible] خیمے مین بھی خنجر بکف اور حشم بھی تیار ہو تیری
[illegible] خیال ہی ادھر جان ادھر ہو تیری

[illegible] راہ مین بچے جو سلوک اور نوازش کی ہی
[illegible] نے فرزند یدا للہ سے سازش کی ہی

۳۹

[illegible] ہی [illegible] ہو جو بین سامنے
[illegible] عمدہ اخبار یہ جو بین سامنے
[illegible] حاکم شرع ہی جا بجا وہ سزا دیگا فور
[illegible] کہنے دار پہ کھینچے تو کھینچے بین دور

[illegible] بیڑی قوم کے سر تن سے جدا ہونگے
[illegible] و فرزند گرفتارِ بلا ہونگے

۴۰

[illegible] اصل مین کیا [illegible] دم کا
[illegible] کھین تلوار کی قبضے سے جو [illegible] ہاتھ
[illegible] قامت سرور بیجوڑ ہی ایسا نظر
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی

الفت زلف سے بھی پیچ مین تو آئیگا
خال رخ دیکھا تو گھر خانے لگ جائیگا

۴۱

[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی

عشق رخسار مین رتبہ ترا گھٹ جائیگا
منھ پہ کہتا ہون کہ چہرہ ترا کٹ جائیگا

۴۲

[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی

ابھی لیجائین جو شبیر کا سر ہاتھ لگے
خلد ہم اسکو سمجھتے ہین کہ زر ہاتھ لگے

۴۳

[illegible] اگر زبان بند کرا دو ناہوار
[illegible] لعین کہ دو درد تیز اسم دار
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی

اک زمانہ صفتِ آل عبا کرتا ہی
آپ قرآن مین خدا انکی ثنا کرتا ہی

۴۴

[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی

الفتِ آل مین مرے تو خوش اقبالی ہی
سنگ ہی انکی محبت سے جو دل خالی ہی

۴۵

[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی

کیون ترے سامنے مرون کہ نہین بخشا ہی
ہان مجھے شاہ نے فردوسِ برین بخشا ہی

۲۸

کہتے تھے یہ اور بھائی جو رویا ہو تو نکل جائے
فرزند کا ماتم تو قیامت ہی سے ہوگا
ہاں بیٹی بیاہی کے رخصت تجھے دیتے ہیں ہم
ہاں بیٹی بیاہی کے رخصت تجھے دیتے ہیں ہم

۲۹

کہتے تھے کہ ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں

۳۰

کہتے تھے کہ ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں

۳۱

کہتے تھے کہ ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں

۳۲

کہتے تھے کہ ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں

۳۳

کہتے تھے کہ ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں

۳۴

کہتے تھے کہ ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں

۳۵

کہتے تھے کہ ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں

۳۶

کہتے تھے کہ ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں
ہم تم پہ ہوئے آج فدا ہیں

۱۹

کس کی ہے تیغ کہ ہر دل پہ ہے زخم کاری
کس کی ہے زرہ کہ ہر تن پہ ہے جوشن بھاری
کس کا ہے رہوار کہ ہے گرد سے پنہاں سوار
کس کا ہے رہوار کہ ہے گرد سے پنہاں سوار

کس کا یہ خود ہے یہ تیغ دوسر کس کی ہے
کس جری کی یہ کمان ہے یہ سپر کس کی ہے

۲۰

کس کے نیزے سے ہوا ہے جگر شیر فگار
ایک حملے میں فنا ہو گئے کتنے سردار
چل سکی تیغ نہ برچھے سے نہ تیر سے نہ تبر
کاٹ جاتی تھی گلا سب کے یہ بڑھ کر خنجر

شیر ہون لخت دل غالب ہر غالب ہون
میں جگر بند علیؑ ابن ابیطالب ہون

۲۱

کہہ دو تلوار نہ کھینچے صف اعدا میں کوئی
روک لیتا ہے مجھے رستے میں ہر سمت سے جی
تھام سکتا تھا کہ ہاتھ اس سے نہ ہرگز ہرگز
دیکھ لیتا ہے کہ ہے اس سے مرے شیر کو ڈر

شکر ہون سپر اسکی جو ہم ہو جاتے
تو اک وار مین سو نیچون سے قلم ہو جاتے

۲۲

ہاتھ بھر اور جو ہوتا مرا بازوئے جوان
سینہ بے سر سے نہ ہوتا کبھی میدان کی سان
ہم سے لڑنے کو نہ آتا کوئی ایسا مردان
جز علی ہم سے نہ ہوتا کوئی ایسا مردان

کچھ تردد نہین سر تن سے اتارا جائے
کوئی بندہ مرے ہاتھ سے مارا جائے

۲۳

کر چکے قتل بہت سے شہ والا کے غلام
کر چکے خاک بہت سے شہ والا کے غلام
کر چکے ہلاک بہت سے شہ والا کے غلام
کر چکے خاک بہت سے شہ والا کے غلام

آج جی بھر کے لڑے ہیں شہ ذیشان کے ساتھ
آج ہی جنگ ہوئی ہے شہ عطشان کے ساتھ

۲۴

ہے جو اس وقت کسی کو تب و تاب
ہے جو اس وقت کسی کو تب و تاب
ہے جو اس وقت کسی کو تب و تاب
ہے جو اس وقت کسی کو تب و تاب

آج ہی جنگ ہوئی ہے شہ عطشان کے ساتھ
آج ہی جنگ ہوئی ہے شہ عطشان کے ساتھ

۲۵

ہے جو اس وقت کسی کو تب و تاب
ہے جو اس وقت کسی کو تب و تاب
ہے جو اس وقت کسی کو تب و تاب
ہے جو اس وقت کسی کو تب و تاب

آج ہی جنگ ہوئی ہے شہ عطشان کے ساتھ
آج ہی جنگ ہوئی ہے شہ عطشان کے ساتھ

۲۶

ہے جو اس وقت کسی کو تب و تاب
ہے جو اس وقت کسی کو تب و تاب
ہے جو اس وقت کسی کو تب و تاب
ہے جو اس وقت کسی کو تب و تاب

آج ہی جنگ ہوئی ہے شہ عطشان کے ساتھ
آج ہی جنگ ہوئی ہے شہ عطشان کے ساتھ

۱۱۷

کوئی ہم طائفہ خورشید کو لیتا نہ خبر یا
باندھی ہاتھوں نے نہ صف جنگ میں پیشانی پر
چین ابرو سے کہے دیتے تھے گلیون جوہرین بھی نگاہ

۱۱۸

اے سپاہ دوست و دشمن آخری حجت کو تم
ہیچ صف ناطق ہوں سنو میرا کلام

۱۱۹

شمع ایمان ہوں اگر سر مرا کٹ جائیگا
یہ مرقع ابھی اکدم میں اُلٹ جائیگا

۱۲۰

اگ کھٹا چھا گئی ڈھالون پہ سیہ کارون کی
برق ہر صف میں چمکنے لگی تلوارون کی

۱۲۱

چھیڑنا اُنکو سرِ دیدون کا بھی ناساز ہوا
رعب فرزند نبیؐ سُرمۂ آواز ہوا

۱۲۲

ابھی نظرون سے نہان نور جو میرا ہو جائے
محفلِ عالمِ امکان میں اندھیرا ہو جائے

۱۲۳

اسدِ حق کے گھرانے کا یہ دستور نہیں
مین نبی زادہ ہون سبقت مجھے منظور نہیں

۱۲۴

وطن آدارون پہ یہ فرق ہے کیون بانی کا
کیا زمانے مین یہی طور ہے مہمانی کا

۱۲۵

بخدا دولتِ ایمان اسی دربار مین
سب بزرگون کا تبرک مری سرکار مین

---

۱۱۷ جنود ع جذبہ فاطم
بھی بخشا ہوا ۱۲ سبا ز فیض ہوکر
سا آ ا ب کے بر
۱۱۸ جلد ۳ جلال
ع فضل ہم ہو
نیم گھونگھ دون
پہ مین نا تک
گردن شتر مین
یا ع ہے مین
۱۱۹ پیدا ہو
۱۲۰ تلوار کا سنے
۱۲۱ آواز ہو نبی زادہ ہو
۱۲۲ ہو جائے
۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵

۴۱ جھنڈا فلک پہ میدانِ خیبر میں جو رہا خم
ایک دو لاکھ سورماؤں میں بیمار رہا خم
نارِ دوزخ سے ابوذر کی طرح جو رہا خم
گو کہ ہر تاج پہ ہوش اور ہوا وہ ذی رہا خم

ڈھونڈھولی راہِ خدا کام بھی کیا نیک ہوا
پاک طینت تھی تو انجام بھی کیا نیک ہوا

۴۲ الفرار الفرار صفدر و غازی کا نصیب
جان محبوب آلہ جسے فرمائے حبیب
ہے جو بن لطف ملائک کا دوری ہے قریب
وہی کام آئے کہ جن پر ہو حسن ختم مجیب

صدقے ہو جائے اِسے عشق دلی کہتے ہیں
اِسکو دنیا میں سعید ازلی کہتے ہیں

۴۳ کیوں نہ بالیدہ ہو اسکا جو بنی جاہ و جلال
جسکو سر سبز کرے فاطمہ اور آئے نہال
ہو گیا فاطمہ کے باغ میں آکے ہی نہال
وہ ثمر پائے گا جو بیعتِ پیغمبر میں خیال

کھل گیا غنچۂ دل عذر جو منظور ہوئے
صورتِ برگِ خزاں دیدہ گنہ دور ہوئے

۴۴ وادیٔ سلسلہ میدان سے جو نکلا وہ جواں
خیمہ کیا فضلِ خدا ہو گیا اللہ اللہ
پیشوا اُسکو کیے آتے تھے شہ و شاہِ زماں
خضر خدمت نے بتا دی اسے فردوس کی راہ

دن تو دن رہے جو وہ قریب ایسا ہو
بخت ایسے ہوں اگر ہو تو نصیب ایسا ہو

۴۵ آکے کشتی نے کیے کی طرف چھوٹے بیڑے
کوئی حضرت کا بچا ہے نہ بچا ہے صفدر
فتح کا ڈنکا دو عالم میں بجا ہے صفدر
فتنہ و شر سے بچا ہے نہ بچا ہے صفدر

ذکرِ خیر اُسکے موے پر بھی ہوے جاتے ہیں
عملِ نیک ہر اک وقت میں کام آتے ہیں

۴۶ ہو گیا کان و کیان آج تو ہیں کا خلف
بخت ایسے ہوں کہ ہو جیسے ہوئے ویسے کے حلف
دل مرضا ہو گیا ایسے میں تو بیڑا ہے خلف
جبکہ ایسے ہیں ہوئے حق میں تو بیڑا ہے خلف

نیک جو امر ہیں دل پر وہی ٹھن جاتے ہیں
جب خدا چاہے تو بگڑے ہوے بن جاتے ہیں

۴۷ ابھی وقتِ خدا آیا نہیں ہو گیا فرمانِ قدر
شافعِ حشر نے فرمایا کہ کل کی تقدیر
بکیا نزولِ شہِ بطحا بلا وقت اخیر
بکیا نزولِ شہِ بطحا بلا وقت اخیر

اوج و اقبال و حشم فوج خدا میں پایا
جب ہوا خاک تو گھر خاکِ شفا میں پایا

۴۸ کس لیاقت سے ہوا رہبر و ہادی کا خلف
تجھ تو دیکھو کہ کیسی کچھ بجا ہوئی توقیر
خلق طینت میں ہے کیسی وہی ہیں ہوئی توقیر
خلق طینت میں ہے کیسی وہی ہیں ہوئی توقیر

اصل جس تیغ کی اچھی ہو وہی کستی ہے
عمل ہوا جنگ کو اللہ کے پیارے نکلے

۴۹ آمد آمد کی ہوا در کا سنوارا کوکر
جب ہوئی دست بدعا جنگ میں آیا مضمون
میرا خلاق امامت کے نگہبان میں ظہور
میرا خلاق امامت کے نگہبان میں ظہور

ای فلک دیکھ زمین پر بھی ستارے نکلے

۵۰ فاروں بمعنی ہارون

رباعی

کانوں میں سدا حرف پریشانی کا
دیکھا جو دہم آنکھ اٹھا کے ویرانی کا

مشہور علاج درد دہم اے صنم
ہاں خاک کف پائے حسن ثانی کا

رباعی

ہر رگ سے قدرتاً عرق بہتا ہے
ہر بال سے صنعت معجز بہتا ہے

سینہ ہے بشر کا وہ جگر خانہ راز
ہر ایک نفس سے جوہر دہ بہتا ہے

رباعی

ہاں جوش میں غیرت مسیحا کی ہے
ہر زخم دہن چشمۂ گویائی ہے

یوں خون جگر جوش سے ٹپکا ہے کہ واں
ہر شاخ تر و خشک سے گویائی ہے

رباعی

لاریب سمجھتے ہیں سخن داں اس کو
سب جانتے ہیں کہ ہے زباں داں اس کو

کہتے ہیں کوئی ہو سخن ور لیکن
مانے ہی ہے دنیا کہ ہے دہ داں اس کو

رباعی

امداد کو شیر حق سے حیدر آئے
اب غنچہ دہن سے پھول جھڑ جھڑ آئے

غنچہ ہے جو اس کا بند کھلتا ہی نہیں
نسبت جو ہوئی ہے اس کو حیدر آئے

رباعی

یارب یہ مرے گھر سے کشمکش کیا ہے
سجدوں میں تڑپنا علی کی ٹھوکر کا ہے

کام آئے زباں دانی بھی کس کی ہے
کس کی ہے دہن بندی کس کی ہے

۱۰۹

[illegible] عالم کی [illegible] تک [illegible]
کس طرح ضرورون سے ترا احسان ادا ہو
[illegible] لیے تو نے [illegible] کو چھوڑا
وقت نے تری آہ کو مری قوت لی

[illegible] کوئی لاکھون سے لڑائی نہین کرتا
وہ تو نے کیا مجھسے کہ بھائی نہین کرتا

۱۱۰

[illegible] صدا [illegible] اے ہوش جو آیا
گردن کے تلے زانوے شبیر کو پایا
آنکھون سے کف پا سے مبارک کو لگایا
اکبر کی طرف چھوڑ کے ہاتھون کو گیا ہا

[illegible] اپنے نمکخوار پہ احسان نہین کرتے
حضرت پہ اُٹھا کے مجھے قربان نہین کرتے

۱۱۱

[illegible] واسطے آنسو [illegible] بہا دو
[illegible] زادہ عالم [illegible] اس گھڑی آ دو
محبوب خدا آئے ہین خادم کو اٹھا دو
[illegible] کے [illegible] ہین [illegible] کو لون بلا دو

[illegible] حسن سبز قبا آتی ہی مجکو
[illegible] کی زہرا کی صدا آتی ہی مجکو

۱۱۲

[illegible] گلشن دنیا سے [illegible]
[illegible] ہی ہو ہونٹون پہ زبان پیاس سے باہر
[illegible] کو بلا کر شہ مظلوم [illegible]
چھوڑا ہمین اے [illegible] [illegible]

تا زیست ترے ہجر مین فریاد کرونگا
خنجر کے تلے بھی مین تجھے یاد کرونگا

۱۱۳

[illegible] عاشق [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible] تک [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

یاں رونے کو اسکے زن و فرزند نہین ہین
مظلوم مسافر کے اگر ہین تو ہمین ہین

۱۱۴

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

ہم رہ گئے تم ہمسے دغا کر گئے بھائی
صدقے ابھی ہوتے تھے ابھی مر گئے بھائی

۱۱۵

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

خاموش انیس اب کہ یہ صحت کی نہین جا
[illegible] کی [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

میزان عدالت مین جو اعمال تلینگے
عقدے گہر اشک کے اُسوقت کھلینگے

۱۱۶

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

۱۰۱

دیکھا تھا جو لاکھوں کا شبیہ سپہ کش
ہر گرز پہ تھا صف شکنوں کا سر و دوش
ہر تیغ پہ تھا ہاتھ دلاوروں کا فراموش
ہر نیزہ تھا اک شاخ گل باغ شہادت
گھوڑا تھا اک اک فوج کا تنہا فلک فرش

۱۰۲

دیکھا تھا جو ان لوگوں نے بے پر کے طیور کو
بھولے تھے جو اس فوج کے ہر فرد کے زور کو
بھولے تھے جو اس فوج کے ہر فرد کے زور کو
بھولے تھے جو اس فوج کے ہر فرد کے زور کو
بھولے تھے جو اس فوج کے ہر فرد کے زور کو

۱۰۳

دیکھا تھا جو ان لوگوں نے بے پر کے طیور کو
بھولے تھے جو اس فوج کے ہر فرد کے زور کو
بھولے تھے جو اس فوج کے ہر فرد کے زور کو
بھولے تھے جو اس فوج کے ہر فرد کے زور کو
بھولے تھے جو اس فوج کے ہر فرد کے زور کو

۱۰۴

دیکھا تھا جو ان لوگوں نے بے پر کے طیور کو
بھولے تھے جو اس فوج کے ہر فرد کے زور کو
بھولے تھے جو اس فوج کے ہر فرد کے زور کو
بھولے تھے جو اس فوج کے ہر فرد کے زور کو
بھولے تھے جو اس فوج کے ہر فرد کے زور کو

اک دم میں گیا پار سواروں کے پروں سے
دہشت سے تلاطم تھا ہر اک فوج صدو میں
کہتے تھے تن و جان شہ دلگیر کے صدقے

مڑ کر ادھر آیا تو گرے خود سروں سے
مچھلی سے تڑپتے تھے زرہ پوش لہو میں
ہر زخم پہ نعرہ تھا کہ شبیر کے صدقے

۱۰۵

کیا پار اترنا اس شہ گردوں سپہ کا تھا
گویا سر راہ آبگری بند تیر کا
دشمن بھی ثنا خواں تھے شجاعت کے سپہ کی
دھالوں سے عیاں زور تھا ہر دست کا ہر تیغ کا
تھا فرق ہر اک فوج میں اک تیغ کا پیکر

۱۰۶

دم بند ہوئے جاتے تھے ہر ایک کے تیر کے
جس موج پہ جاتی تھی اسی رنگ کی ہو جاتی
بجلی بھی کہیں ابر کے روکے سے رکی ہے

۱۰۷

بجلی کی چمک تھی کہ شرر بار تھا ہر وار
تلوار کے ملنے سے تھا ہر سر پہ دھواں تار
یاں آپکا آنا مری بخشش کی سند ہے

۱۰۸

کاہے کو اب ایسے رن میں کوئی جی سے جائے گا
سے ہوگا کوئی ایسا کہ جو ٹک جائے گا
چھایا تھا ہراس ایسا کہ جو ہٹ جائے گا
ہر گھر میں وہ جو لائے تھے بلوا کے تیغ کو
ای شیر الٰہی کے پسر وقت مدد ہے

۱۰۹

دہشت سے زرہ پوشوں نے جی چھوڑ دیا تھا
شہباز سا سر پر فرس تیز قدم تھا
دکھلاؤ مجھے زخم کہاں کھائے ہیں بھائی

۱۱۰

اس تیغ نے تینوں کا بھی منھ موڑ دیا تھا
نکلا بھی نہ تھا تیر کماں سے کہ قلم تھا
چھاتی سے لپٹ جاؤ کہ ہم آئے ہیں بھائی

۹۱

آتا ہمارا وہ ہی جو امام ہی ازلی ہی
مظلوم ہی سید ہی ولی ابن ولی ہی
ہر جنگ میں اک فوج پہ تلوار چلی ہی
اس شیر کے پنجے میں یہ بچہ بھی پلا ہی

تلوار نہ روکیگی تو ہاتھوں سے لڑونگا
ہر طرح سے مرکر اسی میدان میں گڑونگا

۹۲

شبیر کی یہ لاش کی چوٹھال ہی
اک ظالم کو کہتے ہو یہ کس گھر کی صفائی
کہتے ہو خفا جسکے لئے وہ ہی ہوئی ہی
پیدا ہوئی ہی جسکے لیے ساری خدائی

فرزند پیمبر پہ جفا کرتے ہو یارو
گھر لٹتا ہی زہرا کا یہ کیا کرتے ہو یارو

۹۳

لازم ہی کنارہ پسر شیر خدا سے
ہو اسکا لازم جو سپر بھر دے طلا سے

۹۴

ہر جنگ میں اک فوج پہ تلوار چلی ہی
اس شیر کے پنجے میں یہ بچہ بھی پلا ہی

تلوار نہ روکیگی تو ہاتھوں سے لڑونگا
ہر طرح سے مرکر اسی میدان میں گڑونگا

۹۵

ہاتھی ہو زر و بیل دو اسپ کو بلاؤ
کہدو کہ بنی فاطمہ کی فوج بلاؤ
شمشیر جو مرحب کی ہو اسکو بھی منگاؤ

کون اسکے سوا دشمن محمد کا مکین ہی
شبیر سا آقا کوئی دنیا میں نہین ہی

۹۶

جلاد کیا ہاتھ سے تلوار گرا کر
فرزند سے کہنا کہ ہوا ظلم ستمگار
ہی ہی تیرے بابا کے گلے پر تیرے ہاتھوں
تو لے گیا بابا کو ہوا ظلم ستمگار

شبیر کے کام آؤن تو دل شاد ہو میرا
وہ گھر تو لٹے اور گھر آباد ہو میرا

۹۷

ہر چند بہادر ہی تو ازدر سے ہم تم
لازم ہی ہو رہ غیر کے گھر میں جو ستمگر
گو لخت دل صاحب معراج ہی شبیر
حاصل تجھے کیا ہوگا کہ محتاج ہی شبیر

کیا دیگا کوئی جب مجھے آقا نے دیا ہی
شبیر سے فردوس میں گھر میں نے لیا ہی

۹۸

ہر جنگ میں اک فوج پہ تلوار چلی ہی
اس شیر کے پنجے میں یہ بچہ بھی پلا ہی

تلوار نہ روکیگی تو ہاتھوں سے لڑونگا
ہر طرح سے مرکر اسی میدان میں گڑونگا

۸۴

جب شیر خدا دونوں کمانوں کی بین اور دان
بگڑے ہوئے تیور تھے غضب میں تھے نمایان
دو ہیبتِ صفدر اور وہ اسکا تھا تبختر
کہتی ہے اجل منزلِ ہستی سے سفر ہے
شب گذری جوانی کی یہ پیری کی سحر ہے

۸۵

اے قوم عجب ابن نظامی ہے مرا نام
ہشیار کہ ابھی سے گنجی ہے مرا نام
اس تیغ کا اس بیان سے کٹتا ہے مرا نام
یہ تیغ نہیں وہ جو دمِ حرب بدل گئی
میں تم سے رکونگا نہ مری ضرب رکیگی

۸۶

دیکھا کیا اکثر قدم حیدر کرار
بچپن سے مجھے عشق امام دو جہاں ہے
اب ساتھ ہے شبیر کا اور سیر جناں ہے

۸۷

اک ہاتھ میں وہ تیغ جو لاکھوں پہ چلی ہے
جس خاک میں جاتا ہے ادھر سر بھی جھکا ہے
پیری سے جو ہے پشت خمیدہ تو بجا ہے
اک ہاتھ میں دامان حسینؑ ابن علیؑ ہے
تلواروں سے سو ٹکڑے اگر ہو گئے گر
اس قبلۂ دیں سے نہ پھرا ہوں نہ پھرا ہوں

۸۸

ہر دم ہے یہ دعا ہے کہ نہ لغزش ہو قدم کو
ہوں پیر تو واللہ پہ بے پیر نہیں ہوں
بے خوف چلا جاتا ہوں میں شیر کے منھ پر
دعوی ہے تو آؤ مری شمشیر کے منھ پر

۸۹

پیری کے لیے ہر دمِ جرار ہے ہوا
دنیا کے کوئی دم میں عدم کا سفر ہے
اقدام ہیں غازی کے یہ ہوں جادہ جنت
شبیر کے کوئی دم میں عدم کا سفر ہے
ہوں غازی و ہوں جادہ جنت

۹۰

شمشیر زنی میں ہے کمال اپنا ہنر بھی
جرأت میں کسی کا نہ شجاعت میں ہے ثانی
ہر دم ہے عنایات خدا اسکے مددگار
شک ہے نہیں اس میں یہ ہے فیاض ازل کا

۷۴
دیکھا جو صبح بھائی کو بیکس پکار کر
بیتاب ہو کے دوڑ ادھر کس پکار کر
ہمشیر اس کی لاش پہ آئی جو زار زار
جھک کر ہر اک نے بھائی کو بھائی پکار کر

۷۵
اے صاحبِ قسمت تری کیا بات ہے بھائی
قربان حسینؑ اور ترا ہات ہے بھائی

۷۶
فرمایا کہ بھیا نہ کرو یاس کی باتیں
رخصت ہے کیا آنکھوں نے اشکوں کی جو برساتیں
گھبرا کے کہا زینبِ مضطر نے کہ ہیہات
لوٹیں گی کہاں جا کے یہ میدان میں گھاتیں

۷۷
اب کون بچاوے گا شہِ جن و بشر کو
سب چھوڑے چلے جاتے ہیں زہراؑ کے پسر کو

۷۸
پیشانیِ پُر نور پہ عالم تھا قمر کا
یہ چاند تھا شب کا وہ ستارا تھا سحر کا

۷۹
پیاری تھی بہن بھائی کی اس بات پہ واری
بولی کہ نہ گھبراؤ بہن ہے یہ تمہاری
تھی جلوہ گری نور علیٰ نور کی طاری
سر تا بقدم نور خدا تھا وہ سراپا
ہر عضو سے ظاہر تھی شہنشاہ کی شوکت
ہر بال سے ٹپکا تھا جلال شہِ قدرت

۸۰
ہم صفتِ ماہِ شبِ چار دہم تھا
ہر دیکھنے والے پہ وہ مہ بدر سے کم تھا
آنکھیں وہ غزالانِ حرم چشمِ غزالاں
نظروں میں وہ جچتا تھا کہ جچتا نہیں قرآن

۸۱
رخساروں کو تر کرتے ہیں اشک آنکھوں سے ڈھلکر
رہ جاتی ہیں پلکیں کفِ افسوس کو ملکر

۷۴
دیکھا جو صبح بھائی کو بیکس پکار کر
بیتاب ہو کے دوڑ ادھر کس پکار کر
ہمشیر اس کی لاش پہ آئی جو زار زار
جھک کر ہر اک نے بھائی کو بھائی پکار کر

۷۵
اے صاحبِ قسمت تری کیا بات ہے بھائی
قربان حسینؑ اور ترا ہات ہے بھائی

۷۶
فرمایا کہ بھیا نہ کرو یاس کی باتیں
رخصت ہے کیا آنکھوں نے اشکوں کی جو برساتیں
گھبرا کے کہا زینبِ مضطر نے کہ ہیہات
لوٹیں گی کہاں جا کے یہ میدان میں گھاتیں

۷۷
اب کون بچاوے گا شہِ جن و بشر کو
سب چھوڑے چلے جاتے ہیں زہراؑ کے پسر کو

۷۸
پیشانیِ پُر نور پہ عالم تھا قمر کا
یہ چاند تھا شب کا وہ ستارا تھا سحر کا

۷۹
پیاری تھی بہن بھائی کی اس بات پہ واری
بولی کہ نہ گھبراؤ بہن ہے یہ تمہاری
تھی جلوہ گری نور علیٰ نور کی طاری
سر تا بقدم نور خدا تھا وہ سراپا
ہر عضو سے ظاہر تھی شہنشاہ کی شوکت
ہر بال سے ٹپکا تھا جلال شہِ قدرت

۸۰
ہم صفتِ ماہِ شبِ چار دہم تھا
ہر دیکھنے والے پہ وہ مہ بدر سے کم تھا
آنکھیں وہ غزالانِ حرم چشمِ غزالاں
نظروں میں وہ جچتا تھا کہ جچتا نہیں قرآن

۸۱
رخساروں کو تر کرتے ہیں اشک آنکھوں سے ڈھلکر
رہ جاتی ہیں پلکیں کفِ افسوس کو ملکر

۸۲
چھٹتا ہی تو پھر یار موافق نہیں ملتا
سب ملتے ہیں پر عاشقِ صادق نہیں ملتا

۸۳
حضرت نے کہا کیا کہوں کیا ہوتا ہے بھیا
بچپن کا مراد دوست جدا ہوتا ہے بھیا

۸۴
گو پیچھے رہے جاتے ہیں پھر آئینگے ہم بھی
منزل پہ سرِ شام پہونچ جائینگے ہم بھی

۸۵
سینہ تھا جری کا تبر و تیر کی جانب
پھر پھر کے نظر کرتا تھا شبیرؑ کی جانب

۸۶
لب ایسے کہ یاقوت بھی گر جائے نظر سے
بن پانی مگر خشک ہیں چوبیس پہر سے

۶۴
بچپن کی تو اوقات یہی ہوتی ہے ماں باپ سے آگاہ
کھیلا نہ کبھی اس روز کا حال کسی نے دیکھا
ہم بن کسی لڑکے کے کبھی تھے اور نہ بن تھے اب راہ
کیا دن تھے سو اک کھیل کے کچھ غم نہ ذرا تھا
گیسو تھے اٹے خاک سے کرتا بھی پھٹا تھا

۶۵
لڑکوں کو اس اک کھیل کے کیا اور تھا ارمان
اور یار سے ہیں ایک کھلونا تھا ہمارا ان
ساتھا کسی صورت سے جو ٹوٹے نہ یہ پیمان
نقش قدم اک پر تھا کہ پیچھے نہ ہٹا تھا
نہ کھیل پہ رغبت نہ تماشے پہ نظر تھی
خاک کفِ پا میرے لیے کحل بصر تھی

۶۶
ناگاہ وہیں آن کی ہوئی مطلع انور
اور یار دوان طرف نور کا تڑکا سا ہوا در
خوشبو سے یہ عالم تھا کہ بھولے گل و اختر
نشہ سا تھا کہ جھکتے تھے امام دو سرا پر
تھا شور کہ آمد ہے یہ محبوبِ خدا کی
ہر ذرے سے آتی تھی صدا صلِ علا کی

۶۷
اس چار میں رونے کے بھی پہلو نکل آئے
بوسہ جو گلے کا لیا آنسو نکل آئے

۶۸
ڈر ہے مرے آرام کا نقشہ نہ بگڑ جائے
کانٹا کوئی ان پھول سے تلوؤں میں گڑ جائے

۶۹
ہمراہ ہوئے ان کے جو عباس علمدار
بھائی سے ہوا حکم کہ اے صاحبِ ذوالفقار
اور یار ہوں کو ان کے ہوئے آپ سبک بار
ان سے کہا بھیا کہ ہوئے تم کو ہوئے ہم
خدمت میں ہر اک تیغ و سپر باندھ کے جائے

۷۰
ناگاہ وہاں آئے شہ یثرب و بطحا
اور آکے کھلونوں کو وہ ڈوبے ہوئے پایا
بچوں نے کہا ہم تو تھے آپ آتے ہیں نانا
کہتے تھے کہ ہم دوڑتے ہیں آیئے نانا
جب جانیں کہ اس وقت ہمیں پایئے نانا
سر دینے کو بندہ بھی کمر باندھ کے آئے

۷۱
بچپن کی نظر نیز اثر بے بدل کی بیکار
خادم کو بھی حضرت کی طرح کرتے ہیں پیار
اس سے ہے جب اس طفل پہ الطاف نبی کا
بیجا نہیں اس طفل پہ الطاف نبی کا
یہ چاہنے والا ہے حسین ابنِ علی کا
ان سے ہے جب اس طفل کو فرزند کا احمد مختار

۵۵

[illegible] نہیں ہمارا
[illegible] نہیں کوئی ہمارا
[illegible] نہیں کو اگر ستاتا
[illegible] نہیں آتا

جب سر مرا خنجر سے جدا ہوئیگا بابا
کیا جانیے ناموس پہ کیا ہوئیگا بابا

۵۸

[illegible] عالم
[illegible] کا
[illegible] کا
[illegible] کا

فرمائینگے شبیر سے منھ موڑ کے آیا
تلواروں میں بچے کو مرے چھوڑ کے آیا

۶۱

[illegible] کے
[illegible] ہوگا
[illegible] ہوگا
[illegible] ہوگا

مجروح ہوں تیروں سے جو میدانِ ستم میں
ہاتھ آئے ضعیفی کا عصا راہِ عدم میں

۵۶

[illegible] کے
[illegible] کے
[illegible] کے
[illegible] کے

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

۵۹

[illegible] ہیں
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں

حضرت پہ جو ظلم و ستم و جور و جفا ہے
دو روز سے یاں ہائے حسینا کی صدا ہے

۶۲

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

بے سر دیے مولا مجھے آرام کہاں ہے
گو پیر ہوں پر دل مرا مرنے پہ جواں ہے

۵۷

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

۶۰

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

جیتا ہے سدا جو یہ شرف پاتا ہے مولا
اِس طرح کا مرنا کسے ہاتھ آتا ہے مولا

۶۳

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

کچھ ضعف نہیں آپکے قدموں کی قسم ہے
سر بار ہے تن پر کمر اِس واسطے خم ہے

۴۶

اب دیر جو ہوتی ہے مرے دل کو قلق ہے
بچپن کا جو خادم ہو کچھ اسکا بھی حق ہے

۴۷

پیاسا ہے دمِ حرب عشق آجائیگا رن میں
پانی بھی نہیں ہے جو چڑھاؤنگا دہن میں

۴۸

بھوکا نہ رکھو رحم اسیروں پہ روا ہے
بازو بھی بندھا ہو کہ علیؑ عقدہ کشا ہے

۴۹

جو دوست ہے میرا اُسے بچاتا ہوں میں
بھائی تجھے بھائی سے سوا جانتا ہوں میں

۵۰

اک ضرب کو فریاد یا پردل سے نکالا
خون کا عوض اپنے بھی تو قاتل سے بچالا

۵۱

حضرت سے بھی ہوں دور وطن سے بھی جدا ہو
اعدا کو پہونچ کر مصیبت میں بچا ہو

۴۰

[illegible] ظلوم کی [illegible]
[illegible] کے بھی [illegible] غضب [illegible]
[illegible] میں [illegible] کھولا ہوا [illegible]

[illegible] تھی غش کھا کے جو غل ہوتا تھا [illegible]
[illegible] سنبھلتی تھی یہ رعشہ تھا بدن [illegible]

۴۱

[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی دعا [illegible]
[illegible] سے [illegible]

[illegible] میں بیبی کا مجھے داغ نہوئے
[illegible] فاطمہؑ کا باغ نہوئے

۴۲

[illegible] عباس [illegible]
[illegible] کا [illegible]

[illegible] کہ [illegible]
[illegible] ہمسے کوئی پہلے نہ نکلجائے

۴۳

کرام تھا مہمان کے لیے اہل حرم میں
روئے کو مبتول آئی تھی میدانِ ستم میں

۴۴

میدان میں مسلم کے پسر جو گئے
تلوار جو کھینچی تو ہزاروں کو بھگایا
جس سمت وہ گرز اٹھ کے بڑھایا اٹھایا
چھاتی سے کئی فوج کی توپوں کو لگایا

لاشے سے گلے ملکے جدا ہوتے تھے شبیرؑ
عورات میں غل ہوتا تھا جب دیتے تھے شبیرؑ

۴۵

فرقانِ مجسم [illegible] سدی عالم و عالم
حجاج و شہید و [illegible] شود [illegible]
عمران و شعیب و [illegible]
قربان حسینؑ ابن علیؑ [illegible]

جس سمت یہ جانباز تھے خالی وہ پرا تھا
اور دور تلک دشتِ ستم خون سے بھرا تھا

۴۶

[illegible] ہے [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کو [illegible]

بندے کو بھی مرنے کی رضا دیجیے آقا
فردوس کے رستے پہ لگا دیجیے آقا

۴۷

[illegible] ہے [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کا [illegible]

وہ کیجیے کہ شرمندہ نہوں آپکے جد سے
جنت میں پہونچ جاؤنگا آقا کی مدد سے

۴۸

[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کو [illegible]

بیقدر ہوں افلاک جو نظروں سے گرا دو
جس ذرے کو چاہو اُسے خورشید بنا دو

۲۸

دولھا کی نشانی تو کلیجے پہ دھری تھی
اور رانگ مین صندل کے عوض خاک بھری تھی

شوکت ہر سراپا مین رسول دوسرا کی
ایسے بھی بشر ہوتے ہین قدرت ہر خدا کی

یانی تھے جگر پیاس سے اولاد علی کے
خشکی مین تباہی تھی سفینے پہ نبی کے

۲۹

ہاتھون مین سپر پشت پہ دونون کے سنان تھی
دیکھا بھی نہ تھا ان نے کہ برچھی بھی کمان تھی

غازی تھے بہادر تھے ولی ابن ولی تھے
سب قوت بازوے حسین ابن علی تھے

غل تھا کہ عجب شوکت و شان شہ دین ہے
ذرے سب اسی کے ہین یہ خورشید زمین ہے

جوڑے ہوے تیرون کو جمائے ہوے صف کے
رخ سب کے جگر گوشۂ زہرا کی طرف تھے

۳۰

عباس علمدار حسین ابن علی کے
بس رتبے مین ثانی نہ تھا شبیر کے بھائی

اعلیٰ ہو کیون ایسے علمدار کا رتبہ
خالق جسے دے جعفر طیار کا رتبہ

۳۱

ہاتھون مین علم باندھے ہوے تیغ بکف تھے
گھوڑے بھی سبک سیر بہت صاف و نجیب تھے

بیدینون کے رخ قبلۂ ایمان کی پھیرے تھے
ہفتاد و دو تن لاکھ سوارون مین گھرے تھے

۳۲

ہاتھون مین علم باندھے ہوے تیغ بکف تھے
گھوڑے بھی سبک سیر بہت صاف و نجیب تھے

دنیا سے مٹا دینگے نشان آج سبھی کا
بچہ بھی نہ چھوڑینگے حسین ابن علی کا

۳۳

یا وصف جناب علی اکبر ذی جاہ
حسن نبوی خلق حسن خلق خدا تھے

اٹھارہ برس کا تھا مگر رعب و وقار تھا
ہر شخص کو ان سے ہی ہر اک بات کی تھی چاہ

۳۴

کیا ذکر ہو اس شوخ کے شاہانہ تجمل
جو دیکھتا تھا دیکھتا رہ جاتا تھا ہر پل

گردون پہ تھا سر مہر حشمت حق نور کا
دریا سے کمر مہر سخا فیض و سخا کا

۳۵

یا وصف جناب علی اکبر ذی جاہ
حسن نبوی خلق حسن خلق خدا تھے

جن پر نظر آتی تھی تلوار کی بجلی
کیا ذکر ہو اس شوخ کے شاہانہ تجمل

تھا ہاتھ مین دریا کے تلاطم کی طرح شل
جو دیکھتا تھا دیکھتا رہ جاتا تھا ہر پل

۳۶

یا وصف جناب علی اکبر ذی جاہ
حسن نبوی خلق حسن خلق خدا تھے

کہتا تھا کوئی دیکھ کے یہ ابن علی ہے
کہتا تھا کوئی دیکھ کے یہ ابن نبی ہے

الفت کا تھا جو حیدر صفدر سے ادا تھا
کرتے تھے ہین ہر بار و ہر اک شوق روا تھا

۱۹

دیکھیں تو بھلا کب سے کہ کرو یا بیس
میدان سے پھر آکون ہزاروں کو بھگا کر
ہاں دیکھیں تو کب تم ہو بالا کیا رن

ہوار کو چمکا کے ہزاروں پہ گرا کون
فوج ستم آرا کے نشان لیکے پھرا کون

۲۰

کہتے تھے کہ بابا تو نہ اب آکے ملینگے
آقا کے ہراول سے نہین جاکے ملینگے

فتح ہوئی کون خبر دیتا ہی آکر
تا ہی نشان کسکا در کوفہ پہ جاکر

۲۱

اکر کے نہین دو یا صفون کو تتر بتر نہین
وہ کون سا ہے ایسا کہ جو ہاتھ سے مرا نہین

رہین گر پیاس سے غش کھا کے گرینگے
بھی قسم لیلو کہ جیتے نہ پھرینگے

۲۲

کیا حضرت عباس کے بیٹون کو کہون حال
ہنسا کرو وہ سامنے تھے وصی انبال
منھ چاند سے اور بھائی کے سینے پہ تھے گیسو
کے بال
پیشانی کے سیدھے تھے اور دوھے تھے ابرو

وہ چاند سے رخ گرد نیمی سے اٹے تھے
اور ماتمی کپڑون کے گریبان پھٹے تھے

۲۳

وہ کہتا تھا فلک غم کا جو ابر اسے نہ گھیرے
لے داغ غریبی کے پدر ہی آنکھ کے تارے
اب خشک ہے اندھیرا ہے یاد خدا نظر مین
دنیا تھی فراموش وہ تھین یاد پدر مین

اکدم مین فنا ہونگے جو لاکھون ہین تو کیا چیز
روباہ ہین وہ ہم پسر شیر خدا ہین

۲۴

کیا کہنے ہین بھائی کے بھائی پہ فدا بھی
کیا کہنے ہین بھائی کے بھائی پہ فدا بھی
کیا کہنے ہین بھائی کے بھائی پہ فدا بھی
کیا کہنے ہین بھائی کے بھائی پہ فدا بھی

وہ کہتا تھا سر انکے اتارے گئے ہونگے
اقلیم مین دشمن کے ہین مارے گئے ہونگے

۲۵

ہے ہے مرے بچون کو پلا کر گئے پانی
ہے ہے مرے بچون کو پلا کر گئے پانی
ہے ہے مرے بچون کو پلا کر گئے پانی
ہے ہے مرے بچون کو پلا کر گئے پانی

تلوار تو کاندھے پہ زرہ باپ کی بر مین
تصویر حسن پھرتی تھی حضرت کی نظر مین

۱۱۔ مرثیہ

کیا زاہد و دیندار و کیا عابد و پرہیز
آگاہ دل و اہل وفا اہل یقین تھے
تھے جتنے وہ سب بندۂ حق و مہ لقا و مہ جبین تھے

۱۲

نہ پیاس کا صدمہ تھا نہ جانوں کی پڑی تھی
ایک ایک کی کوثر کی طرف آنکھ لڑی تھی

۱۳

وہ حور عین یہ حسن نہ انسان نہ پری میں
گویا ملک اترے تھے لباس بشری میں

۱۴

ایک ایک کے مرقد پہ فدا ہوتی ہزاروں
عاشور سے بس آج تلک روتی ہزاروں

۱۵

کیا بات تھی ہر ایک کی جو دیکھتا تھا منہ
دی جان بھی تو منہ نہ پھرایا کسی نے واہ

۱۶

ایسے کسی تسبیح کو کب دانے ملے تھے
کس شمع کو اس طرح کے پروانے ملے تھے

۱۷

تسبیح خدا ورد زباں ذکر لبوں پر
بیداری شب نرگسی آنکھوں سے عیاں تھی

۱۸

خراب عبادت خم شمشیر کو سمجھے
جادہ وہ مسافر دم شمشیر کو سمجھے

۱۹

ہر دم سر تسلیم تھا خم راہ خدا میں
بڑھتے چلے جاتے تھے قدم راہ خدا میں

۲۰

حق ہم سے غلامی کے ادا ہو نہیں سکتے
کٹوائے سر ان لوگوں نے ہم سر نہیں سکتے

رباعی

رعب سے شیر ژیاں کے ہیں تھرائے ہوئے
سب طرف غلغلہ نیزوں کے بلا کے ہوئے
آواز ہیں دو بھی جھک جھک کے علم آئے ہوئے
آئے ہیں دو بہادر کہ فلک ہیں

رباعی

ایک ایک قدم لغزش مستانہ ہے
گلزار بہشت اپنا میخانہ ہے
آنکھیں بیشے ہیں جس کی جانب دیکھا
ہر مست ہیں جس طرف کہ مستانہ ہے

رباعی

ہنگام نبرد و حرب و پیکار کہ وقت
ہے ہے اب بچنا ہو تیری کس کی
خنجر ہے کہ ہے موت کی تصویر کھنچی
پیارے اب بچنا مرگ آسان ہے

رباعی

شاہان جہان سب ہیں گرد حیدر
ہر ایک ہے کرم دست سخا حیدر
یوسف و خلیل و یوسف دم و مسیح
سب کی مشکل ہیں کام آسان حیدر

رباعی

خاموشی میں بیان لذت گویائی ہے
آنکھیں جو ہیں بند عین بینائی ہے
دوست کا جگر اور دشمن کا دل
افیونی عجب گوشہ تنہائی ہے

رباعی

جو ہے اس کا روانگی میں وہ رائی ہے
بیٹھے ہیں یہ دم مثل نگہ بائی ہے
کیا جانے کسی کا ساتھ سے رہتا ہے
اک عمر کا ساتھ ہے یہ تنہائی ہے

۴۵
پیغام اکبر خستہ جگر جو لایا
آثار حشر بیابان میں آشکار
نیزہ پہ سر بلند ہوا تیغ سے شکار
چلائے باہ اٹھا کے امام فلک وقار

بیکس ہوں تشنہ کام ہوں تیغوں سے چور ہوں
یارب گواہ رہیو کہ میں بے قصور ہوں

۴۸
زینب نے جو نہ دیکھا برادر کی راہ کو
دیکھا اک آفتاب کو نیزے پہ جلوہ گر
دیکھا جو سر تو تھی وہ دلیری کی جا نہ ڈر
چلائی ہائے بھائی کی پیشانی پر ہے گرد

شہ ذبح ہو گئے نہ کسی کو خبر ہوئی
ہے ہے ذرا سی عمر میں میں بے پدر ہوئی

۴۹
بنت علی کی ناکھوں میں آہ شرر فشاں
ہاتھوں سے دل کو تھام کے کی آہ و اشکبار
منہ پیٹ کے زمین پہ گری پھر پدر کے پاس
چلائی ہائے خانہ برباد اجڑ گیا

ہم سب کے چین اب تہ افلاک اٹھ گئے
ہے ہے جہان سے پنجتن پاک اٹھ گئے

۵۰
ہائے شہید فخر ظہور رضا حسین
ہائے گلوئے بریدہ و رانِ قضا حسین
ہائے غریب بیکس و بے آسرا حسین
ہائے فدیۂ عدو و ستم آشنا حسین

ہے ہے لہو بھری ہوئی زلفیں لٹکتی ہیں
ہے ہے گلون سے خون کی بوندیں ٹپکتی ہیں

۵۱
لوٹا بلا کے گھر سے محمد کی آل کو
پیاسا کیا شہید شہ بحر و بر کے لال کو
دیکھا نہ پھر کسی نے ستمگر کے لال کو
دیکھو کہ خنجر اور ہے حلق اور لال کو

دیکھیں بغور زخم تن پاش پاش کے
ٹکڑے اٹھائیں آپ کے بیٹے کی لاش کے

۵۲
ہائے انیس حشر کی مجلس میں آج ہوش
منہ پیٹتے ہیں عاشق و مہر و وفا خروش
ہائے حسین غربت و بیکس ہزار ہوش
کس سے کہوں کہ کس لیے ہیں بے قرار ہوش

فرما رہے ہیں شیر خدا مر حبا مجھے
دیتی ہے روح فاطمہ زہرا دعا مجھے

۵۱ معجز نظم کربلا

بجلی سی کوندی صف پہ غضب ناک ہو گئی
ہر گرز خلق ہو کے دو عالم پہ خاک ہو گئی
بیدم تھا جس پہ ہاتھ وہ بیباک ہو گئی
تلوار کیا تھی برق تھی اور برق تاک تھی

چل پھر سے اُسکی فوج ستم دردناک تھی
گردون پہ تھی کبھی تو کبھی زیرِ خاک تھی

دولا کے پھیر دوش پہ برچھی جو لی گئی
ٹاپوں کی ہل کے فوج کو دہشت بھی لی گئی
بجلی سی دونوں ہاتھوں میں کوندتی بھی لی گئی
دم میں بھلا کے خوف جو برچھی بھی لی گئی

زخموں کو اُسنے آتشِ سوزاں بنا دیا
ہر نخل قد کو سرو چراغاں بنا دیا

اس شوخ کی لڑائی سے دنیا دہل گئی
دو ہاتھ میں تھی تیغ دو دل میں اجل گئی
گردن پہ جس کے پڑ گئی بس اُسکی چل گئی
تلوار کیا تھی موت تھی جس سے نہ ٹل گئی

رُکتا جو کوئی وار تو ہوتا وہیں تمام
اک ضرب میں دو ٹکڑے تھے ہر ایک کے دو گام

دیکھا جو اُسکو ہاتھ میں تلوار لے کے فتح
ہر ایک نے کہا کہ ہوا کارزار لے کے فتح
ہمت بندھی ہر ایک کی تلوار لے کے فتح
کرتا تھا حملہ ہر کوئی للکار لے کے فتح

ہم منتقم ہیں اِسکے نہ تو انتقام لے
اے صابروں کے فخر بس اب ہاتھ تھام لے

اک ضرب ایسی مارے کہ ہو کام ایک وار
مقتل ہی میں ہو جنگ کہ شاباش ہو نثار
کس کا یہ حوصلہ ہے جو ٹھہرے تری کرے دنا
دعوے پہ چاہیئے کہ ہو میدان میں ثبوت

اعدائے کائنات کا دفتر الٹ دیا
نیزوں سے لاشِ شہ کو زمین پر الٹ دیا

پوچھی جو بڑھ کے فوج نے کیا نام ہے تیرا
بولا کہ نام ہے مرا عباس نامور
ہیں نام آور اور بھی اس فوج میں مگر
عباس سا دلاور و صفدر نہیں دگر

راحت کا بعد فتح سر انجام کیجئے
زہرا کے گھر کو لوٹ کے آرام کیجئے

بولا فوج سے جو سعد سپہ دار نامور
رہتی ہے اِسکی ہیبت و شوکت ہمیشہ کار زار
ہے نام اِسکا عباس علمدار نامور
ہاں بھائی ہاں بھلا تو اسے کون نہ ڈرے

رُک جا کہ خاتمہ ہو اِس جنگ و جدال کا
اب سر چڑھیگا نیزے پہ زہرا کے لال کا

آواز غیب سنتے ہی تھرا گئے امام
کس نے دوا فقار میان میں اور کر لیا تمام
گردن پہ اپنے فتح کو لٹکائے ذوالفقار
فرمایا بھائی جائیے ہو تا ہو خصمِ ننگ و عار

راحت کا بعد فتح سر انجام کیجئے
زہرا کے گھر کو لوٹ کے آرام کیجئے

اک ضرب میں ہو فیصلہ اِس کارزار کا
اک حیدر نہاد سے ہے مقابلہ ہزار کا
نیزوں سے ہاتھ کٹ کے گرے دس ہزار کا
بیڑا اٹھایا فاطمہ زہرا کے لال نے

خنجر کو کھینچ کر شہِ والا تبار نے
زینب نے دی دوہائی تو تھامے کمر کو کیا
زانو سے شہ کا سینۂ زخمی دبا لیا

لفظ ناکامانہ شد نہ لب تک پہنچے کہ چھینٹوں کے وار

۱۲۶

کی اہل بیت نے پیٹنے رونے کی ہر جا
اولاد و والدہ کی مصیبت کا ذکر کیا
کیا شاہ و بیں پہ ظلم ہوئے وا مصیبتا
گودی میں سر گیا چھ مہینے کا بابا

پھٹ جائے کیوں جگر نہ شہ خوش خصال کا
ماتم اودھر جوان کا ادھر خرد سال کا

۱۲۷

چلاتے تھے کہ شمر نے اصغر کو مار ڈالا
اصغر کو کیا گرا لا کہ حسین
نغمہ یہ شیر خوار کے کانوں میں آ گیا
گھبرا کے بس بہ زانوئے زیں آ گیا حسین

جنکی تمھیں طلب ہے وہ سوئے جنان گئے
جاتے ہیں ہم بھی اب وہیں اصغر جہاں گئے

۱۲۸

طبقے زمین کے روح امین کے پر دن تھے
یاں سر پڑے تھے خاک پہ اور تن سروں تھے

۱۲۹

بچے سے حرملہ نے کیا یوں شکار کر
بانہوں سے ماں کی حلق پہ پیکاں گزار کر
بچے کی سمت تیر جو آیا نہ بار کر
کھائے ہوؤں نے لاکھ اشارے پکار کر

سینے پہ میرے تیر لگاتا تو غم نہ تھا
بچہ مرا یہ ناقۂ صالح سے کم نہ تھا

۱۳۰

ہنس کر کہا حسین نے ہاں ہاں نشانہ ہے
تیر اس طرف سے آئے ادھر یہ نشانہ ہے
ہاتھوں پہ لے کے حلق کو اصغر نے شانہ ہے
اب سوئے خیمہ گاہ یہ ہر دم روانہ ہے

تم یہ نہ جانیو کہ ہمیں چھوڑے جاتے ہیں
ہم بھی تمھارے پاس کوئی دم میں آتے ہیں

۱۳۱

جب سر کشوں کی جانب ملک عدم چلی
ایسی ہوا بھی گلشن عالم میں کم چلی

۱۳۲

بازو کمان کشوں کے بھی جیسے اتر گئے
بھالے رجز پڑھنے کے بھی منہ میں مکر گئے
جب ہاتھ تیر و تیغ سے ہر سو ہنر گئے
ہر سو سوار و پیادے نظر سے اتر گئے

دل دشمنوں کے خنجر ابرو سے کٹ گئے
اُلٹی جو آستین تو ہر سے سب الٹ گئے

۱۳۳

کیا ضرب تھی کہ فتح کا دروازہ کھل گیا
اجزائے جسم بخس کا شیرازہ کھل گیا

۱۱۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۱۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۱

رخشندگی میں ابر نظر کے غبار تھا
دو جلیاں چمکتی ہیں زیر آسمان
اس کے عین زیادہ عین زیر آسمان
کس کے نشیمن کے عین چمکتی ہیں جا بجا

حضرت پکارتے تھے کہ دو دن کی پیاس ہے
جسکا پسر ہو غین یہ اسی کے نواسے ہیں

۱۰۲

تنہا کھڑے تھے دل کو بھلا ہو حسین کا
ہلتا تھا جا بجا نہ کسی سے جدا ہوا
نیچے کے دو پیسان سے تھا عین کا مزہ
یہ فاطمہ کی یادگار ہم سا شبہ نہیں

صدمے سہون کلیجے پہ کس کس کے داغ کے
افسوس پھول جھڑ گئے سب سے سیر باغ کے

۱۰۳

پیاسا تھا اور آنکھون میں آنسو بھرا ہوا
بانھون سے تھا نمود دو دھارا لہو کا بہ
بانھون میں بیٹے ڈوبتے تھے بیکلی کے ہاتھ

تنکے سے دل کو مان سے بچھڑے کا ڈر تھا
رن کی ہوائے گرم سے جسم اسکا ڈر تھا

۱۰۴

روئے امام اسکی جوانی کے واسطے
دریا پہ قتل ہو گیا پانی کے واسطے

۱۰۵

راوی نے یہ لکھا ہے کہ اس دم بحال زار
لالے کی طرح ان میں ہر دم آبلہ تھا ایک
دن کو بھی اختران میں نہ ہوتا تھا آشکار
اک طفل تھا جو ان میں سو اس کا عین تھا

تھا فرطِ غش سے ننھا سا منکا ڈھلا ہوا
باندھے ہوئے تھا مٹھیاں مُنھ تھا کھلا ہوا

۱۰۶

رخصت ہوا پدر سے علی اکبر جب کہ یہ
لشکر کو سر کشون سے کیا یاد میں نے یہ
آخر کو ہم کرے گا لیا ظالمون سے یہ
برچھی جگر پہ جب لگی تھا عین کا مزہ

صدمے سے حال سبط نبی غین ہو گیا
تا ظہر سب کا خاتمہ بالخیر ہو گیا

۱۰۷

چھوٹا سا ایک سبز تھا طوطا قفس میں یہ
ہاتھا جھپٹ دبا لیا ان ننھے ہاتھ میں
جتنی تھیں لونڈیان سب آئیں اسی طرف
آنکھیں تھیں سب کی غین پہ نقطے تھے غین کے

سائے میں دامن خلف بوتراب کے
رخسار تھے کہ پھول کھلے تھے گلاب کے

۱۰۸

پیاسا تھا اور آنکھ میں آنسو بھرا ہوا
بانھون سے تھا نمود دو دھارا لہو کا بہ
بانھون میں بیٹے ڈوبتے تھے بیکلی کے ہاتھ

تھی نازکی میں اسپہ خزان مار سا گیا
تالو سے لگ گئی تھی زبان مار سا گیا

نسبت اوی مرثیہ کہ تا ظہر غین بحال زار

۹۱
ہر دم فزونی کا لبوں پر کلمہ تھا
شکر خدا سے منکی زبانوں کو کام تھا
ایک ایک دل سے عاشق شاہ انام تھا
آنکھوں میں نقشہ سامنے صاحب کے امام تھا

ہر حال میں وہ لوگ رضا جوئے شاہ تھے
رخ اُنکے مثل قبلہ نما سوئے شاہ تھے

۹۲
دیکھا وفا کا جلد ذی نمود جلوہ گر
شایان ریاض خلد سے صحرائے کربلا
ہر نخل زیر سایۂ صاحب علی میں تھا
ذکر و دعا کے نور سے روشن زمین و زمان

ذرہ نہ مہر و ماہ میں اور انمیں فرق تھا
اک اک جوان حسن کے دریا میں غرق تھا

۹۳
ہر شام صبح عید تھی ہر روز روز عید
ہر شب شب برات تھی ہر دن تھا دن سعید
کھلتے تھے صبح دیکھکے چہرے وہ نیک دید
تھے ان دنوں میں اہل زمانہ کے دن سفید

ہر روز ان کے ہونٹ چہاب کے تھرکے رہگئے
ہر دن کے زخم شاہ کو دکھلا کے رہگئے

۹۴
بڑھ بڑھ کے پیدلوں نے سواروں سے جنگ کی
ایک ایک تشنہ لب نے ہزاروں سے جنگ کی
جان اک جہاد و رزم و وغا میں اُنکی تھی
جو نخل کٹ گرا وہ جوانوں سے جنگ کی

مُرغی لبوں پہ آگئی بابا گل ہوا
غازی ستمگروں سے وغا کر کے مر گئے

۹۵
جس شخص پر پڑا ہے کسی کے یہ صورت ایک
بھاگے وہ لوگ چھوڑ کے دشت نبرد کو
لاکھوں میں اک جوان کو کرتا کرتا کرتا کرد
نعرہ ہر ایک ضرب پہ تھا یا علی مدد

دو کرتے تھے وہ مجمع قوم جہول میں
گھوڑوں کو عرض میں تو سواروں کو طول میں

۹۶
اقطع تھے شیر پنجہ ہیجا وہ صف شکن
مرنے کی بیخودی تھی کہ اعضا ان کے تھے بدن
کھا کھا کے تیر گرتے تھے وہ غیرت چمن
قربان بندہ پرور کی سرور دیں کے تن

غازی ستمگروں سے وغا کر کے مر گئے
حق نمک جو تھا وہ ادا کر کے مر گئے

۹۷
جب داخل جنان ہوئے وہ صاحبان حق
بہکم ہوئے نبی کے مفرح کے بھی ورق
فرزند فاطمہ کو فنا تھی بقا کا حق
صدمے سے ہو گیا تھا انوکا رنگ فق

چمکی جو اُنکی تیغ تو بجلی چمک گئی
شیروں کی آنکھ خوف کے مارے جھپک گئی

۹۸
ہر ایک ان میں صاحب تمکین و احتشام
ہر ایک ان میں صاحب تمکین و احتشام
ہر ایک ان میں صاحب تمکین و احتشام
ہر ایک ان میں صاحب تمکین و احتشام

پیدل نہ تھا کوئی نہ کوئی تھا سوار
سب کے سب تھے شیر کہ تھا ایک کا شکار

۹۹
لڑکے جو بے جگر کے تھے وہ بے جگر ہوئے
دانتے جوان مرد کے کب سے نہ ڈر ہوئے
پیدل تھے جتنے ان کے وہ ایک کو دو ہوئے
کمسن تھے جو وہ ایک کو دو اور سہ ہوئے

چھوٹے سے بچوں سے ستمگر تنگ تھے
گہ سر پہ گہ کمر پہ کبھی زیر تنگ تھے

۸۴

تنہا ہمارے واسطے ابھی صاحبِ ذوالفقار
تب تھا امید کاہ شہنشاہ تشنہ کام

حیدر نے دی صدا کہ ادھر دل حزین بھی آ
زہرا ابھی ہے رکاب میں روح الامین بھی آ

۸۵

وہ جن پہ قدم رکھتا تھا فرزندِ کارساز
ہر سنگ ریزہ رشکِ درِ شبِ چراغ تھا

قدسی سب اٹھ کھڑے ہوئے تعظیم کے لیے
طوبیٰ کا سر بھی جھک گیا تسلیم کے لیے

۸۶

ہر سنگ ریزہ رشکِ درِ شبِ چراغ تھا
کہتی تھی گرد نکہتِ باغِ بہشت ہوں

تھا یہ زمین کا قول کہ عنبر سرشت ہوں

۸۷

جنگے تنوں میں جان نہ تھی زندہ ہو گئے
ذرے زمین پہ اختر تابندہ ہو گئے

۸۸

فاقوں میں صبر و شکر سے دل آنکھیں
جانباز تھے جری تھے مجاہد تھے شیر

۸۹

سر تاجِ عرش تھا جو مکیں صدر زین پر
قدسی پروں کو فرش کیے تھے زمین پر

۹۰

صدقے سوار ہے شہ گردوں رکاب کے
گویا ستارے جاتے تھے ساتھ آفتاب کے

پیر و امام کے تھے نہ کیوں خوش طرا
آقا حسینؑ سا ہو تو ایسے رفیق

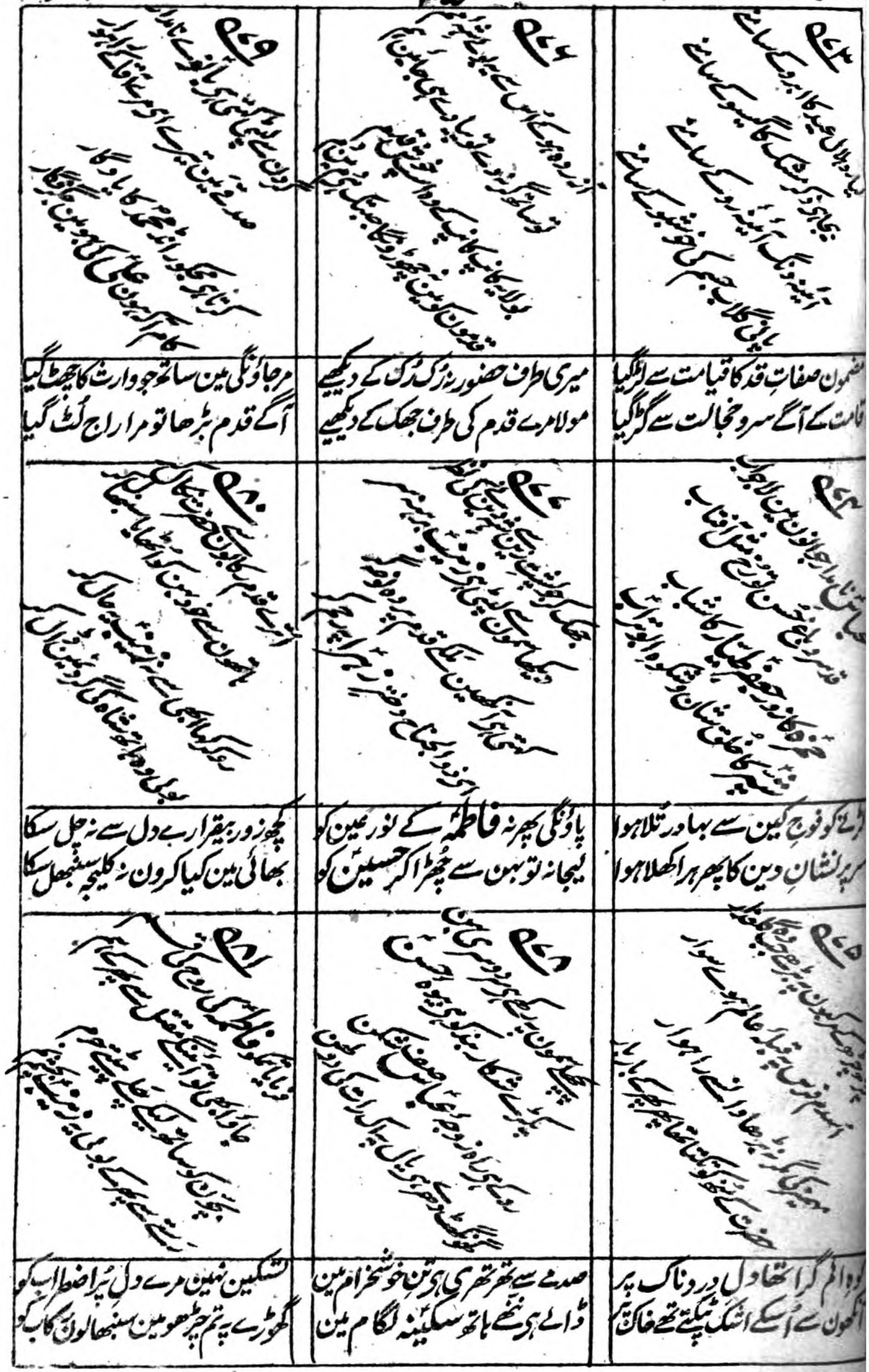

۷۴
یاد و ہلال عید کا ابرو کے سامنے
بیجا ہے ذکر ماہ کا گیسو کے سامنے
آئینہ دنگ آئینہ رو کے سامنے
پانی گلاب جسم کی خوشبو کے سامنے
مضمون صفاتِ قد کا قیامت سے لڑ گیا
قامت کے آگے سرو خجالت سے گڑ گیا

۷۵
آنسو رواں ہوئے اس سے پہلے کہ دم نکلے
تسلیم کو حضور کے قاصد قدم نکلے
بولا یہ کہہ کے پاؤں پہ گر کر غلام کے
قدموں کو مین نہ چھوڑوں گا صدقے امام کے
میری طرف حضور نہ رُک رُک کے دیکھیے
مولا مرے قدم کی طرف جھک کے دیکھیے

۷۶
صدقے گئے کہ آپ کی ہمت بلند ہے
کوتاہ ہاتھ جھکنے سے دستِ کمند ہے
صدقے مین تیرے اکبرِ عالی کی ہے بلند
کام آگیا ہے ہون علی کی کمان کا زہ
مرجاؤنگی مین ساتھ جو وارث کا چھٹ گیا
آگے قدم بڑھا تو مرا راج لُٹ گیا

۷۷
ہے ہے وہ ماہ کیا ہوا جو آسمان پر
ہے ہے وہ آفتاب کیا جو ہو نہان پر
ہے ہے وہ ماہ کیا ہوا جو آسمان پر
ہے ہے وہ آفتاب کیا جو ہو نہان پر
ہے ہے وہ ماہ کیا ہوا جو آسمان پر
ہے ہے وہ آفتاب کیا جو ہو نہان پر

۷۸
جھک کر زمین بوس ہوئی ہر نظر تمام
دیکھی جو سب نے پشتِ زمین پر سے ہر طرف
کہتی تھی ہر نگاہ کہ اے رشکِ ماہ و مہر
آخر زوالِ بخت سے ہوتا ہے یہ بھی دہر
پاؤنگی پھر نہ فاطمہؑ کے نورِ عین کو
لیجا نہ تو بہن سے بچھڑا کر حسینؑ کو

۷۹
آنسو قدم پہ گر کے یہ کہتے تھے بار بار
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
کچھ زور بیقرار ہے دل سے نہ چل سکا
بھائی مین کیا کرون نہ کلیجہ سنبھل سکا

۸۰
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
لشکر مین کوئی بھی نہ ہوا یار و یاور
تنہا حسینؑ رہ گئے بے کس و بے کمک
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا

۸۱
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
تسکین نہین مرے دلِ پُر اضطراب کو
گھوڑے پہ تم چڑھو مین سنبھالون رکاب کو

۷۵
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
وہ اُٹھ گرا تھا دل دردناک پر
آنکھون سے اُسکے اشک ٹپکتے تھے خاک پر

۷۶
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
صدمے سے تھرتھری ہی تنِ خوشخرام مین
ڈالے ہی ننھے ہاتھ سکینہؑ لگام مین

۷۷
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا
ہے ہے کہاں ہو شاہِ شہیدانِ کربلا

لو سے کوفے سے لڑائی دونو نیزے تک سیاہ شر

۶۶
بولا کوئی کہ ہاتھ اٹھین بیعت اجتناب
مسند کو راہ حق مین سمجھتے ہین وہ جناب
کہنے لگا وہ تیرہ دروں کے مصاحبون سے
ہان اب خیال شہر ہین بیعت سے بے حجاب

۶۷
جب صبح دین پہ دشمن بیدین چڑھا
خاتم پہ جیسے دست رجز خط کا مین چڑھا
گویا کہ آسمان پہ خورشید حشر مین
غل پڑ گیا جہاد پہ جس دم حسین چڑھا

۶۸
کیا دخل نور حسن مین خال سیاہ کو
نقطے کی احتیاج نہین مہر و ماہ کو

۶۵
پیاسون پہ تیر یا نسے بھی پڑتے ہین کسطرح
دیکھین حسینؑ لاکھون سے لڑتے ہین کسطرح
ایک ایک رخ پہ قدرت حق کا ظہور تھا
لشکر نہ تھا حسینؑ کا دریاے نور تھا

۶۴
یہ کہکے اسپ چھوڑ دیا میدان مین جناب
ہان غازیو یہ وقت ہے نصرت دین کا شتاب
ظاہر ہوا حسینؑ کے چہرون مین مثل مہر
پرتو سے جنکی نار ہوا شہر کربلا

۶۳
گردون نشین سرون کو سم پیٹنے لگے
بکھرا کے بال اہل حرم پیٹنے لگے
تھے اسطرح جوانون مین لڑکے ملے ہوے
ہون جسطرح سے پھول چمن مین کھلے ہوے

۶۲
فرما کے الوداع ہر اک سو گوار سے
خیمے سے نکلے شاہ پیمبرؐ مزار سے
خوشبو مہک گئی چمن کائنات مین
بولے تو پھول جھڑنے لگے بات بات مین

۶۱
فرمایا جب حسینؑ نے ہو جاؤ ہوشیار
جلدی سے ہو گئے صف ہیجا مین نامدار
دیکھے جو شیر حضرت ذوالجلال کے
روتے تھے اور منہ سے یہ فرماتے تھے شیر

۶۰
ہنس کر نظر جو فاطمہؑ پر آ پڑی ذرا
سب باغ فاطمہؑ نظر آیا ہرا بھرا
جو غنچہ تھا شگفتہ ہوا گل کلی کلی
جو پھول تھا کھلا ہوا ہو گیا ارغوانی

۵۹
یہ کہکے ان
ہان غازیو یہ وقت
ظاہر ہوا حسینؑ
پرتو سے جنکی نار

۵۸
گردون نشین سرون کو سم پیٹنے لگے
بکھرا کے بال اہل حرم پیٹنے لگے
تھے اسطرح جوانون مین لڑکے ملے ہوے
ہون جسطرح سے پھول چمن مین کھلے ہوے

۵۷
فرما کے الوداع ہر اک سو گوار سے
خیمے سے نکلے شاہ پیمبرؐ مزار سے
خوشبو مہک گئی چمن کائنات مین
بولے تو پھول جھڑنے لگے بات بات مین

۵۵

[illegible] کہ ہو گئے جوان بانکے کئی ہزار
خیمے سے کی ہے جو صف کین نہیں شمار
ہین تین چار کوس تک گرد مین سوار
اک اک جوان ہے رستم میدان کارزار

[illegible] کوئی لڑ سکیگا قیامت کی فوج ہے
لشکر کی ہین صفین کہ سمندر کی موج ہے

۵۸

بھالا ہلا کے کوئی یہ کہتا ہے بار بار
کہتا ہے کس غرور سے اک شاہ کامگار
آئے ہین نور عین حضرت پیمبر کا یادگار

اب کوئی دم مین گھر کی حسن کے صفائی ہے
تلوار آج زہر مین مین نے بجھائی ہے

۵۱

گھوڑے سے جب گرے شہ گیتی پناہ ہائے
چلائی زیر خیمہ سے بانو کہ ہائے ہائے
جو فاطمہ کے دودھ کی لاجہ ہے ہائے ہائے
چھاتی پہ چڑھ کے کاٹو گلا اس شاہ کا چلا

وارث نہ کوئی ہوئیگا سید کی لاش کا
لوٹونگا سب لباس تن پاش پاش کا

۵۲

[illegible] کی طرف
خنجر ہین ایک سمت تو بھالے ہین اک طرف
جانباز ہاتھ جوڑے ہین اک طرف
اور دس ہزار تیر بھی ہین اک طرف

[illegible] گر قتل شہنشاہ دین ہین ہین
کھینچے ہوئے کمانون کو سرکش کمین مین ہین

۵۳

دریا پہ جا کے کوئی یہ کہتا ہے بار بار
قیمت ہے اسکی شاہ کا سر اور یہ کنار
دریا پہ جو ہلا کے تو پانی کی اصطخار
عباس نامدار کے کاٹو گلا تمام

جب دولت علیؑ کو قضا لوٹ جائیگی
فرزند فاطمہؑ کی کمر ٹوٹ جائیگی

۵۴

ہر آرزو کہ دولت آل عبا ملے
دیکھین کسے علیؑ کی ہو کی ردا ملے

۵۵

[illegible] ہوئے ہین کنارے پہ جا بجا
[illegible] ہے کوہ کی سی
ہر جا بچھی ہوئی ہین کمانین ادھر ادھر
کاکل گھٹا سی چھائی ہے ڈھالون کی سر بسر

[illegible] لوگ جا بجا پئے قتل و ستیز ہین
[illegible] ہین اوپی ہوئی خنجر بھی تیز ہین

۵۶

[illegible] کوئی یہ کہتا ہے جوڑ کے
گذرے گا کیا علی اصغر کاٹو کے
سوئینگے جب زمین پہ جھولا کو چھوڑ کے
دیونگی کر کے آنا دو بھائی ہو بیچ مین

اصغر کا طوق اپنے پسر کو پہناؤنگا
سوغات کربلا سے یہی لیکے جاؤنگا

۵۷

فرصت اب ایکدم کی نہان دو حسینؑ کو
بیعت اگر کرین تو امان دو حسینؑ کو

۴۹

وہ دھوپ ہے بیابان کی وہ گرمی زمین
راحت نہ زمان کو ہے نہ آرام مکین
ہر سمت علم کی ہیں سیاہی سے عیاں
آفت میں مبتلا ہے محمدؐ کا قرین

بچوں کی مارے پیاس کے حالت عجیب ہے
خیمہ نہ سایہ ہے نہ دریا قریب ہے

۵۰

ہے ہے وہ تیر کتنی ہے فوج اشقیا
سنتے تھے داستان سپاہ حسینؑ کی
اُس نے کہا حسینؑ کے سارے حرم میں کیا
خاتون کے مقابلے میں نہیں آئی فوج کم

یاں سیکڑوں کمانیں ہیں فوج امیر ہیں
دو دو وہ گرینگے خاک پہ ایک ایک تیر ہیں

۵۱

یہ سن کے غلطاں خاک پہ وہ شیر گر پڑا
چھوٹے ہیں اور سب کوئی اُنمیں جوان نہیں
بچوں کو دیکھ کر یہ کہا اُس نے ہائے ہائے
خط اک طرف مسیں بھی کسی کی عیاں نہیں

کیا چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کی طاقت وہ کھائینگے
اُنسے تو تیر بھی سنبھالے نہ جائینگے

۵۲

اُٹھا کے ہاتھ مصطفےٰ کو دی صدا کہ ہائے سال
ہے ہے وہ بیس کا ہے ابھی شیر کا نہ سال
نو سن کے ہو نہ جائے کہیں دونوں کا لال
یاں ایک جوان ہیں حضرت علیؑ سے خوشخصال

زہرا کے جان و دل ہیں محمدؐ کے پیار ہیں
یہ ستارہ تو چاند ہیں باقی ستارے ہیں

۵۳

اک ایک جانثار ہے اک ایک شیر زور
اُس پر یہ ہے کہ ہیں وہ پیمبر کے یار غار
ہیں ساتھ ایک ہزار اور ایک شیر خوار
بیمار ایک بیس برس کا ہے گلعذار

اسوار بھی قلیل پیادے بھی تھوڑے ہیں
کل سترہ تو اونٹ ہیں اور بیس گھوڑے ہیں

۵۴

ہے ایک عالم خلق لشکر کا ہے یہ نشان
یہ حال ہے وطن ہوا جیسے ہو کارواں
اور دین جنس غیر ہے سودا جنس گراں
غل کی یہ کمی ہے کہ ہے کوڑی خط امان

کیا جانے دل میں سوچ کے کیا شاہ نے کیا
مقتل میں کھینچ لائے انھیں لے کے اپنا قضا

۵۵

لشکر تو ہے قلیل اور اس فوج میں ہے کیا
عمریں ہیں چھوٹی چھوٹی بھی اعضا ابھی جدا
بچے ہیں بیکس و بیکفن و بیسلاح و بیلوا
بیمار کی ہیں بیس برس کی ہیں بیس برس کی

کچھ آزمودہ کار نہیں کچھ مسن نہیں
اُنکے ابھی تو گھر سے نکلنے کے دن نہیں

۵۶

ہے ہے یہ بیس برس کے ہیں سب بیس بیس
اسوار ہے نہ تیغ نہ نیزہ نہ ہے سپر
آفت میں مبتلا ہیں یہ بیکس و بیخبر
غازی ہیں یہ ہیں سرفروش ہیں اور حق کا ہے اثر

کھانے کا ہے خیال نہ پانی کی فکر ہے
سجدے ہیں اور دعائیں ہیں اور حق کا ذکر ہے

۳۶
[illegible] اب بھگانیا سید اکبر
[illegible] گری ہیں پیاس لگتی ہے دریا کو دیکھ کر
پانی بھی اچھا لگتا ہے جنگل میں بہت سا کھا کر
فرمایا شہ نے چاہیے اللہ کا کرم

۳۷
اس کثرت سپاہ پہ نگاہیں جو اٹھیں
آہو بچا شاہ سے لڑکوں کا ہے جو ہم
جسکے جلو میں لاکھ سوار دلاور ہیں دمبدم
آگے زمین بوس ہیں جوانان شام روم

۳۸
[illegible] کے بند کرنے پہ وہ ہیں تلے ہوئے
[illegible] کے در ہماری طرف ہیں کھلے ہوئے
بس کھل گیا نہ طور صفائی کا ہوئیگا
اب کل سے بندوبست لڑائی کا ہوئیگا

۳۹
گھوڑوں پہ گرد و پیش رسیان شام تھے
زرین کمر جلو میں کئی سو غلام تھے

۴۰
[illegible] ابادھوپ میں زیر آکا آفتاب
[illegible] پہ ہو سے خیام ارام فلک جناب
حاشا کبھی وہ رخصت حق جسکی ہو رکاب
بے چوبۂ فلک نظر آئے گا حباب

۴۱
ذرہ کا روپ میں ظاہر ہوئے نشان
اڑتے زمین پہ ظلم کا دریا سے یہ اران
ہوتی کبھی حرکت صفدر میں یہ گمان
ہلتا تھا دشت کین دہل اسطرح بجتے تھے
باجوں کا تھا یہ شور کہ بادل گرجتے تھے

۴۲
[illegible] ہیں آسمان تھا کہ ستاروں سے بھر گیا
[illegible] کوسوں علم کھلے تھے جو دھوپ پہ گیا
[illegible] کہ بند ہوئی چار طرف سے راہ
خیمہ ہی کسطرف کو شہ خوشخصال کا
دریا پہ تو عمل نہیں زہرا کے لال کا

۴۳
[illegible] آنے کے اسطرف بھی اتر نے لگی سپاہ
[illegible] ہیں علم کھلے تھے جو دھوپ پہ گیا
[illegible] کہ بند ہوئی چار طرف سے راہ
جنگل وہ دیکھ کر شہ ذیشان نے کہا
خوف خدا ہے جنگ سے اندیشہ اجل
مکار و اہل نار و ریا کار و بے دول
[illegible] ہیں یہ سب لوگ ہیں بد اصل

۴۴
[illegible] ہیں یہ سب لوگ ہیں بد اصل
بدخواہ خاندان رسالت پناہ تھے
ایسے جلے ہوئے تھے کہ بیری سیاہ تھے

۴۵
[illegible] خوش تھے کہ ہاتھ آئے ہیں اب بے کسی کے ہاتھ
[illegible] آئے تھے ہم تو آپکی خاطر امام تھے
[illegible] ہیں آپکی ہی ماں کا
عباس مستعد تھے سبھوں سے لڑائی کو
شبیر پھیر لے گئے بھائی کے بھائی کو

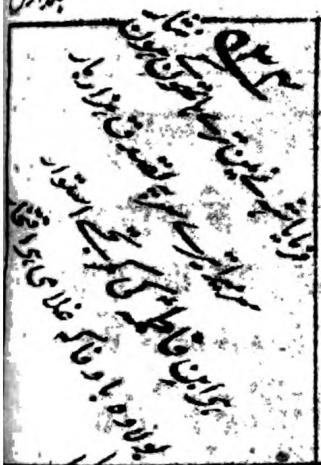

پہلے کرو وہ کام کہ جو فرض عین ہو
بیچین ہون تو ہم ہون پہ امت کو چین ہو

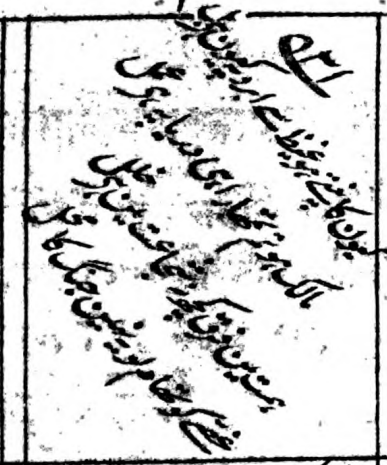

مالو مرا کہا مین تمھارا امام ہون
غازی نے سر جھکا کے کہا مین غلام ہون

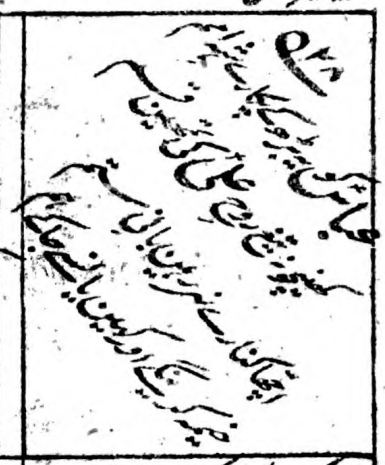

بان یہ ملال ہی کہ سر انکے کٹے نہین
تیغون کے سامنے سے کبھی ہم ہٹے نہین

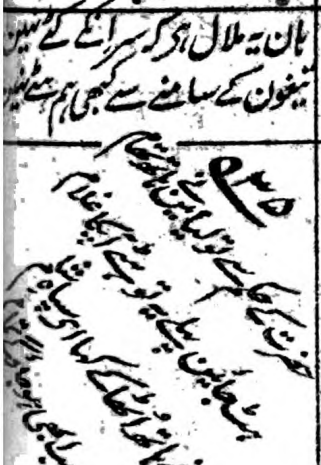

منظور ناریون کو ہی پانی کا آسرا
کوثر ہی اپنی تشنہ دہانی کا آسرا

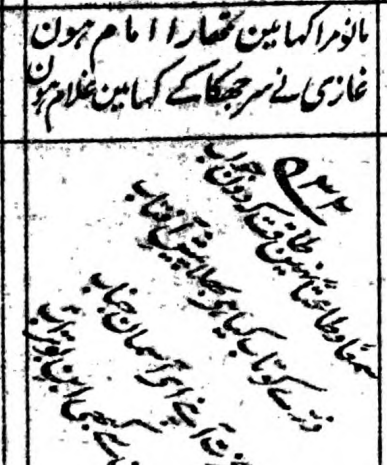

ارشاد ہو جو کچھ مرے حق مین قبول ہی
حکم حضور حکم خدا اور رسول ہی

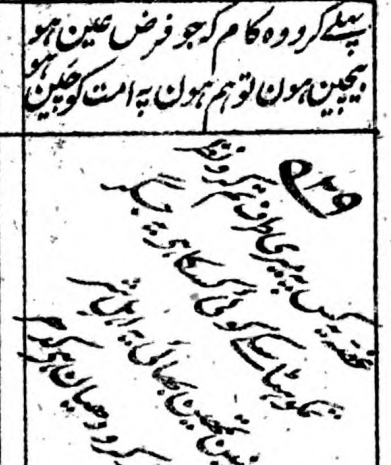

لاکھون ہو گر تو ہو اسے لوٹ کا نجا
بگڑیگا پھر یہ شیر تو روکا نجا

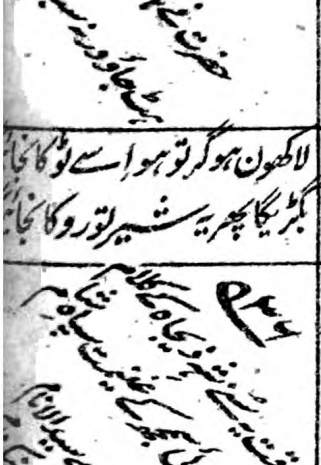

شکل حباب خلق مین آخر فنا تو ہی
دریا اگر قریب نہو گا خدا تو ہی

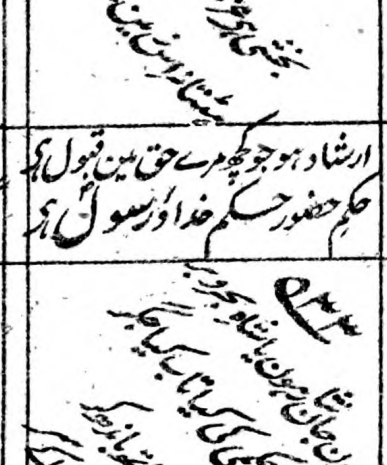

گر یہ بدی کرین نہ شہ کائنات سے
سر اپنا کاٹ دونگی انھین اپنے ہات سے

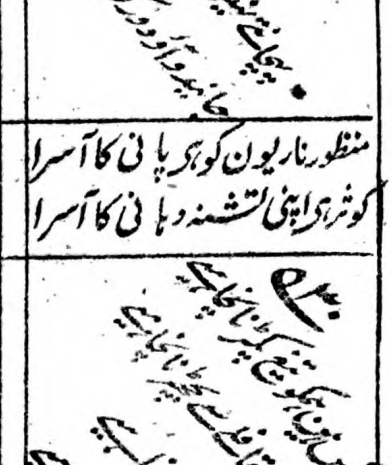

کہتے تھے راہ مین کہ نہ وار اپنا جا
افسوس ہی کہ ہاتھ سے دریا نکل

۲۹

[illegible] حضرت عباس بیکس
[illegible] بھائی اونٹ پہ سے کہتے تھے سب کہیو بیکس بیکس بنام
فرش چاہت تھے کر رہا کر رہا تھا خیام
تلوار رین کھینچے کھٹاکھٹ پہ ابو بکر خیام

[illegible] کے دل پہ ظلم کی شمشیر پھر گئی
[illegible] کی نظر مین موت کی تصویر پھر گئی

۳۰

[illegible] بھائی کے بھیونون نے کیا
[illegible] کیسے حسین آنسو نے کا بان دیا
ہست جاؤ ابن سعد کے خیمے کی راہ جا
ٹھوڑ دو کہ تین نہین تین نہین دن کا کیا

[illegible] مین بند ہو و یگا پانی امام پر
[illegible] گا نہ کل ہوا کا گذر اس مقام پر

۳۱

[illegible] کی سپاہ کی کثرت سے [illegible]
[illegible] کر آتے ہین سب [illegible] رین کے قرین
[illegible] ہم ہو کر ہو بھلے تو ارسکا ہے نہین
[illegible] بھی سو بھلے کون کہان کے شاہ دین
جلدی کنارہ کش ہون کہان کے شاہ دین

[illegible] مین آج شام کے حاکم کا زور ہے
[illegible] دوپہر سے شمر کے آنے کا شور ہے

۲۸

[illegible] سے ہی عباس نیزہ دار
غازی کا شیر حق کی طرح آگیا جلال
قبضے پہ ہاتھ رکھکے یہ للکارا علی کا لال
اب بانٹے گا کوئی ہٹا دے کہ یہ جلال

حملہ کرین چڑھا کے اگر آستین کو
ہم آسمان سمیت اُلٹ دین زمین کو

۲۹

[illegible] ہے [illegible] کا پیارا آج بیکس
ہم رو نہین کہان کو دوارا آج بیکس
لاشا بھی اٹھ سکے یہ سہارا آج بیکس
مر کر بھی ہاتھ سے نہ کنارا آج بیکس

[illegible] رکھتے ہین اس زمین کے لیے سر کو ہاتھ پر
قبضہ ہے تا بہ حشر ہمارا افرات پر

۳۲

[illegible] ہٹا دو [illegible] مین
[illegible] ہو مین خیمۂ حرم
[illegible] ہو گا یہ فوج ہو کہ نہین ہین یہ ہم
آل نبی پہ ہاتھ کسی سے اٹھا نہین قسم

ہم اور خوف جان سے لڑائی کو چھوڑ دین
دیکھا نہین کہ شیر ترائی کو چھوڑ دین

۳۳

[illegible] کی فوج ہماری [illegible]
[illegible] ہو [illegible] کہان
[illegible] ہو [illegible] ہو
[illegible] ہو [illegible] ہو

کیا تمکو ضرب تیغ علیؑ کی خبر نہین
آگے بڑھا قدم تو کسی تن پہ سر نہین

۳۴

[illegible] کر امام دلاور کے ساتھ ہو
[illegible] ہو رسول نائب حیدر کے ساتھ ہو
عباس سا علمبردار برادر کے ساتھ ہو
لاکھون فوج سے نہین برابر کے ساتھ ہو

تھے کے وقت جان کو نہین جان سمجھتے ہین
ہم ایک اور لاکھ کو یکسان سمجھتے ہین

۳۵

[illegible] کے [illegible] کا [illegible]
[illegible] ہو [illegible] کا [illegible]
[illegible] ہو [illegible] کا [illegible]
[illegible] ہو [illegible] کا [illegible]

للہ شیر بیشۂ حیدر کو روکیے
تلوارین کھنچ گئی ہین برادر کو روکیے

۲۵

[illegible] ہین [illegible] کا پیارا آج بیکس
ہم رو نہین کہان کو دوارا آج بیکس
لاشا بھی اٹھ سکے یہ سہارا آج بیکس
مر کر بھی ہاتھ سے نہ کنارا آج بیکس

[illegible] رکھتے ہین اس زمین کے لیے سر کو ہاتھ پر
قبضہ ہے تا بہ حشر ہمارا افرات پر

۳۶

[illegible] ہٹا دو [illegible] مین
[illegible] ہو مین خیمۂ حرم
[illegible] ہو گا یہ فوج ہو کہ نہین ہین یہ ہم
آل نبی پہ ہاتھ کسی سے اٹھا نہین قسم

کیا تمکو ضرب تیغ علیؑ کی خبر نہین
آگے بڑھا قدم تو کسی تن پہ سر نہین

۳۷

[illegible] کے [illegible] کا [illegible]
[illegible] ہو [illegible] کا [illegible]
[illegible] ہو [illegible] کا [illegible]
[illegible] ہو [illegible] کا [illegible]

للہ شیر بیشۂ حیدر کو روکیے
تلوارین کھنچ گئی ہین برادر کو روکیے

نام بنی کلام ۱۲

۱۰

جنگل میں ہر درخت کے نیچے پڑے ہیں لاش
اٹھتے ہیں بار بار بگولے ہر اک طرف
دن رہ گیا تو ہوگی شب تار میں بسر
رستہ میں غل رہیگا نہ دن کو قرار ہم

بچے بھی مارے ہول کے تر ہیں پسینے میں
میرا تو دل ابھی سے اچھلتا ہے سینے میں

۱۱

اس سرزمین کے گل نظر آتے ہیں سب بخار
شدت سے کانپتی ہے ہوا دل کے چار سو
یہ بادیہ ہے سیر کی جا دل کے واسطے
اس میں کسی کی خاک سے ہوتی ہے یہ خبر

کیا رنگ آگے دیکھیے قسمت دکھاتی ہے
یا انکی زمین سے خون کی بو مجھکو آتی ہے

۱۲

دیکھے ہیں ہم نے دشت بلا میں بہت سے اب
لاکھوں سے سر جدا ہوئے تن سے یہاں جناب
موجوں کو دیکھ دیکھ کے دل کانپتا ہے آج
دریا ہے کون شوخ کے کیا سامنا ہے آج

دھارے لہو کی مل گئیں دریا کی موج میں
لہریں یہ ہیں کہ چلتی ہیں تلوار یں فوج میں

۱۳

ہر چند کہ مسافر ملک عدم کی ہے
ثابت ہے اس سے ہونا مسافر کی ہار کا
بچوں کے کھیلنے کا یہ میدان ہے جناب
لاشے پڑے ہیں بیشمار اس دشت میں کہاں

نقشہ وہ پھر گیا مری چشم پر آب میں
ایسا ہی دشت تھا جسے دیکھا تھا خواب میں

۱۴

ہر چند کہ ہے ظلم کی خبر
بچوں کے کھیلنے کا یہ میدان ہے جناب
لاشے پڑے ہیں بیشمار اس دشت میں کہاں

رنج و غم و الم کی گھٹا دل پہ چھائی ہے
امان کے پیٹنے کی صدا مجھکو آئی ہے

۱۵

آنکھوں میں اشک بھر کے یہ بولی شہ زمن
آخر ہمیں کو خوف کی جا ہر مکان میں ہے
ہر ضلع میں ہے دشت بلا کا سماں یہی
آئے ہیں اس لئے کہ یہیں ہم کو رن پڑے

رہنے میں اس جگہ کے ضرر کیا فقیر کا
خیمہ یہاں ہوا تھا جناب امیر کا

۱۶

ہر سمت ہے بلند بگولوں کا اک غبار
ہے شور نعرہ زن سپہ کینہ ور کا یہ
ہے ہے حسین کو یہ زمین ہے دغا کی جا
دشمن کو بھی خدا نہ دکھائے یہ کربلا

انسان کو چاہیے کہ گناہوں سے پاک ہو
شاید ہماری خاک اسی بن کی خاک ہو

۱۷

پھر شاہ نے کہا کہ بس اے ساربان ٹھہر
یہ سن کے ساربان نے روکے عناں فوراً
بولیں حسین کو یہ زمین ہے پناہ کی
اکبر نے کہا جو تم نے کہا ہے بجا ہے یہ

سر پر اڑاؤ بیبیو اس سرزمین کی خاک
شیشے میں رکھ گئے ہیں محمد حسین کی خاک

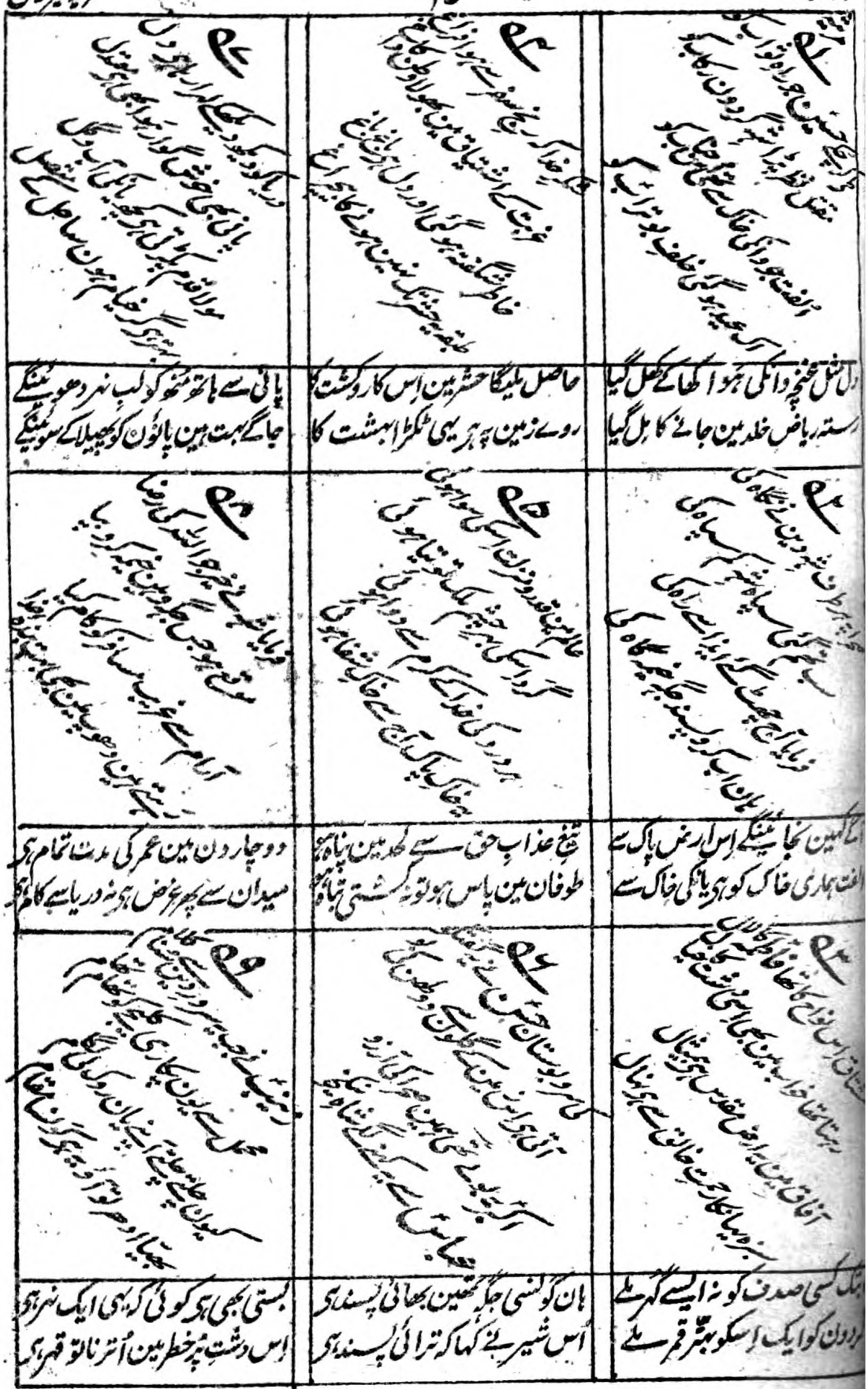

۴۹

صدمے اجل کے تین دموں پر گذر گئے
وارث بھی مر گیا مرے بچے بھی مر گئے

۵۰

مان سے سوا شفیق ہین اور حق شناس ہین
بچے تمھارے فاطمۂ زہرا کے پاس ہین

۵۱

راضی علی ہون شاد خدا کا حبیب ہو
مانگو دعا کہ ہمکو یہ دولت نصیب ہو

۵۲

سمجھو نہ یہ سفر کی تباہی مین مر گیا
زندہ ہی وہ جو راہِ الٰہی مین مر گیا

۵۳

تم بن ہماری زیست کی صورت بگڑ گئی
بیٹون کو ساتھ لیگئے بیٹی بچھڑ گئی

۵۴

لازم ہی تمکو صبر کر دنیا مین نام ہو
اُسکا زہے شرف کہ نثار امام ہو

۳۰
رخصت شہزادہ مرد سے از بعد نماز
گھوڑا لے کر گھر میں گئے شاہ دوجہاں
آنکھوں سے اشک پونچھ کر ورد نہ دیکھے گھر میں بیبیاں
صدمے سے رنگ بانو کے بیکس کا فق ہوا
زینبؑ زمین پہ اٹھکے گری یہ قلق ہوا

۳۱
ہمشیر بھائی سے کہی آئی ہیں بیبیاں
قاسمؑ کی والدہ بھی ہیں وطن سے جو ہیں یہاں
کہتی تھی مجھ کو بھائی سے بیکس سے ہیں یہاں
سب سے زیادہ زور ہے اس کا ہے اضطراب
بھائی مرے پدر سے کہیں چھٹ گئے نہوں
آپہونچی نصل فاطمہؑ کے خاک اڑانے کی
زینبؑ یہ ابتدا ہے مرے مارے جانے کی

۳۲
بچے کے صحن تک جو گئی جا بجا گری
مرے کے رنگ اڑ گیا سر سے ردا گری
پڑتا ہے دل میں شک مری چھاتی دھڑکتی ہے
رہ رہ کے غم کی آگ جگر میں بھڑکتی ہے
رنڈسالہ بیبیاں اسے جسدم بٹھائینگی
امان نکل کے قبر سے پرسے کو آئینگی

۳۳
کہتی تھی رو کے زوجہ عباسؑ نامور
بیبیوں میں لے کے تو بلائے کوئی ذرا
بھائی کو جب وہ پیٹے نہ زینب کی گود میں
ہم بھی خدا کی راہ میں اب قتل ہونگے
اکدن اسی طرح ہمیں سب ملکے روئینگے

۳۴
آئے ہیں جب سے قتل کو فیصل کے شاہ دیں
بیکس کا ہے یہ حال کہ ہے ہے خدا کی شان
ہاتھ اٹھا کے روتے ہیں ہر نماز میں
ہے ہے وطن سے آئے وہ لٹ گئے نہوں
آپہونچی فصل فاطمہؑ کے خاک اڑانے کی
زینبؑ یہ ابتدا ہے مرے مارے جانے کی

۳۵
ہمشیر بھائی سے کہی آئی ہیں بیبیاں
قاسمؑ کی والدہ بھی ہیں وطن سے جو ہیں یہاں
کہتی تھی مجھ کو بھائی سے بیکس سے ہیں یہاں
سب سے زیادہ زور ہے اس کا ہے اضطراب
بھائی مرے پدر سے کہیں چھٹ گئے نہوں
آپہونچی نصل فاطمہؑ کے خاک اڑانے کی
زینبؑ یہ ابتدا ہے مرے مارے جانے کی

۳۶
بچے کے صحن تک جو گئی جا بجا گری
مرے کے رنگ اڑ گیا سر سے ردا گری
پڑتا ہے دل میں شک مری چھاتی دھڑکتی ہے
رہ رہ کے غم کی آگ جگر میں بھڑکتی ہے
رنڈسالہ بیبیاں اسے جسدم بٹھائینگی
امان نکل کے قبر سے پرسے کو آئینگی

۳۷
کہتی تھی رو کے زوجہ عباسؑ نامور
بیبیوں میں لے کے تو بلائے کوئی ذرا
بھائی کو جب وہ پیٹے نہ زینب کی گود میں
ہم بھی خدا کی راہ میں اب قتل ہونگے
اکدن اسی طرح ہمیں سب ملکے روئینگے

۲۹

فرمایا بار بار یہ حسین نے کہ حیف ہے
جو ظلم ہم پہ ہو نہ تھا ہو چکا
باقی ہے کچھ جو ظلم وہ اب ہم پہ ہو چکا

خواہانِ مرگ سبط رسالت مآب ہے
اُنکا جہان سے کوچ مرا پا تراب ہے

۳۰

زینب نے یہ کہا کہ برادر یہ کون ہے
فرمایا کچھ نہ پوچھ بہن یہ غریب ہے
کیسا سفر تھا جسکا سبب قتل و نہب ہے

رُتبے بڑے ہین کشتۂ اول کے واسطے
سبقت تو ہے ضرور برادر کے واسطے

۳۱

کوفی بھی کر رہے ہین جگر خون بی بی
شرمندہ ہو حسین نہ تھین یہ بھی بیکسی
دربار ہی مین بھی اسی طرح کا ستم
اب ہم بھی آن ہونگے اِن اور اُن کے روبرو

معلوم تھا کسے کہ تباہی یہ آئیگی
ماں اُنکی جب سُنے گی تو کیا خاک اُڑائیگی

۳۲

فریاد کر کے کہنے لگے سر برہنہ سر
خاموش رہ کہ صبر کی طاقت نہین ہے اب
بندون کا اختیار ہی کیا جو رہے شتاب
دونون یتیم بھی نہ رہے اسکے غیظ سے

مین جانتا تھا اب مرے لینے کو آؤ گے
اِسکی خبر نہ تھی کہ ہمین چھوڑ جاؤ گے

۳۳

بیکس حسین نے جو سنا یہ کلام بار
دل سے لگا کہا کہ بس اے بیکسون کے یار
فریاد ہے کہان ہے تیری ذوالفقار

بیرحم نے یتیمون پہ کیا کیا ستم کیے
بازو بندھے تھے دونون کے جبر قلم کیے

۳۴

بیٹھے تھے اُس طرف کو جو ہمشیر بیکس
عادت کے بس سے آگے وہ دونون بڑھے بدن
اُسنے کہا کہان جاتے ہو اے نور چشمان

یون دفن کم ہوا ہی کوئی کائنات مین
خندق مین لاش باپ کی پٹے فرات مین

۳۵

دونون کے پوچھا بہن کی طرف جب کہ رہنما
وہ بیکس و دونون کا تھون سے رہنما
کی عرض کچھ نہ پوچھیے اے ابن مرتضیٰ
بیجز کسی نہ کی اور کفن کسی

ماتھون سے آشکار نشانِ سجود تھے
بیرحم کے طمانچون سے عارض کبود تھے

۳۶

اب کس طرف کا قصد ہے اے نورِ چشم ماں
بیٹے نے کہا کہ جاؤنگا مقتل کی سمت میں
تم کو سنان و تیغ سے موڑا نہ جائیگا
مجھسے خدا کی راہ کو چھوڑا نہ جائیگا

۱۹

پیادہ جب قریب شہ شتابور آنے
تسلیم کر کے بایون پر کی سر نیاز
اٹھا کر سکھایا ہاتھ مین اٹھے شہ حجاز
بولا کہ بات سے جا کے وہ امت کا کارساز

گر نیک ہو سفر تو وسیلہ ظفر کا ہی
آنا ہوا کدھر سے ارادہ کدھر کا ہی

۲۰

ہاتھون کو جوڑتا ہون میں شاہا نجف کے
ہے علی و ما محمد و زہرا نجف کے
اس جا و فنا ہے سید والا نجف کے
آقا نجف کے ہے مرے مولا نجف کے

کیا دور ہی جو آ کے عدو سد راہ ہون
ایسا نہو کہ آل محمد تباہ ہون

۲۱

کوفے کے شہر شور سے آتا ہون میں غلام
فرمایا شہ نے جاتے ہو کس کی بچو تم
بولا کہ ہے نگاہ و مرد ساز جھکائے سر
شہ بولے وجہ کیا جو ترا حال غیر ہی

جلدی بتا کہ میرے مسافر کی خیر ہی

۲۲

بچون پہ رحم کیجیے پاشا دو انس جان
یہ پوچھے ان گلون کو کہین صید لے نہ جائین
سنکے خدا جہان مین یہ الم کا نشان
پھولا پھلا رسولؐ خدا کا چمن رہے

روشن سدا چراغ مزار حسنؑ رہے

۲۳

کوفے کے شہر شور سے آتا ہون میں غلام
فرمایا شہ نے جاتے ہو کس کی بچو تم
بولا کہ ہے نگاہ و مرد ساز جھکائے سر
شہ بولے وجہ کیا جو ترا حال غیر ہی

جلدی بتا کہ میرے مسافر کی خیر ہی

۲۴

بچون پہ رحم کیجیے پاشا دو انس جان
یہ پوچھے ان گلون کو کہین صید لے نہ جائین
سنکے خدا جہان مین یہ الم کا نشان
پھولا پھلا رسولؐ خدا کا چمن رہے

روشن سدا چراغ مزار حسنؑ رہے

۲۵

کوفی تمام مایۂ جور و ستم رہین
مفسد ہین بیوفا ہین ہوا خواہ خم رہین
خوبون مین فاطمہؑ کے وہ لاثانی ہم رہین
تیغین ادھر ہین دل کے سوا ابن زیاد کے

بے ہمتون نے کونسا وعدہ وفا کیا
کیونکر کہون کہ مسلم بیکس سے کیا کیا

۲۶

بولا کہ اشہد انک ابن خیر من یمشی
آقا ہو اشہد انک ابن خیر من یمشی
یہ سنکے بولا کہ اشہد انک ابن خیر من یمشی
یہ سنکے بولا کہ اشہد انک ابن خیر من یمشی

تربت نہین نصیب تن پاش پاش کو
گلیون مین لوگ کھینچتے پھرتے ہین لاش کو

۲۷

ہان اے علی اصغر کا غم زار دیکھ جا
مسلم کے یتیمون کی طرف سے نظر اٹھا
کوفے کے بیوفاؤن کی جانب نہ دیکھ آ
مسلم کے ساتھ وہ بھی ہوا قتل بیگناہ

صادق جو تھے وفا مین تو کامل تھے عشق مین
دونون کے سر روانہ ہوے ہین دمشق مین

۱۰

سایہ کسی جگہ ہی نہ چشمہ نہ چاہ ہی
تم تو ہوا مین ہو مری حالت تباہ ہی

۱۱

دوبے ہوے عرق مین سبھون کے لباس تھے
دل رُند ہو گئے تھے چاند سے چہرے اداس تھے

۱۲

ہر نخل غیرتِ شجرِ طور ہو گیا
صحرا خدا کے نور سے معمور ہو گیا

۱۳

کسکو نہ ہو وطن کیا کس پر جفا نہ کی
اے دہر تو نے آہ کسی سے وفا نہ کی

۱۴

تشویش ہی رسول خدا کے حبیب کو
کچھ پوچھنا ہی اس سے حسینؑ غریب کو

۱۵

آیا ہی تو جدھر سے ادھر ہم بھی جاتے ہین
اے شخص جلد چل تجھے آقا بلاتے ہین

۱۶

سب شہر بھر گیا ہی شہ خاص و عا
کہنا ہی جو کہونگا مفصل امام

۱۷

نورِ نگاہ فاتح بدر و حنین ہی
آقا کا میرے اسم مبارک حسین ہی

۱۸

سب اہل شہر ہین کوفیون کو آنے بیر
پھر جائین آپ جانب یثرب تو خیر

۱۹

سب شہر بھر گیا ہی شہ خاص و عا
کہنا ہی جو کہونگا مفصل امام

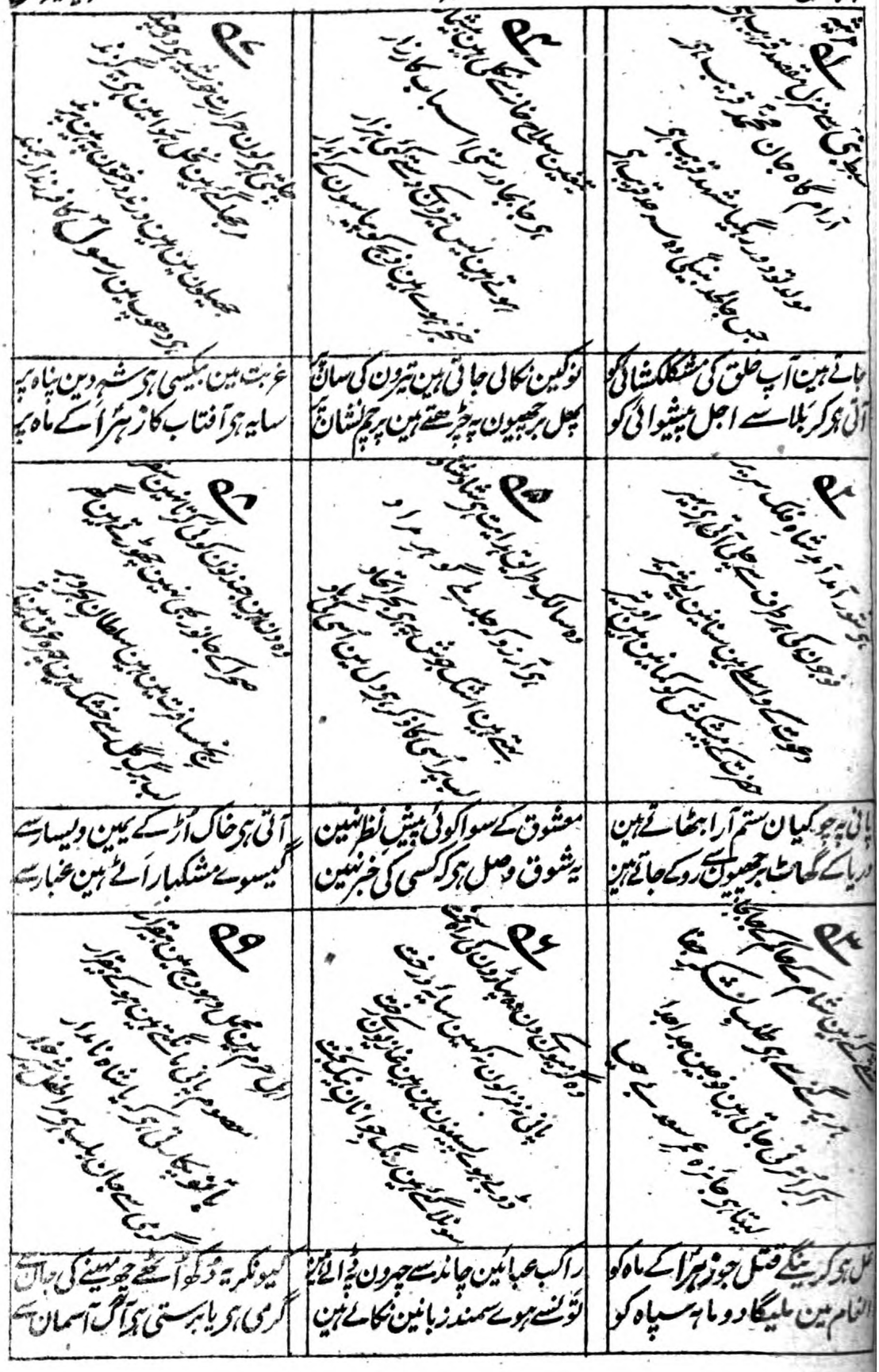

۱۴۸

وہ دھوپ وہ لو اور وہ آندھی یہ پیاسا حسینا
کس ملک کی سنے نہ خبر پیاسا حسینا
تنہا ترے لشکر سے پھرا پیاسا حسینا
کس دیس کو جائے گا یہ پیاسا حسینا

کچھ فرق نہ اُس نار میں اور نور میں رکھا
ظالم نے سرِ پاک کو تنور میں رکھا

رباعی

دنیا دریا ہے اور ہوس طوفان ہے
مانند حباب بے بقا انسان ہے
سینہ کشتی ہے ناخدا ایمان ہے
تکمہ ہے جو دل تو ہم نفس بادبان ہے

اس کربلا میں صبر و وفا کی یہ ہے کمی
اک جام شراب تھی جو بیت کی وہ مے

رباعی

جو بیت کی وہ مے تھی وہ مے خانہ بند ہے
اس کربلا میں صبر و وفا کی یہ ہے کمی
اک جام شراب تھی جو بیت کی وہ مے

۱۴۹

خاموش انیس اب کہ جگر چاک ہے غم سے
بہتا ہے لہو اشک کی جا دیدۂ نم سے
کر عرض بصد عجز شہنشاہ امم سے
مولا ہے محمد ترا مولا ہے کرم سے

کب تک ستم و جفا میں گرفتار رہیں ہم
آقا تو ہے آپ ہیں پھر کس کے کہیں ہم

رباعی

کیا فیض علی کے قدم پاک سے ہے
روضے کی زمیں بلند افلاک سے ہے
تنہا ہے وہاں وہ بے کفن قطرۂ آب
پانی کی بھی آبرو اسی خاک سے ہے

ہے جو ہوائے فنا اسے بقا سمجھا ہے
جو چیز ہے کم اسے سوا سمجھا ہے

رباعی

ہے جو ہوائے فنا اسے بقا سمجھا ہے
جو چیز ہے کم اسے سوا سمجھا ہے
غافل اس سند کی کو کیا سمجھا ہے
ہے جو ہوائے فنا اسے بقا سمجھا ہے

۱۶۳

طاقت جو نہ تھی ضعف سے تھمے آتے تھے شبیرؑ
جب پڑتی تھی تلوار تو جھک جاتے تھے شبیرؑ

۱۶۴

تلوار سے کٹ جاتا تھا جب بازوئے انور
چلا کے یہ کہتے تھے کہ ہیہات برادر

۱۶۵

گھوڑے سے گرے شاہ قیامت ہوئی برپا
دنیا میں اُسی دن سے مصیبت ہوئی برپا

۱۶۶

طاقت یہ کہاں تھی کہ جو اٹھتے وہ سنبھل کر
غش ہو گئے ریتی پہ لہو مُنھ سے اُگل کر

۱۶۷

خنجر جو گیا وہ فاطمہؑ کے گلے پر
اٹھے تھے کہ مارا کسی بیرحم نے بھالا

۱۶۸

جب خشک گلے پر ہوئی خنجر کی روانی
دو بار اشارہ کیا حضرت نے کہ پانی

۱۶۹

بازو ہوئے بیکار تو چھوٹی تن و توش سے
زلفین وہ تری خاک میں سید لٹ گئیں آقا

۱۷۰

خنجر وہ ترے حلق پہ اور ہم ترے غمخوار
فریاد رسی سے ادھر زینبؑ ناچار ادھر

۱۷۱

خنجر کے تلے سجدۂ رب کرنے کے صدقے
سید ترے پانی کے طلب کرنے کے صدقے

۱۷۲

غم تھا نہ کہیں زینبؑ خونخوار نکل آئے
خنجر جو ملا حلق سے آنسو نکل آئے

۱۷۳

جن و ملک و انس میں ہے رحلت سے ہلچل
دنیا میں اُسی دن سے مصیبت ہوئی برپا

۱۷۴

بھائی نے تڑپنا بھی نہ ہمجائی کا دیکھا
نکلی جو بہن نیزے پہ سر بھائی کا دیکھا

۱۷۵

کاندھے پہ عبا بر میں قبا رہنے نہ پائی
ہے ہے ترے لاشے پہ ردا رہنے نہ پائی

۱۵۴

بجلی سی چمکتی تھی تو ہٹ جاتے تھے جبریل
شہپر کو اٹھائے ہوئے پھر آتے تھے جبریل

۱۵۵

جب برق چمکتی تھی سرک جاتے تھے جبریل
یا شیر خدا کہکے جھجک جاتے تھے جبریل

۱۵۶

بخشو ہمیں اس آشفتہ و ہائی کا الٰہی
پیارے علی اکبر کی جوانی کا الٰہی

۱۵۷

اچھا نہیں اب لڑنے کے راضی برضا ہیں
سو سر ہوں تو اکبر کی جوانی پہ فدا ہیں

۱۵۸

رحم اپنے کیا گو مجھے غم دیتے ہیں اعدا
اب تیری جوانی کی قسم دیتے ہیں اعدا

۱۵۹

اس جنگ میں لڑنے کی جو دیتے ہیں اجازت
دیکھا ہے کہ ہیں جلد سروں میں جوانی

۱۶۰

فرمایا کہ امت کا بھلا ہوتا ہے گھوڑے
راکب ترا اب تجھ سے جدا ہوتا ہے گھوڑے

۱۶۱

تھرایا عرش اللہ اکبر کی صدا سے
اور جان لعینوں کی اڑی تیر قضا سے
پھر فوج عدو قتل کے میدان میں آئی
فریاد کی زہرا کی صدا کان میں آئی

۱۶۲

فرمایا کہ اے فخر شہ احمد مختار
یاں قتل ہوا عالم و آشفتہ و دلگیر
فریاد ہے اک تشنہ دہن لاکھ سپاہ میں

۱۴۸
ماراتھا ہزاروں کو مگر خون کی بری تھی
شوخی بھی نئی اور نئی جلوہ گری تھی
تھی تیغ کہ قبضے میں سلیمان کے بری تھی

۱۴۹
بجلی کی چمک رعد کی آواز بھی تھی
رکھا کیے وہ نقطہ پہ پر اندازہ بھی تھی
یہ صید کے صورت شہ مبارز بھی تھی

۱۵۰
دم بھر میں تھی بجلی جب طرح کا دھوکا تھا
خنجر سے جھپکتا تھا سر اسکا کہ فلک تھا
بانکن میں سنبھلنا تھا ہر اک وار کا بچنا
پھینکے کی جو یا تھی قضا اسکو سوا تھی

۱۵۱
آگ لگی وار جدھر چل گیا اُسکا
کیا سائے میں بدن جل گیا اُسکا

۱۵۲
جب ہاتھ اُٹھا چرخ پہ سر چڑھ گیا اُسکا
پی پی کے لہو اور بھی دم بڑھ گیا اُسکا

۱۵۳
بداصل تکبر کے سخن کہتے ہیں اکثر
جو صاحب جوہر ہیں جھکے رہتے ہیں اکثر

۱۵۴
ق کا ہمسر کوئی دنیا میں کہاں ہے
فقین جسمیں ہوں وہ سیف زباں ہے

۱۵۵
کیا ڈر اُسے طوفان کا جو چالاک ہو ایسا
جب باڑھ پہ دریا ہو تو پیراک ہو ایسا

۱۵۶
خالق کا غضب خلق میں کہتے ہیں اسی کو
یہ مرگ مفاجات نہ چھوڑیگی کسی کو

۱۵۷
یوں کو خاک کا پیوند کیا تھا
م شمشیر نے دم بند کیا تھا

۱۵۸
نظر آئی
ہر ایک آنکھ کا پتلی
سر پر
کی
ہر ایک کے اور خون کی اک بوند نہ نکلی

۱۵۹
افلاک پہ چکی تو سوئے خاک پھر آئی
نیزوں سے سروں سے گئی بیباک پھر آئی
خالی ہوتا تھا جھاگ کو کر وہ صفا ن آئی

۱۶۰
ان ڈھالوں سے رد کوگے کسے ہوش کہاں ہے
جھونکا کوئی آیا تو یہ سب نخل خزاں ہیں

۳۳۶

تھا کاٹ میان اور جہان شق اسکا
خم ہو گئی تھی قلب پہ بھی شق اسکا
بے فتح عدو پھر نہ کھلا طق اسکا

تھی سم کی حرارت جو بدن اسکا ہرا تھا
افعی کی طرح پیٹ مین کیا زہر بھرا تھا

۳۳۷

دل اسکا دو پارہ کیا کاٹا جگر اسکا
دم ہو گیا آخر دھرا اسکا دھرا اسکا

جسجا پہ چھکے خون کی ندی وہین بہ جائے
کیا دخل تھا اسکا کہ کسی باگ پہ رہ جائے

۳۳۸

جوشن سے بھی اسکے نہ گزرتی تھی کسی آن
بجلی سی چمکتی تھی جب اٹھتا تھا وہ جولان

بیوجہ نہ منھ لال تھا اس عربدہ جو کا
بیڑہ وہ اٹھائے ہوئے تھی خون عدو کا

۳۳۹

شمشیر اجل فوج کے بھالون سے رکی ہے
گرتی ہوئی بجلی کبھی ڈھالون سے رکی ہے

جو ہاتھ لگا خون مین اسے بھر دیا اسنے
پایا جسے یکتا اسے دو کر دیا اسنے

۳۴۰

صف کو نہ کسی تیغ نے اسکی کیا خالی
مقتل مین کسے عقدہ کشائی نہ دکھائی

بچتا کوئی کیا تیغ قضا رنگ کے نیچے
اک برق غضب کوند گئی تنگ کے نیچے

۳۴۱

ریلا جو ہوا ناریون کو رگون کے نکلی
شیرازۂ اجزاے بدن کھول کے نکلی

نا اہل ہین نامرد ہین ناپاک ہین اعدا
ہین برق غضب ہون خس و خاشاک ہین اعدا

تمغے کی جگہ یا اسد اللہ لکھا تھا
جوہر مین انا سیف ید اللہ لکھا تھا

۱۲۶
ڈر سے نہ قدم ٹھیریں گے بیداد گروں کے
اکدم میں اُڑا دونگی سر ان خیرہ سروں کے

۱۲۷
بالفرض کسی بت میں ہوں افسونِ کلیسا
بتلا بھی جی اعجاز مسیحا ہو کہ یدبیضا

۱۲۸
گر یاد ہو یہ ظلم کہ خیبر دریدہ کی
اتنا تو بتا تجھ سے کہ کس در پہ بریدہ کی

۱۲۹
اکدم کے لیے گلشن ہستی کو اُجاڑوں
تانا کی بسائی ہوئی بستی کو اُجاڑوں

۱۳۰
بجھ جائے جی اعجاز مسیحا ہو کہ یدبیضا
بتلا بھی جی اعجاز مسیحا ہو کہ یدبیضا

۱۳۱
گرمی سے ہوا میں شرر آڑتے نظر آئے
جھونکا تھا غضب کا کہ سر اڑتے نظر آئے

۱۳۲
میں وہ ہوں کہ جسدم صفِ اعدا پہ جھپکونگی
جبریل بھی روکینگے تو ہرگز نہ رکونگی

۱۳۳
وان زینبِ ناشاد کھلے سر نکل آئی
یاں تیغ علی میان سے باہر نکل آئی

۱۳۴
سرکش تھا جو ناری یہ جلاتی تھی اُسی کو
لوہے پہ بھی گرتی تھی تو کھاتی تھی اُسی کو

۱۳۵
ہر گھاٹ پہ اک تشنہ دہن خشک جگر ہے
ہر سمت سے اک شور فغان و شرر ہے

۱۳۶
ناطاقتی جسم نہ مطلق نظر آئی
تقدیرِ جلالِ اسدِ حق نظر آئی

۱۳۷
دم بھر میں صفیں صاف تھیں بیداد گروں کی
تھی خاک کی مورت جو یہ چھ سو سروں کی

۱۸

کہنے لگے جسم دو ستاروں کی طرح
کھینچی مژہ فاطمہ سے آہ جگر سے
دو بھائی گئے بھائی ہوئی بھائی کے رخصت
اب کون کرے عرض یہ زینب کے پدر سے

۱۹

جب قتل ہوا حضرت عباس سا بھائی
تھا شور کہ اب سبط نبی کی اجل آئی
روتے تھے کہ بیٹے نہ یتیمان سکینہ کھائی
بس تین میں ہمراہ ہوئی سب کی صفائی

۲۰

ہمراہ گئے تیر کے تیر آنکھوں سے آگے
عباس سے ہو جو نہیں وہ آنکھوں سے آگے
دنیا سے گیا نور نظر آنکھوں سے آگے
دیکھے کسے اور رک گیا کیا آنکھوں سے آگے

۲۱

کیا رن پڑا ہے کوئی نہیں جس کا ٹھکانا
ہر خیمہ ہے خود اپنی جگہ اک بیکس و تنہا
ہر جائے ہے بلبل جو خزاں ہو گل تر ایک
یاں داغ ہے ہر دل پہ جو واں ہے جگر ایک

۲۲

تنہائی کا احوال کہوں کیا دم عریاں ہے
جو نیزہ نظر آتا ہے وہی آنکھ کا ارماں ہے
بیڑا نہ کسی کا نہ کوئی غمگسار فراواں ہے
بھائی نہیں اب بازو ہیں یہ دل کا نشاں ہے

۱۸

پامال ہوا یوں بدن اس شاخ چمن کا
لاشہ نہ اٹھایا گیا فرزند حسن کا

۱۹

پہونچے صفت نکہت گل باغ ارم میں
پیدا ہوئے برسوں میں فنا ہو گئے دم میں

۲۰

ہمراہ گئے تیر کے تیر آنکھوں سے آگے
عباس سے ہو جو نہیں وہ آنکھوں سے آگے
دنیا سے گیا نور نظر آنکھوں سے آگے
دیکھے کسے اور رک گیا کیا آنکھوں سے آگے

۲۱

صدمے سے لہو تن میں نہیں زرد ہیں شبیر
اک زخم جگر کیا ہمہ تن درد ہیں شبیر

۲۲

لوٹا ماہی فلک عالم غربت میں گئے ہیں
ابن اسد اللہ سے دو شیر چھٹے ہیں

۲۳

صدمے سے لہو تن میں نہیں زرد ہیں شبیر
اک زخم جگر کیا ہمہ تن درد ہیں شبیر

۲۴

سہرا بھی جوان بیٹے کا بابا نے نہ دیکھا
وہ کونسا تھا داغ کہ مولا نے نہ دیکھا

۲۵

سید انسے نہ بڑھتے ہیں نہ ہٹ سکتے ہیں شبیر
عباس کے لاشے کی طرف تکتے ہیں شبیر

۲۶

ایذائے جراحت ہے مگر اٹھ نہیں سکتے
اس ہاتھ سے تیغ اس سے سپر چھٹ نہیں سکتے

۱۱۱

ل ھا ل علم فوج خدا کا
فردوس بھی نشان تھا پھریرہ ان باغ وفا کا
علی شکار یہ ہی عالم یہ ہی بھیا کی ضیا کا

ہ وہ انھیں بڑھ کے لڑا ہو جو علی سے
گر گر سنہ نہیں رکنے کے کسی سے

۱۱۲

دو لاکھ لعینوں کے مچا تیر جو پیہم
جیان ہوئے اکثر مین بچا بیس ہی یا ہم
عباس علمدار کی ہوئی ہے یہ رسم
بائیس جوان رہ گئے اک قبضۂ عالم

بجکم تو قبضون پہ نہ یہ ہاتھ دھرینگے
حسرت نہ رہیگی جو وغا کر کے مرینگے

۱۱۳

ن عقیدت تھا عجب دل کے جوان تھے
ا ہونے کو سب ایک زبان تھے

۱۱۴

ن کو علم کھل گئے دا
ر جوان کے
ظلومون پہ ہوئے ہمن اماں کے

ہ ا و علی کے خلل آیا
ن کی پیام اجل آیا

۱۱۵

ی مرضی کو کر دیکھ
ن کے بھی نظر آئے
ن سے گھوڑون کے نیچے
ن جو ہوئے علو ا

دیکھا نظر غیظ سے افواج لعین کو
لرزہ ہوا نعرون سے دلیرون کے زمین کو

۱۱۶

ن فوج پہ وہ صاحب تمکین
ہ کوئی نہ آئے
ن کا ہو
ن سے ہوئے

پاس آ نہ سکے دور سے بے پیرون نے مارا
تلوارین نہ کھائین پہ انھین تیرون نے مارا

۱۱۷

ن روکر کہا ای سید ذی جاہ
ن سے اٹھینگے جنازے
کیا ہی خلق سے کوئی ہیم
ن غلام آپ کے ای قبلۂ عالم

چلنا صف جنگاہ مین تلوارون کا دیکھین
آج آپ مزا اپنے نمکخوارون کا دیکھین

۱۱۸

جب سوے جنان رشک دو گلزار سدھارے
جانباز یہان خوش لب گفتار سدھارے
دنیا سے جوانان خوش اطوار سدھارے
فخر اک شہ ذیشان کے غمخوار سدھارے

لشکر نہ رہا شاہ فلک جاہ کے ہمراہ
اٹھارہ ستارے تھے فقط ماہ کے ہمراہ

۱۰۱

سکان ہوا دار ان سریر کہتے تھے اشارے
دیکھو کہ زمین پر بھی تھے ان میں ستارے
آئی تھی صدا گر دو میں یاں نور برسے
تارے یہ وہ تارے ہیں کہ جو چھپ کے ہیں پیارے

یہ سب وہ بشر ہیں جو بنے نور خدا سے
ہی عرش بھی روشن انھیں تاروں کی ضیا سے

۱۰۲

گر ڈانکے دوا من جو بجے صبح سویرا
لینے کو رکاب آئے ہے رضوان وفادار
فرماتے تھے بڑھ کے یہ عباس علمدار
اس حضرت عالی کا ہوا بندہ ہی زردار

جبریل پکارے نہیں حاجت ہی کسی کی
بچپن سے بھی خادم کو تمنا تھی اسی کی

۱۰۳

وہ پیاس سے عالم وہ تباہی میں دعا میں
وہ تشنہ لبی تیغ کی چمکن میں ہواؤں میں
وہ پھول سے منھ خشک ہوا تھا جو وفا میں
اس جا وہ گرا تھا جہاں سایہ تھا ردا میں

نور رسول کامل کبھی سینے کو نہ پہونچے
بو ایسی کہ عطر اُنکے پسینے کو نہ پہونچے

۱۰۴

دیکھا رخ انور کو جو بے تاب و حزیں ہے
جلوے میں فزوں نور سے ہر ایک جبیں ہے
کرنا ہے کہ خورشید کا بھی نور یہیں ہے
عابد میں یہ نظارے کی طاقت نہ وہیں ہے

آخر تو نکل آئینگے سارے جو چھپینگے
پھر انکو نہ دیکھو گے یہ تارے جو چھپینگے

۱۰۵

تھوڑا سا اسے لوٹ کے پھر ہوش بجا میں
دیدار دل کی جان اور مسلمانوں کی دنیا
وہ حسن کہ حوران جناں جسکی ہیں شیدا
پھر تھے یہیں ملک دیکھے صورت یہ تو ان کی

خورشید بھی شرمندہ ہو رخ جلوہ گر ایسے
چلاتی تھیں پریان نہیں دیکھے بشر ایسے

۱۰۶

دیکھا رخ شاہ جو رخ نیر عالم
حضرت نے جو پیارے سے کیا صبر کا پرچم
ہر اک کی زبان سے یہی نکلا کہ فدا ہم
ہم کیا کسی انسان سے ہی ہوتے ہیں یہ عالم

ناز ان ہیں عنایات شہ تشنہ گلو پر
سو سر ہوں تو قربان کریں ہر سر مو پر

۱۰۷

ناقہ پہ جو زینب نے کیا قصد سفر کا
غل تھا کہ بڑھے جادہ قدم با قدم اسکے
جلدی تھی بہت ہر اک کو اور نکلے تھا میں سب سے
پیچھے تو بھی کانشان تھا عباس علمدار کے

جنت کی پھریرے سے ہوا آتی تھی ان کے
طوبیٰ نے جگہ پائی تھی زیر علم اسکے چین

۹۱

[illegible] سے جدا ہوئے کہاں جا بیٹھے
[illegible] کسکے لیے ہم سب کا گوارا ہوئی فرقت
وہ کون ہے جسکی ہے یہ الفت یہ محبت
حضرت سے کہا دوست نہ ناکام ہو رخصت

وہ خاص ہیں اُنمیں وہ ہمارے ہیں سکینہؑ
وہ تم سے زیادہ ہمیں پیارے ہیں سکینہؑ

۹۲

اب تک تو یہ سنتے تھے کہ ملتا نہیں ثانی
پھر ہاتھ چھڑانے سے گلا ملتا ہے بانی
تم کو کہو کیا کہتے ہیں بابا کی نشانی
ہیں تینوں یہ تینوں کی محبت بھی ترے بس

جلاد مری روح کو غمناک کریگے
موتی کے لیے کان ترے چاک کریگے

۹۳

بچپن سے کسی دکھ میں برادر کو نہ چھوڑا
فاقے کیے اکثر نہ سر گھر کو نہ چھوڑا
تنہا کبھی فرزند پیمبر کو نہ چھوڑا
چھوڑا وطن اور ساتھ برادر کو نہ چھوڑا

فرقت نہ ہوا کدم یہ دعا شام و سحر تھی
غربت میں بچھڑ جانے کی لیکن نہ خبر تھی

۹۴

[illegible] اور درخ بیبیوں کا اوڑھنیوں پر
اسباب لٹے قید ہوئے بچے بھی دربدر
[illegible] نہ آتش و دود سے محفوظ رہا گھر

[illegible] ہو مومنین و اللہ ستم مجھ پہ یہ سب ہوں
پر حشر میں شیعوں کو نہ کچھ رنج و تعب ہوں

۹۵

[illegible] جو پہنچے نہ آئے گود سے اتارا
غش ہو گئی بانو نے نہ ضبط کا یارا
ہمشیر سے رخصت ہوئے کیا روکے اشارا
آواز دی لاشیں تھیں بہن بھائی سے دوچار

حضرت پہ بھی دشوار تھی مانجائی کی رخصت
کم تھی نہ قیامت سے بہن بھائی کی رخصت

۹۶

[illegible] شاہ کا فرزند کہے بیبیوں سے
کیا در ہے کہ الفاظ نکلتے نہیں لب سے
کہتی تھی بہن کون ہے اب بابا کا جانشیں سے
[illegible] کہتے تھے میں آج جدا اپنی ماں سے

کیا کیا مرے کام آئی ہیں اس رخ میں بہنیں
سب طور تھا اماں کی محبت کا بہن میں

۹۷

[illegible] آتش غم سے صفت شمع جلیگا
[illegible] حال تمھیں عصر کے بعد آج کھلیگا
[illegible] سے تا عرش سما جلوہ گری کا
تھا فرش ڈیوڑھی تھی دریچہ فلک نیلوفری کا

۸۴

آرام سے خوش گر کوئی سختی کی گماں تھی
شب کو بھی اذیت میں یہی راحت کا سماں تھی
شربت میں کہاں راحت و آرام کا اب ہے
جز زہر اجل جگر تشنہ شہ ہے نہ شراب

گھبرائے کہ وحشت ہو کہیں جا نہیں سکتا
کروٹ بھی بدلنے کی جگہ پا نہیں سکتا

۸۵

کیا ان کو خوشی ہو کہ ہوں جو گور میں مہماں
خویش و پسر و ہمدم و احباب و قرابیں
تاریکیٔ مرقد سے وہ آگاہ نہیں ہیں
پوچھے کوئی ان لوگوں سے جو گور میں ہیں ہیں

مٹی کے تلے دنکو بسر ہوتی ہے کیونکر
شب ہوتی ہے کسطرح سحر ہوتی ہے کیونکر

۸۶

وہ کیسی تھی تنہا گور کی وحشت سے اوتارا
آئی ہے بلا سر پہ تو بیٹا مجھے وارد
مرجاؤنگی بابا نہ سر جھکاؤنگی ہرگز

ہوتا ہے خفا یوں کوئی نازوں کے پلے سے
ہے ہے مرے ہاتھوں کو چھڑاؤنگے کسے سے

۸۷

پہنچے کوئی دریا پہ تو بھیجے کوئی پانی
دشوار ہے واں مرکے بھی قبر کا ملنا
بستر ہے نہ تکیہ ہے نہ خیمہ ہے نہ خرگاہ
وہ پیاس ہے روضہ ہے وہ صحرا ہے وہ گرمی

رہتا ہے لباس ایک بہر حال گلے میں
برمیں کفن اور نامۂ اعمال گلے میں

۸۸

بلوا کے کہا فوج سے زینب نے کہ کیونکر
غربت میں نہ جلدی مری دلسوز ملیگی
وہ خانہ خراب آج یہ آرام کا گھر ہے
منزل وہ ہمیں بعد چہل روز ملیگی

۸۹

ہے ہے یہ سب اماں تو نہیں شور والا
یہ شور ہے سینے میں کلیجہ ہے جلا
ہے ہے یہ سر اپنا جو قدم گھر سے نکالا
کیا واغ دکھانے کے لیے تھا مجھے پالا

مرجائینگے گر آپکے دشمن تو جیونگی
رسّی سے بندھیگی مری گردن تو جیونگی

۹۰

دکھلا لیں مشترک چار دن افلاک کے نیچے
سب شاہ و گدا ایک سے ہیں خاک کے نیچے

جائیگا سوے شام یہ سر تیغ سے کٹکر
بس چار برس سوچکیں چھاتی سے لپٹکر

امان کے بھی روئے کا نہ غم کھاؤنگی
میں چھوڑ کے ان سب کو چلی آؤنگی

۷۶

[illegible]
[illegible] کبھی پاؤں پر [illegible]
[illegible] ہوگا کہاں [illegible]
[illegible] اب گر [illegible]

[illegible] دم مرا صدمے سے نہ گھبرائے سکینہ
[illegible] اگلا اور رسن ہائے سکینہ

۷۷

[illegible] کہتی نہیں پانی کی سلامت رہیں آنکھیں
[illegible] باتوں سے [illegible]
[illegible] کی شب کو بھی نہ [illegible]

پھر کل کی طرح نیند مری کھوؤ گے بابا
میں بھی وہیں سوؤنگی جہاں سوؤ گے بابا

۷۸

[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]

[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]

۷۹

[illegible] میں [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]

نہ دوست نہ احباب نہ ہم بزم نہ ہمدرد
تنہا یوہیں شاہانِ اولوالعزم گئے ہیں

۷۵

[illegible] سے [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] کی [illegible]

[illegible] تھا ہجر پدر اُس رشکِ چمن پر
[illegible] تو گلے میں تھیں وہیں شہ کے دہن پر

۸۰

[illegible] کیا [illegible]
[illegible] کیا [illegible]
[illegible] کیا [illegible]

صدقے گئی ناقون پہ حرم ساتھ نہ ہونگے
کیا یہ سفر ایسا ہی کہ ہم ساتھ نہ ہونگے

۸۱

[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]

سکہ ہی نہ وہ اور نہ وہ تاج و نگیں ہیں
دولت تو خزانے میں ہی خود زیرِ زمیں ہیں

۷۴

[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]

[illegible] گر پیاس سے غش آئیگا بابا
[illegible] رہو پانی بھی ملجائیگا بابا

۷۷

[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]

وہ راہ ہی دھڑکا نہ خروشام ہی جسکا
پہلی ہی وہ منزل کہ لحد نام ہی جسکا

۸۱

[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]

آجاتی ہی واں موت جہاں گھر نہیں ہوتا
بہتوں کو کفن تک بھی میسر نہیں ہوتا

۶۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۵

بھر کا دیا خندق مین در مین آگ کو یکبار
بھاگے جوان ڈر کے بڑے بھی ہوئے لاچار
بیٹے کو چھوڑ بھائی کو بھائی نہ کر سکا دلدار

۵۶

جب تین بیر ات عبادت مین گزاری
یاں جاگتی تھی سوتا تھا اردو ہے نشاری
بچے جو ہوئے تھے وہ تھے حرم کرتے تھے زاری

۵۷

مقبول تھی وہ پڑھ کے دوگانہ جو دعا کی
خالق نے اُنھین دولتِ کونین عطا کی

۵۸

رتبے سے جو واقف تھے ہر اک پردہ نشین کے
غل پڑنے لگے گرد خیامِ شہِ دین کے

۵۹

ہر حال مین حضرت کی نظر سوے خدا تھی
سجدے تھے کبھی اور کبھی امت کی دعا تھی

۶۰

فرمایا کہ خوش ہو کہ سوتی ہے سکینہ
زینب نے کہا شام سے روتی ہے سکینہ

۶۱

تھا علمدار کوئی اور نہین ہے
تو عباسِ غلامِ شہِ دین ہے

۶۲

سامان تھا وان قتل امامِ دو جہان کا
یاں شور تھا گلدستۂ زہرا مین اذان کا

۶۳

فرقت ہو تو حال اسکا خدا جانیے کیا ہو
تھمتا ہے کوئی باپ سے بچہ جو ملا ہو

۶۴

بھولی ہوئی تھی حضرتِ عباس کی امید
بیکس تھے تین تین یہان بھی تھی وان بھی کی امید

۶۵

جنگل مین گلون کی کمین کی نہین زدی
وہ نور کا تڑکا وہ دمِ صبح کی سردی

۶۶

بچون کو دیکھ کر یہ کہا دل مین آپ نے
ان پیاسون پہ ظلم کیا ہے عذاب نے
ان بیکسون کی آہ جو پہنچی جناب نے

۶۷

راضی ہو خدا تجھ سے خوشی مین ترے شہ ہون
بھائی کا کیا ہے کیا دولت سے نہ بیزار تھے دین دام

۶۸

ہر حال مین دیکھا نہ وہ باغ کھلیگا
پھر مین اس جاگنے کا لطف ملیگا

۴۶

آئی تھی صدا خیمے سے کہ پیچھے سے ہو ہراں
ہاں کہتی ہو مرا بچہ ہی اسی کمان کا ہے نشان
جنگل مین کیا بھاگی ہی کہ بچہ مرا ہراساں
دور و زدیک کیا ہے تری خوبی مین فرق یاں

بابا بھی نہین عالم تنہائی ہی بیٹا
گھر سے تمھین جنگل مین اجل لائی ہی بیٹا

۴۷

کل کچھ نہ کچھ آفت ہی جو گھبرائی ہین اماں
لوصا جو تربت سے نکل آئی ہین اماں

کیونکر کہون تجھسے کہ جگر چاک ہی زینب
شبیر کے مقتل کی یہ سب خاک ہی زینب

۴۸

خاک اڑتی ہی لون چلتی ہی میدان بلا مین
نیند آئیگی کیونکر تمھین اس گرم ہوا مین

بیٹو کہ شب قتل شہ جن و بشر ہی
اماں کا یہ رونا نہین ماتم کی خبر ہی

۴۹

کچھ دور نہین بے ادبی فوج شقی سے
ہشیار رہو خیمۂ ناموس نبی سے

۵۰

پانی نہ کہین اور جگہ امن و امان کی
جنگل وہی بھایا تمھین تھی خاک جہان کی

بسمل ہون چھری میرے گلے پہ چلی ہی
بیٹی یہ شب قتل حسینؑ ابن علیؑ ہی

۵۱

ہر دکھ مین مدد اپنی تو غفار کرے گا
پیاسون پہ خدا اتار کو گلزار کرے گا

۳۶

[illegible] اور اسکے [illegible] بیان [illegible]
بیان جنکی ہے اور بہادر حسینی کی اور [illegible]
یا نبی سے تو کافر کو بھی رکھتے نہیں بیکام
اک ستم خلق خدا کا تو اسی ہے ظالم

خورشید ہدایت ہے امام دو جہان ہے
قرآن سے روشن ہے حدیثوں سے عیان ہے

۳۷

دیکھا جو شقی نے کہ نہیں بچکے ہو سردار
عباس کی للہ سے کاٹا منہ جنا کار
دی رات کی مہلت جو بہن مہلت کے طالب
خیمے جو لگے آج کریں اور عبادت شاید

پھر عذر کوئی پیش نہ جائیگا سحر کو
کل سب کے گلے کاٹ کے کھو لینگے کمر کو

۳۸

[illegible] کیا ہو [illegible]
[illegible] شیون کے گلے اور [illegible]
[illegible] بہادر [illegible] تیغ [illegible]
[illegible] ایسا [illegible] لالا کی

ہوں رکھدوں لب بخس پہ انگشت سنا کو
علاوں مزا چھپ کے نیزے سے زبانکو

۳۹

مہلت بھی ملی رخ بھی پھرا اہل جفا کا
رو کر شہ والا نے کہا شکر خدا کا

خیمے میں گئے ساتھ لیے فاطمہ کے بابا
کی عرض یہ بچا کر یہ ہے وقت دعا کا
طے ہو گیا وہ اور بھی جسکی نہ تھی آس
ٹھہرا ہے یہ لمحہ مرے مولا کی قضا کا

جب اٹھتی تھیں چوبین تو جھکا جاتا تھا خیمہ
بھرتی تھی ہوا جب تو اڑا جاتا تھا خیمہ

۴۰

[illegible] کی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]

یاں آنکے پانی سے چھٹے کھانے سے چھوٹے
ہو صبح تو جانین کہ سیہ خانے سے چھوٹے

۴۱

[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]

راحت دل عالم سے فراموش ہوئی تھی
دنیا غم سرور میں سیہ پوش ہوئی تھی

۴۲

[illegible] کی [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]

یوں چاہتی تھی جب خاک میں اٹ جاتے تھے بچے
ماؤں سے اندھیرے میں لپٹ جاتے تھے بچے

۴۳

[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]

آئی تھی درندوں کی صدا گنبد خضرا
سب بیٹھ گئے بچوں کے گلے خشک تھے سارے
گھبرا کے ہر اک بچے نے ماں باپ کو دیکھا
کس کس سے کہا کس نے کہا کچھ نہ پڑا سمجھ

منزل پہ یہ آفت یہ تباہی نہیں دیکھی
ہے ہے کسی شب میں یہ سیاہی نہیں دیکھی

۴۴

[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]

[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]

۴۵

[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]

[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]

۲۸
اعدا کو بھی عالم میں نہ ہو کوچ کسی سے
فرزندوں کو زینب کے تو بھائی ہو برادر
وہ چاند سی بچی تمکین سے بچے دکھلاؤ برادر
کہنا کہ چلو اشکون سے تم دھوتے ہین شبیر
تم خیمے سے کیون نکلے خفا ہوتے ہین شبیر

۲۹
فوج ستم آرا کو یہ دیکھو مرا پیغام
لوگون سے ہر اک بار کہے جھک کے خرامم
غربت مین ستانے کی یہی ہے روش اے وائے
اچھا نہین بیکس کا ستانا کہ ہو دشنام
ہیہات حمیت ہوئی کیا قوم عرب کی
مہمان ہون مہلت دو مجھے آج کی شب کی

۳۰
اب بھوکا ہے لشکر مرے اور دن بھی ہے آدھا
ہین صبح سے خود بھوکے ہو بھوکا ہے یہ بالا
ہے پیر و جوان اور یہی شب کا ہے فاقہ
بچون کا نہین یا نہ سہی پیر پہ صابر
ہیہات حمیت ہوئی کیا قوم عرب کی
مہمان ہون مہلت دو مجھے آج کی شب کی

۳۱
کھلوا تا ہون میں مشک کو خیمون سے نکلوا
آیا ہے سکینہ ہون یہ کہتا ہوا بابا
تا صبح نہ کیجے گا کسی فوج پہ یلغار
بابا کی نہ رہ جائے کہین کوشش بیکار
یہ شب تو لڑائی کے سر انجام کی شب ہے
تم جاگیو کل سے مرے آرام کی شب ہے

۳۲
اک شب بھی گوارا نہین شبگیر کو مرا جینا
مظلوم سے یہ بغض مسافر سے یہ کینا
کل چاہیے ہر ہون نہ سر پر مرے ہو زین
کل خون نہین ڈوبے جو مرا مجھ کا سفینا
کل قبر سے زہرا کے نکل آئے کا دن ہے
کل خانۂ سادات کے لٹ جانے کا دن ہے

۳۳
کچھ شرم نہین تجکو یہ کیا بے ادبی ہے
شبیر تو فرزند رسول عربی ہے
فاقون پہ نہ غربت پہ نظر کرتا ہے ظالم
تو خیر کے بھی کام مین شر کرتا ہے ظالم

۳۴
تنگ آئے ہے یہ شب کہ لگا شمر ستمگار
کہدو کہ نہین ہٹنے کی مہلت کبھی زنہار
جھگڑا ہے یہ بیوی کی اس فرزند کے سر پر
دیتے ہین جو کافر بھی ہو مہلت کبھی اک شب
کیا بے ادبی ہے
شبیر تو فرزند رسول عربی ہے

۳۵
اک شب کی امان دیتے ہین انصاف کا کیا ہے
انبیر یہ نقدی ہے جگر فاقہ بلا ہے
مظلوم پہ آفت ہے مسافر پہ جفا ہے
پیچھے مجھ کی شریعت مین روا ہے
فاقون پہ نہ غربت پہ نظر کرتا ہے ظالم
تو خیر کے بھی کام مین شر کرتا ہے ظالم

۳۶
عابد پہ یہ زخمون سے نڈھال فتحی
ہے ہے یہ نمازی پہ چڑھائی
ہمسایون نے دو دن سے نہ کھائی نہ پی پانی
پانی نہ دیا پیر کو بچون کو نہ دیا پانی
ہے ہے یہ ستم ہے
سید کو عبادت کی اجازت نہین دیتے
یہ ظلم کہ اک رات کی مہلت نہین دیتے

۱۹

حضرت سے کہا حضرت عباس نے آکر
کی عرض پڑھے آپ نہ اس فوج پہ یکبار
قبضے پہ ادھر ہاتھ ادھر ہاتھ ہے صاحب
یہ ہیں علی اکبر

۲۲

دیکھیں کوئی ان لوگوں پہ چلاتا ہوا تلوار
دم بھر میں فوج کے پرخچے اڑتے ہیں سبھوں کے
ہر وصف ابھی اڑ جو چلیں چھوٹ کے بجلی
غصہ کی طرح سب پہ مگر غیظ ہے حق کا

۲۵

ہٹتے نہیں کیا سر پہ یہ کاندھے کا جوا ہے
طاقت بھی کہ بھر ہاتھ کو قبضے پہ دھرا ہے
اکبر میں پسینہ ان ستم آشنوں کو آیا
ہاتھوں کے بڑھے قدم اٹھا ہے

۱۸

خاموش ہیں سب حکم امام دو جہاں سے
ارشاد ابھی ہو تو ہٹا دوں انھیں یاں سے

۲۱

کیا غیظ میں وہ آپکی گودی کے پلے تھے
میں نے انھیں روکا نہیں لشکر پہ چلے تھے

۲۴

کیوں نام لیا شمر نے ناموس کا ہمارے
یہ اہل ستم قابل تعزیر ہیں سارے
کر دیتے ہیں یوں پاک بیبیوں کو اشارے

۲۷

تنگ آ کے آخر کو یہ پیاسا بھی لڑیگا
اُن لوگوں پہ کھلجائیگا جب کھیت پہ پڑیگا

۲۰

اور شتی صاحب شمشیر ہوئے ہیں
وہ طرح دینے سے کیا شیر ہوئے ہیں

۲۳

اعدا سے اور اکبر سے جو اسد ہو کے لڑا تھا
یاد آگیا کیا غیظ میں آکر کے بڑھا تھا

۲۶

امت سے کبھی جنگ میں سبقت نہ کرینگے
واللہ مرینگے بھی تو ہم حق پہ مرینگے

۱۷

ہر اک شیر ہی سادات کے گھر کا
تھا کل نہ سب فوج نہ اک طفل ادھر کا

۲۰

تلوار میں جو چمکتے ہیں ان لوگوں کا جانا
کیا جانے کیا ہے یہ جو ان مردوں کا آنا
کھنچتے ہیں تو اڑ جاتے ہیں تلوار کا جانا

۲۳

آقا یہ ہمارے ہیں کہ آقا کے پسر ہیں
کیونکر نہ بڑھیں ہم علی اکبر کی سپر ہیں

۲۶

بڑھتے تو کبھی صورت شمشیر نہ رکتے
غصے میں کسی اور سے وہ شیر نہ رکتے

۱۱۰

کیونکر نہ محبت ہو کہ محبوب بھائی ہے
اپنا ہے یہ کہتے ہوئے کیا خوش ہوا یہ دل
شبیر کے کہنے پہ ہر اک جی سے فدا ہے

۱۱۱

دو دن سے یہ بچوں کی زباں پر ہے جو جاری
آنکھوں کے تلے پھرتی ہے صورت لب و دندان
مصروف ہوئے طاعت خالق میں نہاری

۱۱۲

اک نور کا جلوہ تھا سپاہ شہ دیں پر
گویا کہ ملک عرش سے اترے تھے زمیں پر

۱۱۳

دو دن تو فقیروں کو بلا بیٹھ کے کھایا
تھی بانو کی اعداسے بہت شرم کی آئی
ہفتم ہوئی تاریخ تو آ کر یہ پیام
اور تھا شب عاشور سے لڑنے کا ارادہ

۱۱۴

تاریخ نہم تھی کہ اعدا سے وہ جنگل
ہر سمت سے فوجیں تھیں بپا جوش و جدل
دریا بھی خروشوں کی ہوا آنکھوں میں جل

۱۱۵

روکے ہوئے تلوار سے ہر ایک کھڑا تھا
آگے جو بڑھا پاؤں تو ہو جائے نہ سیدھا
تھا سخت جو ہر ایک فوج کو عباس دلاور

۱۱۶

جو شاہ سے کہتا ہو کہ ہو فوج کا سردار
سبقت کو نہ پہنچے کوئی فضہ عالم
کثرت پہ جو بھیجے ہو تو بھیجو ہم بھی نہیں کم

۱۱۷

رکتے کا نہیں زور تہمتن سے ہمارا
شمشیر زنی کام ہے بچپن سے ہمارا

۱۱۸

پس پا نہیں ہوتے ہیں یہ ہمیشہ ہے ہمارا
تھے شیر خدا جسمیں وہ بیشہ ہے ہمارا

۱۱۹

پیارا کوئی کرتا نہیں سادات سے پانی
حضرت پہ ہوا بند اسی رات سے پانی

۱۲۰

دیکھو کدھر آتے ہو یہ کیا بے ادبی ہے
یاں خیمۂ ناموس رسول عربی ہے

۱۲۱

جانباز ہیں کونین میں شہرہ ہے ہمارا
شمشیر یداللہ پہ قبضہ ہے ہمارا

۱۱
جب دشت کربلا میں علی کا پسر گیا
منزل کی سمت لیکے ستارے سفر گیا
گردوں سے فرد ان اوج زمیں کا نظر گیا
مقصد کو شوق کر دیا یاں کام کر گیا

خنداں ہوے جون کل سفری راہ خدا کے
فردوس کی بو آگئی جسکو کون سے ہوا کے

۱۲
ہر چند کربلا کی زمیں دیر ان ہوئی پر ہے
خوشبو میں گویا روضۂ رضوان ہوئی پر ہے
راحت کدہ نوح غریبان ہوئی پر ہے
غربت میں ہے ہزار سلیمان ہوئی پر ہے

فرحت ہوئی یون آکے اس اجڑے ہوے بن میں
جسطرح سفر سے کوئی آتا ہے وطن میں

۱۳
اس خاک کے ذرے سے اگر کیمیا نہ ہو
اکسیر میں یہ عطر گلوں کا ملا نہ ہو
چھوڑیگی اس خاک کی تاثیر کو وہ ناں
دوزخ اسکا کم ہوگا جسکا عمل گراں ہو

کم ہونگے گنہ غنچۂ امید کھلیگا
سو رنگ کا اجر اس سے نمازی کو ملیگا

۱۴
یہ دشت سب سفر ہوا کیسا الٹ گیا
وہ خیمہ سفر ہوا کیسا الٹ گیا
یہ سمت خلد اسی دشت سے ہوا
پہنچا ہے جو غریب نور صفا ئی ہے مجتبیٰ کا

بھایا یہ مکان دوش محمدؐ کے مکین کو
جسطرح سے جھاڑے کوئی بالون سے زمین کو

۱۵
مطلوب شہ ہر عرش نشین ہے تو یہی ہے
دنیا میں جو فردوس برین ہے تو یہی ہے
انگشتر عالم کا نگین ہے تو یہی ہے
جا بیٹھے جو شبیر وہ زمین ہے تو یہی ہے

راحت بھی اسی جا عوض صبر ملیگی
جنت ہے جو گھر اسکا جسے یاں قبر ملیگی

۱۶
اس خاک سے دنیا میں شفا پائینگے بیمار
جس در سے سکھینگے یہ پھریگے اسے دیدار
ایذا سے فشار اسپہ نہ ہوگی کبھی زنہار
شمشیر غضب سامنے گر ہوگی لحد میں

یہ اسکے لیے سینہ سپر ہوگی لحد میں

۱۷
اس خاک کے ذرے کی جو ہے جا وہی ہے
فردوس میں بھی بھائی کے یہ اسکے بھائی ہے
جنگل میں بھی بھائی نے بھائی کی جگہ دی
والدہ بچھونوں سے بچھونے کی جگہ دی

اٹھینگے نہ وہ کبھی اب دامان لان سے اٹھینگے
ہم یاں سے اٹھینگے نہ ہم یاں سے اٹھینگے

۱۸
اس خاک میں ہے آپ کی تاثیر کا جوہر
اکسیر میں یہ عطر گلوں کا ملا نہ ہو
ہر درد کا درماں ہے جو افلاک کی ہے خاک
اکسیر جہاں گرد وہی وہ خاک کی ہے خاک

سجدہ بھی اسی خاک سے ممتاز رہیگا
جو اسپہ جھکیگا وہ سرافراز رہیگا

۱۹
استادہ ہو موسیٰ جو یہ خاک اٹھا لیں
حجر کی طرف دیکھکے خوش ہونگے اکبر
دریا پہ شہنشاہ نے عباس سے فرمایا
شہ بولے ہو انور کی بھائی تمھیں بھائی

ہاں شیر ہو دریا کی ترائی تمھیں بھائی

۱۸

گر یہ نہیں مطلب تو زیارت سے ارزنا ہی کیا
دل آپ ہے دنیا سے نہ جینا ہمیں لیجا
دریا پہ نہ لیجا کہ ہی ساحل پہ نہ لیجا
وہ بولا کہ جا کر ہی سر مقتل کو لیجا

۱۹

آلودہ لہو میں رخ انور نہیں دیکھے
جیتا تمھیں دیکھا ہی کٹے سر نہیں دیکھے

۱۹

کر لیجو نماز ان سے جو قضا ہو
وہ بولا نماز ان سے جو قضا ہو
جانوں کو بچا لیجو یہ نماز ان کو ادا ہو

۲۰

وہ بولے کہ یہ شیوہ ہی مشہور ہمارا
سر دینا عبادت میں ہی دستور ہمارا

۲۰

تلوار چلائی تھی تو ہٹ جاتا تھا بھائی
پھر دوڑ کے بھائی سے لپٹ جاتا تھا بھائی

۲۱

یہ کہتا تھا تلوار کو سر پہ نہ چلا کر
وہ کہتا تھا بیٹھا ہے یہ بھائی کا گلا کر
یاں لیجو گلا بھائی کے واں تو بھی گلا کر

۲۱

اک وار میں سر دونوں کے تن پر سے اتر جائیں
ہیں ساتھ ہی رستی میں بندھے ساتھ ہی جائیں

۲۲

یہ کہتا تھا تلوار کو سر پہ نہ چلا کر
وہ کہتا تھا بیٹھا ہے یہ بھائی کا گلا کر
یاں لیجو گلا بھائی کے واں تو بھی گلا کر

۲۲

ناگاہ چلی ظلم کی تلوار بیچ میں
بالائے زمیں کٹ کے گری یار بیچ میں
دریا میں گرا ایک کا سر پار بیچ میں
چلایا کہ یہ چھوٹے نے کیا بھائی کے وار بیچ میں

۲۳

دیکھا جو بڑے بھائی کا سر دست عدو میں
وہ گر کے تڑپنے لگا بھائی کے لہو میں

۲۳

آیا جو شقی تیغ علم کر کے دوبارا
چلانے لگا بھائی کو وہ بھائی کا پیارا
ماں کو یہ پکارا کبھی بابا کو پکارا
جلاد نے تن پر سے اتارا سر بھائی کا پیارا

۲۴

دھبا بھی نہ خونکا لگا شمشیر عدو میں
بھائی کا لہو مل گیا بھائی کے لہو میں

۲۴

جھپٹا کہ اٹھا لیجو یہ تلوار کہاں ہے
چھوٹے نے کہا جب وہ دوالی دو یہاں ہے
جا بیٹھا بصد شوق برابر کے برابر

۲۵

گھوڑے کو بھی جب ڈال دیا نہر کے اندر
خورشید سے دریا میں نظر آتے تھے دونوں

۲۵

خاموش انیس اب ہو دل بیدرد کہاں ہے
یہ مرثیہ تو لیجئے جو ہر میں سخن ہے
دنیا کی دو رنگی سے ذرا دل میں نہ لیجو
مومن ہو تمہیں اس کے لیے بات یہ لیجو

۲۶

مطلب نہ کسی سے نہ علاقہ ہی کسی سے
لیویں گے صلہ اسکا حسین ابن علی سے

۱۰۹

خاموش ہو کے کہنے لگا کہ سب سے ہر ایک شخص منفعل
ڈر ڈر کے یہ کہنے لگے وہ بیکسی پہ جور
اک شخص ہم میں ہیں ہیں یہ مسلم مقہور

خاتل کا ڈر اس لیے گھبرا کے چھپے ہیں
گر رحم کر دامن میں ترے آ کے چھپے ہیں

۱۱۰

جب تک رہا وہ ساتھ رہا سب کے ساتھ یار
جس وقت ہو گیا وہ جدا سب سے ہو گیا
دریا پہ جا کے ہو گیا جب فاقہ آشکار
چلائی فوج ہٹ کے پھرے سب وہ نابکار
بس باپ کے بچوں میں یہ ظالم نہ آئے کام

کیوں فاطمہؑ زہرا کو رولاتا ہے کفن میں
دو پھول تو رہنے دے محمدؐ کے چمن میں

۱۱۱

بچوں کو دیکھ دیکھ کے بھائی کو یاد کر
بھائی کو یاد کر کے بہن کو بھی یاد کر
بچوں کو دیکھ دیکھ کے بھائی کو یاد کر
بھائی کو یاد کر کے بہن کو بھی یاد کر
بچوں کو دیکھ دیکھ کے بھائی کو یاد کر

خون دیکھ کے دونوں جو ضعیفہ کا ڈرے تھے
دہشت سے بندھے ہاتھوں کو آنکھوں پہ دھرے تھے

۱۱۲

بچوں کو اس لیے نہ بلاتا تھا وہ کبھی
تلوار سے جو ان کے عدو قتل کیجیے
وہ کہتی تھی تو ان کے عوض قتل کیجیے
ہر ایک سے یہ کہتی تھی ہاں یہ کیجیے
بچوں کو اس لیے نہ بلاتا تھا وہ کبھی

انکھوں سے قدم ان کے لگانے نہیں پائی
کھانا بھی غریبوں کو کھلانے نہیں پائی

۱۱۳

جب کھیلتا تھا گھر کے پھرتے تھے وہ بچے
گھر سے باہر نہ نکلتے تھے وہ بچے
گھر سے باہر نہ نکلتے تھے وہ بچے
گھر سے باہر نہ نکلتے تھے وہ بچے
گھر سے باہر نہ نکلتے تھے وہ بچے

مظلوم ہیں حامی کوئی مشکل میں نہیں ہے
ظالم نے کہا رحم مرے دل میں نہیں ہے

۱۱۴

جب تک رہا انیس جو بچوں کو دیکھ کر
دیکھا کیا یہ دیکھ کے بچوں کو بار بار
دروازے تک گیا کبھی بچوں کو دیکھ کر
کمسن ہیں بے قرار ہیں بیمار ہیں بچے
دروازے تک گیا کبھی بچوں کو دیکھ کر

یوسف کی طرح موتیوں میں جب کہ تلیں گے
ان لعلوں کے عقدے تجھے اس وقت ملیں گے

۹۹

کھا تا تھی کھیا یاد دلوں نے یہ امان
اور سوے حرم مسلم مظلوم سے جا نی
دھنیدہ تھی موت کی گویا نہ تھی زندگانی
در وازے پہ آ پہونچی جو بیکس کی دلا نی

چلّایا ضعیفہ کو یہ زنجیر ہلا کر
کوسون کا تھکا آیا ہون در کھول دے آکر

۱۰۰

پاس اسکے ضعیفہ نے بہت ہاتھون کو مارا
تیوری وہ چڑھائے ہوے بیٹھا تھا ستمگار
کھینچا کبھی خنجر کبھی تلوار کو تولا
کہتا تھا شعاع دل کافر کوئی دیکھا نہ بھالا

ہاتھون کو کبھی کاٹتا تھا طیش مین آکر
رہ جاتا تھا غصّے سے کبھی ہونٹ چبا کر

۱۰۱

جا بیٹھی جو کوٹھی پہ تو بیکس کی دلا رام
سونے کے تھے دھوے ہوے تلوار پہ دو جام
نقشہ تھا یہ کندہ کہ شہ دیں تھے تن زار
باہین ہوے گلے مین تھین آنسو بہ دو بار

اک سینے کا تھا عکس جو اک سینے کے اندر
آئینہ نظر آتا تھا آئینے کے اندر

۱۰۲

بولی یہ بھلا آئے ہو کاہے کو نہ ہنگام
دربار سے پھر روز تو آتا تھا سر شام
چلّا کے وہ بولا مین کہین تھا تجھے کیا کام
در کھول نہین آگ لگا دیتا ہون گھر کو
لے تو نہین آتی تو گرا دیتا ہون در کو

۱۰۳

اس طیش مین کھانا بھی جلا دے نکھایا
پھر خواب اجل سے اسے بستر پہ سلایا
باقی تھی سو یہ رات کہ پھر ہوش نہ آیا
رہ بیس سے سوتے ہوے فتنے کو جگایا

پھولون کی مہک حجرے سے دالان مین آئی
آواز بھی کچھ رونے کی پھر کان مین آئی

۱۰۴

بیکس نے ضعیفہ کا لگا کھینچنے ازدام
جب بات کا دھڑکا تھا وہ آفت کی گھڑی تھی
کیا سوتے ہوے اٹھو کہ اجل سر پہ کھڑی تھی

۱۰۵

در کھولا تو کس غیظ سے آیا وہ بد اعمال
تھی آتش قہر آنکھ مین خنجر کمر مین لال
اور دیدۂ بیکس مین تھے جون سے خون لال

آواز بھی ایسی کہ گذرتی تھی فلک سے
ہلتی تھی زمین پاؤن کے رکھنے کی دھمک سے

۱۰۶

تاریک مثال دل کافر تھا وہ سب گھر
ظالم نے سر صحن سے لیا ہاتھ مین خنجر
بیکس ہوے دیوار کیا جبر کے اندر

وان مسلم مظلوم کے پیارے نظر آئے
اک برج مین دو عرش کے تارے نظر آئے

۱۰۷

آواز یہ آئی کہ ارے دل کے دلا رام
ظالم نے کیا کون ہے تو بیکس و ناکام
وہ بولے امان دیجیے جو ہے یہ کوئی نام
آنسو کیا بیان دونون کا تو بند ہوا تار

کھینچے ہوے ہی ہاتھ مین تو تیغ جفا کو
ڈر لگتا ہی تجھ سے ہمین ضامن دے خدا کو

۹۱

وہ شور یہ آشوب وہ ہنگامۂ دہشت
ایک ایک قدم خوف سے رہ رہ کے جو رکھتے
ان جا کے ذرا دم جو لیا سب نے تو بولے
دل اُن کے دھڑکتے تھے جو ہر گام پہ ہر بار

۹۲

پھر کر نہ بلا جائے کا اور نصف شب آئی
چھوٹے کے کیا چلنے کی طاقت جو ذرا بھی
ابھرے ہیں نہیں آئی ہے ٹھہرے کہیں جا کی
کس طرح سے کٹتی ہے یہ شب کون ہے جانتا

۹۳

غربت زدہ چھوٹے سے تھے سر ایسے وہ گھر کو
تھا ہوش میں چھوٹے کے بڑے بھائی کا بارو
دھڑکا تھا کہ اس گھر میں کہیں آ کے نہ جا ہو

۹۴

سب پر تنفس سرد بھرے آنکھوں میں آنسو

۹۵

اک دیر میں اس گھر میں نظر آئی ہے ناگاہ
داماد کے آنے کی کھڑی دیکھتی تھی راہ
یوں کہتے تھے اس سے بصد عجز و تضرع
اک دو پہر اس گھر میں امان دو ہمیں للہ

۹۶

اس بستی میں دیندار نظر آتی ہیں تو
وہ بولی کہ تم دونوں ہو کس باغ کے گلرو
تم نے وہ جو بھائی کی آلی ہے سنی بو
کہنے لگے تب بیچ سے وہ دیکھ کے ہر سو

۹۷

لونڈی ہو نہیں زہرا کی تمھارا ہی یہ گھر ہی
گر ہی تو اُسی ظالم و بدذات کا ڈر ہی

۹۸

بن باپ کے ہیں ہمپہ مصیبت یہ نئی ہی
شاید وہ نہ آئے کہ بہت رات گئی ہی

۹۹

ممان ہوے جا کر ستم ایجاد کے گھر میں
دونوں کو اجل لیگئی جلاد کے گھر میں

۹۰ ہم دونوں سے لازم ہے ہیں اور رات ہے کالی

۸۴

مطلوب زیارت ہی ہمین شاہِ زمن کی
کعبے کی طرف جائین کہ لین راہ وطن کی

وہ کہنے لگا بیکس و مجبور ہین شبیرؑ
ہم جانہین سکتے کہ بہت دُور ہین شبیرؑ

۸۵

دیکھا حرم شاہ نے دربار شقی کا
کوفے مین سر آیا تھا حسینؑ ابن علیؑ کا

کیونکر اسدؑ اللہ کے پیارون سے ملوگے
اب جا کے ملوگے تو مزارون سے ملوگے

۸۶

مشتاق تھے جنکے وہ قضا کر گئے ہی ہی
ہم قید مین جیتے ہین چچا مر گئے ہی ہی

یون نکلے بہ تعجیل اسیری کے محن سے
جسطرح گریزان ہو قم چھٹ کے گہن سے

۸۷

وہ کہنے لگا بیکس و مجبور ہین شبیرؑ
ہم جانہین سکتے کہ بہت دُور ہین شبیرؑ

شبیرؑ کے لشکر کا جوان کوئی نہین ہے
عابدؑ کے سوا فاتحہ خوان کوئی نہین ہے

۸۸

وہ کہنے لگا بیکس و مجبور ہین شبیرؑ
ہم جانہین سکتے کہ بہت دُور ہین شبیرؑ

گھر خاک ہو اور ہم بھی ہون خاک مین غلطان
اب چھاتیون کو پیٹتی ہین آنکھون کی بیاری

۸۹

وہ کہنے لگا بیکس و مجبور ہین شبیرؑ
ہم جانہین سکتے کہ بہت دُور ہین شبیرؑ

جب کہنے لگے کہ بچو نہ اب ہم سے جدا ہین
بانہون مین لیا اور وہ بہت بیچ بہت روئے

۹۰

وہ کہنے لگا بیکس و مجبور ہین شبیرؑ
ہم جانہین سکتے کہ بہت دُور ہین شبیرؑ

گیسو بھی پریشان تھے کرتے بھی پھٹے تھے
خورشید سے مُنھ گرد یتیمی سے اَٹے تھے

۳۲
وہ حق کا ولی ہی وہ امام دو جہان ہی
وہ قبلہ دین ہی وہ ہدیٰ کون و مکان ہی
کعبہ کی طرح اسکا شرف سب پہ عیان ہی
اللہ کا ہاتھ اور محمدؐ کی زبان ہی
جو اس سے جدا ہی وہ محمدؐ سے جدا ہی
دنیا مین علیؑ ایک ہی اور ایک خدا ہی

۳۳
بیٹے کی طرح باپ کی خدمت کرین بہن
بھولے نہین دریا سے مدارات کنکے مین
جو قبل ہو سو ہان وہ ہوتا ہی اور مین
واللہ نہین مسلم ایک سے تیرہ بن
تو کہتا ہی احمدؐ کو پیمبر ہی ہمارا
جو گھر ہی محمدؐ کا وہی گھر ہی ہمارا

۳۴
دشمن کی بھی اولاد سے ہرگز نہ کرین بد
ظالم کے بھی حق مین نہ زبان سے نکلے رد
ہر ایک سے ہر وقت ملین خندہ زن و شاد
ہر حال مین ہر شخص کے حق مین ہون دعا گو
واقف نہین ہم راہ بتا دے تو روان ہون
بھائی ترے بچے ترے سائے مین جوان ہون

۳۵
جو آپکے لایق تھا وہ لایا نہین کھانا
سچ ہی کہ مزے کا کبھی کھایا نہین کھانا
بے پیسنے کی فکر کیا وہ مزدور نے آکر
معصوم سکینہ کے تئین سال سے واقف
کہتا تھا مین اس حال سے واقف نہین ہرگز
بتلا دے پتا ہمکو جگر بند نبیؐ کا
لشکر ہی کہان سبط رسولؐ عربی کا

۳۶
جو آپکے لایق تھا وہ لایا نہین کھانا
سچ ہی کہ مزے کا کبھی کھایا نہین کھانا
بے پیسنے کی فکر کیا وہ مزدور نے آکر
معصوم سکینہ کے تئین سال سے واقف
کہتا تھا مین اس حال سے واقف نہین ہرگز
بتلا دے پتا ہمکو جگر بند نبیؐ کا
لشکر ہی کہان سبط رسولؐ عربی کا

۳۷
جو آپکے لایق تھا وہ لایا نہین کھانا
سچ ہی کہ مزے کا کبھی کھایا نہین کھانا
بے پیسنے کی فکر کیا وہ مزدور نے آکر
معصوم سکینہ کے تئین سال سے واقف
کہتا تھا مین اس حال سے واقف نہین ہرگز
بتلا دے پتا ہمکو جگر بند نبیؐ کا
لشکر ہی کہان سبط رسولؐ عربی کا

۶۴

بانو نے جو سنا یہ فسانہ حزن سے
بھائی کو لے گئے تھے جو دشمن فریب سے
بولیں بہن کے پاس کہ اے بی بی وطن
کیا ہو گیا جو آج نہ بھائی نہ باپ ہے
ہم بے کسوں کا ایک خدا آپ ہے

۶۵

اللہ رے اُنکو بیش و کم ہم میں نہیں ہیں
معلوم یہ ہوتا ہے کہ عالم میں نہیں ہیں

۶۶

کیا جانیے کس غم میں ہیں اس وقت برادر
سب بیٹیوں سے ہے مجھے بڑھ کر برادر
دو تین برس سے ہیں جو بیمار برادر
کیا جانیے کیا ہو گیا غمخوار برادر

۶۷

سنتے تو مدد آن کے بھائی کی نہ کرتے
تدبیر وہ بچوں کی رہائی کی نہ کرتے

۶۸

ہمسے ترا سردار عبث برسرِ کیں ہے
کچھ جرم نہیں ہے کوئی تقصیر نہیں ہے

۶۹

اب قید کی تکلیف اُٹھائی نہیں جاتی
روٹی بھی کئی روز سے کھائی نہیں جاتی

۷۰

واقف ہے کہ کھانا کبھی دن بھر نہیں مانگا
سونے کے لیے رات کو بستر نہیں مانگا

۷۱

جلاّد کے تیور سے اکثر یہ ہم نہیں ہوتے
قیدی بھی پھٹے اکثر یہ ہم نہیں ہوتے

۷۲

بھائی کی جو بیعت پہ یہ ناحق نہ ہوئے تھے
بھوکے کبھی اس گھر سے گدا حق نہ ہوئے تھے

۷۳

محتاج ہیں یاں اور تو کیا دیں گے کسی کو
کام آ جو ہمارے تو دعا دیں گے کسی کو

۷۴

بچوں کو بلا کر کے کہا بانو نے ہر اک سے
رخصت ہے بڑا اہلِ حرم اس کے سفر سے
بچوں کو طلب کر کے کہا بانو نے ہر اک سے
رہ جاتا ہے عالم میں کرم نام کسی کا
نیکی ہے جو کر جائے بشر نام کسی کا

۷۵

کھلتے ہیں کہیں پھول کہیں غنچے ہیں پامال
سب بیٹیوں سے ہے مجھے بڑھ کر برادر
کیا جانیے کس غم میں ہیں اس وقت برادر
دو تین برس سے ہیں جو بیمار برادر
کیا جانیے کیا ہو گیا غمخوار برادر

۷۶

دونوں کے فضائل ہیں جو قرآن میں مذکور
دونوں کے لیے آئی ہے تطہیر کی آیت
دونوں کی ہے تعریف میں تنزیل کی آیت
دونوں کی ہے تعریف میں تنزیل کی آیت
پایا ہے دو عالم میں جو تعظیم کسی نے

۷۷

پھر رتبۂ محبوبِ خدا جانتا ہے
اک شخص محمدؐ کو بھی پہچانتا ہے

۷۸

ہم بے کسوں کا ایک خدا آپ ہے
بھوکے کبھی اس گھر سے گدا حق نہ ہوئے تھے

۷۹

ہم بے کسوں کا ایک خدا آپ ہے
بھوکے کبھی اس گھر سے گدا حق نہ ہوئے تھے

۸۰

ہم بے کسوں کا ایک خدا آپ ہے
بھوکے کبھی اس گھر سے گدا حق نہ ہوئے تھے

۸۱

پیتے کو نہ پانی نہ غذا چاہتے ہیں ہم
کچھ حال سنے تو تو کہا چاہتے ہیں ہم

۸۲

نائب ہے مددگار ہے یاور ہے
حیدرؑ تو چچازاد برادر ہے

۵۸

جو گورے گلے مثل قمر نور فشان تھے
ہر تار سے حلقون مین گریبان کے عیان تھے

افسوس یہ ہین عمر چلی جاتی ہے بھائی
نہ قید سے چھٹتے ہین نہ موت آتی ہے بھائی

۶۱

منہ چومتی تھین صدقے کبھی ہوتی تھین اماں
ہم گھر سے جو نکلے تو بہت روتی تھین اماں

۵۹

جسمون پہ غبار اس گھڑی تھے مین گرد کنارے
مٹی نہ وطن کی تھی نہ غیبون مین بہم تھے

ہمسایہ بھی کوئی بیکس و مغموم نہو گا
مرنا بھی کسی شخص کو معلوم نہو گا

۶۲

دونون کی جدائی سے تڑپتی ہو گی مادر
بھجوا دو مرے پاس جو روتے ہون سفر مین

۶۰

کیا ہو گی اماں بھی نہین ہین بھول گئے راہ
دیکھو تو کہین خون نہ ماتھے کا سفید ہو

کاہیکو وہ روویگی جو زندہ نہین ہم
دو میٹے تو ہین پاس ہی یا نہو ے ہم

۶۳

کیا ہو گی جو ہم بھی نہ پھرے ساتھ کسی کے
کیا ہو گی جو ہم بھی نہ پھرے ساتھ کسی کے

وہ کہتا تھا جو کہتے ہو کیا دور ہی بھائی
اللہ مین سب طرح کا مقدور ہی بھائی

۴۸

میدان میں بھوکا نہ کبھی ہمکو سلائیگا
دل کچھ جو میسر نہ ہوا رات کو کھایا
خاصان خدا نے بھی مصائب ہی اٹھایا
دنکھا خدا کوشی کا تو ہے صبر انھیں سے آیا

حسرت رہی دنیا میں نہ اس عقدہ کشا کو
جاتے تو گذر جاتے تھے محبوب خدا کو

۴۹

ہر اک سے ہو کیوں دوستی اس بیکس و بیکار
خالق ہی ہے اس بیکس و بیکار کا یار
چھٹ جائے گا اک دن یہ مصیبت کا جو ہے بار
ہی کے لئے ہیں یہ سب آلام و محن زار

تاریکی زندانمیں نہ اس طرح گھٹینگے
یوسف تو بچے قید سے کیا ہم نہ چھٹینگے

۵۰

جب میں ہمارے ہاتھ سے ہر کس کی جان گئی
کاہش تھی کیا ہماری اور کیا سخت امتحان
زنجیر سونے کی تھی کہ لوہے کی تھی گران
خالق سے ہر ہزار کا ہلکا گرو بایمان

چھٹ جائینگے زندانمیں سدا کون رہا ہے
اُنکا جو خدا تھا تو ہمارا بھی خدا ہے

۵۱

دنیا کی امارت ہو تو خواہش ہمیں کب ہے
ہمکو تو فقط اُس سے رہائی کی طلب ہے

۵۲

یعقوبؑ نے چھاتی سے لگایا تھا پسر کو
ہم قید سے چھٹکر بھی نہ پاوینگے پدر کو

۵۳

تن ضعف سے فرسودہ و لاغر ہوے دونوں
رخ زرد مثال ورق زر ہوے دونوں

۵۴

رونق بھی خزاں لیگئی ہستی کے چمن کی
بستر سے نمایاں تھیں رگیں صابر تن کی

۳۷
بیتاب تھے اسطرح وہ چپٹنے کی ہوس مین
جوں تازہ گرفتار پھڑکتا ہی قفس مین

۳۸
اٹھ اٹھ کے سلام اُسکو وہ کرتے تھے ادب سے
جو پیش نظر وصل مین تنہائی کی صورت
بھائی کو نہ آتی تھی نظر بھائی کی صورت

۳۹
ہر لحظہ تھا پیش نظر اُن دونون کے یہ عالم
آنکھون مین پھرا کرتی تھی تصویر برادر
ہر وقت تھا ورد اُنکی زبان پر یہی اکثر
بھائی کا ہی بھائی کا ہی بھائی کا برادر

۴۰
اُٹھ اُٹھ کے نمازین بھی پڑھتے تھے یہ ہر شب
دیکھا نہ کبھی خواب مین بھی چین سے سونا
ہر رات کو خاک اوڑھنا اور خاک بچھونا

۴۱
جو مالک دو سرا نہ تھا دونون کے سوا کون
جا بیٹھے تھے دروازے سے دونون کے خفا کم
دنیا مین نہ تھا اُنکے سوا کون کسی کا ہم

۴۲
کھانا وہ کبھی آپ کا کھانا نہ تھا ہرگز
ہوتا تھا جب اک کھاتے تھے دونون ہی برابر
آپس مین کبھی ہوتی نہ تھی ایک کی دو کم
خدمت کبھی دشمن کی بھی یہ دونون نہ کرتے

۴۳
جاگا نہ کبھی ایک دوسرے کی کر وہ برابر
دیکھو تو ذرا کربلا مین ہوتا ہی ستم
ٹھوکر ہی کرے یہ بھی نہ آپس مین ہوتا ہی ستم

۴۴
ممکن تھا کہ پانی پیجے کر دیتے فراموش
ایسے کو جو پانی ہو تو ملتا نہین کھانا
بھائی کا خدا بھائی ہو تو ملتا نہین بھائی
کچھ ایک سا رہتا نہین دنیا مین زمانا

۴۵
زنداں مین محبوس حقیقی جو برادر
اس قید مین تھا زندگی و موت برابر
دینا ہی پڑا اُن کو بھی اک روز سفر کو
ہر طرح خدا بندے کو پہونچاتا ہی کھانا

۳۷
بیتاب تھے اسطرح وہ چپٹنے کی ہوس مین
جوں تازہ گرفتار پھڑکتا ہی قفس مین
ہمراہ نہ تھا کوئی بجز خالق اکبر
معلوم نہ تھا کچھ کہ ہی کیا شب کی سحر کیا
دونون کے سوا اُنکی طرف دیکھتا کیا کون
ہر لحظہ تھا پیش نظر وصل مین تنہائی کی صورت
بھائی کو نہ آتی تھی نظر بھائی کی صورت

۳۸
اٹھ اٹھ کے نمازین بھی پڑھتے تھے یہ ہر شب
دیکھا نہ کبھی خواب مین بھی چین سے سونا
ہر رات کو خاک اوڑھنا اور خاک بچھونا
ہر لحظہ تھا ورد اُنکی زبان پر یہی اکثر
بھائی کا ہی بھائی کا ہی بھائی کا برادر

۳۹
جاگا نہ کبھی ایک دوسرے کی کر وہ برابر
دیکھو تو ذرا کربلا مین ہوتا ہی ستم
ٹھوکر ہی کرے یہ بھی نہ آپس مین ہوتا ہی ستم
ہر وقت تھا پیش نظر اُن دونون کے یہ عالم
آنکھون مین پھرا کرتی تھی تصویر برادر

۴۰
ہر لحظہ تھا ورد اُنکی زبان پر یہی اکثر
بھائی کا ہی بھائی کا ہی بھائی کا برادر
ہمراہ نہ تھا کوئی بجز خالق اکبر
معلوم نہ تھا کچھ کہ ہی کیا شب کی سحر کیا
دونون کے سوا اُنکی طرف دیکھتا کیا کون

۴۱
جو مالک دو سرا نہ تھا دونون کے سوا کون
جا بیٹھے تھے دروازے سے دونون کے خفا کم
دنیا مین نہ تھا اُنکے سوا کون کسی کا ہم
کھانا وہ کبھی آپ کا کھانا نہ تھا ہرگز
ہوتا تھا جب اک کھاتے تھے دونون ہی برابر

۴۲
آپس مین کبھی ہوتی نہ تھی ایک کی دو کم
خدمت کبھی دشمن کی بھی یہ دونون نہ کرتے
ممکن تھا کہ پانی پیجے کر دیتے فراموش
ایسے کو جو پانی ہو تو ملتا نہین کھانا
بھائی کا خدا بھائی ہو تو ملتا نہین بھائی
کچھ ایک سا رہتا نہین دنیا مین زمانا

۴۳
زنداں مین محبوس حقیقی جو برادر
اس قید مین تھا زندگی و موت برابر
دینا ہی پڑا اُن کو بھی اک روز سفر کو
ہر طرح خدا بندے کو پہونچاتا ہی کھانا

۳۷
بیتاب تھے اسطرح وہ چپٹنے کی ہوس مین
جوں تازہ گرفتار پھڑکتا ہی قفس مین

۳۸
اٹھ اٹھ کے نمازین بھی پڑھتے تھے یہ ہر شب
دیکھا نہ کبھی خواب مین بھی چین سے سونا
ہر رات کو خاک اوڑھنا اور خاک بچھونا

۳۹
جاگا نہ کبھی ایک دوسرے کی کر وہ برابر
دیکھو تو ذرا کربلا مین ہوتا ہی ستم
ٹھوکر ہی کرے یہ بھی نہ آپس مین ہوتا ہی ستم

۴۰
ہر لحظہ تھا ورد اُنکی زبان پر یہی اکثر
بھائی کا ہی بھائی کا ہی بھائی کا برادر

۴۱
جو مالک دو سرا نہ تھا دونون کے سوا کون
جا بیٹھے تھے دروازے سے دونون کے خفا کم
دنیا مین نہ تھا اُنکے سوا کون کسی کا ہم

۴۲
کھانا وہ کبھی آپ کا کھانا نہ تھا ہرگز
ہوتا تھا جب اک کھاتے تھے دونون ہی برابر
آپس مین کبھی ہوتی نہ تھی ایک کی دو کم
خدمت کبھی دشمن کی بھی یہ دونون نہ کرتے

۴۳
زنداں مین محبوس حقیقی جو برادر
اس قید مین تھا زندگی و موت برابر
دینا ہی پڑا اُن کو بھی اک روز سفر کو
ہر طرح خدا بندے کو پہونچاتا ہی کھانا

۳۷
بیتاب تھے اسطرح وہ چپٹنے کی ہوس مین
جوں تازہ گرفتار پھڑکتا ہی قفس مین

۳۸
اٹھ اٹھ کے نمازین بھی پڑھتے تھے یہ ہر شب
دیکھا نہ کبھی خواب مین بھی چین سے سونا
ہر رات کو خاک اوڑھنا اور خاک بچھونا

۳۹
جاگا نہ کبھی ایک دوسرے کی کر وہ برابر
دیکھو تو ذرا کربلا مین ہوتا ہی ستم
ٹھوکر ہی کرے یہ بھی نہ آپس مین ہوتا ہی ستم

۴۰
ہر لحظہ تھا ورد اُنکی زبان پر یہی اکثر
بھائی کا ہی بھائی کا ہی بھائی کا برادر

۴۱
جو مالک دو سرا نہ تھا دونون کے سوا کون
جا بیٹھے تھے دروازے سے دونون کے خفا کم
دنیا مین نہ تھا اُنکے سوا کون کسی کا ہم

۴۲
کھانا وہ کبھی آپ کا کھانا نہ تھا ہرگز
ہوتا تھا جب اک کھاتے تھے دونون ہی برابر
آپس مین کبھی ہوتی نہ تھی ایک کی دو کم
خدمت کبھی دشمن کی بھی یہ دونون نہ کرتے

۴۳
زنداں مین محبوس حقیقی جو برادر
اس قید مین تھا زندگی و موت برابر
دینا ہی پڑا اُن کو بھی اک روز سفر کو
ہر طرح خدا بندے کو پہونچاتا ہی کھانا

۳۷
بیتاب تھے اسطرح وہ چپٹنے کی ہوس مین
جوں تازہ گرفتار پھڑکتا ہی قفس مین

۳۸
اٹھ اٹھ کے نمازین بھی پڑھتے تھے یہ ہر شب
دیکھا نہ کبھی خواب مین بھی چین سے سونا
ہر رات کو خاک اوڑھنا اور خاک بچھونا

۳۹
جاگا نہ کبھی ایک دوسرے کی کر وہ برابر
دیکھو تو ذرا کربلا مین ہوتا ہی ستم
ٹھوکر ہی کرے یہ بھی نہ آپس مین ہوتا ہی ستم

۴۰
ہر لحظہ تھا ورد اُنکی زبان پر یہی اکثر
بھائی کا ہی بھائی کا ہی بھائی کا برادر

۴۱
جو مالک دو سرا نہ تھا دونون کے سوا کون
جا بیٹھے تھے دروازے سے دونون کے خفا کم
دنیا مین نہ تھا اُنکے سوا کون کسی کا ہم

۴۲
کھانا وہ کبھی آپ کا کھانا نہ تھا ہرگز
ہوتا تھا جب اک کھاتے تھے دونون ہی برابر
آپس مین کبھی ہوتی نہ تھی ایک کی دو کم
خدمت کبھی دشمن کی بھی یہ دونون نہ کرتے

۴۳
زنداں مین محبوس حقیقی جو برادر
اس قید مین تھا زندگی و موت برابر
دینا ہی پڑا اُن کو بھی اک روز سفر کو
ہر طرح خدا بندے کو پہونچاتا ہی کھانا

۳۷
بیتاب تھے اسطرح وہ چپٹنے کی ہوس مین
جوں تازہ گرفتار پھڑکتا ہی قفس مین

۳۸
اٹھ اٹھ کے نمازین بھی پڑھتے تھے یہ ہر شب
دیکھا نہ کبھی خواب مین بھی چین سے سونا
ہر رات کو خاک اوڑھنا اور خاک بچھونا

۳۹
جاگا نہ کبھی ایک دوسرے کی کر وہ برابر
دیکھو تو ذرا کربلا مین ہوتا ہی ستم
ٹھوکر ہی کرے یہ بھی نہ آپس مین ہوتا ہی ستم

۴۰
ہر لحظہ تھا ورد اُنکی زبان پر یہی اکثر
بھائی کا ہی بھائی کا ہی بھائی کا برادر

۴۱
جو مالک دو سرا نہ تھا دونون کے سوا کون
جا بیٹھے تھے دروازے سے دونون کے خفا کم
دنیا مین نہ تھا اُنکے سوا کون کسی کا ہم

۴۲
کھانا وہ کبھی آپ کا کھانا نہ تھا ہرگز
ہوتا تھا جب اک کھاتے تھے دونون ہی برابر
آپس مین کبھی ہوتی نہ تھی ایک کی دو کم
خدمت کبھی دشمن کی بھی یہ دونون نہ کرتے

۴۳
زنداں مین محبوس حقیقی جو برادر
اس قید مین تھا زندگی و موت برابر
دینا ہی پڑا اُن کو بھی اک روز سفر کو
ہر طرح خدا بندے کو پہونچاتا ہی کھانا

۳۷
بیتاب تھے اسطرح وہ چپٹنے کی ہوس مین
جوں تازہ گرفتار پھڑکتا ہی قفس مین

۳۸
اٹھ اٹھ کے نمازین بھی پڑھتے تھے یہ ہر شب
دیکھا نہ کبھی خواب مین بھی چین سے سونا
ہر رات کو خاک اوڑھنا اور خاک بچھونا

۳۹
جاگا نہ کبھی ایک دوسرے کی کر وہ برابر
دیکھو تو ذرا کربلا مین ہوتا ہی ستم
ٹھوکر ہی کرے یہ بھی نہ آپس مین ہوتا ہی ستم

۴۰
ہر لحظہ تھا ورد اُنکی زبان پر یہی اکثر
بھائی کا ہی بھائی کا ہی بھائی کا برادر

۴۱
جو مالک دو سرا نہ تھا دونون کے سوا کون
جا بیٹھے تھے دروازے سے دونون کے خفا کم
دنیا مین نہ تھا اُنکے سوا کون کسی کا ہم

۴۲
کھانا وہ کبھی آپ کا کھانا نہ تھا ہرگز
ہوتا تھا جب اک کھاتے تھے دونون ہی برابر
آپس مین کبھی ہوتی نہ تھی ایک کی دو کم
خدمت کبھی دشمن کی بھی یہ دونون نہ کرتے

۴۳
زنداں مین محبوس حقیقی جو برادر
اس قید مین تھا زندگی و موت برابر
دینا ہی پڑا اُن کو بھی اک روز سفر کو
ہر طرح خدا بندے کو پہونچاتا ہی کھانا

۲۹
یہ کہتے تھے جوان ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے
اور بازو میں رسی سے آن دونوں کے بازو
بچوں نے پکڑا تھا طمانچوں کو لگا کر
کہتا تھا کوئی کھینچو کوئی کھینچے ہو سیدھے ہو

۳۰
اس بھاگنے کی اب کہو کیا تم کو سزا دوں
صدقے ہوئے تھے جن پہ کہتے تھے گلے کا ہار
ٹھہرا کے وہ یہ کہنے لگے کیوں دغا کی تم نے

۳۱
دیکھو نہ خبردار مرے کام کا انھیں کھانا
گر کھائیں بھی ٹھنڈا انھیں پانی نہ پلانا
یہ حکم یہاں ہیں کہ میں باتوں پہ نہ جانا
بازو یہ کھلیں رسی سے جب تک نہ ہو

وہ کہتے تھے ہم دام بلا میں تو پھنسے ہیں
بازو کہو پھر کس لیے رسی سے کسے ہیں
ہاں قتل ہی کرنے کے سزاوار ہیں ہم بھی
بابا تھے گنہگار گنہگار ہیں ہم بھی

۳۲
دشمن کے ہیں فرزند اذیت انھیں دیکھے
کپڑے بھی بدلنے کی نہ فرصت انھیں دیکھے

۳۳
بابا تھے جو مسند پہ ہوئے وہ تو زمیں پر
بازار میں بیٹا بسر خاک کرے گا
جلادوں میں تھے ہر اک کو یہ ہیں کی پڑی تھی
کہتے تھے ہر اک کو کہ ہمیں کو پکڑا ہے

۳۴
بچوں کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا ہے ذرا بھی
دہشت کے سبب کانپتے ہیں ننھے کلیجے
پھولے سے اندام نہیں لال تو نہیں ہیں
ناداں ہیں کم سن ہیں پر انجان نہیں ہیں

۳۵
حال اپنا اشارے سے جتاتے تھے کسی کو
رسی میں بندھے ہاتھ دکھاتے تھے کسی کو
طاقت ہو کہاں بھاگ کے جاتے یہ کدھر کو
بھولے ہیں بہت ڈھونڈھتے ہوویں گے پدر کو

۳۶
اس وقت جب کہ رنج میں ہوں یہ ماہ لقا بند
جس جا پہ کہ تو ہیں ایک ہی زنجیر میں پابند
دن بھر تو رہیں ایک ہی زنداں میں نظر بند
اور رات کو ہو ایک جدا ایک جدا بند

۳۷
بیٹھے ہوئے سب کرسیوں پر چھوٹے بڑے تھے
رسی سے بندھے سامنے معصوم کھڑے تھے
آرام سے دونوں ہیں کوئی سوتے نہ پائے
قفل در زنداں کبھی وا ہوتے نہ پائے

۳۸
یہ کہتے تھے جو ان ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے
اور بازو میں رسی سے آن دونوں کے بازو
بچوں نے پکڑا تھا طمانچوں کو لگا کر
کہتا تھا کوئی کھینچو کوئی کھینچے ہو سیدھے ہو

۳۹
اس بھاگنے کی اب کہو کیا تم کو سزا دوں
صدقے ہوئے تھے جن پہ کہتے تھے گلے کا ہار
ٹھہرا کے وہ یہ کہنے لگے کیوں دغا کی تم نے

۴۰
دیکھو نہ خبردار مرے کام کا انھیں کھانا
گر کھائیں بھی ٹھنڈا انھیں پانی نہ پلانا
یہ حکم یہاں ہیں کہ میں باتوں پہ نہ جانا
بازو یہ کھلیں رسی سے جب تک نہ ہو

۴۱
دشمن کے ہیں فرزند اذیت انھیں دیکھے
کپڑے بھی بدلنے کی نہ فرصت انھیں دیکھے

۴۲
بابا تھے جو مسند پہ ہوئے وہ تو زمیں پر
بازار میں بیٹا بسر خاک کرے گا
جلادوں میں تھے ہر اک کو یہ ہیں کی پڑی تھی
کہتے تھے ہر اک کو کہ ہمیں کو پکڑا ہے

۴۳
بچوں کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا ہے ذرا بھی
دہشت کے سبب کانپتے ہیں ننھے کلیجے
پھولے سے اندام نہیں لال تو نہیں ہیں
ناداں ہیں کم سن ہیں پر انجان نہیں ہیں

۴۴
حال اپنا اشارے سے جتاتے تھے کسی کو
رسی میں بندھے ہاتھ دکھاتے تھے کسی کو
طاقت ہو کہاں بھاگ کے جاتے یہ کدھر کو
بھولے ہیں بہت ڈھونڈھتے ہوویں گے پدر کو

۴۵
اس وقت جب کہ رنج میں ہوں یہ ماہ لقا بند
جس جا پہ کہ تو ہیں ایک ہی زنجیر میں پابند
دن بھر تو رہیں ایک ہی زنداں میں نظر بند
اور رات کو ہو ایک جدا ایک جدا بند

۴۶
بیٹھے ہوئے سب کرسیوں پر چھوٹے بڑے تھے
رسی سے بندھے سامنے معصوم کھڑے تھے
آرام سے دونوں ہیں کوئی سوتے نہ پائے
قفل در زنداں کبھی وا ہوتے نہ پائے

۲۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۳
چار دن سے ہیں معصوموں کے دشمن تخت زیں
نہ پیمبر کی جماعت کی نہ بہنے کا خیال
جن باپ کی روز سے کھایا نہ تھا ٹکڑا
نقد یہ ہے ان کی کہ نا تھا بالا شکر بیدا

۱۱۴
اور قتل کی بابا کے خبر آج کو سنائی
پوچھینگی جو سہیٹ کے اور دیکھیگی بھائی
بچے کو دو والد کی کہاں قبر بتائی
نقد یہ ہے ان کی کہ نا تھا بالا شکر بیدا

۱۱۵
تھا شور منادی کا یہ ہر راہ گزر میں
پیدل کو و مسلح سے چھپے ڈولی کے در میں
تیغیں تھے اور رکھے تھے دونوں کی نظر میں
نقد یہ ہے ان کی کہ نا تھا بالا شکر بیدا

۱۱۶
سہمے ہوئے آپس میں یہی کہتے تھے رو کر
ساتھ آئے تھے افسوس چلے باپ کو کھو کر
گردن کو جھکائے ہوئے خاموش رہینگے
تربت بھی تو دیکھی نہیں کیا ماں سے کہینگے

۱۱۷
بتلا دے کسی حجرے میں گر بند ہیں دونوں
حاکم کے گنہگار کے فرزند ہیں دونوں
پاس اپنے اگر ہوتے تو دیکھا بھی نہ جاتے
ہم بھیجتے نہ شام میں ہم ساتھ کو لاتے
اپنا تو بھلا خوف نہیں ہم کو لڑائی
کاندھوں پہ پسر باپ کے لاشے کو اٹھائی

۱۱۸
کس سے کہیں ہیں چھوٹے ہیں اور رنج بڑا ہے
بابا کے تو مرنے سے تباہی میں پڑے ہیں
آنکھوں میں پھرا کرتی ہے دن رات وہ صورت
بابا کو کریں یاد کہاں جائیں کہاں روئیں

۱۱۹
جسنے انھیں پہنا کیا گھر اسکا لٹیگا
مرجائیگا پر قید سے جیتا نہ چھٹیگا
کیا جانیے مرنے پہ بھی کیا رنج و محن ہیں
گاڑے بھی گئے یا ابھی بیگور و کفن ہیں

۱۲۰
دانا وہ ہے جو گور پہ ہر عزت کو بیچے
مجرم کی کوئی مشت غبار اسکے بدن سے
ہاتھوں میں تو بیڑی ہے کہ زنجیر ہے گلے سے
ہم کیا کریں ہیں بیکس و مجبور و وطن دور

۱۲۱
پالا تھا ہمیں باپ نے چھاتی پہ سلا کر
قرآن بھی ہم پڑھ نہ سکے قبر پہ جا کر
اک دم میں یقین ہے کہ تہ تیغ یہ سر ہیں
جب دوست نہ بابا کا بچا ہم تو پسر ہیں

۱۲۲
اک دوست تھا بابا کا سو وہ بھی نہ رہا اب
پوچھیں کہیں چھپ کر نہیں اتنا بھی سہارا
غربت میں ہیں ہم بیکس و بیکار و نزار
بابا کے لئے قبر کھودینگے تلوار

۱۲۳
دشمن جو علی کے تھے وہ مختار ہیں اب تو
جو دوست تھے حیدر کے وہ نا چار ہیں اب تو
باتیں انھیں معصوموں کی ہوتی تھیں گھر و در میں
منھ ڈھانپے ہوئے سیپیاں روتی تھیں گھر و در میں

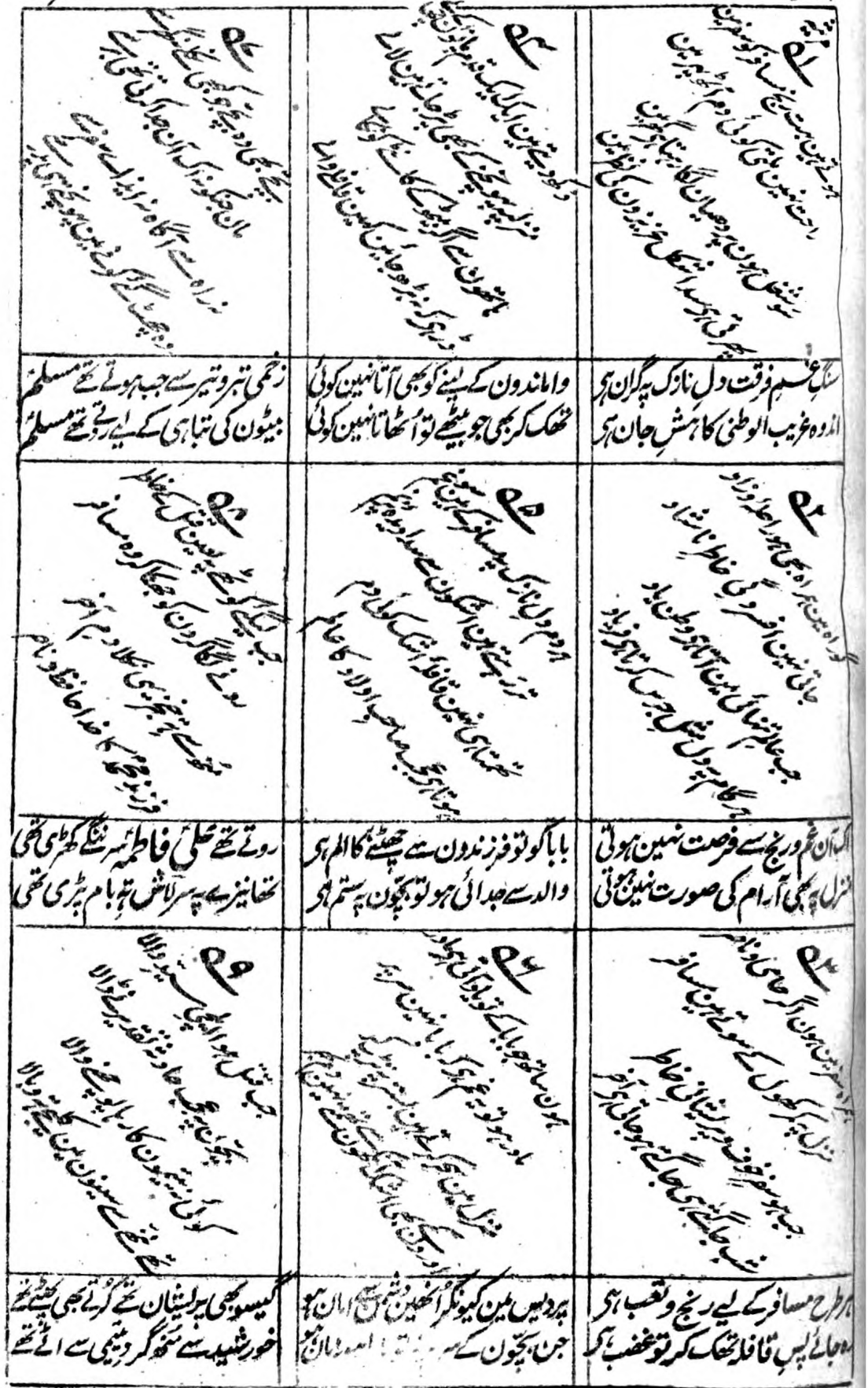

رباعی

اے کاش مسافر نہ سفر کا کرتا
نہ زیست کا پھر اس کے بھروسا کرتا
پردیس میں کیوں لاش پسر کی روتا
بیٹا جو نہ گھر سے باپ کے باہر جاتا

رباعی

ساحل پہ ابھی تھا کارواں اور دھواں اترا
دریا سے سلامت وہی بیڑا پار اترا
خیمہ نہ کسی کا لوٹا نہ بیڑا ڈوبا
کشتی جو اجل سے علامہ جا اترا

رباعی

زیبا ہے وقار بادشاہی کے لیے
جرأت واجب ہے بانکپن سپاہی کے لیے
لازم ہے کرم ہو اہل سخن پر تیرا
تلوار فرض ہے ڈھال سپاہی کے لیے

رباعی

احباب جو تلک تو ہیں یہ جا بیٹھے
کوئی نہ رہیگا سب یہ جا جا بیٹھے
تنہا ان میں جو وقت پڑا مشکل کا
تب بھائی کے کام آئے امام بیٹھے

رباعی

کفار کا لشکر لب دریا اترا
جو مالک کوثر تھا اسی لب جا اترا
غل تھا کہ زمین پر عرش اعلا اترا
گھوڑے سے جو کربلا میں آقا اترا

رباعی

کب بخشے ہیں ایسے حور و لب لعل و گہر
کب ایسے ہیں ایسے ماہ و خورشید و قمر
ایسے ہیں کہاں ایسے ہیں کب ایسے ہیں
ایسے ہیں جو ایسے ہیں تو ایسے ہیں مگر

۹۱

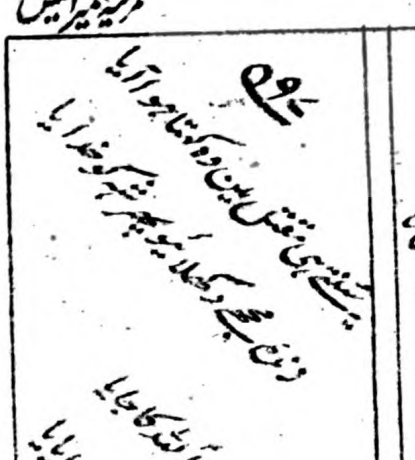

پھر آئی خبر زخم سے وہ بازو نکل آئے
پھر آئی ہوا کھا کے گھٹا جھوم کے چھائی
پھر آئی کہ ہر آہ کے ہمراہ دھواں تھا
پھر آئی کہ ہر زخم سے اک نہر رواں تھا
پھر آئی کہ ہر زخم سے اک نہر رواں تھا

کچھ آج ستمگاروں نے فرزند علیؑ کو
جو اہل وفا ہوتے ہیں مر جاتے ہیں بیٹا
چھوڑا نہ کہیں کا شہ مردان ولیؑ کو
یوں چھوڑ کے آقا کو چلے آتے ہیں بیٹا
یوں چھوڑ کے آقا کو چلے آتے ہیں بیٹا

۹۲

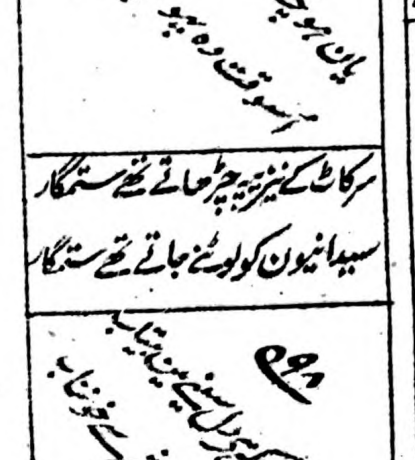

پھر آئی کہ ہر زخم میں تھی جس کی پچاری
دفنائیو بابا مجھے نیزوں کی انی سے
وہ فاطمہؑ بیٹے پہ جو تھی جان سے واری
دفنائیو بابا مجھے نیزوں کی انی سے
دفنائیو بابا مجھے نیزوں کی انی سے

اب محکر حشر میں جاؤنگی میں کیونکر
میں کیا کروں سر مجھکو کٹانے نہیں دیتے
منھ فاطمہؑ زہراؑ کو دکھاؤنگی میں کیونکر
امت پہ تو وہ ہاتھ اٹھانے نہیں دیتے
امت پہ تو وہ ہاتھ اٹھانے نہیں دیتے

۹۳

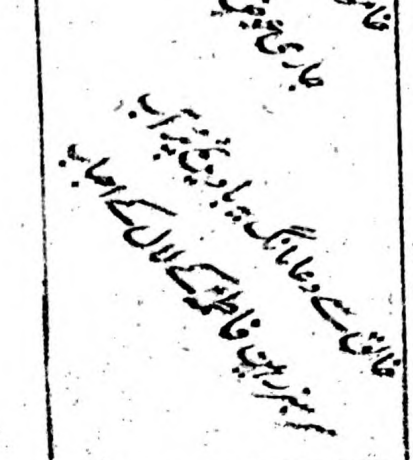

پھر آئی کہ ہر زخم پہ تھا جس کا تڑپنا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا

فرزند زہراؑ اسکے برابر وقت پڑا ہے
چلتی ہے چھری شیر الٰہی کے جگر پر
تنہا وہ علیؑ کا پسر دلدار کھڑا ہے
میں نے تجھے صدقے کیا زہراؑ کے پسر پر
میں نے تجھے صدقے کیا زہراؑ کے پسر پر

۹۴

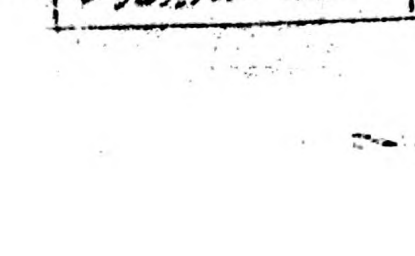

پھر آئی کہ ہر زخم پہ تھا جس کا تڑپنا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا

کچھ غم نہ الٰہی تجھے زہراؑ و علیؑ کا
تھامیوں کو راحت ہو مریضوں کو شفا ہو
تھا حسینؑ شہید اور یہ شہید کربلا ہو
تھامیوں کو راحت ہو مریضوں کو شفا ہو
تھامیوں کو راحت ہو مریضوں کو شفا ہو

۹۵



پھر آئی کہ ہر زخم پہ تھا جس کا تڑپنا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا

سر کاٹ کے نیزہ پہ چڑھاتے تھے ستمگار
سیدانیون کو لوٹنے جاتے تھے ستمگار
سیدانیون کو لوٹنے جاتے تھے ستمگار

۹۶



پھر آئی کہ ہر زخم پہ تھا جس کا تڑپنا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا
پھر آئی کہ ہر زخم سے تھا جاری لہو کا

فرزند زہراؑ اسکے برابر وقت پڑا ہے
چلتی ہے چھری شیر الٰہی کے جگر پر
تنہا وہ علیؑ کا پسر دلدار کھڑا ہے
میں نے تجھے صدقے کیا زہراؑ کے پسر پر
میں نے تجھے صدقے کیا زہراؑ کے پسر پر

۸۴

تنہا تھے مگر منھ نہ ہزاروں سے پھرا تھا
تلواروں میں وہ فاطمہؑ کا چاند گھرا تھا

۸۵

حیدرؑ سے بھی شرمندہ مجھے کر گئے شبیرؑ
آنے میں مرے دیر ہوئی مر گئے شبیرؑ

۸۶

کام آئیگا مجھ بیکس و بے آس پہ رونا
جب پیجیو پانی تو مری پیاس پہ رونا

۸۷

کرتے تھے طلب خیمے تلک جانے کی رخصت
ملتی تھی سکینہؑ سے نہ ان آنے کی رخصت

۸۸

عصے میں نہ آ جائیو تم روح علیؑ کی
رحم اپنے ہی لازم کہ یہ امت ہے نبیؐ کی

۸۹

آقا تری اس صبر و شکیبائی کے صدقے
اے سبط پیمبرؐ تری تنہائی کے صدقے

۹۰

اس حال میں تب بھی یہ تکلم کا تھا انداز
اکبرؑ جو ہو کوئی دمِ آخر مرے ہمراز

۹۱

سخ آنکھیں ہیں کف دست میں برچھے میں بھرے ہیں
سب ہاتھوں کو تلواروں کے قبضوں پہ دھرے ہیں

۹۲

اسوقت بھی تجھے مری طاقت ہے زیادہ
پر بیٹوں سے امت کی محبت ہے زیادہ

۹۳

ہر غم سے تھا سوا غمِ سرورِ عالم ہے زیا
ماتم سے سلیمان کے یہ ماتم ہے زیاد

۷۵

اسلام کے گھر میں تھا یہ پہلا ہی بلوا
گھر لوٹ لیا گھر کے نگہبان کو مارا
تھا شور کہ آفت میں ہے فرزند پیمبر
گھبرا کے اٹھے حضرت عباس دلاور

۷۶

اور جا کے کہا بھائی سے اے شاہ زمانہ
باغی ہوئے کیا بیر ہیں کیا بات ہے بابا
حضرت نے کہا تم جو چلو فر میں مولا
باقی ہے کہاں بیر یزیدوں کے اعدا

۷۷

جو ہم پہ جفا ہوگی رہِ حق میں سہینگے
ساحل سے کنارا کیا ریتی پہ رہینگے
حلقے میں بنی فاطمہؑ کو گھیر لیا تھا
بیوجہ بنی زادے سے منھ پھیر لیا تھا

۷۸

تاشام تو سب یار و سلطانِ زمن تھے
ظاہر جو ہوئی صبح تو ہفتاد و دو تن تھے
زینب سے کہا ہمسے عدو پھر گئے بھینا
نرغے میں گنہگاروں کے ہم گھر گئے بھینا

۷۹

حق اپنا محمدؐ کے نواسے نے نہ پایا
اک پانی کا قطرہ کسی پیاسے نے نہ پایا

۸۰

۸۱

واں جاتے ہی تیغوں سے قلم ہو گیا لشکر
تھا ایک تو کم اور بھی کم ہو گیا لشکر

۶۴

دو حور بہشتی کی طرح نکلے گھوڑے پہ
چمکا کیے دریا میں ہما دونوں کے سایہ
اور ساتھ سے قطرے تھے گہر کے ٹپکتے

واقف تھے کبھی کاہیکو اس رنج و محن سے
کس فصل میں قسمت نے نکالا ہے وطن سے

۶۵

کہتی تھی کہ بھیا کوئی پانی لاؤ جلدی
ہمراہ تھا اک مشک کے لو کھلتی ہے پیاس
گرمی سے ہوا جاتا ہے اصغر کا بھی چہرہ
خشکی سے زباں کھلتی ہے سوکھا ہے گلا دو

وہ کہتی تھی گرمی سے لہو کھٹ گیا واری
ہر دو دو کہاں دو دو بھی تو ہٹ گیا واری

۶۶

ہر سو دو ہو اک لیجیان تن میں نہ تھی تاب
جلتی تھی زمیں چرخ سے برساتی تھی آگ
دیوار نہ در کوسوں نظر آتی تھی نہ بستی
نزدیک کہیں ہو جو بچاؤ خزاں گلشن ہستی

افسردہ تھے دل زرد تھے منہ پیر و جواں کے
لشکر میں اداسی تھی شہ کون و مکاں کے

۶۷

دل ٹکڑے ہوا سینے میں اس خستہ جگر کا
رونے لگا منہ دیکھ کے زہرا کے پسر کا
کیا دیکھے وارث کی خبر آتی ہے لو گو
کچھ آج رداسر سے گری جاتی ہے لو گو

فرمایا کہ راحت میں ہماری خلل آیا
منزل پہ نہ پہونچے کہ پیام اجل آیا

۶۸

دل کھا کے یہ حیدر نے کہا اس کے جوان سے
کیا ہوش ہیں اشک جگر گوں کے رواں سے
جسم میں رہیں ہوش جو اشک آنکھوں سے نہ بہیں

گھبراتی ہو کیوں ہوش مرے کھوتی ہو اری
ہنسنے کا جو وقت آیا تو تم روتی ہو اری

۶۹

اونٹوں کو بٹھا کر وہیں خیمے کیے برپا
مظلوم یہ مسئلہ کی جو چکا تھا بجا
بجھتے تھے دم سرد تھا شعلہ بجھی بتی

اس شب کو چلا جائے وہ گھر جانا ہو جسے
اب ساتھ وہی دے مرا مر جانا ہو جسے

۷۰

ظاہر نہ ہوا تھا ابھی ہر چند یہ ماتم
بچھا یا تھا ہر اک بیاں نے یہ ابر الم
کہتی تھی بیاں نہ دم بدم سینہ پہ مارو
کیا ہوگا کہ رند ہی جاتی ہیں ہوش یاری

کیا دیکھے وارث کی خبر آتی ہے لو گو
کچھ آج رداسر سے گری جاتی ہے لو گو

۷۱

ماں پاس کھڑی سنتی تھی ظالم کی یہ باتیں
کہتی تھی کہ آ اے ماہ کے بالوں کی سواری
دیکھوں اسے بچے آ تا ہے بابا کی سواری
کاندھے پہ لیے آتا ہے بابا کی سواری

گھبراتی ہو کیوں ہوش مرے کھوتی ہو اری
ہنسنے کا جو وقت آیا تو تم روتی ہو اری

۷۲

واں شب کو فرشتوں کو بلا کر یہ سنایا
بیعت سے مری کوفیوں نے ہاتھ اٹھایا
مسلم کا بھی اس طرح سے نیزے پہ چڑھایا
مسلم کا بھی سر نیزے پہ یوں جاتے ہیں لائے

اس شب کو چلا جائے وہ گھر جانا ہو جسے
اب ساتھ وہی دے مرا مر جانا ہو جسے

۵۸
جب تک کہ مرے سر سے ردا ہوگی نہ غارت
جب تک مرے بچے نہیں رہنے کا حرم کون
جب تک کہ یہ بیمار نہیں ہوتے ہیں اچھے
جب تک کہ یہ بچے نہیں ہوتے ہیں بڑے کون

۵۹
یہ سنکے کہا شمر نے اے ہیچ مدان ہیچ
وہ امت احمد میں ہیں کیا تجھ سے گنہگار
خیر اِنکو جو چھوڑوں تو بلا سے یہ بچاون
سب بچکو گوارا ہے جو حکمت ہے اُنھاں کی

۶۰
جنگل میں یہ ہر سمت سے آواز تھی گویا
بچوں کی صدا تھی کہ یہ گریہ کناں تھا
بیٹی کی صدا تھی کہ بہن کی تھی صدا تھی
ہر نالہ سے ہر آہ سے ظاہر یہ سماں تھا

۶۱
جنگل میں یہ ہر سمت سے آواز تھی گویا
بچوں کی صدا تھی کہ یہ گریہ کناں تھا
بیٹی کی صدا تھی کہ بہن کی تھی صدا تھی
ہر نالہ سے ہر آہ سے ظاہر یہ سماں تھا

۶۲
ہر سمت سے آواز تھی ہائے اے شہ ابرار
سوتا ہے کہاں تشنہ لبی سے ترا بیمار
بچے کی نگہبانی کو جاگا ہے شب تار
شاہ دو جہاں پیاس سے تو ہوگا نہ بیزار

جنگل کہ جسے کہتے ہیں سب دشت بلا ہے
اور آگے بڑھو قافلہ عاشق زاری
یوں جا بجا نقارہ و قافلہ کی سواری
جیسے شہ گلگوں قبا یا دولہا کی برات

پڑتی تھی یہ گرمی کہ مسافر تھے قلق میں
ڈوبے ہوئے تھے فاطمہؑ کے پھول عرق میں

۶۳
تلوار میں بغیر اُنکے مرے خون میں بھر گون
قتل اُنکو کرو تم تو مجھے قتل کرے کون
جو آئے مرا نام ہو اُس فوج کا جانی
سرداری کی ہوس کرکے وہی ہو سکے سلطان
ہم شیعہ ہیں اِن کشتۂ ہیہات علی کے
ہم تم پہ فدا ہوں شہ والا کے پسر ہیں

۶۴
کیونکر اُنھیں برباد کروں حجتِ حق ہیں
لازم ہے مجھے رحم کریں رحمتِ حق ہیں
ہم آپکو لڑنے کے لیے جانے نہ دینگے
فرزندِ یداللہ پہ آنچ آنے نہ دینگے

پہنچے کہ جو تھا دشت بلا نام سراسر
کیونکر نہ ہو ہر سمت سے آواز بکا کی
کیونکر نہ ہو ہر سمت سے آواز بکا کی
کیونکر نہ ہو ہر سمت سے آواز بکا کی

۶۵
ہے ہے شہ مظلوم مرا نام نہ ہوگا
اِس کی شفاعت کا سزاوار نہ ہوگا
جنگل میں یہ ہر سمت سے آواز تھی گویا
بچوں کی صدا تھی کہ یہ گریہ کناں تھا
بیٹی کی صدا تھی کہ بہن کی تھی صدا تھی
ہر نالہ سے ہر آہ سے ظاہر یہ سماں تھا

۶۶
جنگل میں یہ ہر سمت سے آواز تھی گویا
بچوں کی صدا تھی کہ یہ گریہ کناں تھا
بیٹی کی صدا تھی کہ بہن کی تھی صدا تھی
ہر نالہ سے ہر آہ سے ظاہر یہ سماں تھا

۶۷
ہر سمت سے آواز تھی ہائے اے شہ ابرار
سوتا ہے کہاں تشنہ لبی سے ترا بیمار
بچے کی نگہبانی کو جاگا ہے شب تار
شاہ دو جہاں پیاس سے تو ہوگا نہ بیزار

جنگل کہ جسے کہتے ہیں سب دشت بلا ہے
اور آگے بڑھو قافلہ عاشق زاری
یوں جا بجا نقارہ و قافلہ کی سواری
جیسے شہ گلگوں قبا یا دولہا کی برات

پڑتی تھی یہ گرمی کہ مسافر تھے قلق میں
ڈوبے ہوئے تھے فاطمہؑ کے پھول عرق میں

۶۸
تلوار میں بغیر اُنکے مرے خون میں بھر گون
قتل اُنکو کرو تم تو مجھے قتل کرے کون
جو آئے مرا نام ہو اُس فوج کا جانی
سرداری کی ہوس کرکے وہی ہو سکے سلطان
ہم شیعہ ہیں اِن کشتۂ ہیہات علی کے
ہم تم پہ فدا ہوں شہ والا کے پسر ہیں

۶۹
کیونکر اُنھیں برباد کروں حجتِ حق ہیں
لازم ہے مجھے رحم کریں رحمتِ حق ہیں
ہم آپکو لڑنے کے لیے جانے نہ دینگے
فرزندِ یداللہ پہ آنچ آنے نہ دینگے

پہنچے کہ جو تھا دشت بلا نام سراسر
کیونکر نہ ہو ہر سمت سے آواز بکا کی
کیونکر نہ ہو ہر سمت سے آواز بکا کی
کیونکر نہ ہو ہر سمت سے آواز بکا کی

۴۸
حضرت نے کہا راست ہے سب بیکسان کے
جو آئے ہین لشکر مین ہمارے وہ سب مہمان ہین ہمارے
اس شہر مین ایک ایک سے واقف ہین ہمارے
کچھ غم نہین واں جمع اگر فوج ہو ان کی

۴۹
جبکہ ہی کمانوں پہ ہزاروں مین چلے تیر
وہ سعد و فادار سعید از پی شبیر
عابس کا جوان بیٹا شہ دین پہ ہوا گیر
اک تیر مرا ابن مظاہر پہ سپر ہے

۵۰
اور یہ سنکے ہر ایک طرف سے ہوئے تیار
کھنچ آئے ہر اک سمت سے جو مرد تھے کرار
ہر چند کہ تھے ان مین بہت ہوشیار و ہشیار
پر ان مین نظر آیا نہ کوئی صف شکن کار

۵۱
لشکر کے سوا ہو گئے تیار جو انصار
تھوڑے سے تھے وہ لوگ مگر تھے بڑے دیندار
اس سے کہا دلدار نے اے لشکر غمخوار
دیکھو تو ہمارے لئے کیا کرتے ہین اغیار

۵۲
فرزان نے کہا ابن سعید ارذل اسکا
اوصاف مین ہمتا ہے ہمارا کوئی کس کا
ہاتھون مین ہمارے ہی تو ہے ملک ہمارا
غل ہی کہ بہت فوج ہی کم سبط نبی کی

۵۳
ہان جلد کرو چل کے کمک ابن علی کی
کہتے تھے یہ سب ہو گئی فوج ان کی دوبالا
اکدم مین ہوا فوج ملائک کا یہ حملہ
جز حق نہ شمار اسکا تھا نہ کسی کو تھا یارا

۵۴
یا ور مرے دیکھے مرے غمخوارون کو دیکھ
کیون سید بیکس کے مددگارون کو دیکھ
خالق کی عنایت سے یہ سرشار ہین ہمدم
جاہون کے لشکر مین جگر دار ہین ہمدم

۳۴

بچوں کو دیکھ دیکھ کے ہوتا ہے دل کو غم
بابا کے پاس چھوڑ نہ دیکھو کہیں کھانا
روئیں گی بیبیاں جو سنیں گی یہ بات گر
بھولیں گے نہ اشفاق حسینؑ ابن علیؑ کے
پائینگے کہاں ہائے نواسے کو نبیؐ کے
کوفے میں یہی معرکہ دن بھر نظر آیا
شمر آیا سنان آیا خولی آیا عمر آیا

۳۵

ہر اک جدائی بھی گذر جائینگے بیٹی
اللہ جو پھیریگا تو پھر آئینگے بیٹی
ہر اک کی آنکھ میں ہے اشک کا دریا جاری
آپس میں کہتے تھے یہ ہر اک سے ہر اک رخصت
ہر اک کا ہاتھ تھا ہر اک کے ہاتھ میں ہر اک رخصت
فوجوں کی بھی آمد سحر و شام ہی مولا
یہ آپکی دعوت کا سرانجام ہی مولا

۳۶

کیا نور ہی چہرے پہ ہر اک غنچہ دہن کے
سب پھول ہیں سب فاطمہؑ زہرا کے چمن کے
سوکھے ہوئے لب کملائے ہوئے چہرے
افسوس نہ آفات خزاں گلشن اسلام
ہر سمت سے تھا فوج ستم گار کا نرغہ
ہر اک کی زباں پر تھا یہی نعرہ بہ تکرار
کوفے کا ہے گر قصد تو پھر جائیے حضرت
ڈرتا ہوں کہ اعدا ہمیں نہ گھر جائیے حضرت
انصار بھی لشکر سے نکلجائینگے اکثر
جاتے تو ہیں پر وقت پہ ٹلجائینگے اکثر

۳۷

ہر سمت سے تھا فوج ستم گار کا نرغہ
ہر اک کی زباں پر تھا یہی نعرہ بہ تکرار
کوفے کا ہے گر قصد تو پھر جائیے حضرت
ڈرتا ہوں کہ اعدا ہمیں نہ گھر جائیے حضرت
انصار بھی لشکر سے نکلجائینگے اکثر
جاتے تو ہیں پر وقت پہ ٹلجائینگے اکثر

۳۸

ہر سمت سے تھا فوج ستم گار کا نرغہ
ہر اک کی زباں پر تھا یہی نعرہ بہ تکرار
کوفے کا ہے گر قصد تو پھر جائیے حضرت
ڈرتا ہوں کہ اعدا ہمیں نہ گھر جائیے حضرت
انصار بھی لشکر سے نکلجائینگے اکثر
جاتے تو ہیں پر وقت پہ ٹلجائینگے اکثر

۲۸

ہی قول کا صادق تری کیا بات ہی بیٹا
عزت مری امت کی ترے ہات ہی بیٹا

۲۹

ہو یس مین کیا جانے کیا جور و جفا ہو
در ہی کہین زینب نہ گرفتار بلا ہو

۳۰

ما نے سفارش مری کیا آہ برادر
بھائی سے چھڑاتے ہو مجھے واہ برادر

۳۱

ہمراہ مین کالو نگی مصیبت کے سفر کو
تنہا مین نہ چھوڑونگی محمدؐ کے جگر کو

۳۲

بابا نے مرے ہاتھ مین ہاتھ انکا دیا کر
امان نے مجھے بھائی کے ہمراہ کیا ہی

۳۳

اچھے نظر آتے نہین آثار سفر کے
تو ساتھ ہی رہنا مرے مظلوم پسر کے

۳۴

راتون کو ترے غم سے نہین سوتی ہی کبر
جب ذکر ترا ہوتا ہی تب روتی ہی کبر

۲۱

حضرت سے کیا جھگڑا ہو اگر کافر کا سب ہوگئے تیار
گذری جو شب مع کے پیدا ہو سیاہی نہ تار

نخلستان شور کا اب دیکھیے کیا آتے ہیں شبیر
کہتے تھے مع اہل حرم جاتے ہیں شبیر

۲۲

ماہی سے جدا ہوگئی ہو جیسے مضطر
مجھ کو ہے تمہاری اسی صورت سے محبت

الفت ہمیں تیری ہے تجھے چاہ ہماری
یہ گھر ہے ہمارا تو وہ ہے راہ ہماری

۲۳

جب آہ میں جاتا ہے تو ہوتا ہے سیہ بیم
ایک اور ایک قدم میں ہے دو ابرو کا ہے تیر

راحت کا محمدؐ کے سرانجام کہاں ہے
جب تو ہوا ایسے میں تو آرام کہاں ہے

۲۴

اس سال ہے ہر چیز سے ہر میوہ کی ارزاں
چھٹا ہوں تو سب گھوڑے ہیں بیکار و خراماں

اس آگے در سے جو ترے دور چلا ہوں
تو عالم و دانا ہے کہ مجبور چلا ہوں

۲۵

ہے کس کی مجال آنکھ ملائے مہ نو سے
بندہ تو ہے آقا ہے مہ نو سے کہ تو ہے

مکن نہیں فرقت میں تری صبر ہے مجھ سے
گھر تجھ سے چھٹا اور چھٹی قبر نبی سے

۲۶

ہے کس کی مجال آنکھ ملائے مہ نو سے
بندہ تو ہے آقا ہے مہ نو سے کہ تو ہے

مکن نہیں فرقت میں تری صبر ہے مجھ سے
گھر تجھ سے چھٹا اور چھٹی قبر نبی سے

۲۷

ہے کس کی مجال آنکھ ملائے مہ نو سے
بندہ تو ہے آقا ہے مہ نو سے کہ تو ہے

مکن نہیں فرقت میں تری صبر ہے مجھ سے
گھر تجھ سے چھٹا اور چھٹی قبر نبی سے

۱۰

کیا واں بھی مدینہ سے علاقہ نہ علی کو
دولت سے غنی کرتے ہین دنیا سے نہ جی کو
راحت نہ کبھی دیتے تھے اس خلد بریں مین
بھیجا جو نبی نے حسنؑ و حسینؑ مجھ کو سے

کیونکر کہون حضرت سے برائی نہ کرینگے
سادات کے دشمن ہین بھلائی نہ کرینگے

۱۱

حضرت نے کہا ہوتا ہون ناچار روانا
بھاتا ہی کسے اپنا وطن چھوڑ کے جانا
بیکس ہین مظلوم ہون ہون دشمن جانی
ہوتی ہی مدینے مین نہ کچھ میری نہ نانا

حاسد ہی کوئی درپے آزار ہی کوئی
حامی ہی نہ کوئی نہ مددگار ہی کوئی

۱۲

کرتا نہ سفر گر مجھے کوئی بیکس و تنہا
اک بھی نہ مخالف مرے مقصد سے رہا جا
ہر چند کہ ہون بیکس و بیمار و شکستہ
ہین کیا کرون اس بات کو مجبور نہین جا

بیدینون کو جینا مرا منظور نہین ہی
ہو جاؤن یہین قتل تو کچھ دور نہین ہی

۱۳

اس کہکے کیا رخصت آخر پسر زہرا
باقی ہی بہت دنیا مین نہ کر رنج ذرا تو
ڈرتا ہون یہان تجھ کو نہ لے جائے کوئی اور
حرمت حرم کعبہ کی ہو جائیگی برباد

کعبے سے مین نکلون یہ گوارا مجھے کب ہی
ناچار ہون دوری کا سبب پاس ادب ہی

۱۴

مقصد کہ رہون مکہ مین امن و امان ہی
افسوس سر راہ مین کب منزل مقصود
جاتا ہی کوئی چھوڑ کے کب منزل مقصود
یہ کیسی کرون رہنے نہین دیتے ہین یہ ظالم

مین اور حرم خالق اکبر سے نکلتا
اس گھر سے حسینؑ ابن علیؑ ہو کے نکلتا

۱۵

ابن حنفیہ نے کہا تب یہ سبا جا
گر جائیے تو سو سے رہین جائیگی حضرت
واں آپکے والد کے ہوئے دشمنون کی کثرت
وہ لوگ ہین سب اہل دغا اہل ارادت

کیجیگا سر افراز تو قدمون پہ گرینگے
پھر جائے زمانہ وہ نہ حضرت سے پھرینگے

۱۶

بالفرض مکہ مین بھی جو آرام نہ پاؤ
شہر اون سے کنارا کر دریا کو چلے جاؤ
خیمے یہان سے دور لگا لینا بہتر ہی
پھر جا کے مدینے مین ہو جو کچھ صلاح ہی

بچون پہ کرو رحم کہ چھوٹے ابھی سن مین
اس راہ مین پانی ہی کم اور گرمی کی دن ہین

۴۱



۴۲



۴۳



۴۴



۴۵



۴۶

مسلسل

خاکسار انیس بار بار یہ دعا مانگتا ہے کہ اے خدا مرثیہ
خوانی سے عاقبت کار ہو اور بخیر و عافیت
دنیا سے جائے۔ اور بعد مرنے کے بہشت بریں میں جگہ ملے۔
غیر از غم حسین کہو کوئی نہ سنے گا

آنکھوں سے مزار شہ دلگیر کو دیکھیں
اس سال میں بس روضۂ شبیر کو دیکھیں

رباعی

جب سن کے ورق ریح نہ تھمنے میں ہوگا
مشکل کہ تمام اس انجمن میں ہوگا
نازاں نہ ہو خلد اپنی فراغت پہ کہ واں
کس روز کوئی جم کے کفن میں ہوگا

رباعی

اخر نہ کبھی بار دگر میں بہ یقیں تک
اس سمت کو پھر آؤں گا کہ ہے یہ بھی کہیں تک
آنکھوں کی لگا کر اسی کوچے میں ہیں تک
گر فرش نہ ہو بیچ میں یہ اشک جبیں تک

رباعی

افسوس میں آتے ہی کفن میں ہوں گا
وہ روضۂ سلطان زمن میں ہوگا
چلتا کہ مزار کربلا میں دفن ہوں جا کر
بس کام مرا بھی اسی فن میں ہوگا

رباعی

جب کوفہ و شام کی ہوئی راہ عبث
صحرا کا ہوا قطع سراسر بے بحث
سردار امم مشک بھرا بھی نہ حسین
بیکار گیا قافلہ سالار حسین

رباعی

واعظ ہو جو مداح علی مرثیہ خواں
بیٹا ہو جو مولا کا ثنا خواں
پوتا ہو جو مدحت میں حسین و حسن ایسا
قنبر کا جو مولا کا ہو غلام اسکا غلام ہوں

۱۰۹
[illegible] فرزند کے ہمراہ
[illegible] کہنے لگی بنت اسد اللہ
[illegible] کا وفا طاق کے ماہ
[illegible] سے بن سے اٹھ فریاد کو آہ
فریاد ہے لگا رہے کے بن سے اٹھ فریاد کو آہ

۱۱۰
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۱۱
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۱۲
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۱۳
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۱۴
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۱۵
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۱۶
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۱۷
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۱۸
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۱۹
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۲۰
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۲۱
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۲۲
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۲۳
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۲۴
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۲۵
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۲۶
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۲۷
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۲۸
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۲۹
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۳۰
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۳۱
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۳۲
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۳۳
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۳۴
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۳۵
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۳۶
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۳۷
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۳۸
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۳۹
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۴۰
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۴۱
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۴۲
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۴۳
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۴۴
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۴۵
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۴۶
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۴۷
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۴۸
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۴۹
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۵۰
[illegible] ہونگے نیلگوں رو زرد
اس ماہ میں ہونگے نیزہ اور سر ہار
ماؤں سے پسر چھوٹینگے بہنوں سے برادر
پیوند کی سید انیان ہوویگی مقرر

۱۰۱

آفت یہ نئی فوج شہنشاہ مین آئی
مسلم کی شہادت کی خبر راہ مین آئی

کیون بیٹی ہو کون جدا ہو گیا اماں
غربت مین مرے باپ پہ کیا ہو گیا اماں

باقی ہین جو راتین وہ عبادت مین بسر ہون
یہ زیست کے دن تری اطاعت مین بسر ہون

۱۰۲

ہو گا وہی اللہ کو جو مد نظر ہی
آج اُنکا ہوا کوچ کل اپنا بھی سفر ہی

سب نے مہ نو لشکر شبیر مین دیکھا
مُنہ شاہ نے آئینۂ شمشیر مین دیکھا

بیتاب ہی دل صبر کا یارا نہین مجکو
اب فصل بجز وصل گوارا نہین مجکو

۱۰۳

آئے تو رُخ اکبر ذیقدر کو دیکھیے
شکل مہ نو دیکھ چکی بدر کو دیکھیے

۹۱

کہنے میں بھی اکبر نہ بلاشا کو آرام
اصغر نے گلو رکھ دیا جب آگے امام
کھولا لب پر فاطمہ نے بابا کا احرام

عازم طرف راہ الٰہی ہوے حضرت
تھی ہاشم ذیشان کی راہی ہوے حضرت

۹۲

بانو نے کہیں بیبیوں کی یاس کی اور دی تسلی
منزل پہ بھی آرام سے سوتے نہ شہ دیں
شب کو کہیں آرام تو کرتے تھے بہ تسکیں
جلدی تھی کہ ہو جلد خضر دشت کا ہمدم

مقتل کا یہ تھا شوق شہ جن و بشر کو
جسطرح سے ڈھونڈھے کوئی معشوق گھر کو

۹۳

پہنچا جو بھوکوں کو لوا ہاتھ سے نوچ
اس دشت میں ہو جا بیگا پانی کا بھی لوٹا
تلوار وہ سیکڑ سے میں ہو جا بیگا چوٹا
پانی نہیں ہو جا بیگا چوٹا ہے یہ تیور بند

پیارے تو اسی خاک پہ گھوڑے سے گریگا
ہی ہی یہیں خنجر تری گردن پہ پھریگا

۹۴

جز خاک نہ ہوئیگا نشاں بھی بدنوں کا
انجام یہ ہی ہمسے غریب الوطنوں کا

۹۵

کیا ملتا ہی اس دشت میں اور کیا نہیں ملتا
ہم ڈھونڈھتے پھرتے ہین وہ صحرا نہیں ملتا

طائر بھی دم تشنہ وہان نہیں پیتے
وحشی کبھی واں آنکے پانی نہیں پیتے

۹۶

جز دور نہ بہتے تھے وہ اب پانی نہیں بہتا
حیرت یہ رہی ہوگی کہ پہونچے نہ وطن میں
کیا منھ کو لپیٹے ہوے سوتے ہین کفن میں

۹۷

وہ وحشی جو کرتا تھا کسی پر نہ کبھی رحم
ہوتا تھا پریشان جو کسی کو دم آخر
وان رانڈون کو آتی ہی صدا سینہ زنی کی
درپیش کی ممکن ہی سکونت نہ غنی کی

۹۸

کیا حال کہون اس لب خشک و تن تاب کا
پانی تو نہین شور ہے اس بحر کباب کا

۹۹

اس جا نہ اثر تھا نہ دم آب رواں کا
ہوتا تھا جو ہر سمت سے نعرہ فغاں کا
بجھتی نہین واں پیاس کسی تشنہ گلو کی
بو آتی ہی اس نہر کے پانی مین لہو کی

۸۱

بچپن میں کیا تھا ماتم شاہ دین نے
نانا کو خبر دی تھی مری روح امین نے

۸۲

پھولوں میں بھی غالب تھا کفن شہ کا معطر
اس بات پہ روتے تھے یہ ہمسایہ مادر

۸۳

قبر میں بھی جدا ہیں تو افلاک ہماری
دیکھیں ہمیں پہچانے گمان خاک ہماری

۸۴

خالی ہوا گھر آج رسول عربی کا
تابوت اٹھا دھوم سے نکلا نبی کا

۸۵

بس آج سے بے وارث و والی ہے مدینہ
اب بیچتن پاک سے خالی ہے مدینہ

۸۶

کہتے تھے گدا ہمکو تونی کون کریگا
محتاجوں کی فاقہ شکنی کون کریگا

۸۷

آخر تو بچھڑ کر کف افسوس ملینگے
دس بیس قدم اور نبی ہمراہ چلینگے

۸۸

خوش ہو کے ہوا خواہ یہ کہتے تھے علی سے
سب باپ کی خو بو ہے نواسے میں نبی کے

۸۹

اس بیکس و تنہا کی خبر پوچھتے رہنا
یارو مری صغرا کی خبر پوچھتے رہنا

۹۰

آتے نہ مسافر کسی مخلوق کے گھر میں
عاشق کو کشش لیگئی معشوق کے گھر میں

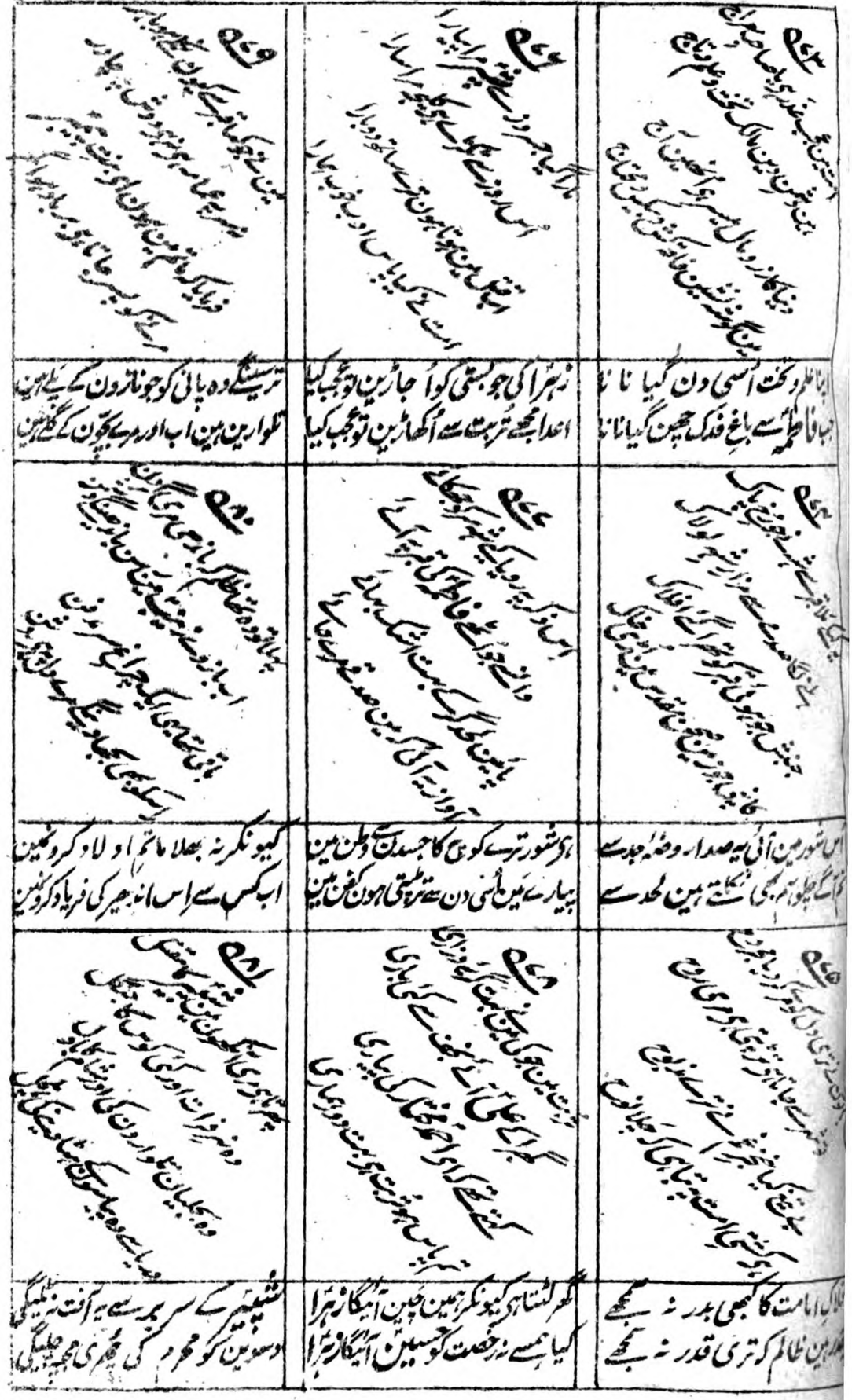

۳۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فرزند کمر بستہ چپ و راست کھڑے تھے
نعلین اٹھا لینے کو عباس کھڑے تھے

۳۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

صدمہ ہی بچھڑنے کا مرے روح نبی پر
رخصت کو چلو قبر رسول عربی پر

۳۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پابند مصیبت ہوں گرفتار بلا ہوں
خود پاؤں سے اپنے طرف قبر چلا ہوں

۳۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] تھے
[illegible] تھے

۴۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آخر تو لیے جاتی ہے تقدیر وطن سے
چلتے ہوئے ملنا ہے ابھی قبر حسن سے

۴۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وان جمع کئی شہر کے خونریز ہوئے ہیں
خنجر مری گردن کے لیے تیز ہوئے ہیں

۴۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ہیں
[illegible] ہیں

۴۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خط کیا مرے اجل کا یہ پیام آیا ہے نانا
آج آخری رخصت کو غلام آیا ہے نانا

۴۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بچ جاؤں جو پاس اپنے بلا لیجیے نانا
تربت میں لو اسے کو چھپا لیجیے نانا

۵۵

بھائی بھی ایک کہتی ہے جعفر ارے تو کہاں
گھبرا کے اب بدن سے نکلتا ہے مرا جان
بھیا کی بھی بچی نہ ارادہ نگہبان
بھتیجے کو بھی بھیجا ہے میری دعا کے ہمراہ ان

۵۶

کیا بھائی جدا بھائیوں سے ہوتے نہیں بیٹا
کہنے کے لیے جان کو کھوتے نہیں بیٹا

۵۷

اصغر اکی طرف ہاتھوں کو اٹھا کر یہ پکارا
دو کلمے پڑھ لو بیٹا کہ ہے آخر یہ پکارا
آ آ مرے ننھے سے مسافر یہ پکارا

۵۸

مصحف جو سینہ پر تھی وہ گر دی کی گفتار
ہے ہے یہ بلا بیٹی کہ کھلتا ہے یہ اظہار
جھکتی ہے جبیں جھک کہ کھلا جاتا ہے رخسار

۵۹

عباس نے غش بیبیوں کو دیکھ کے آیا
بیٹے کے لیے فاطمہ اصغر کو بلایا
اٹھتے ہی بھتیجے کو بین گود میں پایا

۶۰

عباس علمدار نے جس آن سنبھالا
بیبیوں کو اصغر کو علی اکبر کو نالا
بھتیجے کو بھی ہاتھ سے چھاتی پہ سنبھالا

۶۱

اٹھا ہوا وہ جو وہ اسی جا پہ گرا بچہ
لاتے ہی کوئی نہ برابر سے گذرا بچہ
سینے پہ ہوا اور زمیں تک نہ اترا بچہ

۶۲

مریم سے سوا حق نے شرف انکو دیے ہیں
افلاک پہ آنکھوں کو ملک بند کیے ہیں

۶۳

دنیا سے کوئی دن میں گذر جائیگی اصغر
تم بھی یہ سمجھتے ہو کہ مر جائیگی اصغر

۶۴

جس جسم کو دیکھا سو وہ پر نم نظر آئی
اک مجلس ماتم تھی کہ برہم نظر آئی

۶۵

گھبرا نہیں مرنے سے ذرا کی جگہ بنت علی ہے
میں جانتا ہوں ماں مرے ہمراہ چلی ہے

۶۶

ہے ہے ستم اس ظلم کی ہے ہے ستم اس ظلم کی
ہے ہے ستم اس ظلم کی ہے ہے ستم اس ظلم کی
ہے ہے ستم اس ظلم کی ہے ہے ستم اس ظلم کی

۶۷

ہے ہے ستم اس ظلم کی ہے ہے ستم اس ظلم کی
ہے ہے ستم اس ظلم کی ہے ہے ستم اس ظلم کی
ہے ہے ستم اس ظلم کی ہے ہے ستم اس ظلم کی

۶۸

ہے ہے ستم اس ظلم کی ہے ہے ستم اس ظلم کی
ہے ہے ستم اس ظلم کی ہے ہے ستم اس ظلم کی
ہے ہے ستم اس ظلم کی ہے ہے ستم اس ظلم کی

۴۴۶

نزدیک تھا دل چیر کے پہلو نکل آئے
اچھا تو کہا منھ سے پہ آنسو نکل آئے

۴۴۷

جلد آئے کہیں بھینا کی خبر لیجیو بھائی
بے میرے کہیں بیاہ نہ کر لیجیو بھائی

۴۴۸

کیا دم کا بھروسا کہ چراغ سحری ہیں
تم آج مسافر ہو تو ہم کل سفری ہیں

۴۴۹

چلتے ہوئے جی بھر کے ذرا پیار تو کر لو
لینے انھیں کب آؤ گے اقرار تو کر لو

۴۵۰

خوشنود مری روح کو کر دیجیو بھائی
حق ننگ کا تم قبر پہ دھر دیجیو بھائی

۴۵۱

کیا لطف کسی کو نہیں گر چاہ ہماری
وہ راہ تمھاری ہے تو یہ راہ ہماری

۴۵۲

صدقے ترے سر پر سے اتارے مجھے کوئی
مل کھائی ہوئی زلفوں پہ وارے مجھے کوئی

۴۵۳

دل سینے میں کیونکر تہ و بالا نہ رہیگا
جب چاند چھپیگا تو اندھیرا نہ رہیگا

۴۵۴

سانس اٹکھڑیگی جسوقت تو فریاد کرونگا
میں ہچکیاں لے لیکے تمھیں یاد کرونگا

۲۸

جس صاحب آزار کا یہ حال ہو گھر مین
صحت مین گوارا ہی جو تکلیف گذر جائے
کچھ منھ سے تو بولو مرا دم گھٹتا ہی اماں
کیا سبط پیمبر سے وطن چھٹتا ہی اماں
ماں سے کہا مجھ مین جو حواس آئے ہین اماں
ہم آج سے آوارہ وطن ہوتے ہین صغرا
وہ کونسا ساماں ہی جو یون روتے ہین بابا
غربت مین بشر کے لیے سو طرح کا ڈر ہی
ہو جانا خفا راہ مین گر روئیگی صغرا
یان نیند کب آتی ہی جو واں سوئیگی صغرا

۲۹

اس سوچ مین تھا شام سے آنسو بھرا ہوا
بیمار سے نزدیک سے گھر کو جھکا ہوا
منھ دیکھیے بابا کا و کہا کچھ لب پہ لائے
کیا ضعف و نقاہت ہی خدا اس کی بلائے
اس سورہ و اطہر پہ ہر اک جور و ستم ہو
بیمار نے بالین پہ کل زہر کی جو قے کی
آنکھون کو وہ دیکھو لا پہ کھولے ہوئے بیٹھے
ہی ہی کوئی دم کی اب مہمان ہمارے
بیٹی سے یہ فرمانے لگے سید مظلوم
صغرا کے لیے رو نہ سکین زینب و کلثوم
پردہ سر اب کیا تمھین خود رو کے بتاؤ
گرمی مین بھی راحت سے گذر جائیگی بابا
آئیگا پسینہ تب اتر جائیگی بابا

۳۰

ماں سے کہا کملا ان ہوا کیا ہی مری جان
جو کہتی ہو وہ کہتے ہین یہی بابا ہمارے
دیکھو تو ذرا دیکھ رہے ہین بابا تمھین کیا
صغرا نے کہا آنکی محبت ہی عیان آج
وہ کونسا ساماں ہی جو یون روتے ہین بابا
کھلکر کہو کیا مجھسے جدا ہوتے ہین بابا

۳۱

کچھ کہا سب سے بسر کیا بابا
نزع مین ہی ہوئے گویا ہوا اظہر
والان سے کیا ہوا گیا ہوا نظر آتا ہی مجھ کو
اجڑا ہوا لوگو نظر آتا ہی مجھ کو
غربت مین بشر کے لیے سو طرح کا ڈر ہی
میرا تو سفر رنج و مصیبت کا سفر ہی

۳۲

ہم آج سے آوارہ وطن ہوتے ہین صغرا
بیٹی سے یہ فرمانے لگے سید مظلوم
صغرا کے لیے رو نہ سکین زینب و کلثوم
پردہ سر اب کیا تمھین خود رو کے بتاؤ
غربت مین بشر کے لیے سو طرح کا ڈر ہی
میرا تو سفر رنج و مصیبت کا سفر ہی

۳۳

صحت مین گوارا ہی جو تکلیف گذر جائے
اسطرح کا بیمار نہ مرتا ہو تو مر جائے
جنگل مین ہی ہوئے گویا ہوا اظہر
والان سے کیا ہوا گیا ہوا نظر آتا ہی مجھ کو
اجڑا ہوا لوگو نظر آتا ہی مجھ کو
ہو جانا خفا راہ مین گر روئیگی صغرا
یان نیند کب آتی ہی جو واں سوئیگی صغرا

۳۴

صغرا نے کہا ملکر کہو کیا مجھسے جدا ہوتے ہین بابا
بابا جو کہین راہ مین مانگون تو کہان سے
کچھ بھی کہا کہتے ہو فقط آپکی ہی مرثیت دیدار
گرمی مین بھی راحت سے گذر جائیگی بابا
آئیگا پسینہ تب اتر جائیگی بابا

۳۵

صغرا نے کہا ملکر کہو کیا مجھسے جدا ہوتے ہین بابا
بابا جو کہین راہ مین مانگون تو کہان سے
کچھ بھی کہا کہتے ہو فقط آپکی ہی مرثیت دیدار
گرمی مین بھی راحت سے گذر جائیگی بابا
آئیگا پسینہ تب اتر جائیگی بابا

۳۶

ہو جانا خفا راہ مین گر روئیگی صغرا
یان نیند کب آتی ہی جو واں سوئیگی صغرا

۱۹

اسدن وہی تربت ہے بھی منھ موڑ یوز نیب
اس بھائی کو تنہا نہ کبھی چھوڑ یوز نیب

۲۰

گھر بھائی سے تھا بھائی کے ہمراہ ہو زینب
اس کوچ کے انجام سے آگاہ ہو زینب

۲۱

اب کس پہ مین اس صاحب بیمار کو چھوڑون
اس حال مین کس طرح سے بیمار کو چھوڑون

۲۲

ڈر ہی کہین گھبرا کے دم اسکا نہ نکلجائے
باتین کرو ایسی کہ وہ بیمار بہلجائے

۲۳

آخر تو لیے جاتی ہی تقدیر وطن سے
چلتے ہوے ملنا ہی ابھی قبر حسن سے

۲۴

اب آپ ہی کہیے کہ مین اس عالم زار مین
کیسے سفر کرتی ہون اس بیکس و بیمار مین

۲۵

ماحب کرون کس طرح سے بیمار مین جانا
ان باتون مین ہی عصر کا ہنگام ہوا آنا

۲۶

ہمراہ ہی جانے سے گلو باپ کی دل کھول کے رونا
بھائی سے لپٹ کر کبھی تابوت کو چھونا

۲۷

بھائی کی ہی رخصت کو وہ ہمراہ ہی زینب
پہنچی ہی مدینہ مین بہت شاہ ہی زینب

۲۸

بھائی کی ہی رخصت کو وہ ہمراہ ہی زینب
پہنچی ہی مدینہ مین بہت شاہ ہی زینب

۲۹

اسدن وہی تربت ہے بھی منھ موڑ یوز نیب
اس بھائی کو تنہا نہ کبھی چھوڑ یوز نیب

۳۰

دروازے پہ تیار سواری تو کھڑی ہی
پر ابتو مجھے جان کی صغرا کے پڑی ہی

۳۱

تم جنکی ہو شیدا وہ برادر نہ ملیگا
پھر گھر مین جو ڈھونڈھوگی تو اکبر نہ ملیگا

۳۲

افسوس اسی طور سے غفلت مین رہوگی
کیا آخری بابا کی زیارت نہ کروگی

۱۰

کس کس کی آنکھ چشمۂ خوں بار ہو گئی
کس کس کے دل پہ رنج کی تلوار ہو گئی
کس کس کی بیڑیاں نہ شکستہ ہوئیں کہ جب
زینب کی ہتھکڑی کی جھنکار ہو گئی
کس کس کی چادریں نہ سر و دوش سے گریں
کس کس کی بیبیاں نہ عزادار ہو گئیں

۱۱

کس کس کی بیبیوں نے نہ پیٹا سر و جگر
کس کس کی بیٹیاں نہ ہوئیں خاک میں بسر
کس کس کی بیبیوں نے نہ کھولے گلے کے ہار
کس کس کی بیبیوں نے نہ توڑے نہ کی نہ بھر
کس کس کی بیبیوں نے نہ کاجل کیا نثار
کس کس کی بیبیاں نہ ہوئیں آج سوگوار

۱۲

کس کس کی بیبیوں نے نہ کی آج بے ردا
کس کس کی بیبیوں نے نہ لوٹی متاع حیا
کس کس کی بیبیوں نے نہ دیکھا برا سماں
کس کس کی بیبیوں نے نہ پایا ستم روا
کس کس کی بیبیوں نے نہ دیکھا یہ ابتدا
کس کس کی بیبیاں نہ ہوئیں آج مبتلا

۱۳

کس کس کی بیبیوں نے نہ دیکھا یہ انتظام
کس کس کی بیبیوں نے نہ پایا یہ احترام
کس کس کی بیبیوں نے نہ دیکھا یہ اہتمام
کس کس کی بیبیوں نے نہ دیکھا یہ اہتمام
کس کس کی بیبیوں نے نہ دیکھا یہ اہتمام
کس کس کی بیبیاں نہ ہوئیں آج بے ردا

۱۴

کس کس کی بیبیوں نے نہ دیکھا یہ انتظام
کس کس کی بیبیوں نے نہ پایا یہ احترام
کس کس کی بیبیوں نے نہ دیکھا یہ اہتمام
کس کس کی بیبیوں نے نہ دیکھا یہ اہتمام
کس کس کی بیبیوں نے نہ دیکھا یہ اہتمام
کس کس کی بیبیاں نہ ہوئیں آج بے ردا

۱۵

ایک ایک شقی دشمن اولاد علیؑ ہے
شمشیر ستم وان سر حیدرؑ پہ چلی ہے
غل ہوتا ہے ہر سمت جدا ہوتی ہے زینبؑ
ہر اک کے گلے ملتی ہے اور روتی ہے زینبؑ
مجکو بھی ہے رنج ایسا کہ کچھ کہہ نہیں سکتی
بھائی سے جدا ہو کے مگر رہ نہیں سکتی

۱۶

کیا ہوگا جو میدان میں ہوا گرم چلیگی
یہ پھول سے کملائینگے مان ہاتھ ملیگی
زہرا ہیں نہ حیدرؑ نہ پیمبرؐ نہ حسنؑ ہیں
اب انکی جگہ آپ ہیں یا شاہ زمن ہیں
ظاہر ہیں تو ماہیں لحد سوتی ہیں اماں
ہیں خواب میں جب دیکھتی ہوں روتی ہیں

۱۷

تکھوار ہے تو اور خدا حافظ جان ہے
نہ باپ ہے سر پر مرے بچے کے نہ مان ہے

| | | |
|---|---|---|
| ۷ | ۷ | ۷ |
| ۸ | ۸ | ۸ |
| ۹ | ۹ | ۹ |
| ۱۰ | ۱۰ | ۱۰ |

رباعی

پیارا ہے تن تنہ کو کہ دولت کے سوا
دامن میں ہوا کے کچھ جز خاک نہیں
ہم کشتۂ زر اگر تو ہے عقل سے عاری
سونے کی بھی آگے تو کچھ خاک نہیں

رباعی

دنیا ہے بڑا طمع لیکن ہم ہیں
عادت ہے بری بری کہ بہتر کم ہیں
صاحب طلبی کہ کوئی بھیجے کی نہیں
ہم ہیں کہ بلا بلائے جاتے کم ہیں

رباعی

بے جا نہیں میر شہ میں ہمت ایسی
ہے جس سے کلام بھی معزز ایسا
افغان تو شل خان جن پہ بولیں کیا
اجلاف میں سنگ دوزم ایسا

رباعی

پیارے کسان کو کوئی کہے بہتر زمان کا
ہر گل کو ہے گلاب کم از لقمان کا
روٹی فقط اپنی سب سے بہتر نکلی
تخم سے جو وہ بوئے گیہوں تو کیا

رباعی

یارب ترا نام ہے پاک جپنے کے لیے
کیا پاک ہے یوں کا لا الٰہ ہونٹوں
کہتے ہیں کہ ہے کلمہ کو جانے والا
دنیا سے عدم کو جانے والا ہونٹوں

رباعی

انجام ہے بخیر ابتدا بھی بہتر
ٹھہرا ہے بہشت میں بنا بھی بہتر
اٹھا دیں بنا ہوا بگڑ ہی جائے
اٹھا دیں بنا ہوا بگڑ ہی جائے

۵۵

ہمشیر کہیں نہ ہو یہ مصیبت کسی کو ہو
اک بھائی کو تو قتل کیا دشمنوں نے آہ
کچھ اور بھی لٹے گا ابھی حرم شاہ
ہمشیر کہیں نہ ہو یہ مصیبت کسی کو ہو

ابتو حسن سے تا بہ قیامت جدائی ہے
ہر چند یہی جہان میں مرا ایک بھائی ہے

۵۸

بھائی کو دفن کر کے وہ شاہ فلک جناب
روضہ سے مصطفےٰ کے ہوئے جب جدا رکاب
آمادۂ سفر ہوا کونین کا امام
بھائی کو دفن کر کے وہ شاہ فلک جناب

راحت کا اس غریب کی نقشہ بگڑ گیا
آباد کر بلا ہوئی یثرب اُجڑ گیا

۶۱

عاشور کے دن آخر دنیا سے ہوا کوچ
جلتے دل بیجا سے لگے رونے تمام اہل
پیاسے رفیق ہو گئے جب شاہ و فدا
عاشور کے دن آخر دنیا سے ہوا کوچ

مسلم کے دو یتیم جہاں سے گذر گئے
زینب کے لال برچھیاں کھا کھا کے مر گئے

۵۶

جاکر کہے کوئی شہ والا تبار سے
صدقہ بھی کی رد ہو گا کہ بیٹا نثار سے
بابا کا صبر یاد کرو تم حسین میں
جاکر کہے کوئی شہ والا تبار سے

آرام دو حبیبِ خدا کے حبیب کو
لیجا کے ماں کے پہلو میں گاڑو غریب کو

۵۹

پوچھے جو کوئی شہ سے یہ رخصت کے وقت میں
ٹوٹے گی کون کون پہ افتاد کربلا میں
بے آب و دانہ سات کو روئے گی شاہ کی بہن
پوچھے جو کوئی شہ سے یہ رخصت کے وقت میں

بچپن سے اُنس تھا جو امام امم کے ساتھ
جاتی تھی جان آمدِ فوجِ ستم کے ساتھ

۶۲

جو کچھ کہا تھا باپ سے ہنگام جنگ میں
بیٹے کے لال سر نہ جو دیکھا یہ غیظ میں
بابا کے لال سر نہ جو دیکھا یہ غیظ میں
جو کچھ کہا تھا باپ سے ہنگام جنگ میں

بیجان تڑپ تڑپ کے وہ گل پیرہن ہوا
تازہ دلِ حسینؑ پہ داغِ حسن ہوا

۶۰

حضرت کو دیکھتی تھی جو بانو سے بار بار
بانو کے دل میں آتا تھا ہر دم یہ اضطرار
چادر گری تھی فرق سے جب شاہ کی نگار
حضرت کو دیکھتی تھی جو بانو سے بار بار

دل بیقرار اٹھا شہ والا کے واسطے
یاد خدا میں سبطِ رسولؐ ہمام کو
تھا انتظار صبح شہِ تشنہ کام کو
یاد خدا میں سبطِ رسولؐ ہمام کو

۶۳

جی چاہتا ہے حال زیادہ تو ہو تمام
کہتا ہے ہر حروف طول سے ہر ایک کلام
کس کو نہیں عزیز جہاں میں یہ زندگی
جی چاہتا ہے حال زیادہ تو ہو تمام

ہر ایک دل یہ ہے گنتے ہیں سو نشانہ تجھے
دو دو ملینگے ساغرِ نہر لبن تجھے
ہے بیر یا ولائے حسینؑ و حسنؑ تجھے
ہر ایک دل یہ ہے گنتے ہیں سو نشانہ تجھے

۴۶

عریاں سروں پہ مریمؑ و حوّاؑ کے ہاتھ تھے
جبریلؑ پا برہنہ جنازے کے ساتھ تھے

۴۷

اوروں کی قبر ہائے نبیؐ کے قریب ہو
پہلو رسولؐ کا حسنؑ کو نصیب ہو

۴۸

جنبش میں اس الم سے محمدؐ کی قبر ہے
اک شیرِ حق کے لال پہ ہنگام صبر ہے

۴۹

زیب کنار شاہِ رسل کے مزار ہو
منظور ہے کہ حق کو بمرکز قرار ہو

۵۰

ان باغیوں کے زور کو دم بھر میں توڑ دیں گے
ہمسایۂ رسولِ خدا ہم نہ چھوڑ دیں گے

۵۱

چلائی گھر سے مضطرب الحال جاتی ہے
قبرِ نبیؐ پہ کھولے ہوئے بال جاتی ہے

۵۲

یہ گھر ہماری ملک کا ہے اور مال کا
حصہ نہیں ہے اس میں محمدؐ کی آل کا

۵۳

تابوت پر نواسے کے بدعت جو ہو چکی
روحِ رسولؐ پاس جنازے کے رو چکی

۵۴

غصہ ہے آج فاطمہؑ کے نورِ عین کو
لے کر کوئی جا کے سنبھالو حسینؑ کو

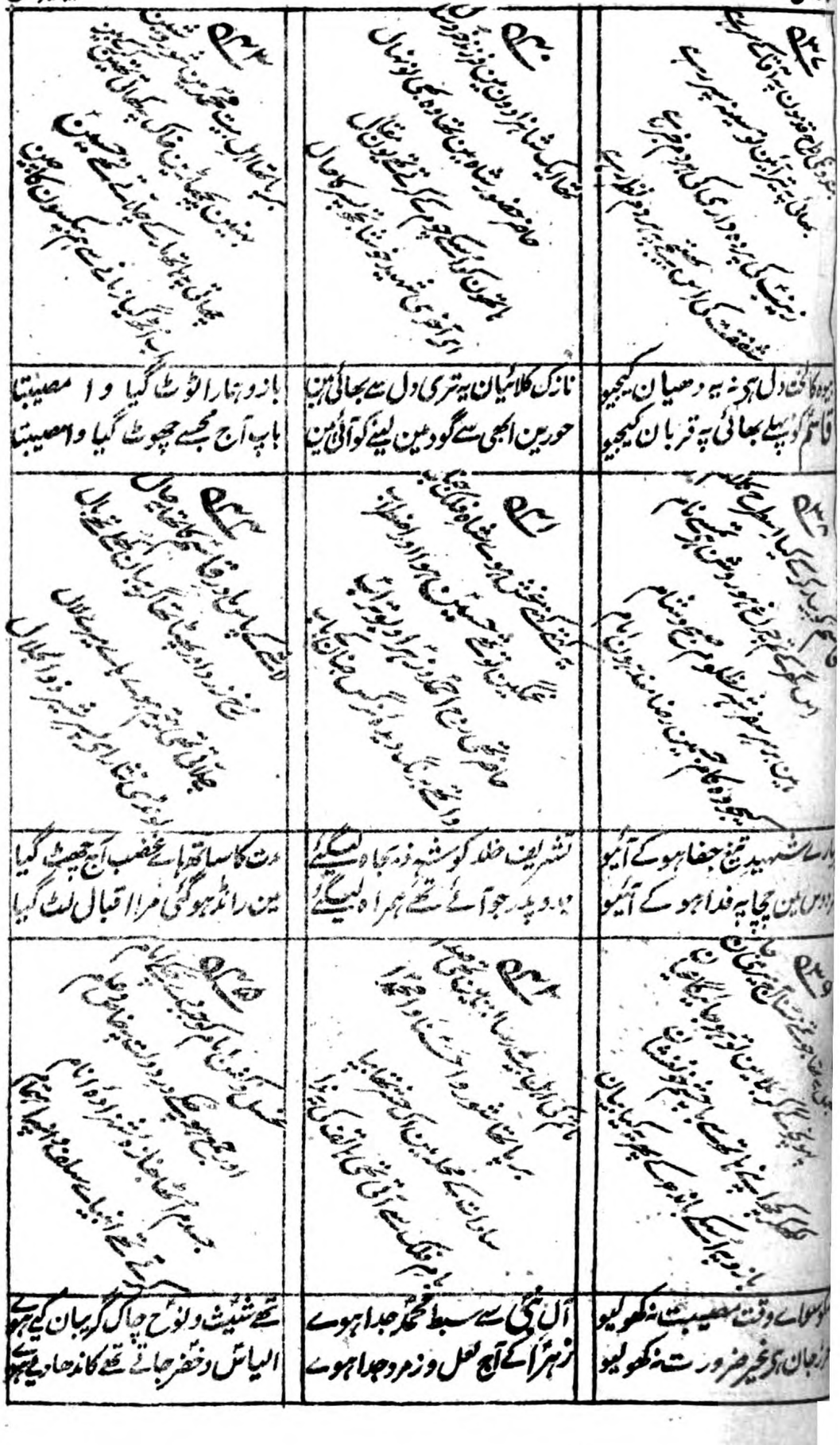

۲۸
کھلا کہ فاطمہ نے مرنے کی ٹھانی
فریاد ہے شاہ ہوئی اضطراب کی آل

۲۹
بھائی کا لاش پہ بیٹھا وہ بیکسی کا حال
رو رو کے بین کرتی تھی زینب کا لال

۳۰
ہم پر ستم ہوا ہے کہ ہوتا نہیں بیان
چلائے ہائے ہائے کہ ہم بے کسوں کی جان

۳۱
بھائی تمہاری گود میں غلطاں ہے کربلا
ہوگا قضا سے بس نہ کوئی بے بس الم

۳۲
شبیر تو بعد مرگ کے راحت سے سوئیگا
لاشہ تمہارا گھوڑوں سے پامال ہوئیگا

۳۳
تم آب تیغ پیکے زمانے سے جاؤ گے
دو دن کی پیاس خنجر کین سے بجھاؤ گے

۳۴
بھائی کا لاش دیکھ کے غش آگیا بہن کو
لپٹی ہوئی تھی لاش سے ہلتا نہ تھا بدن

۳۵
عباس کو بلا کے کہا اور فاطمہ
چھوٹے ہیں بھائی کے نہ ہو ضائع یہ دل سے پیار

۳۶
تم شاہ بیکسان کی رفاقت نہ چھوڑ دیو
بھائی کا اپنے دامن دولت نہ چھوڑ دیو

۳۷
ہم سے زیادہ ظلم و ستم تم پہ ہونگے
ہم قبر میں تمہاری مصیبت پہ روئینگے

۳۸
فرزند حسین کہتے تھے بابا کے سامنے
دیکھوں نہ کیونکر آپ کے دشمن کی سمت پشت

۳۹
جلدی سے پی نہ لے یہ مخلق تھا امام پر
اک ہاتھ تھا کلیجے پہ اک ہاتھ جام پر

۴۰
اب ہم تو سوئے خلد بریں جاتے ہیں
تم اِنکے ساتھ ہو یہ تمہارے حوالے ہیں

۱۹

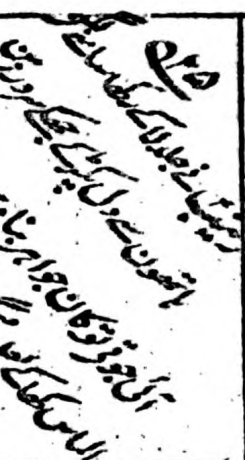

رنت یہ تھی کہ اشکون سے تر روئے پاک تھا
محبوب کبریا کا گریبان چاک تھا

۲۰

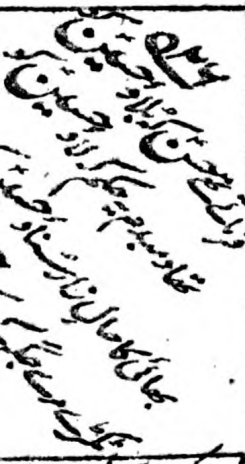

پھر چھا جو مین نے آپکا کیون رنگ زرد ہی
رو کر کہا کہ آج کلیجے مین درد ہی

۲۱

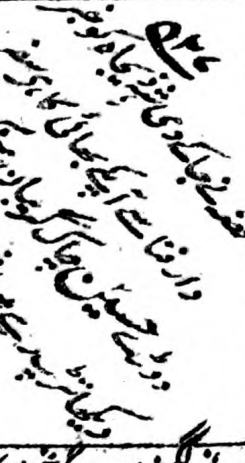

کہتے کہتے زرد رخ پاک ہو گیا
چلاتے تھے کہ ہاے جگر چاک ہو گیا

۲۲

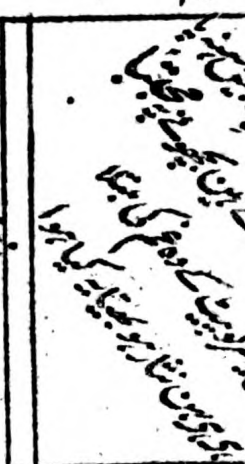

کیا پھر کسی نے زہر دغا سے پلا دیا
کسنے مرے کلیجے پہ خنجر پھرا دیا

۲۳

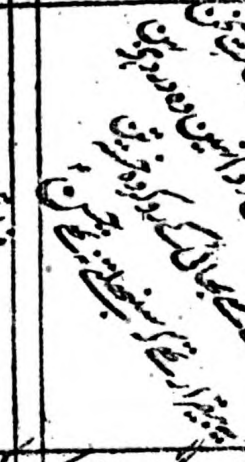

در آیا تھا جو زہر جگر مین امام کے
جھکتے تھے بار بار کلیجے کو تھام کے

۲۴

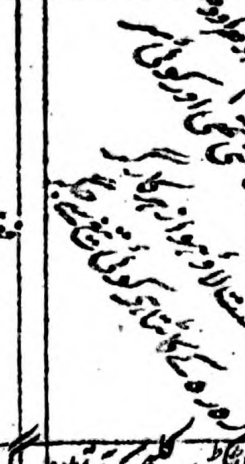

سینے سے تھوبین ٹکڑے کلیجے کے آتے ہین
نانا بلا گئے تھے سو دنیا سے جاتے ہین

۲۵

رنگ زمردی کا سبب سب عیان ہوا
معراج کی حدیث کا مطلب عیان ہوا

۲۶

کہدو کہ جلد آیئے رحلت کا وقت ہی
سن جایئے کچھ آکے وصیت کا وقت ہی

۲۷

گرنے لگے زمین پہ جگر غم سے پھٹ گیا
پھیلا کے ہاتھ بھائی سے بھائی لپٹ گیا

۱۰

چلوار بخش تھا جو ظالم اور بیداد
مانند سوز دل تھا جسم معصوم آزاد
دل سے تمام محو ہوس باطنی فساد
اب بخشے خطا کو یہی ہے ہماری داد

تعزیر دیجے تیغ دو پیکر نکالیے
تقصیر وار ہو تو نہ میں زبان کاٹ ڈالیے

۱۱

بچوں کا نالہ سنکے کہے لگ گئے وہ داغ
بیتاب کس لیے تھے جو ننھے سے تھے دماغ
ایمان لا چکے تھے جو دیکھا نہ تھا دماغ
نزدیک تھا کہ توڑ دیں سب بیڑیوں کو باغ

آلِ نبی کی تجھے محبت زیاد ہو
تجھے حسن خوشی ہو خدا تجھے شاد ہو

۱۲

بیٹی کی نسبت حضرت عباس کی طرف
بھائی کی طرف سے تھے جو بیتاب بیحد و کف
ہو جاتے تھے فقیر غنی دم میں صف بصف
معروف تھے جہان میں جو بہر اعتکاف

گھر سے کمین زجا تا تھا شہزادہ امام
پیش از مکان ہو گیا شب رحلت و بین مقام

۱۳

اخبار صادقین سے ہوا جو بیان
انمیں تھی ایک زوجہ شہزادہ زمان
اسکی طرف سے تھے جو گئے اسکا بار دیکھ
زہرا کی آرزو تھی کہ ہو اسکا بار دیکھ

فرماتے تھے گریز نہیں ہے ممات سے
قطع حیات ہے شدنی اسکے ہات سے

۱۴

وہ سبط مصطفیٰ کی شہادت کی رات تھی
آفت کی رات تھی وہ مصیبت کی رات تھی
عالم کے بادشاہ کی رحلت کی رات تھی
زہرا و مرتضیٰ کی وفات کی رات تھی

گذری قلق میں فاطمہ کے نورِ عین کی
ہجرِ حسن میں نیند نہ آئی حسین کو

۱۵

آخر ہوا وہ کشتہ جور و ستم شہید
شہد و طب میں زہر سے تھے تین بار
دو روز کشتہ تھے جو شہ نامدار
سوتے تھے سر کو رکھے تھے زانو پہ ایک یار

لیا بیکسی تھی راحتِ جان بتول پر
جا جا کے لوٹتے تھے مزار رسول پر

۱۶

جس دم ہوا وہ فلک جناب
تا نصف شب رہا جو تڑپتا وہ بیتاب
تارے زمین پہ ٹوٹ کے پیہم گرا کیے
چشم فلک سے قطرۂ شبنم گرا کیے

مرثیہ

۱
مسجود ملک قبل جب سے ہوا بشر
زینت دہ سریر امامت حسن ہوئے
سیطار رسول جبکہ امام زمن ہوئے
مسنون فیض عام سے یثرب و مکہ ہوئے
چرچا تھا خوبیوں کا فلک سے زمین تلک
خلق حسن کا شور تھا عرش بریں تلک

۲
ناگاہ آیا ساتھ اک مرد دہریہ مست
اور جا بجا امام دو عالم سے کی نظر
منھ سے کلام سخت کئے اس نے بیشتر
تیر کلام اور بڑھے لاکھوں اس کے کٹ کے بان ہوئے
سمجھا نہ رتبہ شہ عالی مقام کو
دشنام دی امام علیہ السلام کو

۳
جانا کہاں ہے کر تو نے یہ ہم پر کیا ستم
جاگاہ کر تو نہیں ہے تو یاں سے چلا چلا
عریاں ہے کر تو نے یہ ہم پر کیا ستم
جاگاہ کر تو نہیں ہے تو یاں سے چلا چلا
اہل کرم ہیں لال جناب امیر کے
مہمان چند روز ہو گھر میں فقیر کے

۴
حالات مشکلات امیر دو فیم سنج
اور شاہ لاثانی کے معظم ذریہ سنج
خاکم بدہن نسب میں عدیم النظیر ہوئے
کیا گوہر نسب میں عدیم النظیر ہوئے
آثار رسول بادشہ مشرقین سا
بازو اگر دیا تو خدائے حسین سا

۵
جب بیچا وہ بے ادب نے بیہودہ کلام
حضرت نے اس کا دیکھا تغافل کی لگا لگام
اور سر کو اپنے کی بسجدت سلام
فرمایا کیوں ہو حضرت میں اے دل کیا ہے کام
شاید اسیر دام بلا و محن ہے تو
مجکو گمان یہ ہے کہ غریب الوطن ہے تو

۶
آکر دوان سواری میں گرم اہتمام
خدام سے سوار ہوئے بہر احترام
حکمت سے وصف جود سے یہ دلنشیں کلام
کی روشنی زیادہ تجلی طور سے
سے بھرے تھے نور الٰہی کے نور سے

۷
سنکر یہ حرف ہو گئے وہ مرد بدگمان
کانپا شمال بید سر اپا وہ مرد پیر
بے اختیار رو کے پکارا کہ اے فقیر
تیرا کرم ہے تجھ پہ ترا فضل ہے عظیم
شیر خدا وصی نبی لاکلام ہے
حقا کہ تو امام ہے ابن امام ہے

۱۷۹

ہی ہی کلیجہ صاحب و معراج حسینا
پردیس میں بیووں کا اثاثہ ہے حسینا

کوہار کا علی تقی بیوہ ہے آج حسینا
ہی ہی کفن و گور سے غائب ہے حسینا

پرسا بھی ترا دینے کو آتا نہیں کوئی
لاشا بھی زمین پر سے اٹھاتا نہیں کوئی

۱۸۰

بھیا مرا کوئی نہیں تم خوب ہو آگاہ
اصغر میں نہ بھائی حسن میں نہ برادر الدم

بھائی ہی بڑی ایک ہی اک سید ذیجاہ
چھوڑا ہے جنے جنگل میں یہ کیا فکر کیا راہ

چلتے ہوئے کچھ مجھ سے نہ فرما گئے بھائی
بھیا کو نجف تک بھی نہ پہونچا گئے بھائی

۱۸۱

ہی ہی کلیجہ شہ دیں اور مرے ماں جائے برادر
کس سے ترا الشا میں اٹھوائے برادر

ہی ہی کلیجہ قاسم و عباس سے بھائی
ہائی بھی نہ قاتل سے دلایا بھائی برادر

انسان پہ ستم یوں کبھی انسان نہیں کرتا
حیوان کو بھی پیاسا کوئی بیجان نہیں کرتا

۱۸۲

فاقوں کی کشش دیکھیں و بیکسی و بیوہ بہن کی
ہی ہی کلیجہ بیچ میں ہی قاتل سکینہ اور اصغر

رہ رہ کے یہ ہوتا ہے کہ ہے ہے بہن کو
رہ رہ کے یہ ہوتا ہے کہ ہے ہے بہن کو

۱۸۳

کلغی نہیں جاتے ہیں جو زینب نے کیے ہیں
خاموش انیس اب کہ ہر دل میں یہی ہیں

اب جن سے وہ ماتا کہ کرا وی خالق کونین
حاسد ہیں بہت دل کو خطا کرو اب حسین

ناحق ہے عداوت انھیں اس بیکسی ان سے
بے تیغ کٹے جاتے ہیں شمشیر زبان سے

۱۸۴

رباعی

اب بخدا سب سے یہ بڑھ کر وقت ہے بیداری کا
سب سے اول سفر کوفہ کی تیاری کا

یہ بھی منزل ہے بہت خوف بھری راہ کا
جس کی منزل ہے بہت خوف بھری راہ کا

۱۶۹

نیزے کا بن رہے سے پہلو میں کیا وار
ناوک بن کا ل کا بیٹے کے سینہ پہ ہو وار
بازو میں در آیا نہ خم ذرا بھی ذوالفقار

۱۷۰

بانو نے غش کیا تو سکینہ نے چیخ ماری
بجلی کی طرح کوندے تھے کانوں کے گوشوارے
فریاد تھی فضہ اور فریاد کی صدا تھی
فریاد ہوئی ہوں فریاد کی کوئی نہیں ہمارے

۱۷۱

تلوار سے وقفہ نہ ملا چند نفس کا
دم رک گیا نیزہ جو لگا ابنِ انس کا
پردا تو گیا ساتھ حسینؑ ابن علیؑ کے
سر ننگے یو ہیں جاؤنگی روضے پہ نبیؐ کے

۱۷۲

خیمے سے نکلے بانو سکینہ بصد فغاں
دی شہ نے یہ صدا کہ ہو بیبیوں کے پاسباں
مرنے لگی ہو بھائی کو بہنوں پہ ہے گماں
دیکھو کہیں گرے نہ ردائیں بنات کی

۱۷۳

آخر ہی بس اب کام امامِ ازلی کا
رکھ لو سب ملکے حسینؑ ابن علیؑ کا
مرجاؤنگی حضرت کو جو پانے کی نہیں میں
بے آپکے دیکھے ہوئے جانے کی نہیں میں

۱۷۴

اکبر نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اک بیبی نے فرمایا کہ ہے ہے علی کے سوار
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت

۱۷۵

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۷۶

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۷۷

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۷۸

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۷۹

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۸۰

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۸۱

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۸۲

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۸۳

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۸۴

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۸۵

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۸۶

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۸۷

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۸۸

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۸۹

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۹۰

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۹۱

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۹۲

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۹۳

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۹۴

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۹۵

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۹۶

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۹۷

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۹۸

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۹۹

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۲۰۰

اک بیبی نے کہا ہو کے پریشان سر بازار
اکبر کے بدن پر ہیں سناں کے کئی ہر ہر پار
بھیا ہیں کہاں آج وہ ہر روز کی صورت
گھوڑا تو پھرا لے کے نہ آئی کوئی زخمی

۱۶۱

حیوان کو بھی رقت ہوئی اِس لطف کرم پر
منھ رکھدیا مڑکر شہ والا کے قدم پر

۱۶۲

طاعت میں خدا کی نہیں صرف تن و سر کا
دی حق نے ہمیں اسکے ہیں کو رشہ پیمبر کا

۱۶۳

تڑپے نہ زمیں ہے صبر امام دو جہاں کا
سو فارنے بوسہ لیا سجدے کے نشاں کا

۱۶۴

اے وائے ستم صدر نشین خاک نشین ہو
حسرت ہے کہ مر جاؤں تو خالی مرا زین ہو

۱۶۵

کپڑے تن پُر نور کے سب خون میں بھیگے تھے
اک ہاتھ کو رہوار کی گردن پہ دھرے تھے

۱۶۶

چلائے ملک دیکھکے خون سبط نبی کو
تھا حال یہی مسجد کوفہ میں علی کو

۱۶۷

ہتھوڑی کہ اک تن میں نہیں تیر کے گروں گا
بٹ جائینگے سب زخم جو عش کھا کے گروں گا

۱۶۸

بہ آیا لہو تا بہ زنخدان مبارک
ٹھنڈے ہوئے دو گوہر دندان مبارک

۱۵۱

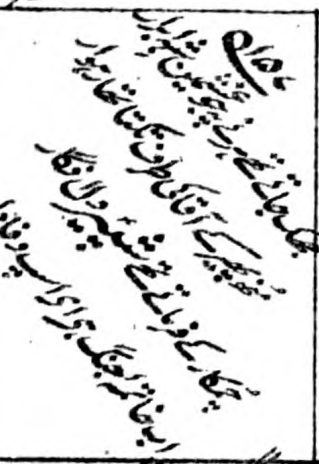

پر بھر کے دریا ہین نہین پیاس نہین ہی
ابدار یہ پانی ہی کہ عباسؑ نہین ہی

۱۵۲

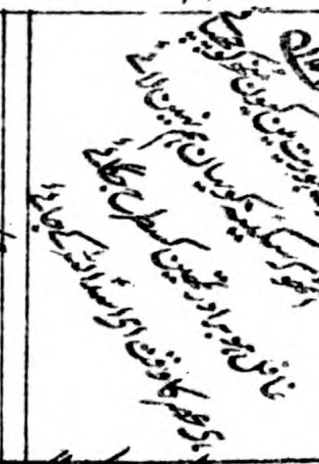

خوش ہونگا مین آگے جو علم لیکے بڑھونگے
کیا بھائی کے پیچھے نہ نماز آج پڑھونگے

۱۵۳

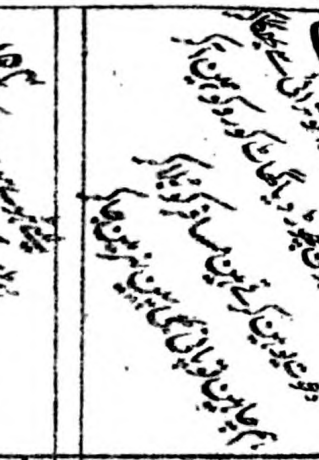

اُتریگے لبس اب مجھسے چھٹا ساتھ ہمارا
نہ پاؤن ترے چلتے ہین نہ ہاتھ ہمارا

۱۵۴

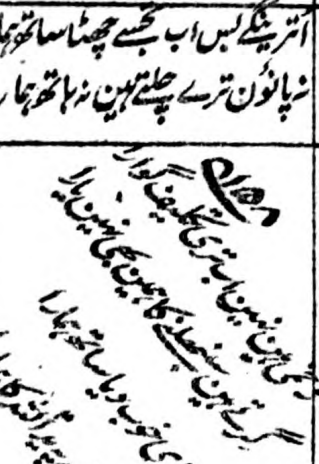

کیا بھائی کے لاشے پہ نہ روئینگے حسینؑ
ہم بھی ہین تو پانی بھی ہی نہرین پہ موجزن

۱۵۵

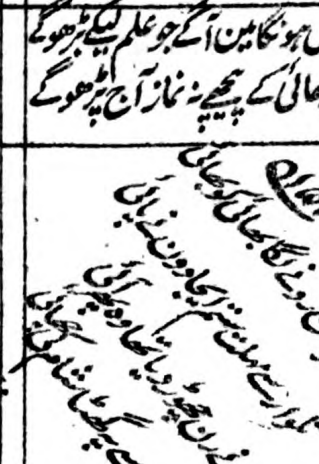

بارش ہوئی تیرون کی ولی ابن ولی پر
سب ٹوٹ پڑے ایک حسینؑ ابن علیؑ پر

۱۵۶

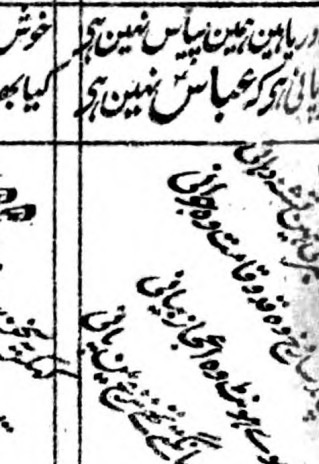

تو جسمین بلا ہی وہ گھر اک دم مین لٹیگا
بچپن کا ہمارا ترا ساتھ آج چھٹیگا

۱۵۷

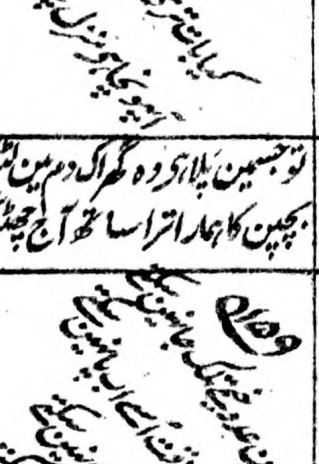

عباسؑ نے کہا کہ بہتی گو یہ نہر ہے
الفت مین تیری آبِ ہر اک بحر زہر ہے

۱۵۸

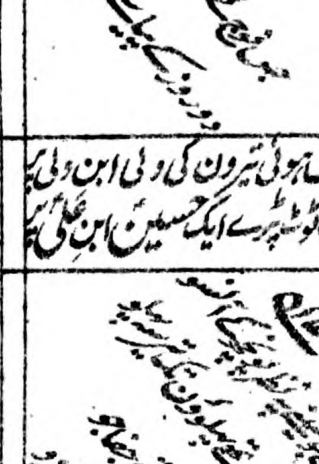

سب بھائی سے رخصت ہوئے لیکر علم آئے
ہمراہ علمدار کے سقے حرم آئے

۱۵۹

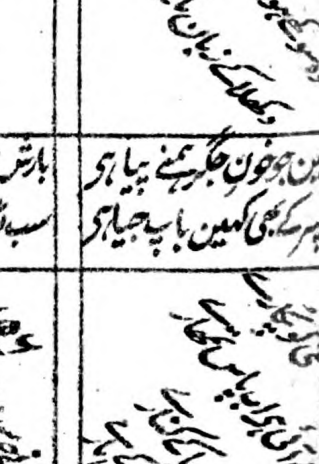

حیوان کو بھی دکھ ہوتا ہی زخمون کے تعب کا
ہین درد رسیدہ ہمین مجھے درد ہی سب کا

۳۴

اس در سے گئی کھول کے وہ در نکل آئی
گہ صدر مین بیٹھی کبھی باہر نکل آئی

جوشن کو سنا تھا کہ حفاظت کا محل ہی
اسکی نہ خبر تھی کہ یہی دام اجل ہی

ہی بحر غضب نام ہی قہر صمد اسکا
رکھے کا نہین شام تلک جزر و مد اسکا

۳۵

بس ہو گیا دفتر نظری نام و نسب کا
لاکھون تھے تو کیا دیکھ لیا جائزہ سب کا

معلوم نہ تھا جسم مین جان ہی کہ نہین ہی
چلاتے تھے قبضے پہ گمان ہی کہ نہین ہی

دنیا جو بچی روح محمد کا سبب تھا
شبیر اگر رحم نہ کرتے تو غضب تھا

۳۶

اعضاے بدن قطع ہوے جاتے تھے سب کے
تیغی سی زبان چلتی تھی فقرے تھے غضب کے

غل تھا کہ پناہ اب ہمین یا شاہ زمان دو
پھیلائے تھے دامن کو پھرے کہ امان دو

تلوار نہ ماری جسے منھ موڑتے دیکھا
آنسو نکل آئے جسے دم توڑتے دیکھا

۳۷

اس در سے گئی کھول کے وہ در نکل آئی
گہ صدر مین بیٹھی کبھی باہر نکل آئی

جوشن کو سنا تھا کہ حفاظت کا محل ہی
اسکی نہ خبر تھی کہ یہی دام اجل ہی

ہی بحر غضب نام ہی قہر صمد اسکا
رکھے کا نہین شام تلک جزر و مد اسکا

۳۸

بس ہو گیا دفتر نظری نام و نسب کا
لاکھون تھے تو کیا دیکھ لیا جائزہ سب کا

معلوم نہ تھا جسم مین جان ہی کہ نہین ہی
چلاتے تھے قبضے پہ گمان ہی کہ نہین ہی

دنیا جو بچی روح محمد کا سبب تھا
شبیر اگر رحم نہ کرتے تو غضب تھا

۳۹

اعضاے بدن قطع ہوے جاتے تھے سب کے
تیغی سی زبان چلتی تھی فقرے تھے غضب کے

غل تھا کہ پناہ اب ہمین یا شاہ زمان دو
پھیلائے تھے دامن کو پھرے کہ امان دو

تلوار نہ ماری جسے منھ موڑتے دیکھا
آنسو نکل آئے جسے دم توڑتے دیکھا

۱۳۳

یہ کہہ کے گھوڑے کو دولت نے شہسوار کیا
دمان سم کے بچھڑے کو ہوا کی مہر نے جھوڑا
کسی نے نعت محمود کی تصویر بنائی
اسی محل کو صبا نے بہار دی جھوڑا

عقاب ظفر فتح کا در کھول کے نکلا
شہباز اجل صید کو پر تول کے نکلا

۱۳۴

بجلی سی جو گرجی صف کفار پہ نکلی
آواز بنی تیغ کی جھنکار سے نکلی
گرد و خم چوگان بھی کبھی تھا اسی سے نکلی
در آئی جو سیکھا نین تو صوفار سے نکلی

تھے بند خطا کارون پہ در امن امان کے
چلے بھی چھپے جاتے تھے گوشون مین کمان کے

۱۳۵

زیبا تھا دم جنگ پہ پرزون سے کمنا
معشوق بنی مرگ لباس سے جو بنا
اس بات پہ وہ سر کو جھکائے ہوئے بولی
جو ہر ہے تو یہ ہے کہ دلہن بھی جھولی

سیب چمن خلد کی بو باس تھی بچھل مین
رہتی تھی وہ شبدیر سے دولھا کی بغل مین

۱۳۶

دیکھا کہ یہ بجلی سے ہوا کوند نے لگا
تڑپا دیا بجلی کو فرس کی تگ و دو نے
ناکا سپر مہر کو شبیر کی خو نے

اعدا تو چھپانے لگے ڈھالون مین سرونکو
جبریل نے اونچا کیا گھبرا کے پرونکو

۱۳۷

اعدا کی بھی تلوار سر تیز کبھی آئی
کوندی کبھی چہرہ پہ کبھی سینہ پہ لپکی
گر پھر گئی سینہ پہ جگر پر کبھی آئی
ہر سمت کبھی پہلو پہ کبھی سر پہ کبھی آئی

ٹکڑے کر کے پھری کو نسا قصہ تھا فر کا
باقی تھا جو کچھ کاٹ وہ حصہ تھا فر کا

۱۳۸

دوزخ کے زبانون سے بھی آنچ اسکی بڑی تھی
برچھی تھی کٹاری تھی سروہی تھی چھری تھی

۱۳۹

ہر بار سے آئی وہ بلا جانب دشمن
بس نیست ہوئی دم مین نگاہون سے جو بچی
چمکی کبھی دشمن پہ کبھی یار پہ دوڑی
معلوم ہوا ان گئی سب کہتی سنتی

ٹوٹے ہیں جو صفین بت اسد اللہ نے توڑے
زور انکے ہر اک ضرب مین اللہ نے توڑے

۱۴۰

ہیرا تھا بدن رنگ زمرد سے ہرا تھا
جوہر نہ کہو پیٹ جواہر سے بھرا تھا
ہر بار مین وہ سونگ بدلتی ہوئی آئی
ہر بار مین وہ رنگ بدلتی ہوئی آئی
ہر بار مین وہ روپ بدلتی ہوئی آئی
ہر بار سے لہو اور اگلتی ہوئی آئی

کیا صاحب جوہر تھی عجب ظرف تھا اسکا
موقع تھا جہان جسکا وہین صرف تھا اسکا

۱۴۱

دیکھا کبھی ہاتھون سے اور سر سے کبھی جھیلا
دم مین کبھی آگے کبھی پہلو سے کبھی نکلی
آنکھون سے کبھی دل سے کبھی جان سے کبھی نکلی
ہر بار مین ہر بار سے کبھی نکلی

۱۴۲

نیزہ شہ دین نے جو خفا ہو کے اٹھایا
ہر بار سے آئی وہ بلا جانب دشمن
بس نیست ہوئی دم مین نگاہون سے جو بچی
چمکی کبھی دشمن پہ کبھی یار پہ دوڑی
معلوم ہوا ان گئی سب کہتی سنتی

ٹوٹے ہیں جو صفین بت اسد اللہ نے توڑے
زور انکے ہر اک ضرب مین اللہ نے توڑے

۱۲۲

دکھلائین سند دست رسول عربی کی
یہ مہر سلیمان ہی یہ خاتم نبی کی

تعلیم ملک عرش پہ تھا ور د ہمارا
جبرئیل سا استاد ہی شاگرد ہمارا

رونا نہ چھپیگا کہ عزیزون سے چھپا ہون
جو پوچھیگا کہدونگا کہ جنگل مین لٹا ہون

۱۲۳

دیکھو تو ذرا گونج سے جرار کی تلوار
کس شیر کے قبضے مین ہی اس کی دھار کی تلوار
دیکھے بھی کسی نے کبھی ایسی چمک اور
بجلی کی تڑپ ہی کہ یہ ہی برق کی تلوار

قہر و غضب اللہ کا ہی کاٹ نہین ہی
کہتے ہین اسے موت کا گھر گھاٹ نہین ہی

۱۲۴

ہر نقطہ قرآن کا ہی شمس سما مین
ہر حرف ہی اک مہر فروزان ہی ہما مین
ہر لفظ ہی اک چاند ہی ہر چاند ہی ہر مہ
ہر مہ ہی ہر ہر مہ ہی ہر ہر مہ ہی ہما مین

یہ شور اذان کا سحر و شام کہان تھا
ہم عرش پہ جب تھے تو یہ اسلام کہان تھا

۱۲۵

ہر چند کہ ہین ہاتھ مین دولت نہین اپنے
ہین لاکھون کے مالک پہ ہزاری نہین اپنے
ہین ایسے بھی دن جسمین کہ ہو فاقہ بھی ہم کو
ہین ایسے بھی دن جسمین کہ ہو فاقہ بھی ہم کو
جو حرص و ہوا نفس کے ہین ہم نے مٹائے
جو حرص و ہوا نفس کے ہین ہم نے مٹائے
جو کچھ ہی سو ہی اللہ کی دی ہی نہین اپنے
جو کچھ ہی سو ہی اللہ کی دی ہی نہین اپنے

ہم لوگ جدھر دولت دنیا ہی ادھر ہین
اللہ سے کچھ کام نہین بندۂ زر ہین

۱۲۶

ہر چند کہ ہین ہاتھ مین دولت نہین اپنے
ہین لاکھون کے مالک پہ ہزاری نہین اپنے
ہین ایسے بھی دن جسمین کہ ہو فاقہ بھی ہم کو
ہین ایسے بھی دن جسمین کہ ہو فاقہ بھی ہم کو
جو حرص و ہوا نفس کے ہین ہم نے مٹائے
جو حرص و ہوا نفس کے ہین ہم نے مٹائے
جو کچھ ہی سو ہی اللہ کی دی ہی نہین اپنے
جو کچھ ہی سو ہی اللہ کی دی ہی نہین اپنے

ملجا ہیگی اک دم مین امان رنج و بلا سے
مین ذبح سے بچ جاؤنگا تم قہر خدا سے

۱۲۷

ہر چند کہ ہین ہاتھ مین دولت نہین اپنے
ہین لاکھون کے مالک پہ ہزاری نہین اپنے
ہین ایسے بھی دن جسمین کہ ہو فاقہ بھی ہم کو
ہین ایسے بھی دن جسمین کہ ہو فاقہ بھی ہم کو
جو حرص و ہوا نفس کے ہین ہم نے مٹائے
جو حرص و ہوا نفس کے ہین ہم نے مٹائے
جو کچھ ہی سو ہی اللہ کی دی ہی نہین اپنے
جو کچھ ہی سو ہی اللہ کی دی ہی نہین اپنے

غربت کے چلن دیکھ چکے حرب کو ہم بھی
لو بندۂ زر ہو تو مری ضرب کو دیکھو

۱۱۷
حیراں ہین ایک ایک کو حضرت نہ پہچانا
کون اسکے سوا فرد ہین جس نے تھا فرمایا
گھوڑے پہ چڑھا خود اسد اللہ کا پیارا
اور جا ہوا افلاک پہ اسلام کا تارا

۱۱۸
والشمس جہان مین ہو ابوتراب سے کوئی
ممتاز ہو یہ جب شہ ممتاز مین کوئی
ان سا ہو سخی صورت حاتم نہ مین کوئی
یون سب ہین بہادر پہ دلاور مین کوئی

۱۱۹
ہر ایک کہتا تھا کوئی ایسا نہ تھا نہ ہوگا
سردار ہی فرد تھا یکتا ہی فرد ہوگا
اقبال علی خلق کا پیغمبر ہمین بخشا
قدرت ہمین دی زور ہمین حیدر ہمین بخشا

۱۲۰
ہم نور ہین گھر طور تجلا ہی ہمارا
تخت بن داؤد مصلا ہی ہمارا

۱۲۱
لڑنے کو اگر حیدر صفدر نہ نکلتے
بت گھر سے خدا کے کبھی باہر نہ نکلتے

۱۲۲
شوخی سے فرس پانون نہ رکھتا تھا زمین پر
خل تھا کہ جلا قطب زمان عرش برین پر
باطل ہی اگر دعوی اعجاز کریگا
کس بات پہ دنیا مین کوئی ناز کریگا

۱۲۳
تھا کون جو ایمان پہ مصمم نہ لایا
اس شخص کا سر لائے جو اسلام نہ لایا

۱۲۴
خیبر کے در قلعہ کو اک پانون تو اک چرخ برین پر
خل تھا کہ پھر اترا ہی براق آج زمین پر

۱۲۵
ہم نور ہین گھر طور تجلا ہی ہمارا
تخت بن داؤد مصلا ہی ہمارا

۱۲۶
کعبے کو صفا کر دیا خالق کے کرم سے
نکلے اسد اللہ اذان دیکے حرم سے

۱۲۷
اللہ تعالی نہ سین یہ کلمۂ حق ہی
اسکا مرقع مین حسین ایک ورق ہی

۱۲۸
لڑنے کو اگر حیدر صفدر نہ نکلتے
بت گھر سے خدا کے کبھی باہر نہ نکلتے

۱۲۹
کچھ بغیر کفن ساتھ نہین لیکے گئے ہین
تابوت سکینہ بھی ہمین دیکے گئے ہین

۱۰۶

لازم ہی خدا سے طلب خیر بشر کو
خالق کا تناہی ہین وہی رازق کل ہی
آزاد ہین تحسین کی پروا ہین نہ ہم کو
وارث کی جزا اُس ہین ہے جو جرم کرے کم کو

کھولیگا وہ رسّی سے بندھے ہاتھ تمھارے
سجّاد سا بیٹا ہی جو ان ساتھ تمھارے

۱۰۷

حرمت ترے محبوب کی دنیا مین بڑی ہی
کر رحم کہ آل اُنکی تباہی مین پڑی ہی

بیڑی مین قدم طوق مین عابد کا گلا ہو
جسمین ترے محبوب کی امت کا بھلا ہو

۱۰۸

عالم ہی کہ غربت مین گرفتار بلا ہون
مین تیری حمایت مین اِنھین چھوڑ چلا ہون

مڑکر نہ کسی دوست نہ غمخوار کو دیکھا
پاس آئے تو روتے ہوے رہوار کو دیکھا

۱۰۹

خشکی ہو کہ دریا ہو زمین ہو کہ زمان ہو
ہر دوست ہی دنیا مین ترا دشمن جان ہو

خون ہو کے گرا اشک جو مژگان تر سے
تھرا نہ گیا وان شہ والا نکل آئے

۱۱۰

یا اہل ستم آگ سے ڈرو خشم خدا سے
ناموس نبی قید ہوئی اور شہا مین
مہلت مرے لاشے پہ بھی دیتے نہین اعدا
یہ ظلم ہوا آپکے ہی نینوا مین

آتے نہین مسلم کے جگر بند کہان ہین
دونون مری ہمشیر کے فرزند کہان ہین

۹۷

کس گود میں منھ ڈھانپے ہوئے یہ بانو حزیں ہے
جس سے سوا اس کے نہ کوئی اور نہ کوئی ہے
دیکھا نہ اٹھیں گھر میں کبھی اکبر و اصغر
کیا آخری رخصت کو بھی آئینگی نہ ہم تک

۹۸

کس منھ سے کہے بیبیو اب صبر کرو تم
کیونکر سنیں یہ بچے کہ اب باپ ہے رخصت
اکبر کے بھی سر پر نہ رہی ہائے محبت
کیا سب کی محبت انھیں بیٹے ہی کے دم تک

۹۹

جاں تن سے کوئی آئیں اب جاتی ہے آقا
یہ خانہ مہ رخصت کے لیے آتی ہے آقا
چلائی کہ بھیا نہ ہوئی زہرا و علی کی
لو ڈی سے بہو ہو گئی زہرا و علی کی

۱۰۰

بانو نے کہا بس کہ ہوا ہے یہ ارادہ
وہ پیاسا اسیری کی اذیت نہ سہے گا
کہہ دو کہ نہ گھبرائے نہ دل چھوٹے نہ روئے
قسمت نے بٹھایا مجھے مسند پہ نبی کی

۱۰۱

وہ وقت بھی آیا کہ یہ بانو سے کہا شہ
والی انھیں قدموں کی ہوں میں بھی تو بہو آج
کہہ دو جو نہ ہو گا پسر صاحب معراج
فرمانے لگے تھے جانکاہ جدائی کا الم ہے

۱۰۲

چھوٹے جو قدم مرتبہ گھٹ جائیگا میرا
قربان گئی تخت الٹ جائیگا میرا
اٹھو تمھیں روح علی اکبر کی قسم ہے
چھپنے کو ہیں جنگل میں کدھر جاؤنگی صاحب

۱۰۳

فرقت میں عجب حال تھا خالق کے ولی کا
ساتھ آٹھ برس تک رہا زہرا و علی کا
سر پیٹ کے بولی کہ ہوئی ہائے محبت
سر پر نہ رہا ہو گی تو مر جاؤنگی صاحب

۱۰۴

ہر عاشق و معشوق نے دیکھا ہے یہ ماتم
دار عجب اس دار کو دار و رسن ہے
ہر چشم سے خون جگر اس غم میں رواں ہے
حضرت سے کہا کس کا سدا ساتھ رہا ہے

۱۰۵

کچھ بس نہیں اس میں محبت ہے محبت
کیونکر سے بچا رہیں ہوئی جاتی ہے آفت
بولی کہ نہ گھبرائیں نہ دل چھوٹے نہ روئیں
کس کس پہ زمانے نے جفا کی نہیں صاحب

۸۸

سب بندر کو دربار پیمبر میں گئے ہیں
رخصت کو اکیلے شہ دیں گھر میں گئے ہیں

۸۹

مظلوم یہ ہے زیب بدن رخت کفن ہو
تا بعد شہادت وہی ملبوس بدن ہو

۹۰

دل ہیں ادھر صبر و شکیبائی کی باتیں
افسانۂ ماتم تھیں بہن بھائی کی باتیں

۹۱

لٹتے ہوئے اماں کا گھر ان آنکھوں سے دیکھوں
ہے ہے تہ خنجر تھیں کن آنکھوں سے دیکھوں

۹۲

آنسو نہ تھمے تھے نہ کبھی دل کو قرار تھا
اشکوں سے آنکھوں کے پر دو نہیں نظر آتا تھا

۹۳

حضرت کے سوا اب کوئی سر پر نہیں بھائی
انسان ہوں کلیجہ مرا پتھر نہیں بھائی

۹۴

ہر شخص کو ہے یوں تو سفر خلق سے لیکن
دشوار بہت آج کا سا سفر نہیں دیکھا

۹۵

زینب کی وہ زاری وہ سکینہ کا بلکنا
وہ شمع سی بجھانی میں کلیجے کا دھڑکنا

۹۶

وہ تشنہ لبی بھائی کی وہ بہنوں کا تڑپنا
حضرت کا وہ بیٹی کی طرف آب کا تکنا

۹۷

زہرا کا پسر وقت جدائی مجھے روئے
سب کو تو میں روئی ہوں یہ بھائی مجھے روئے

۹۸

حضرت کا وہ کہنا کہ بہن صبر کرو صبر
امت کے لیے والدہ صاحب نے کیا صبر

۹۹

کیا کہیں کیا بہن سے بھائی نے کہا
کہ شہ دیں کے گھر لٹنے کا سماں ہے بہنا

۱۰۰

کہتے تھے کہ بہنا کہیں تم صبر کرو صبر
ہے ہے نہ کیا ہائے کسی نے بھی کیا صبر

۱۰۱

حضرت کا وہ بہنوں سے وداع ہونا رخصت
وہ بین وہ فریاد وہ رونا وہ قیامت

۱۰۲

اس غم میں تھے حضرت کے فلک زیر و زبر ہاں
اشکوں سے بھرے تھے دو جہاں کے چشم و گہر ہاں

۱۰۳

آنا تو خیمے سے حضرت کا قیامت
وہ بین وہ فریاد وہ رخصت کا قیامت

۱۰۴

ہر شخص کو ہے یوں تو سفر خلق سے لیکن
دشوار بہت آج کا سا سفر نہیں دیکھا

۱۰۵

ہر گز کسی آنکھ نے یہ نظارہ نہیں دیکھا
ان آنکھوں سے دیکھا ہی نہ ایسا کوئی دیکھا

۱۰۶

ہر شخص کو ہے یوں تو سفر خلق سے لیکن
دشوار بہت آج کا سا سفر نہیں دیکھا

۱۰۷

ہر گز کسی آنکھ نے یہ نظارہ نہیں دیکھا
ان آنکھوں سے دیکھا ہی نہ ایسا کوئی دیکھا

۱۰۸

صدقے گئی یوں رن کبھی بیڑے نہیں دیکھا
اکبر نہیں بھرے گھر کو اجڑتے نہیں دیکھا

۱۰۹

کوثر پہ ہے تم بن نہیں آرام بچا
ہم جاتے ہیں کچھ دیتی ہو پیغام بچا

۷۹

دم کے لیے وداع کی مہلت نہ دیگی
رونا ہی دوستو مجھے اب اختیار ہی
اک وقت معین ہو تو کرو غم بھی دیر تک
یہ غم وہ ہے کہ وقت ہی جس کا مزار ہی

۸۰

رلو کہ یہ وقت اور یہ صحبت نہ ملیگی
جب آنکھ ہوئی بند تو مہلت نہ ملیگی

۸۱

ملت جو ہو اجل کی تو فرصت نہ ملیگی
آمادہ ہو رونے پہ طبیعت نہ ملیگی
آنسو نکل آئین تو دعا اور اثر جائو
ایسا نہ ہو کہ محفل میں قرار اس جا جائو

۸۲

ون جلی ہمت عالی کہ جلے جاتے تھے
خاک اوڑھے کے بھی جاتی تھی نہ لوٹنیہ قبا پر
ثانیہ غم کی یہ تھی کہ ان کرۂ نار
اُس دھوپ میں سایہ بھی نہ تھا نور خدا پر
بانی جو ہو دوام کہ بیٹھے ہیں تشنہ لب
سب خلق تو سیراب تھی یہ شہ ابرار

۸۳

اک طور پہ دیکھا نہ جوان کو نہ حسن کو
شب کو تو چھپر کھٹ ہین ہین تابوت مین دن کو

۸۴

آفات کیے ہین دھوپ مین لبتشنہ رہے تم
دنیا مین ترستے رہے وہ آب روان کو
جن ہونٹون نے چوسا تھا محمدؐ کی زبان کو
کس باغ کا آسیب خزان آنہین جاتا
گل کونسا کھلتا ہی جو مرجھا نہین جاتا

۸۵

ذری ہی بیابان مین وہ گرمی شہ دین پر
جس جا تا تھا وہ نہ بھی جو گرتا تھا زمین پر

۸۶

مطلع سوم

۸۷

بے درد و الم شام غریبان نہین گذری
دنیا مین کسی کی کبھی یکسان نہین گذری

۸۸

راحت نہ ملی گھر کے تلاطم سے نہم تک
مظلوم نے فاقے کیے ہفتم سے دہم تک

| | | |
|---|---|---|
| ۱۷۶ | ۱۷۷ | ۱۷۸ |
| جب تک نہ ہو بگاہ عیان ماہ محرم<br>ہر گھر میں ہو بگاہ کی مجلس کا تنا تم<br>آنکھیں کھلی رہیں گی سوئے فرش عزا ہر دم<br>ماتم کدہ ہوا ہے کہ ہو گلشن بھی ماتم | اک خشک بیابان سخن را ہبری کر<br>اک دیر تمنا ہے ان خرد جلنے گری کر<br>اک وادیٔ ظلمات ہے ہر گام پری کر<br>اے خضر پیمبان مجھے گمراہی سے بچا کر | ہیں جو حسین ابن علی کے عزادار<br>جو نام ہے حسین کا لیتے ہیں بار بار<br>شیعوں کے لب پہ نعرۂ حیدر ہے بیشمار<br>ہیں شیعہ حسین کے یہ سب پنجتنی ہیں |
| پر نور سدا اسکا عزا خانہ رہیگا<br>خورشید جہاں گرد بھی پروانہ رہیگا | بندہ تمہیں لکھا جاؤں امام ازلی کے<br>آزاد ہوں صدقے سے حسینؑ ابن علیؑ کے | مسجد خرد و کلان عاشق شاہ مدنی ہیں<br>پانچ انگلیوں کی طرح یہ سب پنجتنی ہیں |
| ۱۷۹ | ۱۸۰ | ۱۸۱ |
| کیا اصغر بیمار سے اس بندہ کو نسبت<br>غم کوش سے ہے فرش عزا تک کا تعلق<br>خاصان خدا دوست ہیں یہ بات ہے حق کی<br>پانی نہیں بھی بھی اگر اسکے عزا کے آب لگا کا | ذکری کو نہیں بار بدوش کسی کے<br>فردوس کو پہلو سے نہیں کوئی جدا کرتا<br>سب جنس شفا عشق ہے یوسف سے خریدار<br>خود کہتا ہے یعقوب کہ بو پیرہن آتا | ارشاد نبی ہے کہ رہے گا میں سدا میں<br>فرماتے ہیں جعفر کہ غم آدم ہیں میرا<br>حضرت کا حکم ہے کہ عزادار ہیں میرے<br>میں ان کا ہوں جو حضرت عالی کا ہیں میرا |
| دربار معلی ہے ولی ابن ولی کا<br>جاری ہے یہ سب فیض حسینؑ ابن علیؑ کا | ملتی ہے کہاں مفت مقام حسن ایسی<br>دیکھی نہیں انجم نے کبھی انجمن ایسی | یہ آج اگر رو کے ہمیں یاد کرینگے<br>ہم قبر میں ان لوگوں کی امداد کرینگے |
| ۱۸۲ | ۱۸۳ | ۱۸۴ |
| یہ بیان ہے اب مجلس ماتم کے بیان کا<br>ہے فضل خوشی ختم ہوا رنج و محن کا<br>نظلوی ہے سلطان دو عالم کے بیان کا<br>چرچا ہے رعا شور محرم کے بیان کا | مجلس کا ہے یہ نور خوشا محفل عالی<br>جمعیت ہے جو سب کی کوئی جا نہیں خالی<br>عاشق ہیں سب اسکے جو ہے کونین کا والی<br>اثنا عشری ہے جنتی شیعہ علی کا | اللہ سلامت رکھے اس لوگوں کی لاج کو<br>بستی ہے شیعوں کی رہے جنت میں آباد<br>جو حشر کے دن آتش دوزخ سے ہیں آزاد |
| جان دیکھے مشتاق جو ہو فوج خدا کا<br>لو نہم میں کھلتا ہے مرقع شہدا کا | مشفق ہو نہ کیوں چرخ مجسب جلوہ گری ہے<br>یہ بزم عزا آج ستاروں سے بھری ہے | مرتا ہے کوئی گر تو بکا کرتا ہوں میں<br>انکے لیے بخشش کی دعا کرتا ہوں میں |

۱۶۱

[illegible]

پیراہن صدچاک کفن ہوئیگا اسکا
سر نیزے پہ اور خاک پہ تن ہوئیگا اسکا

۱۶۲

[illegible]

پوشاک نہ بدلونگی نہ سر دھوونگی بابا
چلّے میں بھی جہلم کی طرح روؤنگی بابا

۱۶۳

[illegible]

گاڑینگے نہ ظالم تنِ صدپاش کو ہی ہی
رہواروں سے روندینگے تری لاش کو ہی ہی

۱۶۴

[illegible]

ایک جہاں دس صورت پہ نہ شیدا ہوئے ہوتے
اے کاش مرے گھر میں نہ پیدا ہوئے ہوتے

۱۶۵

[illegible]

حجرے میں الگ بیٹھے ہیں کیوں چھوڑ کے گھر کو
آواز تو سنتی ہوں کہ روتے ہیں پسر کو

۱۶۶

[illegible]

میں بھی ہوں فدا اس پہ کہ یہ فدیۂ رب ہے
یہ لال ترا بخششِ امت کا سبب ہے

۱۶۷

[illegible]

جس وقت تلک جیتی ہوں ماتم میں رہونگی
مظلوم حسین آج سے میں انکو کہونگی

۱۶۸

[illegible]

دل اور کسی شغل میں مصروف نہ ہوگا
بس آج سے رونا مرا موقوف نہ ہوگا

۱۶۹

[illegible]

ازواج رسول ان زمن ہوئینگی اسکو
سر پیٹ کے زینب سی بہن روئیگی اسکو

[illegible]

۵۲
ناحق ہے وہ اس نام کو لیگا جو ہیں سے
یہ حسن مین دس حصہ زیادہ ہے حسن سے

۵۳
جب کی ہے زیارت پے تسلیم جھکے ہین
اس نور کو ہم عرش پہ بھی دیکھ چکے ہین

۵۴
کٹ جائیگا جب سر تو ستم لاش پہ ہونگے
گھوڑونکے قدم سینۂ صد پاش پہ ہونگے

۵۵
ہم جانتے ہین جو نہین ظاہر ہے کسی پر
کام اس سے جو لینا ہے وہ ہے ختم اسی پر

۵۶
مظلومی و غربت ہے عجب نام پہ اسکے
سب روتے ہین اور روئینگے انجام پہ اسکے

۵۷
اعلیٰ ہے معظم ہے مکرم ہے ولی ہے
ہادی ہے وفادار ہے زاہد ہے سخی ہے

۵۸
ناحق ہے وہ اس نام کو لیگا جو ہیں سے
یہ حسن مین دس حصہ زیادہ ہے حسن سے

۵۹
جب کی ہے زیارت پے تسلیم جھکے ہین
اس نور کو ہم عرش پہ بھی دیکھ چکے ہین

۶۰
کٹ جائیگا جب سر تو ستم لاش پہ ہونگے
گھوڑونکے قدم سینۂ صد پاش پہ ہونگے

۶۱
ہم جانتے ہین جو نہین ظاہر ہے کسی پر
کام اس سے جو لینا ہے وہ ہے ختم اسی پر

۶۲
مظلومی و غربت ہے عجب نام پہ اسکے
سب روتے ہین اور روئینگے انجام پہ اسکے

۶۳
اعلیٰ ہے معظم ہے مکرم ہے ولی ہے
ہادی ہے وفادار ہے زاہد ہے سخی ہے

۴۲

[illegible]

۴۳

دل ہل گیا کی جبکہ نظر سینۂ و سر پر
چرما جو گلا چل گئی تلوار جگر پر

۴۴

کچھ اسمین ہی فرزند کا باعث نہ علیؑ کا
سب ہی یہ بزرگی کہ نواسا ہی نبیؐ کا

۴۵

[illegible]

۴۶

پُر نور ہی گھر تمکو ملا ہی قمر ایسا
دنیا مین کسی نے نہین پایا پسر ایسا

۴۷

فرمایا کہ موقوف ہی یہ رب علا پر
مین بھی سبقت کر نہین سکتا ہون خدا پر

۴۸

اعلیٰ ہی جو سب سے وہ مقام شہ دین ہی
بندہ ہو نہین اور یہ بھی غلام شہ دین ہی

۴۹

یہ حسن مین سردار حسینان زمن ہی
مشتق تو ہی احسان سے تصویر حسن ہی

| | | |
|---|---|---|
| ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ |
| وہ رات جمعہ شعبان خوش اور خجستہ<br>پیدا ہوا جس شب کو علی اکبر گلفام<br>قائم ہوا دین اور بڑھی رونق اسلام<br>یہ نور خدا تھا شب معراج تھی وہ شام | کیا رات تھی وہ مسعود و مبارک و مغتنم<br>تھا نیچ رحمت معبود کا ظاہر جانب عالم<br>جبریل و سرافیل کو بھلتی تھی ہر اک دم<br>بالائے زمین آتے تھے اور جاتے تھے باہم | ناگاہ در و بام ہوا مطلع انوار<br>دکھلانے لگے نور تجلی در و دیوار<br>انگشت علی سے یہ کہا در کے کواڑ نے<br>فرزند مبارک ہوا حیدر کرار |
| خورشید کا اجلال و شرف بدر سے پوچھو<br>کیا قدر تھی اُس شب کی شب قدر سے پوچھو | باشندوں کو یثرب کے خبر تھی نہ گھر ہی کی<br>سب سنتے تھے آواز فرشتوں کے پروں کی | اسبند کرو فاطمہؑ کے ماہ جبین پر<br>فرزند نہیں چاند یہ اوتر اہی زمین پر |
| ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ |
| وہ نور خدا اور وہ رخ انور کی صباحت<br>تھی جس سے سوا دونی دو عالم میں ملاحت<br>وہ بچہ قرآن وہ زمین اس کی وہ مکہ وہ مدینہ<br>آپس میں وہ ہاں سب کے وہ شوکت وہ حشم تھا | تھیں فاطمہؑ تکیہ پہ زمین ادھر اور ادھر سے<br>شوق نظر اور آنسو تھے رواں دیدۂ تر سے<br>والبستہ تھی ہر آنکھ جو اس نور بصر سے<br>مصروف تھے سب حضرت علیؑ بنت پسر سے | دیکھا نہیں ایسا کسی آنکھ نے عالم<br>نقشہ ہے چمکتا ہی جلالت کا ستارا<br>انگشت سے اس گھر میں عجب جاہ و وقار |
| میکال شگفتہ ہوئے جاتے تھے خوشی سے<br>جبریلؑ تو پھولوں نہ سماتے تھے خوشی سے | آرام تھا اکدم نہ شہ قلعہ شکن کو<br>پھرتے تھے لگائے ہوئے چھاتی سے حسنؑ کو | تصویر رسولِ عربی دیکھ رہے ہیں<br>آنکھوں کی ہر گردش کہ نبی دیکھ رہے ہیں |
| ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ |
| روشن تھا مثالِ مہ انور کی چھپر بازار<br>جو راہ تھی خوشبو سے معطر وہ گلزار<br>کھلتے تھے جو موتی تھا صدف لعل ثمر بار<br>معلوم ہوتا تھا کہ چھپر پہ ہے انبار | کرتے تھے دعا باد شفا بخش و دوا بخش<br>راہی تھی کہ ذرات مقدس سے معطر<br>زہرا کی کنیز اور مرا بچہ ترا بندہ<br>آسان کرے بار خدا اشکل مشکل | آزردہ ہے سنا اگر خاطر سے جسم<br>بس شکر کہ بیمار ہے خوش ہوتے ہیں ہم<br>فرمایا مبارک ہو پسر ہوا ہے تم کو |
| گردوں کو بھی اک رشک تھا زینت پہ زمین کی<br>ہر گھر میں ہوا آتی تھی فردوس برین کی | نادار ہی اور فاقہ کش و زار و حزین ہی<br>مادر بھی تشفی کے لیے پاس نہیں ہی | چہرہ مجھے دکھلا دو مرے نور نظر کا<br>ٹکڑا ہی یہ فرزند محمدؐ کے جگر کا |

۴۵

نازان ہوں وفا ہیں شہنشاہ زمن کی
بخشی ہی ارضا جانبرہ فوج سخن کی
بیچارے کی کیا جال ہے جو تعریف ہو ان کی
ہو جاوے بیان جو کی ہو مضمون کہن کی

اک فرد پرانی نہیں دفتر میں ہمارے
بھرتی ہی نئی فوج کی لشکر میں ہمارے

۴۶

ای کعبۂ ایمان تری عزت کے دن آئے
ای رکن یمانی تری شوکت کے دن آئے
ای بیت مقدس تری [illegible] کے دن آئے
ای چشمۂ زمزم تری [illegible] کے دن آئے

ای سنگِ حرم جلوہ نمائی ہوئی تجھ میں
ای کوہِ صفا اور صفائی ہوئی تجھ میں

۴۷

[illegible] مقصود مبارک
بانو خدا رحمت معبود مبارک
باشاہ نجف شادی مولود مبارک
[illegible] مسعود مبارک

رونق ہو سدا نور دو بالا رہے گھر میں
اُس ماہِ دو ہفتہ کا اُجالا رہے گھر میں

۴۸

ہان ای فلک پیر نئے سر سے جوان ہو
ای ماہ شب چار دہم نور فشان ہو
ای ظلمت غم دیدۂ عالم سے نہان ہو
ای [illegible] صبح شب عید عیان ہو

شادی ہی ولادت کی ید اللہ کے گھر میں
خورشید اُترتا ہی شہنشاہ کے گھر میں

۴۹

ای یثرب و بطحا ترے والی کی ہی آمد
[illegible] کی ہی آمد
[illegible] جلالی کی ہی آمد
[illegible] کی ہی آمد

یہ خانۂ کعبہ کے مباہات کے دن ہین
یعقوبؑ سے یوسفؑ کی ملاقات کے دن ہین

۵۰

[illegible] گلزاری
[illegible] زیباری
[illegible] تمہاری
[illegible] ہی

لکھے گئے بند و نہین ولی ابن ولی کے
ناجی ہوے صدقے سے حسینؑ ابن علیؑ کے

۵۱

[illegible] ہی پیدا
[illegible] ہی پیدا
[illegible] ہی پیدا
[illegible] ہی پیدا

ہر جسم میں جان آتی ہی منھ نور سے جسکے
ہو نورِ خدا ہونگے عیان نور سے جسکے

۵۲

[illegible] آج
[illegible] آج
[illegible] آج
[illegible] آج

پر جسپہ فرشتوں کے بچھین فرش وہی ہی
جس خاک پہ ہو نور خدا عرش وہی ہی

۵۳

ای ماہ منظر ترے اقبال کے صدقے
شوکت کے فدا عظمت و اجلال کے صدقے
ای برکت [illegible] لال کے صدقے
[illegible] اس لال کے صدقے

قربان سحر عید اگر ہو تو بجا ہی
نوروز بھی اس شب کی ہر زندگی پہ فدا ہی

۱۷

کیا مدح کنہ خاک سے ہو نور خدا کی
کلکت میں کر لی ہیں زبانیں فصحا کی

کسوقت یہاں چھوڑ کے ملک عدم آئے
جب اوٹھ گئے بازار سے گاہک تو ہم آئے

۱۸

امید اسی گھر کی وسیلہ اسی گھر کا
دولت یہی میری یہی توشہ اسی سفر کا

مداح ہوں کیا کچھ نہیں اس گھر سے ملا
کونین ہی صلا اسکا بہشت اسکا صلا ہے

۱۹

ہاں سچ ہے کہ اپنی بھی تعلی نہ روا تھی
مولا یہ کلیجے کے کچھوٹوں کی دوا تھی

نازاں ہوں محبت پہ امام ازلی کے
ساری یہ تعلی ہے حمایت پہ علی کے

۲۰

خود میر کے نزدیک یہ کیا چیز ہے کیا ہیں
اک نظم نما چیز کو دریا کیا ہیں میں نے

ہر چند کہ ہیں بندہ عاصی سے خطائیں
ہو جائیگا بیڑا مرا میں خیر سے جا ہیں

۲۱

کیا ہوں میں بھی اس بحر معانی میں شناور
جو غوطہ زن اس بحر میں ہوتے ہیں گہر ور

قاصر ہیں سخن فہم سخن داں سے وگرنہ
کیا ہیں یہ سخن کیا ہیں یہ کیا ہیں یہ کیا ہیں

۲۲

ہر چند کہ ہیں بندہ عاصی سے خطائیں
ہو جائیگا بیڑا مرا میں خیر سے جا ہیں

مولا کی مدد کا متمنی ہوں یہ دل سے
منظور ہو اک بات میں دونوں کی رضا ہیں

۲۳

شعبان کی ہے تین سو ساٹھ میں تاریخ
امید ہے ہم ماہ عزا دیکھیں سلامت

دو روز میں ہو جائیگا یہ مجلس خیر آج
وہ بھی عمل خیر ہے یہ بھی عمل خیر

۲۴

مقبول ہوں مولا کو فقط نام خدا سے
امید بر آنی مری ہے حاصل مطلب

شامل ہوا افضال محمد کرم رب
پستی پہ ہیں سب کن رکنین میں ہیں
ڈنکے سے ہلا دیتا ہوں طبقوں کو زمیں سے

۷

جس نے کی حمد وہ زیبا ہے اسی کو حق ہے
حمد کرنا ہنر اور وصف ہنر عیب ہے کیا

جس کی جو وصف میں رشحہ ہے وہی خوب ہے کیا
بات وہ منہ سے نکل جائے جو مطلب ہے کیا

ہے زباں گنگ کی گویا کہ یہ گویائی ہے
صوفی کی نطق میں بھی نکتہ شناسائی ہے

۸

جز ایک زبان اور ہزار اس کے دہن ہیں
عالم کو دکھا دے جو وہ اک روز سخن ہیں

جرأت کا وہ دعویٰ ہے تو کیا چیز یہ فن ہیں
لاریب ہر اک نام پہ سو جان سے تن ہیں

ہے ایک زباں اور ہزاروں کے دہن ہیں
ہے ایک دہن اور ہزاروں کے سخن ہیں

۹

ہر دم یہ اشارہ ہو دوات اور قلم کا
تو مالک و مختار ہے اس طبل و علم کا

ہے ایک زباں اور ہزاروں کے دہن ہیں
ہے ایک دہن اور ہزاروں کے سخن ہیں

خاموش ہیں گو شیشۂ دل چور ہوئے ہیں
اشکوں کے ٹپک پڑنے سے مجبور ہوئے ہیں

۱۰

ہر اک زباں پہ ہے ثنا حمد کی ترے
ہر اک دہن میں ہے ترا ذکر اے خدا ترے

ہر اک کو ہے تلاش ترے در کی اے ترے
ہر اک کو ہے طلب ترے جود و عطا ترے

ہر اک کو ہے تلاش ترے در کی اے خدا
ہر اک دہن میں ہے ترا ذکر اے خدا ترے

۱۱

تنہا ترے اقبال سے شمشیر بکف ہوں
سب ایک طرف جمع ہیں میں ایک طرف ہوں

ضائع ہیں دُر و لعل بدخشان عدن کے
مٹی میں ملاتے ہیں جواہر کو سخن کے

۱۲

عالم ہے یکدر کوئی دل صاف نہیں ہے
اس عہد میں سب کچھ ہے پہ انصاف نہیں ہے

بینائے رقومات ہنر چاہیے اسکو
سنجیدہ ہے جو ہر کا نظر چاہیے اسکو

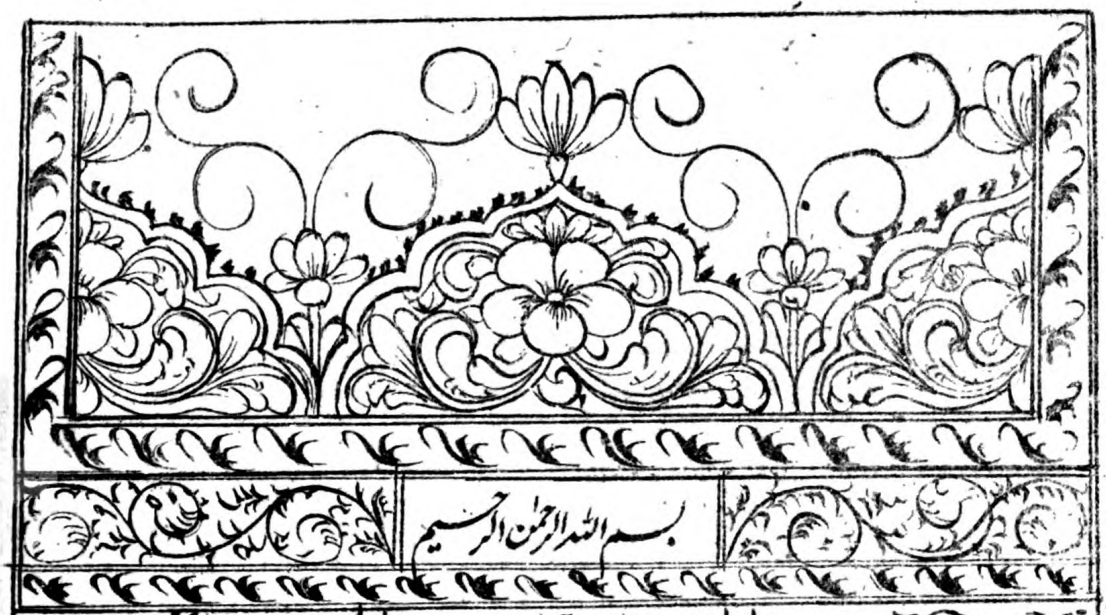

بسم اللہ الرحمن الرحیم

| | | |
|---|---|---|
| جبتک یہ چمک مہر کے پرتو سے بجائے<br>اقلیم سخن میرے قلمرو سے بجائے | سب ہون دُر یکتا نہ علاقہ ہو کسی سے<br>مذرانکی یہ ہونگے جنھین رشتہ ہی سے | گلدستہ معنی کو نئے ڈھنگ سے باندھون<br>اک پھول کا مضمون ہو تو سو رنگ سے باندھون |
| وہ گل ہون عنایت چمن طبع سخن کو<br>بلبل نے بھی سونگھا نہ جن پھولونکی بو کو | تحسین کا سموات سے غل تا بہ سمک ہو<br>ہر گوش ہے کان ملاحت وہ نمک ہو | یون گنجت حسینان معانی اوتر آ<br>ہر چشم کو پریونکا اکھاڑا نظر آ |

بہ عون صناع مکین و مکافض خلاق زمین و آسمان

مجموعۂ تازہ کنندۂ غم و الم ذاکرین افسانندۂ عزا و ماتم مومنین

یعنی

# مراثی انیس

جلد اول

از کلام سرآمد مرثیہ گویان نامی گرامی میر ببر علی مغفور و مرحوم مخاطب بہ انیس لکھنوی

مطبع نامی منشی نول کشور مین بہ طبع مزین جہان ہوا

**اطلاع**۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مفصل ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب علم نقد وغیرہ اُردو و فارسی مذہب امامیہ وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

## کتب اُردو و فارسی مذہب امامیہ

**مجموعۂ مرثیۂ میر مونس**۔ یہ مجموعہ نادرہ و گوہر ہر دو بہا رونق ممبر عزا و وسیلۂ نوحہ و بکا ذخیرۂ شیون و شین جامع مصائب ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام ہی مضمون جگر خراش جس سے دل انس و جان پاش پاش ہو سوختگان آتش غم کشتگان خنجر الم ذکر حالات اصحاب و اولاد امام ہمام ہی سلطان الذاکرین ملاذ الشاعرین میر نواب صاحب مرحوم المتخلص بہ مونس برادر میر انیس کا یہ کلام بلاغت نظام ہی جنکا شہرہ نازک خیالی و موشگافی و مضمون نگاری از ہند تا روم و شام ہی اسکی تین جلدین ہین

**مجموعۂ مرثیہ ہاے میر زادبیر**۔ یہ مجموعہ بے نظیر دلپذیر ہر غریب و عالمے ہر صغیر و کبیر رونق ممبر عزا وسیلۂ نوحہ و بکا جامع مصائب شہداے کربلا حضرت امام حسینؑ ہی تصنیف سلطان الذاکرین قدوۃ الشاعرین سپہر نظیر مہر تنویر خوش تقریر مرزا سلامت علی متخلص بہ دبیر ہی یہ نادر مجموعہ دو جلد مین ہی جلد اول مین ۳۵ مرثیہ اور جلد دوم مین ۳۰ مرثیہ ہین۔

**مجموعۂ مرثیہ میر عشق**۔ کہ نام تاریخی اسکا گلزار غم ہی یہ مجموعہ نایاب رونق مجلس عزا و وسیلۂ نوحہ و بکا و احوال شہیدان کربلا علی الترتیب از تصنیفات افصح الفصحا ابلغ البلغا ملک الشعرا جناب سید حسین میر صاحب تخلص بہ عشق دام ظلہ العالی اس مجموعہ کی دو جلدین ہین جلد اول مین بہت رباعیات اور سلام اور قصائد اور نوحہ ہین بعد اُسکے حال جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تا حال جناب عباس علیہ السلام علی الترتیب ہی عجب خوبی اور عمدگی سے نظم ہوا ہی ہر مرثیہ اسکا علیحدہ علیحدہ چھاپا گیا ہی۔

**دوسری جلد**۔ جسکا نام تاریخی بہان غم ہی حال جناب علی اکبر علیہ السلام سے شروع ہوا ہی اور حال جناب خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا بالتفصیل اور حال بعد شہادت اور تاراجی خیام اور اسیری اہل حرم اور جانا کوفہ و شام کو اور حالات شام اور بعد ازان وداخلہ اہلبیت علیہم السلام کا مدینہ مین مع دیگر حالات علی الترتیب درج ہی

**زاد المعاد**۔ مجتبی و مترجم۔ یہ کتاب مذہب امامیہ کے اعمال اور وظائف مین نوادرات سے ہی پورے سال یعنے بارہ مہینون کے اعمال نہایت مبسوط اسمین موجود ہین تصنیف جناب ملا خوند محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ تصحیح علماے مذہب امامیہ کاغذ سفید پر خوشخط مع حواشی عمدہ و نایاب چھپی ہی۔

Marseea Anis 1st Part

INSTITUTE

بعون صناع مکین و مکافض خلاق زوآسمان

مجموعۂ تازہ کنندۂ غم والم اکرین افزائندۂ عزا و ماتم مومنین

یعنی

# مرثیہ انیس

جلد اول

از کلام سرآمد مرثیہ گویان نامی گرامی میر ببر علی مغفور و مرحوم مخاطب بہ انیس لکھنوی

مطبع نامی منشی نول کشور میں بطبع مزین جمال ہوا

Marsiyah-ē- Mīr Anīs.

Vol. I.